تذکرۂ مخادیمِ کھوڑا شریف

(سندھ)

مخدوم اللہ بخش صؔہاشمی

ناشر:

مخدوم عبدالرحمٰن شہیدؒ کلچر ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ ٹرسٹ

کھوڑا شریف

جملہحقوقبحقادارہمحفوظہیں

نامکتاب : تذکرہ ٔمخادیمکھوڑاشریف

تالیف : مخدوماللہبخشLصہاشمیالمعروفعطامحمد

اردوترجمہ : ڈاکٹرنعیمانورالازہری

پروفریڈنگ : ڈاکٹرعبدالجبارقمر،اللہبخش نؔ :

نظرِثانی کمپوزنگ مخدومندیماحمدہاشمی

طابع : منہاسکمپوزنگسنٹر : :

اشاعتاول منہاجالقرآنپرنٹرز،لاہور

: مارچ2022ء)تعداد:)1100)

ناشر:

مخدومعبدالرحمٰنشہیدکلچرلایجوکیشنلڈویلپمنٹٹرسٹکھوڑاشریف تحصیلگمب .

ٹضلعخیرپورسندھپاکستان

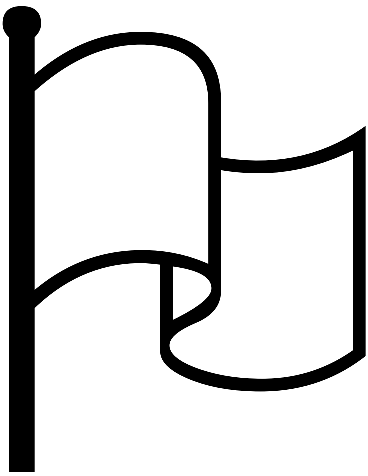

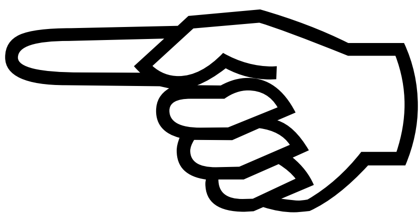

فہرست

حرفاول.........ڈاکٹرنوازعلیشوقؔ 22

تقریظ..................شیخالاسلامڈاکٹرمحمدطاہرالقادری..................................25

تقریظ..................ڈاکٹرنعیمانورالازہری 26

تقریظ.... ....سردارشاکرِخانمزاری 29

اظہارِتشکر..........مخدومندیماحمدہاشمی...32

اِظہار........ ....الطافاثیم..34

پیشلفظ..............ازمترجممخدومغلاماحمدعفیعنہ 37

ابتدائیہ............مؤلفمخدومالٰلہبخشLصیہاشمی 40

شجر ٔہنسب 47

حضرتسیدنامحمدابراہیمرحمۃاللہعلیہ 48

حضرتسیدنامحمدابراہیمرحمۃاللہعلیہکیسندھآمد 49

حضرتسیدنامحمدابراہیمرحمۃاللہ علیہکیشہادت 49

حضرتسیدناجمالالدینبنسیدنامحمدابراہیمرحمۃاللہ علیہ............................ 50

حضرتسیدناعبیداللہبنجمالالدینمحمدرحمۃاللہ علیہ 50

حضرتسیدناٰیحیینعبیداللہبنجمالالدینمحمدرحمۃاللہ علیہ.......................50

حضرت سیدنا محمد بن یحییٰ بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ 51
حضرت سیدنا احمد بن محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 51
حضرت مخدوم الملک مخدوم اسد اللہ معز الدین رحمۃ اللہ علیہ 51
شہنشاہ ہمایوں کی طرف سے مخدوم الملک کا لقب 52
اکبر اعظم کے دور میں سیدنا مخدوم الملک کی سعی تبلیغ دین 53
مخدوم الملک کا وصال مبارک 55
مخدوم جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ 56
مخدوم یحییٰ بن جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ 56
مخدوم عبد الخالق (اول) بن مخدوم یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 57
سیدنا مخدوم محمد قل (اول) رحمۃ اللہ علیہ 58
مخدوم سرکار پر آقائے دوجہاں ﷺ کا خصوصی احسان 58
مخدوم المخادیم کا لقب اور دستار بندی 59
دستار بندی سے قبل لعل شہباز قلندرؒ کے مزار پر حاضری 60
سیدنا مخدوم محمد قل کی حضرت لعل شہباز قلندرؒ سے دستار بندی .... 61 حضرت بلاول شہید رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کی حاضری اور صاحب
مزارؒ کی طرف سے مہمان نوازی 62
سلطان المشائخ مخدوم محمد بن مخدوم محمد قل رحمۃ اللہ علیہ 65
روحانی تصرف 66

والدکے قریب تدفین کی وصیت اور قبر کا سر کجانا! 67
مستجاب الدعوات بزرگ 67
مخدوم عبدالرحمن شہید (فی سبیل اللہ)..69
حضرت مخدوم عبدالرحمن شہید اور خواجہ خضر علیہ السلام کی ملاقات 70
حضرت مخدوم عبدالرحمن (شہید فی سبیل اللہ) اور مقامِ منصور.................. 71
خزانۂ غیب سے لنگر کا خرچ 71
حضرت مخدوم عبدالرحمن (شہید) کی چند کرامات.................................. 72
اُجن قوم کے فقیر کو پیر بنا دیا 72
لنگر میں لکڑیاں پہنچانے والے کو ولی اللہ بنا دیا 74
طوائفوں کے محلے جا کر دLماC کا حکم 76
Lلِمدین کے اعتراض پر مخدوم صاحب نے اپنا فیصلہ بدل دیا.....................78
مخدوم صاحبان سے پیر موسیٰ شاہ جیلانی کا تعلق 78
پیر موسیٰ شاہ کا بارش میں بھیگنا اور مخدوم صاحب کی وضاحت 79
پیر موسیٰ شاہ کا نام لئے بغیر دLنا منظور و نامقبول 81
حضرت مخدوم مسعد اللہ کا حضرت خضر علیہ السلام کو آواز دے کر بلانا 82
مخدوم عبدالرحمن شہید کا کھوڑا سے ہجرت کرنا 83
فقہیLملہ کا حل خود سرکار دو Lلم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!..................84
222 کوڑوں کی سزا اور بیل بھی ذبح کرنے کا حکم................................85

فرزند ارجمند کی وفات پر مخدوم معظم کا ردعمل 86

حضور انور ﷺ کی مخدوم صاحب کو دو بیٹوں اور نکاح کی بشارت.................. 87

روہڑی کے سادات کی مخدوم معظم سے ارادتمندی 89

نور محمد کلہوڑو سے مخدوم معظم کی ملاقات 90

مخدوم المخادیم حضرت مخدوم عبدالرحمٰن ہاشمیؒ کی شہادت کا واقعہ 94

روحانی طاقت کے استعمال سے بھائی کو منع فرمانا 98

مخدوم صاحب کا بیبیوں کو نوحہ خوانی سے منع کرنا 99

نور محمد کلہوڑو کو مخدوم صاحب کے خون کا قطرہ بھی نہ مل سکا...................... 99

مخدوم صاحب کی تسبیح کی روضہ رسول ﷺ پر حاضری 100

گِنج شہیداں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین.................................. 100

شہداء کی تدفین پیر سید موسیٰ شاہ نے کی...................................... 101

ہونٹ کو چاٹنے اور کاٹنے والے شخص کا راز.................................. 102

سید پیروز شاہ لکیاری کا مخدوم صاحب کی حویلی کی حفاظت کرنا.................. 103

مائی گلان نے مخدوم زادے کے بدلے اپنی بچی قربان کر دی 104

شاہ عبداللطیف بھٹائی کو شہید کرنے کی کوشش 104

غلام شاہ کلہوڑو کی پیدائش 105

واقعہ شہادت کے بعد نور محمد کلہوڑو کے دربار میں ہلچل 106

حضورِ اکرم ﷺ کے حکم سے مرثیہ شہداء قلمبند ہوا............................ 107

حضرت مخدوم محمد Lقل شہید) دوم) رحمۃ اللہ علیہ.................................107
دریاسے وضو کا پانی لینا 107
پاکیزگی کا Lلم، ناپسندیدہ انگلی قبر میں دفن نہ ہوئی..............................108
حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ سے ''مشکوٰۃ المصابیح'' کا تحفہ 108
حضرت مخدوم سعد اللہ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ.......................................109
مجذوب کی خواہش کا احترام 109
لِنگر Lم، انسانوں اور مچھلیوں کے لئے یکساں..110
حضرت مخدوم محمد دین عبدالرحمن شہید رحمۃ اللہ علیہ...............................111
پیشانی پر اسم ذات کا نمایاں ہونا 114
موچی کی دنیا ہی بدل گئی 114
بزرگوں کی کرامات سلب کرنے والے شخص کا حال 115
مخدوم صاحب کا دہلی میں چرچا..117
مخدوم صاحب کا ادب 117
حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ بھٹائی کا قیام 118
احمد شاہ ابدالؒی کی کھوڑا آمد اور مخدوم معظم سے ملاقات کی خواہش...............121
احمد شاہ ابدالؒی کی دعوت کا جواب..123
بچپن میں ہندو کو مسلمان کرنے کا واقعہ.......................................125
وفات حسرت آیات 127

حضرت مخدوم محمد اسماعیل پریالوئی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 128
قرآن مجید ہاتھ سے لکھنے کا شوق 129
پیرین کے دیس کی سیر 132
مخدوم میر نگ میں رنگ گیا 133
ایک نہی خادمہ کا سوال اور مخدوم صاحب کی نظر کرم 134
مسجد کے کنویں میں نایاب پتھر ''پارس'' کی موجودگی 134
گھاس کی گٹھری سر کے اوپر ، ہوا میں 136
افغانستان سے لڑکی لمحہ بھر میں سندھ پہنچا دی 137
حضرت مخدوم محمد اسماعیلؒ کی کرامت سے ہندو ''بانب ہ ن'' کا L لموفاضل بننا..... 138
حضرت مخدوم اسماعیلؒ کے سامنے بحالت نماز کعبۃ اللہ کو کھڑا کرنا 140
مسئلہ تحقیق شفق سے متعلق کرامت 141
دہلی کا مسافر گھوٹکی میں 141
دہلی کا مسافر پریالوء میں 142
پیغام بنام حضرت پیر موسیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 143
روہڑی میں بت خانے کی جگہ مسجد کی بنیاد رکھنا 143
بعد از وصال امداد و رہنمائی 144
قطعۂ تاریخ وفات مخدوم محمد اسماعیل پریالوئیؒ 147
سلطان الاولیاء حضرت مخدوم شہید احمد یخدائی رحمۃ اللہ علیہ 149

وضوکےپانیسےبیمارونکوشفایابی 150
مخدوماحمدیخدائیLلمونکےرہبر.. 153
تیموربادشاہکادورحکومت 153
برہانجادوگرکاانجام.. 154
صاحبزادہمحمدراشدنےدودھکیگھاگراٹھائی 157
پیرمحمدراشدکےمریدونکیکثرتکیاصلوجہ.............................. 158
مسجدکیتعمیرکاحالاورملتانکےکاریگر.................................... 159
بادشاہتیمورکیلشکرکشیاورمخدومصاحبکیپناہگاہ 160
ایکفرشتہصفتنامعلومشخصکیآمداور500روپےنذرانہ.................. 160
خطکامتن 161
حضورپیرانپیردستگیرکیاولادکیسندھآمد 161
ہمعصرمشائخکیمخدومصاحبکےپاسمسائلکےحلکےلیےآمد 162
زہرکےسببشہادت.. 163
مخدوممحمدLقلثالثرحمۃاللہ علیہ 165
مخدوممحمدLقلثالثرحمۃاللہعلیہکارعبودبدبہ 165
آپبھیمستجابالدعواتتھے 165
شہنشاہتیموردرانیکیارادتمندی... 166
مجذوبفقیرکامخدومصاحبکےلیےادبواحترام 167

مخدوم صاحب کی یید L اور پٹھانمیشو انیکا حال 168
مجذوب کی خواہش کا احترام 169
رانیپور کا مجذوب اور مخدوم صاحب کا ادب 169
میر L لیکی کافرونکی حمایت، اور مخدوم صاحب کی یید L 170
خان آفقلات کا مخدوم محمد L قل کے لیے سلطان کا لقب 171
بادشاہ شجاع الملک کی مخدوم محمد L قل ثالث سے عقیدت 172
روزے دھنی بادشاہ کی حاضری اور غلط فہمی کا ازا J 177
حضرت سخی قبول محمد فاروقی اول 177
حضرت سچل سرمستؒ اور حضرت محکم الدین سیلانیؒ 178
اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ نہ لوٹا سکے 180
مخدوم محمد L قل (ثالث) کو لقمان ثانی کا مشورہ 180
وصال کے وقت کی کرامت 181
حضرت مخدوم سیدنا عبدالخالق حضوری بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ 182
حضوری بادشاہ کے گھوڑے کا حال 191
مخدوم محمد L قلؒ کے گھوڑے کا واقعہ 191
خواب میں اشرفیاں عطا کرنا 193
خواب میں سرزنش 193
والد گرامی کے دَم کرنے کا اثر 194

خوابمیں سماع کے حوالے سے رہنمائی فرمانا 194
سچل سرمست کا طالب، حضور ریادشاہ کا دیوانہ ہو گیا.......................... 195
والد ماجد نے بعد از وصال بیٹھک بنانے کا حکم دیا 196
خواب میں شرعی مسئلہ کا حل بیان کرنا 197

حضرت مخدوم محمد قل (رابع) عرف مخدوم پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ 199
تفصیلی تذکرہ 199
خاندانِ مخادیم کھوڑا کے ذکر کا طریقہ.. 205

مخدوم عبدالخالق (سوم) رحمۃ اللہ علیہ..209
قطعہءِ تاریخ وفات: 211

مخدوم محمد قل (پنجم) عرف مخدوم نیک محمد (اول) ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ.............212

مخدوم اللہ بخش صّر رحمۃ اللہ علیہ 213

الحاج مخدوم عبدالخالق چہارم المعروف مخدوم شفیع محمد رحمۃ اللہ علیہ.................214

مخدوم الحاج نیک محمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 215

موجودہ سجادہ نشین مخدوم ندیم احمد ہاشمی زید مجدہٗ کی زندگی پر ایک نظر 218

خطوط و تحریرات 223
مرثیہ 223
چند قطعہء ہائے تاریخ 225

تاریخ شہادت از قلم مولوی سالار صاحب 226
ایضاً: 1145ھ... 229
اَیضاً: 1145ھ... 229
ایک سندھی تحریر کا اردو ترجمہ............................... 230
رباعی: ستارہ بدرخشی د 230
عربی خطبہ... 231
خطبہ کا اردو ترجمہ: 232
قصیدہ (فارسی).. 235
اردو ترجمہ قصیدہ 241
مخدوم محمد اسماعیل پریالوئیؒ کی تاریخ وفات کا قطعۂ تاریخ...................251
ایک سندھی تحریر کا اردو ترجمہ............................... 253
رقِم اول؛ شاہی حکمنامہ: (فارسی)............................ 254
خط نمبر 1 (اردو ترجمہ).. 254
بادشاہ احمد شاہ درّانی کی طرف سے دوسرا خط 255
رقم دوم؛ شاہی حکمنامہ (فارسی)............................. 256
خط نمبر 2 (اردو ترجمہ) 257
رقم سوم؛ شاہی حکمنامہ (فارسی) 257
خط نمبر 3 (اردو ترجمہ) 258

رقعِ شاہی بنام حکمو علُ 259
رقم چہارم (فارسی) 259
خط نمبر 4 (اردو ترجمہ) 261
رقم پنجم (فارسی) 264
خط نمبر 5 (اردو ترجمہ) 264
رقم ششم (فارسی) 265
خط نمبر 6 (اردو ترجمہ) 267
نقل مبارک رقم ہفتم (فارسی) 269
خط نمبر 7 (اردو ترجمہ) 269
نقل رقم ہشتم (فارسی) 271
خط نمبر 8؛ خِط طُغراء۔ (اردو ترجمہ) 271
مقبرہ شریف کی تعمیر 273
قطعہ تاریخ قبۂ شریف 273
ایک سند ھی تحریر کا اردو ترجمہ 275
نقل رقم نمبر خط طُغرائی (فارسی) 275
خط نمبر 9 (اردو ترجمہ) 276
دسویں خط سے ایک سندھی تحریر کا ترجمہ 278

نقل رقم دہم)فارسی)...278
خط نمبر 10کا)اردو ترجمہ) 279
رقم یازدھم از تیمور شاہ درّانی 280
وضاحتی نوٹ بابت خط نمبر 11 281
نقل رقم یازدھم)11) 281
خط نمبر 11)اردو ترجمہ).. 282
نقل رقم دوازدھم)12)فارسی...283
خط نمبر 12)اردو ترجمہ 284
رقم مبارک سیزدھم)13)فارسی.. 285
خط نمبر 13)اردو ترجمہ) 286
نوٹ: ایک سندھی تحریر کا اردو ترجمہ 288
نقل رقم چہاردھم)14)فارسی 288
خط نمبر 14: قلعدار بکھر کے نام شاہی حکم نامہ 288
وضاحتی نوٹ:- 289
نقل رقم پانزدھم)15)فارسی 289
خط نمبر پندرہ)15)کا اردو ترجمہ: 290
خط کے ذیل میں مندرج ضروری وضاحت 290

رقمشانزدہم)16)فارسی 291

)رقمشاہیبرائےحلمسائلجاگیرمخدوممحمدLقل)............................... 291

سولھویں)16)خطکااردوترجمہ:..292

نقلرقمہ ,فدہم)17)فارسی 294

سترہویں)17)خطکااردوترجمہ.. 395

وضاحتیتحریر: 295

نقلرقمشاہیہ , ُشدہم)18)ازطرفبادشاہمحمودشاہدُرّانی 296

خطنمبراٹھارہ)18)کااردوترجمہ)ازطرف:بادشامحمودشاہدُرّانی) 297

نقلرقمنوزدھم)19))فارسی) 298

خطنمبر)19)کااردوترجمہ:...299

نقلرقمبیستم)20)...301

خطنمبر20کااردوترجمہ.. 302

نقلرقم ٠ بُویک)21)..303

خطنمبر21)اردوترجمہ) 303

قطعہءِتاریخ)اول).. 304

قطعہءِتاریخ)دُوَم).. 305

قطعہءِتاریخ)سوم).. 306

ترجمہ قطعہ تاریخ (اول)..307
ترجمہ قطعہ تاریخ (دوم)..308
ترجمہ قطعہ تاریخ (سوم)..310
ایضاً: قطعۂ تاریخ مؤلفہ محمد علی فقیر..311
ایضاً: قطعہ (اردو ترجمہ)..312
احمد پور کا سفر ایک تہنیتی شعر..313
قطعہ فارسی..313
قصیدہ کا اردو ترجمہ...317
قصیدہ سے متعلق سندھی تحریر کا اردو ترجمہ....................................321
غزل نمبر ۱ (فارسی)..322
غزل نمبر ۱ (اردو ترجمہ)..322
غزل نمبر 2 (فارسی)...323
غزل نمبر 2 (اردو ترجمہ)..324
غزل نمبر 3 (فارسی)...325
غزل نمبر 3 (اردو ترجمہ)..326
کلام نمبر (4) مادۂ تاریخ..227
اردو ترجمہ مادۂ تاریخ..327

غزل نمبر 5 (فارسی) 328

غزل نمبر 5 (اردو ترجمہ) 328

انشاء پردازیٔ آنجناب 330

مکتوب نمبر 1 (فارسی متن) 330

مکتوب نمبر 1 (اردو ترجمہ) 331

مکتوب نمبر 2 (فارسی متن) 333

مکتوب نمبر 2 (اردو ترجمہ) 334

مکتوب نمبر 3 (فارسی متن) 335

مکتوب نمبر 4 (فارسی متن) 338

مکتوب نمبر 4 (اردو ترجمہ) 339

حاشیہ خط نمبر 4 340

مکتوب نمبر 5 (فارسی متن) 341

مکتوب نمبر 5 (اردو ترجمہ) 342

مکتوب نمبر 6 (فارسی) 345

مکتوب نمبر 6 (اردو ترجمہ) 346

مکتوب نمبر 7 (فارسی متن) 349

مکتوب نمبر 7 (اردو ترجمہ) 350

خط نمبر 8) فارسی متن) 353
مکتوب نمبر 8) اردو ترجمہ) 354
مکتوب نمبر 9) فارسی متن) 355
مکتوب نمبر 9) اردو ترجمہ) 357
مکتوب نمبر 10) فارسی متن) 360
خط نمبر 10) اردو ترجمہ) 361
قطعہ ہائے تاریخ وفات 364
1-از پیر صاحب میاں محمد اشرف نقشبندیؒ 364
)2)-از مولوی میاں عبدالنبی مرحوم ساکن ڈیرہ غازی خان 364
3-مخدوم عبدالخالقؒ کی تاریخ وفات از مرتب مخدوم اللہ بخش ہاشمی 364
تہنیتی قصیدہ) فارسی) از مخدوم اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ 365
اردو ترجمہ قصیدہ تہنیت 368
فتویٰ تحریر کردہ حضرت مخدوم اللہ بخش صدیقی ہاشمی 374
الاِستفتاء 374
اَلْجَوابُ بِعَوْنِ اللہِ الْمَلِکِ الْوَھابِ 374
اردو ترجمہ فتاوی شریف 380
استفتاء 380

جواب از طرف حضرت مخدوم اللہ بخش ہاشمی صدیقیؒ 381

مآخذ و مراجع 391

درگاہ عالیہ کھوڑا شریف پر موجود تبرکات مقدسہ کی تصاویر 392

حرفاول

ڈاکٹرنوازعلیشوؔق

تذکرہ ٔمخادیم کھوڑاکےمو ٔلفمخدوم اللہبخشLصؒ مخدوممحمدLقلعرفپیرمحمدکے فرزندوں میں تیسرے

نمبر پرتھے۔انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والدبزرگوار سے حاصل

کی۔والدکیوفاتکےبعدمزیدتعلیماپنیآبائیدرسگاہمینجیدعلماءکرامسےحاصلکی۔ تعلیم مکملکرنےکے بعد خیر پور ریاست

میں سرکاریملازمت اختیار کی، اس دوران

مختلفعہدونپرفائزرہے۔درگاہرانیپورشریفکےسجادہنشینپیرمحمدصالحشاہ جیلانی کے

استاذرہےآخرمیں میر امامبخشکےعہدمیں کچھعرصہکےلئےریلیفججمقررہوئے۔بعد ازانمیرصاحبکےہاں

پکٹکےچیفمینیجرمقررہوئے۔

مخدوماللہبخشLصؒبڑےحکیم،بلندپایہشاعر،اعلیٰدرجہکےادیباورمحققتھے۔ان
کا مطالعہ وسیع تھاتفسیرتحصیل القرآن، فوز الأخلاف من فیض الأسلاف)تذکر ٔہ مخادیم

کھہ ڑا)علمغیبیرسولﷺ اوررسالردقادیانیتانکیتصنیفاتہیں۔انکیوفات1916ء میںہوئی۔

پاکستانمینعلمائےکرامکیدینیدرسگاہیناورصوفیائےعمکیخانقاہینجوصدیونسے قائمہیں

وہایکجامعہکیحیثیترکھتیہیں۔ایسیہیایکدینیدرسگاہ ضلعخیرپورکےتحصیل

گمب ۔ ٹکےنزدیککھہ ڑامینمخادیمکھہ ڑاکیہے،جوصدیونسےشریعتاسلامیکےنفاذ اور روحانی فیض رسانی میں

نمایانحیثیت رکھتی ہے۔اس درسگاہ و خانقاہ کے ایک بزرگ Lشِ
رسولﷺ شہیدمخدومعبدالرحمٰنہاشمینے دینِمحمدیکیسربلندیکےلیےمسجدشریف

میں دو سو بائیس)222) عرفاء،علماء کرام،سادات ظعماور عقیدتمندونکےساتھجان

کانذرانہدےکرجامشہادتنوشکیا۔

مخادیم کُھہڑا، سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد ہیں۔ انکے مورثِ اعلیٰ سیدنا مخدوم محمد ابراہیم، بغداد کے خلیفہ معتصم باللہ کے دور میں دینِ اسلام کی تبلیغ کے لئے سندھ میں تشریف لے آئے۔ شروع میں وہ حیدرآباد کے نزدیک کلورنامی ایک بستی میں آباد ہوئے۔ بعد میں اس خاندان کے ایک بزرگ سیدنا اسداللہ تبلیغی دورہ کرتے ہوئے گمبٹ کے نزدیک ایک گاؤں میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انکے فرزند سیدنا مخدوم جمال الدین ثانی اسی گاؤں میں مقیم ہوئے۔ انکے فرزند سیدنا مخدوم یحییٰ ثانی نے پنیں میں سکونت اختیار کی۔ وہاں سے انکے فرزند سیدنا مخدوم عبدالخالق ہجرت کر کے کُھہڑا تشریف لائے اور وہاں دینی درسگاہ قائم کی جو آجتک قائم ہے۔

سیدنا مخدوم عبدالخالق کے بعد مختلف علمائے کرام اور بزرگانِ دین صاحب کشف و کرامات اس خانقاہ عالیہ کے سجادہ نشین ہوئے۔ 1171ھ میں سیدنا مخدوم عبدالرحمٰن شہیدؒ کے چھوٹے صاحبزادے مخدوم محمد یحییٰ سجادہ نشین ہوئے۔ وہ کلہوڑا حکمرانوں کے دورِ آخر اور تالپور حکمرانوں کے اوائلی دور میں سندھ کے بہت بڑے عالم تھے۔ اس دور کے حکمران انکی بڑی عزت کرتے تھے۔ گمبٹ اور رانیپور کے پیروں کے آباؤ اجداد سید محمد شاہ و سید احمد شاہ جب بغداد سے ہجرت کر کے سندھ میں تشریف لے آئے تو ایک سال مخدوم محمد یحییٰ کی درگاہ شریف (مہمانخانہ) میں مہمان رہے۔ پاگارہ خاندان کے بزرگ سیدنا محمد راشدؒ نے ان سے تعلیم حاصل کی۔ سندھ خواہ افغانستان کے حکمران انکی بڑی عزت کرتے تھے۔ انکی وفات کے بعد انکے بڑے فرزند مخدوم محمد عاقل ثانی سجادہ نشین ہوئے۔ وہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم تھے۔ دن رات دینِ اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ اس عہد کے سندھ اور افغانستان کے حکمران آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔

1019ھ میں جب افغانستان کے حکمران شاہ شجاع سندھ پر حملہ آور ہوئے تو خیرپور اور حیدرآباد کے تالپور حکمرانوں نے مخدوم صاحب سے مدد کے لئے استدعا کی۔ مخدوم صاحب،

پیر محمد راشدؒ، پیر صالح شاہ اور انہی پیر ریّ کو ساتھ لے کر شاہ شجاع سے جا کر ملے۔ شاہ شجاع نے ان کی بڑی عزت کی اور ان کے کہنے پر واپس افغانستان چلے گئے۔

اسی طرح کے بعد دیگرے اس علمی، دینی و روحانی خاندان کے بزرگ سجادہ نشین ہوئے اور اہل سندھ کو علمی، دینی و روحانی طور پر فیضیاب کیا۔

مخادیم کھوڑا نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف، تالیف و ترجمہ کا بھی سلسلہ جاری رکھا اور متعدد قیمتی کتابیں تصنیف، تالیف و ترجمہ کیں اور مطبوعہ اور قلمی کتب کا ذخیرہ جمع کر کے ایک شاندار کتب خانہ قائم کیا۔ وہ قیمتی ذخیرہ موجودہ سجادہ نشین مخدوم ندیم احمد ہاشمی نے محفوظ کیا اور شہید عبدالرحمٰن ٹرسٹ قائم کر کے اشاعتی سلسلہ جاری کیا۔ اس ٹرسٹ کی طرف سے متعدد قیمتی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس کے مطالعہ سے پاکستان اور پوری دنیا کے لوگ مخادیم کھوڑا کی علمی و ادبی اور روحانی خدمات سے آگاہ ہوں گے۔

تذکرہ مخادیم کھوڑا کو تذکرہ نویسی میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ مخدوم اللہ بخش صاحب نے اس کتاب میں نہ صرف سندھ کے ایک شہر کھوڑا کے علمی اور ادبی و روحانی خاندان کی تاریخ محفوظ کی ہے بلکہ ضمناً اس میں کئی مشاہیر کا تذکرہ بھی شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ سندھ کے اہم واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اسی طرح یہ تذکرہ نہ صرف مخادیم کھوڑا کی عظمت کی داستان ہے بلکہ سندھ کی تاریخ کا اہم ماخذ بھی ہے۔

نواز علی شوق

تقریظ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ظ

وادیٔ مہران اَولیاء عظام کی سرزمین کے طور پر مشہور ہے۔ یہ وادی ہمیشہ سے صوفیائے کرام کی آفاقی تعلیمات کا گہوارہ رہی ہے۔ یہاں حضرت لعل شہباز قلندرؒ، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ اور سائیں سچل سرمستؒ جیسے عظیم اور بلند پایہ صوفیاء صدیوں سے عشق کے جام پلاتے رہے ہیں۔ اِنہی بزرگانِ دین کی بدولت اِس علاقے میں تن رویج و اِشاعتِ اسلام کا سلسلہ جاری ہوا اور تصوف و روحانیت کو فروغ ملا۔ مخادیمِ کھوڑا کا تعلق بھی وادیٔ مہران کی ایسی سلطنت سے ہے، جو صدیوں سے لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کا سکہ جمائے بیٹھے ہیں۔

مخادیمِ کھوڑا کی اِس ایمان اَفروز داستان کا آغاز حضور نبی اکرم کے پیارے چچا سیدنا ؓ ابو الفضل عباس ؓ کی نسب سے ان کے شہزادے محمد اِبراہیم بن اِسحاق سے ہوتا ہے، جنہوں نے دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لیے حضور نبی اکرم ؓ کے رویائے حکم پر سال بلادِ بغداد سے ہجرت کی اور سندھ کے ریگزار کو اپنی قیام گاہ کے طور پر منتخب کیا۔ یوں انہوں نے تیسری صدی ہجری میں سرزمینِ سندھ میں شجرِ اسلام کو استوار کیا۔ اس شجرِ ثمر بار اور سایہ دار سے اہلِ سندھ صدیوں سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

میں ''تذکرۂ مخادیمِ کھوڑا'' کی طباعت پر زیبِ سجادہ عزیزم مخدوم ندیم احمد ہاشمی کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ رب العزت فاضل مصنف - مخدوم اللہ بخش صدّیقی ہاشمی صاحب - اور دیگر مترجمین کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اِس مبارک سلسلے کو تا اَبد جاری رکھے اور اِس خانوادے کے اَخلاف کو اپنے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

دعاگو

محمد طاہر القادری

)بانی و سرپرستِ اعلیٰ تحریکِ منہاج القرآن)

29 جولائی 2021ء

تقریظ

ڈاکٹر نعیمانور الازہری

سندھاولیاءاللہکیسرزمینہے۔اسکاچپہچپہبزرگاندینکےروحانیفیوضاتکاامین ہے۔اسکےباسیونکےلہجونمینمٹھاساولیاءاللہہیکیشیرینیکافیضہے۔آجہمینسندھ کیدھرتیپراسلامیآثار اورتعلیماتکیجوآبوتابدکھائیدیتیہےیہانہیبزرگانِدیناور صوفیائےاسلامکیدعوتیوتبلیغیمساعیکانتیجہہے۔زیرِنظرکتاب"تذکر ٔہمخادیمکھوڑا"جہاں اہِلسندھکےلیےایک نایابتحفہہےوہانواُدیمہر انکے تاریخیسرمایہ ادبمیں ایک شاندار اوربیشقیمتتصنیفکااضافہہے۔اسکتابکےمطالعہسےقارئیننہصرفمخادیم کھوڑاکےسلسلہLلیہسےمتعارفہوتےہیںبلکہانہیںسندھکیتاریخوثقافتکابھیپتہچلتا ہے۔اسکےساتھساتھسندھکینسلنوکومخادِیمکھوڑاشریفکےنقوشپاسےبہتبڑی رہنمائیبھیمیسرآتیہے۔اسلیےانکےتذکرےکوپھیلانااورLمکرناسالکانِراہِطریقتکی روحانیاوراہِلسندھکیتاریخیوثقافتیضرورتہے۔یہکتابآجسےتقریباًدوسوسالپہلے لکھیگئی،لیکنآجبھییہزندہتحریرکیصورتمیناپنےقارئینکوفیضیابکررہیہے۔لوگ انبندگانِخداکےنقوشِسیر ت کیروشنیمیناپنےحالاورمستقبلکوسنوارنےکےلیےپرُ عزمہیں۔سندھدھرتیکیمِقتدر ّشتکااستذکرےکیطرفمتوّجہہونااوراسکوطباعت کیصورتمینمنظرLمپرلانااپنےاسلافکیخدماتکااعترافاوراظہارِتشکرہے۔

برصغیرپاکوہندمیناسلامکیدعوتکےفروغمینجوکرداراولیاءاللہکیدرگاہوں، خانقاہوناوررروحانیمراکزکاہےوہکسیاورطبقہاورشعبہکانہیں۔برصغیرپاکوہندمیناسلام، جوآجزندہوتابندہہےاورمسلمانجوآجاپناجداگانہوجوداورتشخصرکھتےہیں،یہسبکچھ اولیاءاللہکیشبانہروزدعوتیوتبلیغیمساعیکےثمراتہیں۔اندرگاہونسےلوگاپنیدینیو روحانی،LشیوLشرتی،اورسماجیضروریاتکوپوراکرتےرہےہیناوردِیناسلامکےحقیقی معنیومفہومکوسمجھتےاوراسکیروشنتعلیماتسےآگہیحاصلکرتےرہےہیں۔یہخانقاہیں

اوردرگاہینطالبعلموں،سالکوں،مسافروناورزاہدونکےلیےمجاہد ٔہنفساورتزکی ٔباطن کے تعلیمی اور روحانی ادارےہیں۔ یہادارےمستقلمہمانخانونکیحیثیتسےبھی کام کرتے رہے ہیں۔انکےتمامتراخراجات سجادہ نشیان برداشت کرتے رہے ہیں۔یہانپر
غریبوں،محتاجوناورمسافرونکوکھاناکھلانےکاوسیععریضانتظامہوتاتھا۔خدمتخلقکایہ سلسلہآجبھیجاریوساریہے۔

"تذکر ٔہمخادیمکھوڑاشریف")سندھ)کیوجہسےبعضتاریخیغلطفہمیونکابھیازالہوا ہے۔استذکرےنےسندھکیتاریخکوایکمصدقہموادفراہمکیاہے۔اسکتابکامختلف مصنفین کے ہاں تاریخ سندھ میں حوالہ بننا اس کے معتبر اور مستند ہونے کی واضح دلیل ہے۔جنابمخدومندیماحمدہاشمیکےخاندانکیتاریخسندھکیدھرتی پر 228ھمینشروع ہوتیہے۔انکےبزرگاوائِلاسلاممینہیاسدھرتیکواسلامکیروشنیسےمنوروتاباں کرنےکےلیےتشریفلاچکےتھے۔انکےلیےاسدھرتیکاانتخابخلیفہ ٔوقتالمتوکلعلی اللہبنالمعتصمباللہمحمدبنہارونالرشیدکےدورمینہواتھا۔انکیدینیدعوتاورتبلیغکیمساعی کےنتیجےمینسندھبابالإسلامبنا۔انکےجدامجدکااسمگرامیسیدنامحمدابراہیمہے۔انکے چار بیٹے ہوئے جن کے نام بالترتیب عبداللہ، عبیداللہ، Lبد اللہ اور سیف اللہ ہیں۔ سیدنا محمدابراہیمنے318ھمینوفاتپائی۔بعدازانآپکےبڑےصاحبزادےسیدناعبداللّٰہنے اپنےوالدگرامیکےدینیمشنکوسرزمینسندھمینجاریرکھا۔

عہدبہعہدخدمتِدیناسلامکایہسلسلہجاریوساریہے۔انکےسلسلہءنسبمیں ایکسےایکشخصیتیگانہءروزگارہے۔ہرمخدومخلف،مخدومسلفکیشخصیتکییادگارہے اورانکےتمامفیوضاتکاامینہےبلکہاسکےساتھساتھاپنیشخصیتکےانفرادیکمالات اور صفات کے اعتبار سے خوب ترکیطرف بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔"تذکر ٔہ مخادیمِ کھوڑا شریف" کوتصوفوروحانیتاورکشفوکراماتکےسلسلہ تصانیفمینایک منفرد مقام حاصلہے۔یہاپنےقارئینکےلیےایکپرکششاورجاذبنظرتحریرہےجوانکےروحانی سکونواطمینانکابہترینذریعہہے۔یہکتابفقرواستغناءاورتزکیومجاہد ٔہکیتعلیمدیتیہے۔یہ

سالکانِ راہ طریقت کی معرفتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے سیَر إلی اللّٰہ اور ت إلی اللّٰہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

یہ تذکرہ جن مخادیم کے نام منسوب ہے۔ ان پر اللہ رب العزت کے خصوصی انعام و کرام کی واضح نشانی ان کی درگاہ پر موجود شجر محمدی ہے، جس کے ہر ایک پتے پر اسم محمد ﷺ مکتوب ہے۔ راقم نے مخادیم کے آستانہ L لیہ پر حاضری دی تو جہاں ان باکمال ہستیوں کے باطنی فیوضات سے مستفیض ہوا وہاں ان کے ظاہری فیض کے سرچشمہ اور ربکریم کی کرم گستری کی واضح دلیل شجر محمدی کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ جنت کے اس درخت نے زمین کے ایک خاص حصہ کو جنت نظیر بنا رکھا ہے۔ اہلِ معرفت کے لیے ان مخادیم کے آستانہ کی حاضری حصولِ خیر و برکت کا باعث ہے۔

اس کتاب کی اشاعت سراسر سعادت ہے۔ وہ شخصیات خوش نصیب ہیں جو اس کتابِ مستطاب کی طباعت کا سبب بنر ہی ہیں۔ یہ سندھ دھرتی کے باسیوں کے لیے ان کی طرف سے ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ اس کارِ خیر کا سب سے بڑا سہرا جناب مخدوم ندیم احمد ہاشمی کے سر ہے جو اپنے اسلاف کی شرافت و نجابت، طہارت و نفاست اور طاعت و ریاضت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہیں۔

اللہ ﷻ "تذکرہ مخادیم کھوڑا شریف" کے قارئین، سامعین حتّٰی کہ ناظرین کو بھی مخادیم کھوڑا شریف کے فیوضات، تصرفات، خیرات و برکات، انعامات و نوازشات، F l نات و کرامات اور عطیات و عنایات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ!

ڈاکٹر نعیم انور الازہری

اسسٹنٹ پروفیسر جی سی یونیورسٹی، لاہور 9 ستمبر 2017

تقریظ

سردار شاکرِ خانمزاری

سندھدھرتی جوباباالاسلامکےلقبسےمعروفوموسوم ہے۔اسدھرتیکےسینے میں ہزارونبندگانِالٰہی ،صوفیاء ،اولیاء،اغواث،اقطابو ابدالاور مقربینمدفونہیناور کثیرتعدادمینمقرّبِینبارگاہِالٰہیکے مزارات،فیوضاتورحِمتایزدیکاباعثہیں۔حضرت شہبازقلندرؒہونیاشاہعبداللطیفبھٹائیؒ،مخادیمکھوڑاشر یفہوں یالوءشریف)گھوٹکی) کے سلسلہءِقادریہکےتاجورحضرتموسیٰشاہجیلانیؒہوناسخّطکےروحانیسلاطینہیناورآج بھیانکےمزاراتدکھیانسانیتکےدردکےدرمانکاباعثہیں۔

سندھدھرتیمیں''مخادیمِکھوڑاشریف''کیانساندوستیاوردیندوستی تاریخمینروشن بابکی مانندہے۔ان مخادیمکے تکار بڑی جامٔعبّٹُکےساتھ زیرِنظر کتاب ''تذکر ٔہمخادیمِ کھوڑاشریف''مینمُرَجہیں۔میرےلئےسعادتکیباتہےکہمجھےدرجنوںباردرگاہِLالیہ کھوڑاشریفحاضریکاشرفحاصلہوااورمزاراتبِزرگانِکھوڑاشریفپرحاضرہونےکے مواقعمقدربنے۔میراچونکہاسگدیکےزِیبسجادہمخدومندیماحمدہاشمیصاحبسےدیرینہ قربونیازمندیوالاتعلقہےجومخدومنیکمحمدہاشمؒیکےصاحبزادےاورمخادیمِکھوڑاشریف کےحقیقیوارثہیں۔میریخوشنصیبیہےکہمجھےشیخالِاسلامڈاکٹرمحمدطاہرالقادریکیسنگت میں1992ءمینبرموقععرسمخدومعبدالرحمٰنشہیدؒپہلیبارحاضریکاموقعملااورمخدومنیک محمدہاشمؒیسےبھیطویلنشستمقدربنی۔شیخالاسلامڈاکٹرمحمدطاہرالقادریکااسدرگاہسے بڑیمحبتوقربوالاتعلقہے،تبھیتواسگدیکےچشموچراغاورزیِب ّ .سدہمخدومندیماحمد ہاشمیکیتعلیموتربیتکاسامانکرنےمیں شیخالاسلامڈاکٹرمحمدطاہرالقادرینےاپناحصہشامل کرتےہوئےانہیںمنہاجیونیورسٹیمیںپڑھنےکیترغیبدی۔اورپیرمخدومنیکمحمدہاشمؒنے

انہیں شیخ الاسلام کے حوالے کیا تھا۔ اور وہ دن اور آج کا دن مخدوم ندیم احمد ہاشمی کا دادا تاکی نگری سے بھی مضبوط تعلق استوار ہے۔

درگاہ کھوڑا شریف آج بھی ہزاروں دکھی لوگوں کا درمان اور روحانی علاج گاہ ہے۔ خالی آنے والے جھولیاں خیر کی بھر کر لوٹتے ہیں۔ اس بات کا میں ذاتی طور پر معترف ہوں کہ میں بھی ایک بار اپنی فیملی کو ساتھ لے کر آیا تھا۔ مزارات پر حاضری دی، کچھ درخواست پیش کی۔ صاحبانِ مزارات نے اذن الٰہی سے مجھے اور میرے بچوں کو انعامات سے نواز دیا۔ اس درگاہ کے پہلو میں ایک درخت رحمت کا سائبان بن کر پوری دنیا کو متوجہ کر رہا ہے۔ اس درخت کو اللہ پاک نے ان بزرگوں کے قرب کی بدولت اس قدر نوازا ہے کہ اس درخت کے ہر پتے پر اسِم ''محمد'' ﷺ قدرتی طرف سے نمایاں طور پر لکھا ہوا ملتا ہے۔ میرے پاس آج بھی اس درخت کے اسِم محمد ﷺ سے مزین پتے موجود ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''مخادیمِ کھوڑا شریف'' آج سے دو سو سال پہلے لکھی گئی۔ اس کتاب نے سندھ کی تاریخ اور تہذیب و ثقافت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں اور بطورِ خاص مخادیمِ کھوڑا شریف کے روحانی مقامات اور مناصب کی بدولت دینِ محمدی ﷺ کی جو ترویج و ترقی ہوئی ہے اور ان بزرگوں کی انسان دوستی اور خدمات کی بدولت انسانی قدروں کی بحالی کے جو سامان ہوئے ہیں، وہ تاریخ کے روشن باب کے طور پر محفوظ ہو گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ زیرِ نظر کتاب ''مخادیمِ کھوڑا شریف'' ایک روحانی مستند دستاویز کا درجہ رکھتی ہے اور سندھ کی تاریخ کے مبہم حوالوں کو اس کتاب کے باعث درست و روشن متن ملے ہیں۔

مخدوم ندیم احمد ہاشمی زیب سدہ جو کہ اپنے اسلاف کی کھری اور سچی نشانی کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے روایتی پیروں کی طرح زندگی گزارنے کی بجائے علم کے نور کو عام کرنے اور بزرگانِ کھوڑا شریف کے علمی اثاثہ جات کو اس دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھال کر نئی نسل کی رہنمائی کے لیے سامنے لانے کا عزم مصمم کیا ہے اور بڑی جوانمردی و مستقل مزاجی

سے ہم ہو قتمصر وفِعمل رہتے ہیں۔سالانہ عرس کیتقریباتمیں بالخصوص علمیوروحانی
مجالسکاانعقادکرنااورملککے دانشور طبقے سے مضبوط تعلقاقائمکرکے انہیں تقریباتمیں
مدعوکرنااور انکیزبانیلوگونتکصوفیاءکیتعلیماتاور انکیخدماتکے بارے شعور بیدار
کرنے کاجوبیڑامخدومندیماحمدہاشمینے اٹھایاہے وہبہتکملوگونکے حصے میںآتاہے۔

مخدوم ندیم احمد ہاشمی صاحب سے میرا دوستی ،محبت اورقرب کا بہت دیرینہ تعلق
ہے۔جسقدرخالصب ٹُکے ساتھمخدومصاحبانتھکجدوجہدکررہے ہیںوہنہصرفقابل ستائشہے بلکہروحانی
گدیونکے ورثاءکے لیے قابلتقلیداورمشعلراہبھی ہے۔ملکبھر
کے مشائخمسے مضبوطتعلقاوررAہلِعلموہنرسے دوستانہمخدومندیماحمدہاشمیکیوہ خوبیانہیں
جوانہیںاسلافسے ورثے میںملیہیں۔میریدLہے کہاللہپاکبزرگانِکھوڑا
شریفکے فیوضاتاوربرکاتکے سلسلے کوتاقیامتجاریرکھے۔اسکتاب''تذکرہ مخادیم کھوڑا شریف'' کے نئے ایڈیشن
کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈØل کر جذبہء صادق
کے ساتھاہلِعلمکے سامنے لاناایکعظیمکارنامہہے۔میرے لیے بڑیسعادتکیباتہے
کہمیرے کچھبےربطکلماتجوخیرکے جذبے سے لکھے گئے ہیں۔اسکتابمیںتقریظکے
طور پر شامل ہیں۔اللہ پاکہمسبکو بزرگانِدینکے علمی ورحانی اثاثہ جاتو خدماتکی
محافظتاورترویجکیتوفیقوافرعطافرمائے۔آمین!

سردارشاکرِخانمزاری
مرکزینائبناظماعلیٰتحریکمنہاجالقرآن

اظہارِ تشکر

مخدوم ندیم احمد ہاشمی

من از نیکاں نیم چو وابستاں ہستم
و نازاں بہ نسبت آنہا بستم

خالقاکبر ،ربالعالمین،مُسّی . ٹالاسباب،اللہ✡کالاکھلاکھاFنوانعامہےجسکے

فضلوکرماورمہربانیسےہمسبکیایکدیرینہآرزوپوریہوئیکہہمارےخاندانِہاشمی

مخادیمکھوڑاشریفکیانیسوینصدیعیسویکےاوائلکیمایہناز علمیوادبیشخصیتقبلہمخدوم

اللہبخشLصیکھوڑوؒیکیاہمونادرتصنیفلطیف"تذکر ٔہمخادیِمکھوڑا"کا اردو ترجمہجوبیسویں

صدیکیمثالی،علمیوادبیشخصیتقبلہعلامہمخدومامیراحمدہاشمیکیرہنمائیمینانکےلائق

وفائقبڑےصاحبزادےپروفیسرعلامہمخدومغلاماحمدہاشمیاورشاہعبداللطیفیونیورسٹی

کےوائسچانسلرLلیوقارپروفیسرڈاکٹرجنابعبدالّرحیمملکصاحبکیخصوصیسرپرستیاور

دلچسپیکے سببدسمبر2006ء میں شائع ہوا۔میں ڈاکٹر نعیم انور نعمانی صاحباورانکے دوسرےتمامساتھیونڈاک

عبدالجبار قّمر ، محمدعلی قادری اور اللہ بخش نّیر کاصدقِدل سے

شکرگزارہونجنکےانہماک،انتھکمحنتاورکاوشسےاساہمتاریخیمسودہکااردوترجمہ

پایہ ٔتکمیلکوپہنچا۔میناسیادگارپرمسرتموقعپربارگاہِباریتعالٰیمینسجد ٔہشکربجالاتاہوں جواحقرکیزندگی میں

اعزازحاصلہواہےاورملتجیہونکہہمارےخاندانکیعظیمعلمیوادبی

شخصیتقبلہحضرتمخدوممحمدLقّلکیبےمثالاورگرانمایہِتصنیفتاریخ"آئینہ ٔجہاں

نما")World History(کےسندھیاورادوتراجمکیجلداشاعتکےاسبابیھیمرحمت

فرمائےتاکہنشَیگانِعِلْماپنیپیاریاورآسانعلاقائیزبانسندھیاورخوبصورتملیوقومیزبان

اردومیںLلمیتاریخکےموضوعپراتنیاہم،قیمتی،مبسوطاوروقیعتصنیفکےمطالعہسےقلبی

سرورو کیف حاصل کر سکیں۔مخدوم عبدالرحمن شہید ٹرسٹ،کھوڑا کے باوفا،Lونمہربانوں کیکاوشیں بھی شامل ہیں، خاص طور پر دل کی گہرائیوں سے ملک وملت کے عظیم اثاثہLلی

مرتبت جناب مرحوم ڈاکٹر نبی بخش بلوچ اور ماہر تعلیم و تدریس،Lلیوقار محترم معز تمآب

ڈاکٹر حمید ہکھوڑو صاحب ہاور Lصیکھوڑائی رجب الدینسومرو کا بھی بے حد مشکور ہوں جن کی

مستقل حوصلہ افزائی پر احقر کو ہمیشہ ناز رہے گا۔

خادم العلوم و العلماء

مخدوم ندیم احمد ہاشمی

سجادہ نشین

درگاہِ Lلیہ کھوڑا شریف

اِظہار

الطافاثیم

سارا سندھ ہیروں کی کان ہے۔اپنے دور کے اکابر علماء ومحققین جنہوں نے اپنا نور نچوڑ کر ایسا علمیخزانہجمعکیاجسکیروشنیسے ایک Lلممستفیضہوا۔مگر صدافسوسکہیہبیش قیمتخزانہکچھایسے قدر ناشناسونکے ہاتھلگاجنہوننے اسکو الماریونکیزینتبناکر تالوں مینبندکر دیااور اسخزانے کوگرداور مٹیمینگویادفنکر دیااور خوداسعلمیخزانے پرسانپ بنکر بیٹھگئے۔جبانالماریونکوکھولاگیاتوکیادیکھاکہدیمککے کیڑےنے اسنایابعلمی خزانے کوشہدکیطرحچاٹکرراکھکاڈھیر بنادیاتھا۔اسکے بر عکسیہقیمتیخزانہکچھایسے سخی مردونکے حصے مینبھیآیاجنہوننے اسمتاعِعلمیکیبے حدحفاظتکیااور اسے اہِلعلمو فنکے لیے برائے استفادہسجاکرر کھا۔اسحوالے سے موجودہدور مینسندھکے دوبڑےنام نہایتہیقابلِذکرہیں؛محترمسائینغوثمحمدگوہرکوٹریکبیروالے اور مخدومندیماحمدہاشمی کھوڑاشریفوالے،اندونونہستیونکے پاساپنے بزرگونکے قلمینسخے اور نایابتبرکات محفوظہیناور ہرخاصوLمکیزیارتکے لیے دستیابہیں۔

حضرتمخدوممحمدLقلہاشمی)رابع)اور انکے لائقفائقفرزندمخدومااللہبخشLصؔ کی تصنیف" ُفوْزُالْ ُخْ ُلف مِنْ ُفیْضِ الْ ُسْ ُلف " المعروف "تذکر ؎ہ مخادِیم کھوڑا " جو اصل فارسیزبانمیناآجسے تقر ئً۔185برسپہلے لکھیگئیتھی۔مرحوممخدومغلاماحمدولدمخدوم امیراحمدنے سال1990ءمیناسکاسندھیمینترجمہکیا۔اسکتابمینشہرکھوڑامینصدیوں سے سکونتپذیر خاندانیتاریخ،مذہبیوروحانیخدماتکے علاوہسماجیمرتبہرکھنے والے سندھ کے دوسرےنامور علمی،مذہبیاورروحانیگھرانوناور شخصیتونکاذکربھیکیاگیاہے۔اگرچہ سندھدھرتیکے کئیمحققیننے اپنے مقالاتومضامینمیں"تذکر ؎ہمخادیم"کے حوالے د ی

تھے،مگر تاحالاصلکتابکتابیشکلکےبغیر مسودہکیصورتمینپڑیتھی۔سچلچیئرکی
طرفسے مسودےکیپہلیمرتبہسندھیترجمہکےساتھطباعتکافیصلہچندباتونکوسامنے
رکھ کر کیا گیا ہے۔پاک وہند میں کئی صدیوں سے درگاہوں اورخانقاہوں والے نظامنے
Lشرےپر اہماثر اتچھوڑےہیں۔دراصلوہخانقاہینعلمو ادباوررو حانیتکیعظیم
درسگاہینہیں،جہانسےلاکھونلوگنہفقطعلمکیپیاسبجھاتےبلکہاپنےنفوسپرکاملضبط
رکھکرروحانیتکیاعلیٰمنزلینحاصلکرتےرہےہیں۔Lشرےمینانخانقاہونکیاہمیت
آج بھی موجود ہے۔مگر مختلف ذمہ دار ذرائع ان اداروں کے کردار کو محدود کرنے اور
Lشرےپرگہرےاثراتچھوڑنےسےروکنےپرمصروفعملہیں۔ یُدنیامایہکیتلاش
مینخواہشاتکےاندھےکنوئینمینغوطہلگاکرغرقہوچکیہے،جہانسےنکالنےکےلیے انہیں کسی وسیلے کی شدید ضرورت
ہے۔سماجی نظام ہمیشہ انسانی عقیدہ،اعلیٰ ثقافتی اقدار اور مذاہبکاعکسہوتاہے۔اسکتابمیں
بھیکچھایسیہیمنظرکشیہے۔پڑھنےوالےکوقدیم سندھکاایکسماجیعکسدیکھنےکو
ملےگا،جسمینصاحبانِشریعتوطریقتکےنئےرنگ
بھرےہوئےہیں۔ایکطرفبزرگانِدینکیپوری روحانی کائنات توحیداوررسالتکے
اطرافطوافکرتیہوئینظرآرہیہے،دوسریطرف"ہمہاوست"کیزبانبولنےوالے
"سرمستسخنور"انسانونسےمخاطبہوئےکیونکہیہیسارےسنسارکیخوبصورتیاور
مالکحِقیقیکیلازوالمحبتکامحوراورمقصدہے۔سندھکےعلمیحلقونمینغیرمصدقہحوالوں کے سببہتساریغلط فہمیاں پیدا
ہوئی ہیں، خاص طورپر درگاہ فاروقی درازا شریف کے
بزرگانِدینحضرتسچلسرمستاورمخدومخاندانکےمتعلقجیسےکہفتوٰی،تعزیراورشرعی
حدکیسزائینمقررکرناوغیرہجوکہاسمسودےکےچھپنےکےبعدختمہوجائینگیاوراہلِ
تحقیقنئیراہینقائمکرسکینگے۔شمالیسندھکیساریخانقاہونکےایکدوسرےسےروابط
اورتعلقاتہیناورانکاپچھلیکئیصدیونتکقائمرہناواضحہوچکاہے۔

"تذکر ٔہمخادیمکھوڑا"کیطباعتکے بعدجوحقیقتسامنے آئیوہیہہے کہاندرویشوں اوربزرگونکیسرسبزسرزمینجسمینمہرانکیموجونکیمستیبھیشاملہے ،پہلے توصوفیانہ جذبوسرمستی،فقیرانہاستغناءاوردرویشانہمحبتومروتکیروشنیاںپھیلاتیتھیمگرآجاسی سرزمینکاانسانتمامترسہولتونکےباوجوداشرفالمخلوقاتکے عظیممرتبے پرفائزہوتے ہوئے سیاسیاورسماجیجبرکے آگے بے بس،لاچاراورمجبورہے۔

ہممخدومندیماحمدہاشمیسجادہنشیندرگاہکھوڑاشریفکے نہایتاFنمندہینجنہوں نے ہمیناسعظیمتاریخیکتابپرچندسطرینلکھنے کاموقعمرحمتفرمایااورامیدرکھتے ہینکہ آئندہبھیآپعلمیوادبیکامینہماریحوصلہافزائیفرمائینگے جوکہایکقومیفریضہہے۔ مجھے پورایقینہے کہ اسی جذبے سے جو سندھ کیپہچان ہے "حلقہہائے ادب"ہمیشہ تعریف کرتے رہینگے۔

الطافاثیم

سابقایڈیشنلڈائریکٹرسچلچیئر

کامرانہاؤسرانیپور

15نومبر2021ء

پیشلفظ

ازمترجممخدومغلاماحمدعفیعنہ

1372ھمطابق1952ءکاذکرہےکہمیننےجنابوالدماجدکیذاتیلائبریریمیںاپنے
خاندانکےبڑےبزرگونکیلکھیہوئیتاریخکاقلمیمسودہ،فارسیزبانمیںتحریرشدہدیکھا.
اس زمانے میں نہ تو اس طرف توجہتھی اورنہہیفرصت،جو اس کاسندھیزبانمیں ترجمہ
کرتے.یہقلمیمسودہکچھوقتتکبالکلادØرکےطورپرمحترمڈاکٹرعطامحمدحامی)خیرپوری)
مرحومتکپہنچا.انہوںنےریاستخیرپورکیعلمیوادبیاورثقافتیتاریخمرتبکرنےکاعزم کیا تھا جس کی تکمیل کے سلسلے میں
انہوں نے ایک تحقیقی کتاب تصنیف کی اور پی ایچ
ڈی(PhD)کیسندحاصلکی.اسیزمانےمیںمحترمحامیصاحبمرحومکاایکتاریخیمضمون
بعنوان"کھوڑاکےمخدوم"سرکاریسندھیرساJ)نئیزندگی)میںقسطوارشائعہوا.بعدازاں
رساJ"مہرانکےموتی")مجموعہمضامین)میںاسےجگہملیاورخاصاہتمامسےشائعکیاگیا.
اسدورمیںایکاورمجموعہمضامین"مہرانکیلہریں"کےنامسےعلیحدہطبعکیاگیا.کچھعرصہ
بعدپتہچلاکہسندھیونیورسٹیکیلائبریریمیں"تذکرۂ مخادیمکھوڑا"کےتاریخیمسودےکی
نقلرکھیگئیہے.وہنقلحافظمحمدپنوہرالعارفی،اسسٹنٹلائبریریننےیونیورسٹیلائبریری
کےاصلمسودےسےتیارکیتھی.پھرپتہچلاکہکموبیشدساہملائبریریونمیںاسکینقل
کیفوٹوکاپیاں پہنچائیگئیہیں.انلائبریریونمیںسےجنابمحترمجی.ایم.سیداورپیرFم
الدینشاہراشدیکیذاتیلائبریریانبطورخاصقابلذکرہیں.وقتگزرنےکےساتھساتھ مختلف مؤرخ اور ادیب حضرات اس
تاریخی مسودے کا حواJ وقتاً فوقتاً اپنے مضامین اور
تصانیفمیںدیتےرہے.پھرپتہچلاکہمولانادینمحمدوفائی)مرحوم)کاجمعکردہمواد)تذکرۂ
مشاہیرسندھ)کےنامسےسندھیادبیبورڈکےپاسموجودہےاوربہتجلدشائعہونےوالا
ہے.اتنےمیںرساJ"الرحیم"کیطرفسےبھیہجریصدیکےلحاظسےترتیبوارسوانح

مشاہیرِ سندھ سے متعلق خصوصی نمبر لوگ پڑھنے لگے۔ "تذکرۂ مخادیمِ کھوڑا" مجموعی طور پر شائع ہونے سے ایک بار پھر رہ گیا۔ 1381ھ مطابق 1961ء میں ارادہ کیا کہ اس تاریخی ورثے کا سندھی میں ترجمہ عوام الناس کے لیے شائع کیا جائے۔ وسائل کی کمی اس ارادے کے سامنے ایک مضبوط رکاوٹ ثابت ہوئی۔ پھر پتہ چلا کہ کوئی شخص اصل قلمی مسودہ بھی حضرت والد ماجد کی تحویل سے چرا کر لے گیا ہے۔ بڑی کوششیں کیں مگر ساری کوششیں ناکام رہیں، کچھ نہیں کر سکے۔ رب کی رضا پر راضی رہے اور صبر سے کام لیا۔ دس پندرہ سال گزر گئے، اس دوران حضور قبلہ والد گرامی سال 1391ھ مطابق 1971ء میں اللہ رب العزت کو پیارے ہو گئے؛ إد نا

ل د ل د ۂ وا إد نا إد ل ی ۂ را دج ع و دن!

ایک دن اچانک "رحمٰن بک بائنڈنگ" کے دکاندار اور "سندھ پرنٹنگ پریس" کے مالک پیارے دوست میاں احمد نبی بخش شیخ کے پاس بائنڈنگ کے لیے لائی ہوئی ہماری آبائی تاریخ کے قلمی مسودے کی فوٹو اسٹیٹ کاپی نظر آئی۔ اسے دیکھ کر دل میں ایک درد کی لہر سی دوڑی اور آہ نکلی اور اندر سے آواز آئی کہ وارثوں کے پاس کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے اور اغیار اس خزانے کے مالک بنے، ہمارے اس قیمتی اثاثے کو لے کر گھوم رہے ہیں۔ وہ کاپی حیدر آباد شہر کے ایک مدرسہ "رکن الاسلام" واقع حیدر آباد آزاد میدان مسجد کے مہتمم صاحب کی تھی، جنہوں نے کہیں نہ کہیں سے اسے حاصل کر کے اس کی فوٹو کاپی کروائی تھی۔ بہر حال ان مالکان کی اجازت سے اور مہربان دوست میاں احمد نبی بخش کی مدد سے اس کی فوٹو کاپی حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی مگر فوٹو اسٹیٹ کاپی صاف نہیں آئی۔ اللہ بھلا کرے جناب ابو الخلیل مولوی محمد حسین شاہ سجاولی کا، جن کی خاص مہربانی سے ایک دوسری صاف کاپی جناب مولانا ابو المصطفیٰ فقیر عبداللہ نقشبندی مکرانی مہتمم مدرسہ جامعہ العلوم "ملیر"، کراچی کی لائبریری سے حاصل ہوئی؛

ا ل ح م د ل ل ہ ع لی ذال ک!

یہواقعہغالباً1406ھمطابق1985ءکاہے۔سن1410ھمطابق1989ءکےآخرمینراقم الحروفمترجمکتابہذابنام"تذکرہ ٔمخادیمکھوڑا"مخدومغلاماحمدولدمخدومامیراحمدمرحومو مغفور،سابقپرنسپلسندھاورینٹلڈگریکالجہیرآباد،حیدرآبادنےبھیسرکارینوکریسے ریٹائرمنٹلےلی۔اسفرصتوالےعرصےکےدورانااسکاپوراپورافائدہاُٹھاتےہوئےاپنی آبائیخاندانیتاریخکاسندھیمینترجمہشروعکیااور1410ھمطابق1990ءکےشروعدنوں میناسےمکملکرلیا۔اباسےشائعکرکےLمکرنےکامرحلہدرپیشہے۔اللہتعالیٰکےفضل وکرمسےاسکیاشاعتجلدازجلدکروائیجائےگی۔إ ْن ´شا ٴء ا لل ا ْل ´ع ٖز ْیز!

نیازکیش

مخدومغلاماحمدعفیعنہ

ابتدائیہ

مؤلفمخدو ماللہبخشLصؔہاشمی

تمامحمدوثناءفقطقادر مطلقکیجسکیقدر تکاملہکےقلمکایہانز مینوآسمانکاسار ا دفترصرفایکنقطہہے اورکونومکانکیساریکاریگریاسکیحکمتاور دانائیوالےمکتوب کاصرفایکحرفہے۔وہپاکذاتلطیفوکریم،کارساز اور ساریمخلوقکوپالنےوالیاور ہر جگہموجودہونےوالیصفاتسے موصوفہے۔

نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم نہ
در ذیل وصفش رسد دست فہم

"ذاتِکبریاءکیبلندیتکانسانیعقلوخردکاپرندہاُڑنےکیطاقتنہیںرکھتااور نہہیاسکی صفاتکااحاطہکرنےکیانسانیفہموادراککوکوئیقوتحاصلہے۔"

درودپاکلامحدودکاتحفہہوحضورسیدکونین،باعِثِایجادِLلمکیدرگاہِعرشبارگاہپرجن کیرفعتوشانکاثبوتقرآنمجیدکیآیت"إِن ك ل م ن ا ل م ر سلِ ي ن"کیصورتمینایک بنیادیدلیلکےطورپرموجودہےاور" و ما ا ر س لن ك ا الّ ر حم ة ل لع ل م ي ن"کےخطاب ربیکاراز اورمحبوبانہقربِتا ,لٰہیکانچوڑہے۔وہذاتِکریمحضرتمحمدمصطفی ﷺ کیہےجنکی ذاتاقدسکےصدقےجوکچھازلسےابدتککارخانہ ٔہستیمینہے،وجودمینآیااور اسنے اپنیشکلوشبیہاور خوبصورتیحاصلکی۔

ال ل ہ م ص ل و س ل م ع ل ي ہ و ع لى آل ہ و ا ص ح اب ہ ن ن سلہ ي ما كث ي را

یہبندہانجانخادمالعلماءوعفیعنہگنہگارمخدوماللہبخشالعاصیابنجنابجنتمکان خالِقِآشیانہحضرتمخدوممحمدLقل)رابع)عرفمخدومپیرمحمدالہاشمیبیانکرتےہینکہایک دنمینشرفوشانوالےلمحےمینقرآنمجیدکیتلاوتمینمشغولتھااور ستائیسوینپارے

کیایکآیتکوپڑ ھناشُرو عکیا.ایسے لگاجیسے کہجبلطورسے روشنیکیایکچمکہوئیاور ربتعالیٰکیطرفسے ایکاشارہہوا ہو۔

وَا لَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَا تَّبَعَتۡہُمۡ ذُرِّیَّتُہُمۡ بِاِیۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِھِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَمَآ اَلَتۡنٰـہُمۡ مِّنۡ عَمَلِھِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ)الطور،2:52)

"اور جولوگایمانلائے اور اُنکیاولادنے ایمانمیںاُنکیاتباعکی،ہماُن کیاولادکو)جنتمیں(اُنکےساتھملادینگے اورہماُن)نیکآباءواجداد(کے ثواباعمالسے بھیکوئیکمینہیںکرینگے.،،

وہنیکوکار جوسچاایمانلائے اورانکیاولاداورخویشومتعلقینجنہوننے ایمانلانے اور اسلام قبول کرنے میں اپنے بزرگونکی پیرویکی، خواہ اعمال صالحہ کرنے میں وہ اپنے بزرگونکےبرابرقدمبہقدمنہچلسکے- وہنیکاعمالجواونچے درجے پرفائزرہنےکاسبب بنتے ہیں-اس کےباوجودہمنے اپنی عنایات اورمراLتکےصدقےمیں جوہمنے اپنے مومنبندونکےحقمیںرواررکھیہیں-فقطاسلیےکہانکیآنکھونکوٹھنڈکپہنچے اوران کیروحکوراحتنصیبہو اوراپنیطرفسے کمالِFنانکیاولادکواپنےبزرگونکے ساتھجنتالفردوسمیںLلیمنزلاوراعلیٰمدارجمیںملحقرکھینگے تاکہوہایکدوسرے کےساتھہمنشینیاختیارکریں.اساFنکےبدلے انکےنیکاعمالمیںسے ذرّہبرابرکمی نہیںہوگی۔

یہارشاددیکھنے کےبعدمغمومدلباغوبہارہوگیا،دلکوکمالتسکیناوراطمینانحاصل ہوا.جیسےکہآتشغمپرٹھنڈامیٹھاپانیپڑگیاہوکہ

این مژده گر جان فشانم روا ست کہ
این مژده آسانید جانِ ما ست

’’یہخوشخبریجانودلکیخوشیکاباعثبنی۔ایسیخوشیجسپرجاننچھاورکی جاسکے۔‘‘

ہمجیسےگمراہیکےبیابانمینحیرانوپریشان،راہسےبھٹکےہوئےمسافر،ایماناورسچائی سےاوجھل،فقطاسلامکادعوٰیکرنےوالے،جنکابدنارکانِاسلامکیکماحقہٗتعمیلسےLاری اورکاہلہو،جنکواللہتعالیٰکیگرفتسےآزادیاوربخششکاکوئیوسیلہنظرنہآرہاہو۔ایسی خوشخبریسننےکےبعددلمسرتاورشادمانیسےآخرکیوننہلبالببھرجائے۔یکدمیہخیال آیاکہدلکیتسلیکیخاطرمعنٰیسےباہرجاکرمشہورومعروفاورمقبولعلماءوفضلاء،فرقانی رازونکےجاننےوالےاورقرآنکریمکےمعنویخزانونکےپارکھوناورمفسرینکیتفاسیر کیبھیاسبارےمینجانچکیجاسکےتاکہمزیدتقویتحاصلہو۔اسلیےاسطرفرجوع کیا۔بحمداللہتعالیٰمختلفمحققیننےاسآیتکریمہکامعنویرازتقریباًسیسےملتےجلتےانداز مینپیشکیا: امامممحمدبنعبدالرحمنالإیجی’’جامعالبیان‘‘مینفرماتےہیں:

ي ْذبِہ ر الل ُت ُعالِٰي ُع ْن ُک ُما دل إِ ْح ُسانِ دہ إِ ُلي ا ْل م ْؤمِ دنِ ْي ُن بِد أُ ن ا ْل ُو ْ ُلّ ُد إِ ُذا

ا ت ُب ع ْوا ٰا ُبا ئ ہ ْم فيْ ا ْ دل ْي ُما دن ي ْل دح ق ہ ْم بِا ُبآئِہ دہ ْم فيْ ا ْل ُمْ دز ُل دۃ ُوإِد ْن ل ْم

ي ْب ل غ ْوا ُع ُم ُل ا ْم دلہ ت دق ر ُ أ ع ين ا ْم بِد دہ ْم ُی ْ ُج ْم ع ُب ْيِن ا ْم بِد أ ْن ي ْ ُز ق ُع ُنا ُاُقد ُص

ا ْل ُع ُم ُدل بِا ْل ُکدم ُدل ُ ّل ين ْ ُق ص ٰذُل ُک دم ْن ُع ُمل دہ ُو ُمْ دز ُلتِ دہ ل دي ُسا دو ُي ُب ْي ُن ہ

ُو ُب ْ ُي ُن ٰذُلِ ُک ُولِٰ دہ ُذا ق ُا ُل:(ُو ُما أ ُل ْتِ ُا هم) ُأي ُن ُق ْصُا ہ ْم: (مِ ْن ُع ُمل دہ ْم

مِ ْن ُشيء”): ُش ْي أ ُم ُن ال ْق دص۔

)الإ . ی،جامعالبیان فتفسیرالقرآن،202:4)

’’اسمقامپر اللہتعالیٰمومنینپر اپنے کمالدرجہFنکیخوشخبریعطافرماتا

ہے۔جباولادایمانمیناپنے آباءواجدادکیاتباعکرینگے تو اللہتعالیٰانہیںجنت

مینباعتبارِ درجہانکے آباءواجدادکے ساتھملادے گا،اگرچہوہعملصلحمینان

کے درجہتکنہیںبھیپہنچسکے ہونگے ،تاکہ اللہتعالیٰاسکے ذریعے اننیکو کاربندونکیآنکھونکو ٹھنڈاکرے۔

اللہتعالیٰانکو اسدرجہمیناسطرحجمع

فرمائے گاکہناقصالعملکو کاملکے درجہمینترقیعطافرمائے گااور اسکاملکے

ثواباوردرجہمینبھیکوئیکمیواقعنہینہوگی۔اسیلیےفرمایا:) وَ مَاأَلَتْنٰاهُم)یعنی ہمکمنہینکرینگے)مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ

شَيْءٍ)انکے عملمینسے کچھبھی۔‘‘

علامۃالزمانشیخجلالالدینمؒحلیتفسیرجلالین)ص:698)مینفرماتےہیں:

أَلْ حَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ{ الْمَذْكُورِينَ فِي الْجَنَّةِ فَيَكُونُونَ فِي دَرَجَتِهِمْ وَإِ

نْ لَمْ يَعْمَلُوا بِعَمَلِهِمْ تَكْرِمَةً لِلْآبَاءِ بِاجْتِمَاعِ الْأَوْلَادِ إِلَيْهِمْ

"ہمانکیاولادکوجنتمینانکے ساتھملادینگےپسوہانکے درجہمیں

ہونگےاگرچہانہوننے انکے عملکیمانندعملصالحنہینکیےہونگے۔"

پھردلمینخیالآیاکہاحادیثنبویہ،قرآنمجیدکیتفسیرکرتیہیں۔اگراسحقیقیرائے

کیکسیحدیثمبارکسےتائیدہوجائےتومزیداطمینانِقلبوجگرہوجائے۔ اسلیےچند

کتباحادیثسامنےرکھکرانموتیونکیتلاششروعکی۔آخرربکریمکےفضلسے اس

قولکےمصداقکُ لٌ مَنْ جَدَّ وَجَدَ "جسنےجدوجہدکیاسنےپالیا۔"بہتوفیق

الٰہیدرجذیلاحادیثنظرآئیں: امامطبرانیالمعجمالکبیرمینمتصلسندکےساتھروایتکرتےہیںکہ

إ ن ا ْب ن ُع با س رضی اللہ عنہما أ ن النب ي صلی اللہ علیہ وسلم ق ا ل: "إ ذا د خ ل ال ر ج ل ا ْل ج ن ة س أ ل ع ن

أ ب و ي ه و ز و ج ت ه و و ل د ه ف ي ق ا ل إ ن ه م ل م ي ب ل غوا د ر ج ت ك و ع م ل ك ف ي قول: يا ر ب ق د ع م ل ت ل ي و ل ه م ف ي ؤ م ر ب إ ل ح ا ق ه م ب ه"

(طبرانی،المعجمالکبیر،۱۱:440،رقم:12277)

''حضرتعبداللہبنعباس رضی اللہ عنہما سے روایتہے کہرسولاللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبآدمیجنتمینداخلہوگاتواپنے والدیناوربیوییچونکے بارے میندریافت

کرےگا،اسے کہاجائےگاکہوہتیرے درجہتکنہیںپہنچسکے۔وہعرضکرےگا،

اےمیرےربپروردگار!میننے اپنے اورانکے لیے نیکعملکیے ہیں۔پسان

سبکواسشخصکے ساتھجنتمیناکٹھاکردیاجائےگا۔''

امامحاکماوربیہقی حضرتعبداللہبنعباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اورامام بزاز اپنیمسندمیں

مرفوعاًروایتکرتےہینجسے امامجریرطبرینےنقلکیاہےکہ

إ ن ا لل ت ب ا ر ك و ت ع ا ل ى ل ي ر ف ع ذ ر ي ة ا ْل م ؤ م ن ف ي د ر ج ت ه و إ ن ك ا نوا دو ن ه ف ي ا ل ع م ل ل ي ق ر ب ه م ع ي ن ه"

1.بیہقی،السنئالکبری،لجصج10/1 ص268،رقم:2108

2.حاکم،المستدرکعلیالصحیحین،ج2/ص509،رقم:3744

"بےشکاللہتعالیٰایکمومنکیاولادکواسکےساتھجنتمینبلنددرجہعطافرمائے

گااگرچہوہعملمیناسسےکمدرجہرکھتےہونگےتاکہوہانکےذریعےاسمومنکی آنکھیںٹھنڈیکرے۔"

اسروایتکومحدثشیخسلاماللہدہلوینےکمالینمینبیانکیاہے۔

شکرالحمداللہ! جوکچھمیننے چاہاتھاخداوندکریمنے مجھے عطاکیا۔)بدانرابہنیکانن ۔ب ج۔ ٌشد

کریم)"بدعمللوگونکواللہکریمنیکلوگونکے سببخشدیتاہے"کے اصولکیبنیادپرراہ

سلوکوطریقتمینگمہوکراپنے سلفصالحیناوربزرگاندینکے نقوشکیتلاشمینسر

گردانہینکہجوشریعتمحمدیکے جھنڈےکے حاملاوردینحضرتسیدالمرسلین ﷺ کے

حامیاورپاسبانتھے۔یہوہعظیمہستیانتھینجنہوں نے قوانیناسلامکے اجراءاورشرعی

احکاماتکیپاسداریمیناتنیزبردستکوششکیکہاسسلسلے میناپنیجانتککیبازیلگادی۔

سر در قدم یار فدا شد چہ بجا شد
این بارِگراں بود ادا شد، چہ بجا شد
از خون دلم گشت حنا بر سر انگشت
خون دلم انگشت نما شد چہ بجا شد

فل اله د ارهم و عليه أجرهم!کتابکامواد سمیٹناشروعکیا۔اسطرحبکھرے

ہوئےصفحاتاورمنتشرنقولمینسے اپنے بزرگونکیسرزمینسندھپرابتدائیآمدسے لےکر

شجر ۂنسبکے ساتھسوانححیاتمسلسل،اسکتابمینہیں۔)ہرایکبزرگکے کارنامے

اورتاریخحیاتوغیرہدرجکرکے انکوایکجگہجمعکیا)تاکہاہلکمالکوبزرگونکاتذکرہ

پڑھنے سے بہترین انداز میں وقت گزارنے کا موقع فراہم ہو اور اس قول" ۮعنْ ُد ۮذ ْک ر

ال صالۮ ۮح ْي ُن ُت ُتنَ ز ل ُر ْح ُم ة ُر ب ا ْل ُعا ُل ۮم ْي ُن"کے مطابقبیبانبرکتونکانزولاورنیکیوں

کے حصولکاباعثبنے اورنیکعملکرنے والونکے کارنامونکے تبصرےکے ذریعے قوت

عملمیناضافہہوسکے۔اسموادکوسمیٹنے میناستفادہاپنے والدگرامیولی غمیحضرتمخدوم ٰن

محمدLقل)رابع)علیہالرحمةوالغفرانکیلکھیہوئیکتابفیضنصابتاریخ"آئینہجہاننما"سے

کیاہےاوراسرسالےکانام" ُف ْو ز ا ْل ْخ ُل ۮف مۮ ْن ُفي ۮض ا ْل ْس ُلف"المعروف"تذکرہ

مخادیمکھوڑا"رکھاہے۔

جیساکہاسملکمیناآجکلفارسیزبانکاروا جنہینرہا۔مشرقیعلماورفنکےخوب صورتسبزہزارکوپہیلاکرمختلفجگہونپرذلتوخواریکیخاکملدیگئیہے۔مگرایسی صورت حال کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے زمانہ ابھی بھی بالکل خالی نہیں ہوا ہے۔تاحال ک ,ہ ینک ,ہی ن اہل علم،مشتاقانِدولِتلازوالضرورموجودہینجوکہ اس نسخے کی حقیقتاوررروحانیاہمیتکوجانتےہوئےاسسرمایہ ٔبےمثالکیقدرکرکےاسےاپنےدلمیں جگہدینگے۔

کسی بدیدہ[۲] انکار گر نگاہ کند
نشان صورت یوسف دہد بہ ناخوابی
وگر چشمِ ارادت نظر کند در دیو
فرشتہ اش بناید بحسن محبوبی

نیازکیشوخیراندیش

مخدوماللہبخشLصّہاشمی

شجرۂ نسب

1) حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ (عمِ رسول ﷺ)

2) حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

3) حضرت علی رضی اللہ عنہ

4) حضرت محمد رضی اللہ عنہ

5) حضرت عبداللہؒ

6) حضرت محمدؒ

7) حضرت معرفؒ

8) حضرت اسحاقؒ

9) حضرت سیدنا محمد ابراہیمؒ (شہید از دستِ سارقان) 10) حضرت عبداللہ (وفات 392ھ)

11) حضرت جمال الدین محمدؒ (وفات 460ھ) 12) حضرت عبیداللہؒ (وفات 507ھ)

13) حضرت سیدنا یحییٰؒ (وفات 668ھ)

14) مخدوم محمدؒ (وفات 757ھ)

15) مخدوم احمدؒ (وفات 870ھ)

16) مخدوم اسداللہؒ (مدفن پنی) (وفات 966ھ)

17) مخدوم جمال الدینؒ (وفات 1027ھ) 18) مخدوم یحییٰؒ (وفات 1041ھ)

19) مخدوم عبدالخالقؒ (وفات 1062ھ)

20) مخدوم محمد عاقلؒ (وفات 1092ھ)

)21)مخدوم مّحمد)وفات1122ھ))22)مخدوم عبدالرحمن شہید)وفات1145ھ)

)23)مخدوم محمدیؒ)وفات1171ھ)

)24)مخدوم احمدیؒ)مخدوم محمدیؒ کے برادرِ عزیز))وفات1203ھ)

)25)مخدوم محمد Lقّل)وفات1232ھ)

)26)مخدوم عبدالخالّق)وفات1268ھ)

)27)مخدوم محمد Lقل عرف مخدوم پیر مّحمد)وفات1293ھ)

)28)مخدوم عبدالخالق عرف مخدوم دین مّحمد)وفات1326ھ)

)29)مخدوم محمد Lقل عرف مخدوم نیک مّحمد)وفات1337ھ)

)30)مخدوم عبدالخالق)چہارم)عرف مخدوم شفیع مّحمد)وفات1973ء)

)31)مخدوم محمد Lقل)ششم)عرف مخدوم نیک مّحمد)وفات1993ء)

)32)مخدوم ندیم احمد ہاشمی عرف مخدوم ضیاء الدین محمد)دوم))زید مجدۂ)

حضرت سیدنا محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ) فداہ أبی و امی) کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم ؓ کی اولاد اطہار میں سے تھے۔ یہ صاحب صحیح النسب ہاشمی Lلم باعمل حال و قال کے صاحبِ شریعت حضرت سیدالمرسلین سرورِ کائنات **علیه افضل الصلٰوت وأکمل التسلیمات** کے صراطِ مستقیم کے حقیقی تابعدار'' ا ل ذ ي ن أ ن ع م ت ع ل ي هم'' کی راہ کے راہی بزرگ تھے۔

حضرتسیدنامحمدابراہیمرحمۃاللہعلیہکیسندھآمد

سیدناابراہیمبناسحاقبنمعرفبنمحمدبنعبداللہالشفاح)پہلےعباسیخلیفہ)بنمحمدبن علی سجاد بن عبداللہ بن عباس)عمّ النبی ﷺ)عباسی خلیفہالمتوکل علی اللہ بن معتصم باللہ)المشہورباسممحمدابراہیمالمومن،برادرخوردالمامونالرشیدبنہارونالرشید)کےدورخلافت)228ھ)میںدیناسلاماورشریعتمحمدی ﷺ کیتبلیغکیخاطرحضورنبیاکرم،سیدلم)فداہابیوامی)کےاذنِمبارککےمطابقاحکامِدینمتینوشرعمبینکےاجراءاورعلوم منقولتفسیر،حدیث،فقہاورقواعِدصرفونحووغیرہکیتعلیموتدریسکیغرضوغایتسے سندھمینتشریففرماہوئےاورباباالإسلامسندھمیناآکردینیعلومکیآبیاریکی۔اسسے پہلےاہالیانِسندھاسلامیدینیعلومسےبالکلبےبہرہاوررکورےتھے۔سیدناابراہیمرحمۃاللہ علیہنےسندھمینموجودہشہرحیدرآبادجسکاقدیمینامنیرونکوٹتھا،کےپہاڑیعلاقےکے ایکگاؤں"کلور"میناآکرسکونتاختیارکیااوروہانکےرہائشپذیرلوگونکودرسونصیحت کےذریعےدیناورشریعتمحمدیعلیصاحب .ھا الصلوۃوالسلام کیتعلیمدیناشروعکیااورشرعی احکاماتجاریکرناشروعکیےاوراسیمینمشغولرہے۔پھروہانکےعوام میں''شیخسیدکلور والے''مشہورہوگئے۔انبزرگکےگیارہفرزندپیداہوئےجنمینسےچاربڑے؛عبداللہ، عبیداللہ،اورسیفاللہمشہورلمفاضلبنے۔دیگرکےنامبھیکِتبتاریخمیندرجہیں۔

حضرتسیدنامحمدابراہیمرحمۃاللہ علیہکیشہادت

سیدنا محمد ابراہیمرحمۃاللہ علیہنےاسی جگہپرپہاڑیعلاقےمینچورونڈاکوؤنکے ہاتھوں318ھمینجامِشہادتنوشفرمایا۔ انکیشہادتکےبعدشریعتکیدستار اور اپنے والدبزرگوارکاخرقہانکےبڑےفرزندارجمندسیدناعبداللہنےاوڑھلیا۔سیدناعبداللہکےپیدا ہوتےہیبزرگیکےآثارنمودارتھے۔انکیپرورشزہدوتقوٰیاورعبادتوریاضتوالے ماحول میں ہوئی اور نسبی پاکیزگی،ذاتی عصمت، پاک دامنی ان کیشخصیتکے انتہائی پاکیزہ

اوصافاورشائستہاعمالبنکرابھرے۔آپکے"نفسمطمیئ ٔہ"نے)إرجعي إلٰى ربك(
کیندائےغیبسنکر392ھ)اثنین و تسعین و ثلث مائة)مینآمینکہیاورر اب العالمین أرحم ال
اراحمینکےجوارِرحمتمینجگہپائی۔

حضرتسیدناجمالالدیّنبنسیدنامحمدابراہیمرحمۃاللہ علیہ

انکےبعدانکےفرزندارجمندسیدناجمالالدیننےمسندرشدوہدایتسنبھالی۔یہ
شخصیتبھیکمالِذوقوحالاورصریحکشفوکرامتکیمالکتھی۔راہِسلوکمینسخت
ریاضاتکرتےرہے۔طالبعلمیکےابتدائیدورمینہیتوفیقالٰہ،یکےقائدانہینکشانکشاں
حالکیمنزلکیطرفلےگئےاورریاضتومجاہدہاورکشفوکراماتکیراہدکھائیاورمنزل
صدقوصفاپرگامزنکیا۔یہانتککےقلبیجمالوجلالوالیکیفیتپرغلبہحاصلکیا۔انہوں
نےسن460ھمینسفرآخرتاختیارکیا۔

حضرتسیدناعبیداللہبنجمالالدینمحمدرحمۃاللہ علیہ

بعدازینانکےفرزندرشیدحضرتعبیداللہبنجمالالدینمحمداسسلسلہ ٔرشدوہدایت
کےگدینشیننبنے۔یہبزرگبھیظاہریوباطنیعلومکےLلم،Lرفِکامل،نہایتLبدوزاہد
اورمتقی،صاحبقِالوحالاورمقاماتLلیہکےمالکتھے۔انکیکرامت،ولایتاورعظمت مسلمہ ہے۔ اکثر درس
ووتدریسکےشغل میں مصروف رہتے تھے۔ آخری عمر میں سخت
ریاضتینکیں۔اپنےآبائیمقامپر507ھمینیرونکوٹکےمضافاتمینداعیاجلکولبیک کہہکرجوارِرحمتمینجگہپائی۔

حضرتسیدناٰیحیینعبیداللہبنجمالالدینمحمدرحمۃاللہ علیہ

انکےوصالکےبعدانکےفرزندحضرتٰیحیینعبیداللہبنجمالالدین محمدنے
خرقہ ٔخلافتاوڑھلیااورعلموحکمتاوررشدوہدایتکےمسندپرتشریففرماہوئے۔یہبزرگ

بھی اپنے بزرگوں کی طرح کمال زہد و تقویٰ کے مالک، صاحب کرامات اور بلند مقامات پر فائز ذو قحال کے برگزیدہ شخص تھے۔ اس خطے کے لوگ آپ کی ولایت اور کرامت کے قائل تھے۔ بالآخر علم و فضل کی تقسیم کر کے آپ سرکار کی زندگی کا سورج 668ھ میں غروب ہو گیا۔

حضرت سیدنا محمد بن یحییٰ بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کے وصال کے بعد فرزند ارجمند بزرگوار قبلہ محمد بن یحییٰ بن عبید اللہ مسند شریعت کے تخت نشین بنے۔ یہ بزرگ بڑے عالم فاضل تھے اور وقت کے فقیہ بن کر اُبھرے۔ صاحب کمالات، تفرید و تجرید کے مالک اور عظمت والے بزرگ تھے۔ آپ کے علم اور فضل کے دریا سے کئی پیاسے سیراب ہوئے اور آپ کی محبت کے فیض سے کئی ارادتمند کامل عارف بزرگ بنے۔ آپ کا وصال مبارک 757ھ میں ہوا اور آپ نے اس جہان فانی سے دار البقا کی راہ اختیار کی۔

حضرت سیدنا احمد بن محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے بعد آپ کے فرزند دلبند حضرت احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ ایک بلند پایہ عالم، فاضل، فقیہ، مفسر اور محدث کے طور پر جانے جاتے تھے۔ اپنا اکثر وقت علم تفسیر، علم حدیث اور فقہ کی تعلیم و تدریس اور زہد و عبادت میں صرف کیا کرتے تھے۔ اسی سلسلے میں ٹھٹھہ کے شہروں، گوٹھوں اور دیہات کے درمیان سیر و سفر کیا کرتے تھے۔ بالآخر انہوں نے ٹھٹھہ شہر میں اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر دی۔

مخدوم الملک مخدوم اسد اللہ معز الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے بعد ولی عہد آپ کے فرزند رشید حضرت مخدوم الملک "معز الدین" اسد اللہ بن احمد بن محمد بن یحییٰ شریعت مصطفی ﷺ کی مسند معلیٰ کی متولی بنے یہ شخصیت بھی معتبر عالم اور شرعی احکام کے اجراء میں اسم با مسمیٰ تھی۔ لفظ اسد کا معنیٰ "شیر" ہے، اسی لئے شریعت کے

Lملے مینشیرنر،ببرشیرہواکرتےتھے۔نہایتLبد،زاہداورصاحبکشفوکرامتبزرگ
مانےجاتےتھے۔زہدوتقوٰیکیراہکےکئیراہیاوررشدوہدایتکےہزارونطالبانِحقآپؒ
کے ارادات مند ہوئے۔عِلم حدیث میں آپؒ کو خاص مہارت حاصل تھی۔نہایت درجہ
"مستجابالدعوات"بزرگتھے۔آپکیدLاوربددLتیربہہدفثابتہوتیتھی۔آپؒکی مسندنشینی کے ایام میں مغل شہنشاہ
محمدنصیرالدین ہمایوں،شیرشاہ سوریسے شکست کھاکر
سندھمینداخلہوئے،جہاندواڑØئیسالکاعرصہگزارنےکےبعدایرانکیطرفروانہ
ہوگئے۔سندھمیناندنونشاہبیگارغوناورمرزامحمودبکھریکیحکومتتھی۔

شہنشاہہمایونکیطرفسےمخدومالؒملککالقب

شہنشاہہمایونسےہمارےجدامجدحضرتمخدوماسداللہبناحمدبنمحمدبنٰیحییکیعمر
کوٹمینملاقاتہوئیتھیاورحضرتمخدوماسداللہکیدLسےہمایونش ,ہیشاہنےاپنیکھوئی ڈ
ہوئیسلطنتحاصلکیتھی۔حضرتمخدوماسداللہکالقب"معزالدین"بھیتھا۔اسیلئےپورا
نام مخدوم اسداللہ ا بن احمد المعروف بہ معزالدین تھا۔ مخدوم الملک ابن احمد

اسداللہ،معزالدیننےٹھیہشہرمینہیمستقلسکونتاختیارکیااوروہینقرآنیتعلیماتاور
شرعیاحکاماتجاریکرنےمینمشغولرہے۔963ھمیندہلیکےشہنشاہہمایونسیڑھیوں
سےگرکرزخمیہونےکےسببوفاتپاگئے۔انکےفرزندنوجوانجلالالدینمحمداکبرمغل
14سالکیعمرمینتِختسلطنتپررونقافروزہوئے۔ مغلشہنشاہونمینانکادورانتہائی
مضبوط،مستحکماورپائیداررہا۔شہنشاہاکبرملکیانتظاماوراستحکامکےلحاظسےتماممغلشہنشاہوں
سےآگےنکلگئےتھے،حالانکہوہخودبالکلانپڑھاوربےعلمتھے،مگرLلمفاضللوگونکے
لئےنہایتاحترامرکھتےتھے۔اہلعلموفضلکوہمیشہدوسترکھتےتھےاورانکیبےحدقدرکیا
کرتےتھے۔ابتدائیدنونمینشہنشاہاکبرنےامیرالامراءبیرمخانکیرہنمائیمینشرعیامور کے
اجراءمیننہایترغبتدکھائیاورپوریسلطنتمینحکمجاریکیاکہاہلعلموفضلکی

عزتوتوقیرمینکسیقسمکیبھیکوئیکمینہکیجائے۔یہاورباتہےکہآگےچلکرانکے
خیالاتمینانکےہندورشتےدارونکےزیراثرکافیتبدیلیآگئیتھیانکےرائجکردہ"دینِ
الٰہی"کیعلمائےوقتنےزبردستمخالفتکی،جنمینحضرتمجددالفثانیاحمدسرہندی رحمۃاللہ
علیہجیسےبڑےبزرگLلمفاضلپیشپیشرہے۔بالآخراکبرکایہگمراہکنتصوردین اپنیموتآپمرگیا۔

اکبراعظمکےدورمینسیدنامخدومآلملککیسعیتبلیغدین

مغلشہنشاہجلالالدینمحمداکبرکےدورحکومتمینامیرالامراءعبدالرحیمخانخانان
ولدبیرمخانخاناننےسندھپرچڑØئیکرکےمرزاجانبیگترخانسےسندھکومکملطورپرفتح
کرکے اسے مغلیہسلطنتکاایکحصہبنادیااورپورےہندوستانپرسندھکےساتھشہنشاہاکبر کیحکومتقائم ہوگئی۔ حضرت
مخدوماسداللہبھی اپنے اسلافکے دستورکے مطابقامر
بالمعروفاورنہیعنالمنکرکےبارےمینہمیشہکوششکرتےرہتےتھےاورکفروبدعتکوجڑ
سےاکھاڑنےمینہروقتمصروفعملرہاکرتےتھے۔بالآخرانکییہکوششمربارہوئیاور
کتنےہیبےدینکافرونکوراہہدایتپرلےآئےجوکہدینکےدائرےمینداخلہونےلگے،
جسپرسندھکےکافروننےآپسمینملکرشہنشاہاکبرکیطرفایکفریادنامہتیارکرکے
بھیجاجسمینلکھاکہسندھمینایکاسدنامکاڈاکوپیداہواہےجوزورزبردستیسےاورجادوکے
ذریعےہمارےسادہلوحلوگونکودینودھرمسےبےراہکرکےلوٹرہاہے۔آخرکافرونکے
قاصد،شہنشاہہندوستاناکبراعظمکیطرفاپنےعریضہکےساتھامراءووزراءِسلطنتکے
لیےبطورنذرانہبڑیبڑیرقمیناورقیمتیتحائفلےکردہلیپہنچےتاکہپہاربابِاختیارشہنشاہِ
ہندوستانکےپاسانکےسفارشیبنکرمخدوماسداللہکوکسیطرحسےشاہیدبدبےمینلاکر ان کی حفاظت کریں اور
مخدومصاحبکو دینی تبلیغ سے روکیں، مگر شہنشاہ اکبرنےجب
درخواستمینمخدومصاحبکانام"اسد"پڑØاورانکےخلافشکایتسنیکہوہایکطرح

کاخطرناک ڈاکو ہے جو لوگوں کو دین و دھرم سے گمراہ بھی کر رہا ہے!!! بھلا ایک ڈاکو کا دین کی تبلیغ سے کیا واسطہ!! دین کا مبلغ بھلا ڈاکو کیسے ہو سکتا ہے؟ مخدوم محترم قوت علمی تو بہتر رکھتے تھے مگر دولت دنیا کی بیالکل کمی تھی، جو ان کو شہنشاہ ہندوستان کر سائی کا ذریعہ بن سکے۔ جیسا کہ اکثر ہر دور میں اہل علم و فضل کا حال رہا ہے، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اس شعر کے مصداق:

رضینا قسمة الجبار فینا

لنا علم و للجہال مال

''ہم راضی ہیں اس تقسیم پر جو اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمارے حق میں کی ہے،
رب کریم کا شکر ہے کہ ہمیں علم سے نوازا اور جاہلوں کو مال و دولت دیا''

بہرحال مخدوم صاحب محترم نے ہندوؤں کی فریاد کا حوالہ سن کر خواہ اپنی طرف سے جیسے تیسے کر کے بادشاہ سلامت کی خدمت میں شرعی امور کو جاری کرنے کے متعلق احکام قرآنی اور احادیث نبوی پر مشتمل ایک وضاحتی عریضہ اپنے خصوصی قاصد کے ساتھ ارسال کیا۔ چونکہ مخدوم صاحب کا قاصد بھی غریب اور مفلوک الحال تھا اور اس کی پہنچ امراء و وزراء تک نہ تھی۔ لہٰذا بادشاہ سلامت تک مخدوم صاحب کا عریضہ پہنچانے کی کوئی بھی راہ ہموار نہیں ہو سکی۔ آخر اس بارے میں کسی دیندار بزرگ نے مشورہ دیا کہ دوسرے دن بادشاہ سلامت اپنے خاص مصاحبوں کے ساتھ دریا کی سیر کرنے جا رہا ہے اور پھر یہ عریضہ کسی بانس جیسی خول دار لکڑی میں محفوظ کر کے خود دریا میں جاکر کسی طرح بادشاہ سلامت تک پہنچایا جائے۔
بہرحال قصہ مختصر مخدوم صاحب کا قاصد استر کیبسے بڑی تکلیف جھیلنے کے بعد مخدوم صاحب کا ارسال کردہ عریضہ بڑی کوششوں سے بادشاہ سلامت تک پہنچانے میں کامیاب
ہو گیا۔ چنانچہ بادشاہ سلامت نے مخدوم صاحب کے قاصد کی اچھی خاصی پذیرائی کی اور پریشان

حالپیر افسوسکر کے اسے اپنے پاسعز تو الے مقامپر بٹھایا.مخدو مصاحبکے عریضہنے
بادشاہسلامتکے دلپر گہرے اثر اتچھوڑ ے. انہوننے خوش ہو کر فر مایا: الحمدللہکہ
ہماریحکو متمینشر عشریفکے جاریہونے مینربکریمکیر حمتسےپور اپور ا اہتمام
ہو رہاہے. عینممکنہے کہبادشاہسلامتکو مخدو مصاحبکے ہمایونبادشاہ)پدربزر گوار
اکبربادشاہ)سے ذاتیتعلقاتکاعلمہو چکاہو.

الغر ضبادشاہسلامتکیطر فسے سارے ملکمیں Lلمو ناور حاکمو نکو حکمنامہ
جاریکیاگیاکہشر عیاحکامکے جاریکر نے میںآئندہکو ئیبھیپیشر فتنہکیجائے اور
مخدو مصاحبمعظمکے لئے علیحدہحکمنامہجاریکیاگیاجسکے مطابقخصو صیاعز از و اکرام
کے لئے خاصتاکیدکیگئیاور سند ھمیںانہیں"قاضیالقضاہ"یعنی cheif justice کاعہدہ
عطاکر کے شاہیانعاماتو اعز از اتسے نو از اگیااور پھر مخدو مصاحبکو سند ھکادور ہکر نے کا پر و انہعطاکر کے انہیں
مختلفموز و نجگہونپر ما تحت قاضی مقرر کرنے کا اختیار دیا تاکہ
سارے سند ھمیںاحکامِ شر یعتحقیقی طور جاریو ساریرہیں.مخدو مصاحب شاہی پر و انہ
پہنچتے ہیخداو ندکریمکاشکر بجالائے اور شر عشریفکے جاریکر نے کے کاممیںزور وشور سے
مشغولہو گئے.ہر شہر اور ہر گاؤ نمیںماتحت Lلمفاضلدینیعلمسکھانے اور امور شر عیبجا
لانے کے مقصدسے مقرر کئے اور اسفر ضمنصبیکیرہنمائیکے لئے سند ھکادور ہکرتے ہوئے سکھر کیطر فر و انہہوئے.

مخدو مالؒملککاو صالمبارک

سکھر کے دورے کے دور انایکدنوہ' پ پنی'نامیگاؤنپہنچے)جوکہاندنو نمیںاچھا خاصا بھرا ہوا گاؤں تھا
اور موجودہ شہر"کھوڑا")تحصیل گمبٹ)کے قریب واقع ہے یہ گاؤنیپپ
پڑیآجتکموجودہے وہاںپر کچھعر صہقیامکیااور وہاںایکمسجدتعمیر کروائی.شاید
اسجگہکو مرکزیمقامجانکر وہینہمیشہکے لیے رہائشاختیار کرنے کافیصلہکیاہو. انکے

بعد انکی اولادنےبھی وہی قیام اختیار کیا. بہرصورتمخدوممعز الدین اسداللہ"قاضی القضاۃمِلکسندھ"کااسیجگہپپیریگاؤنمی نسن966ھمینوصالہوا.اورروحاقدسکا
پرندہ)ملک)بقاکیطرفپروازکرگیا.

مخدومجمالالّدینرحمۃاللہ علیہ

مخدوماسداللہکےجہانفانیسےکوچکرنےکےبعدانکےفرزندمخدومجمالالدین نےمخدوماسداللہکیجگہمِسندشریعتسنبھالی.یہشخصیتبھیاپنےاسلافکےنقشقدمپر
چلتےہوئےنہایتLبد،زاہد،Lرفکاملبزرگہوگزریہے.جاد ٔہشریعتوطریقتکےصحیح
سالک،درویشاورکمالذوقوشوقکےمالکاورولیاللہشخصتھے.ساریزندگیاستقامت سے احکام شریعت کی پابندی
کر وانے میں کوشاں رہے اورساتھ ساتھ دینی علوم کی درس
وتدریسمینمصروفرہے.سن1027ھمیناسجہانفانیسےکوچفرماکرراہیملکعدم
ہوئے.آپکیتاریخوفاتتاریخمیناسطرحدرجہے.

جمال ز دین حق ترا کافی است
بہ پیش حضور نبی شافی است خرد
سال آن شیخ عالم تقی
بگفتار شیخ زمن ہادی است

مخدومٰیحیبنجمالالدیّنرحمۃاللہ علیہ

مخدومجمالالدینکیرحلتکےبعدانکےفرزندارجمندمخدومٰیحیبنجمالالدین مِسندنشینشریعتمحمدیعلی صاحبہا ال اصلٰوۃ وال اسلمبنے.آپکاشماربھیاپنےدورکےبلندپایہ علماء و فضلاء اورعظیم المرتبت فقراء میں ہوتا ہے.انتہائی سادہ اور درویشانہ زندگی گزارتے تھے. نہایت پاک باز، Lبد و زاہد، متقی اور نہایت پرہیز گار بزرگ تھے.اپنے ہاتھونسے کاشتکاریکرکےگزارہکیاکرتےتھے.کھیتیباڑیوالیزمینمشہورولیاللہحضرتشاہجاڑیّلکے
مزارکےقریبمغربکیطرفواقعگوٹھمدیجیمینتھی.آپکانامنامی"ٰیحی"اورلقب

"بدر الدین" تھا۔ آج تک ان کا مقبرہ پیر آہیو کے عوامی نام سے مشہور ہے۔ فارسی زبان میں آپ کی تصانیف (1) اساس المصلیٰ (2) رسالہ توحید در مسائل، فرائض و واجبات نماز بے حد مشہور و مقبول ہیں۔ 1041ھ میں آپ گوٹھ پنیمی میں خانقاہ پر تحقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار اقدس گوٹھ ...... جیمی میں پیر نظام الدین کے نام سے مشہور ہے۔ تاریخی قطعہ تاریخ وفات اس طرح محفوظ ہے:

جن ا زنده دل شیخ مع لی
ب کہ بدر الدین نامیش یح ای
چوں تاریخ وصال او بجستم
خرد گفتا کہ فاضل علم اعلیٰ

مخدوم عبدالخالق (اول) بن مخدوم یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم یحییٰ بن جمال الدین کے فرزند ارجمند مخدوم عبدالخالق بن مخدوم یحییٰ بن مخدوم جمال الدین بن مخدوم الملک حضرت اسد اللہ اپنے والد گرامی کے بعد شریف کے گدی نشین ہوئے۔ آپ بھی اپنے وقت کے عالم و فاضل اور متقی بزرگ تھے۔ علوم ظاہری و باطنی میں آپ کو پوری دسترس حاصل تھی۔ خان بہادر محمد ایوب کھوڑو کے بزرگ (کھوڑا قوم کے سردار) اس بزرگ کے مریدی کے تعلق سے منسلک تھے۔ یہی مرید مخادیم کو پنیی گوٹھ سے ہجرت کروا کر اپنے قوم کی بستی "گوٹھ کھوڑا" لے کر آئے اور وہیں پر انہیں حویلی بنانے کے لئے زمین فراہم کی یہاں آج تک مخادیم کی وہ حویلی قائم و دائم ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ کھوڑا قوم کی قائم کردہ بستی آج اچھے خاصے شہر کی شکل اختیار کر چکی ہے اور اس پرانے نام سے آج تک مشہور ہے۔ حالانکہ اس بستی میں کھوڑا قوم کا ایک فرد بھی موجود نہیں۔ وہ سب کے سب مختلف دیہاتوں اطراف کی جانب چلے گئے ہیں۔ کھوڑا سردار، دریا پار کر کے لاڑکانہ جا بسے ہیں۔ وہاں جو بستی قائم کی اس کا نام اپنے مرشد کریم محمد قل کے نام پر "قل

گوٹھ'' رکھا۔مخدوم عبدالخالق (اول)کھوڑا شریف میں 1062ھ میں جہان فانی سے کوچ کر گئے۔انکا مزار مخادیم کے مشہور مقبرے کے باہر ایک الگ صفّہ میں موجود اور مشہور زیارتگاہ خاص و عام ہے۔انکی تاریخ وفات سے متعلق قطعہ اس طرح موجود ہے۔

از بروج فیض علم وعمل
عبدالخالق مہی ۱۰٦۲ بود روشن
عبد خالق مجیب روز ازل زاں
سبب کرد در جناں مسکن

سیدنا مخدوم محمد عاقل (اول) رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم عبدالخالق بن مخدوم یحییٰ کے وصال کے بعد مسند دین متین پر انکے فرزند ارجمند حضرت مخدوم محمد عاقل (اول) ولد مخدوم عبدالخالق قریشی، ہاشمی، مطلبی جلوہ افروز ہوئے۔یہ بزرگ علم و فضل، زہد و عبادت اور رشد و ہدایت کے لحاظ سے ہمہ صفت موصوف شخصیت تھے۔ہمیشہ ذکر و فکر میں زندگی بسر کرتے تھے۔مستقل رہائش اپنے آبائی گاؤں کھوڑا میں تھی۔نہایت پاکباز اور صاحب تقوٰی بزرگ تھے۔

مخدوم سرکار پر آقائے دوجہاں ﷺ کی خصوصی عنایت

اس عظیم شخصیت کا واقعہ یہ ہے کہ شب قدر جیسی نورانی رات میں سرکار پر حضور پر نور، آقائے دوجہاں سرور کونین حضرت محمد مصطفی ﷺ کا خصوصی کرم ہوا۔آپ ﷺ نے حضرات چاریار کبار، حضرات ائمہ اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین، جماعت اولیاء اللہ، خصوصی طور پر غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی، والی خطہ سندھ حضرت قلندر سہوانی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہمراہ مخادیم کے نام پر ... اپنی نورانی خیمہ مبارک نصب کیا اور ... پر ... نے سندھ کی سرزمین کو اپنی تشریف آوری کا شرف بخشا اور وہ سرزمین حضور انور سید عالم ﷺ کے قدم مبارک سے منور اور مشرف ہوئی۔وہاں پہنچ کر آپ

نے حکمفرمایاکہمخدوممحمد لقلہاشمیکو حاضر کیاجائے۔یہنبو یامرسیدناصدیقاکبر نے سیدناعلیشیرخداکرماللہ وجہہالعزیزتکپہنچایا شاہمرداں،شیرِیزدانسیدناعلیالمرتضیٰ کرماللہ وجہہنے یہحکمنامہحضرتغوثِاعظمکو دیاانہوںنے یہیحکمنامہحضرتقطب لم حضرت لعل شہباز قلندر)والی ءِخطہءِ سندھ) قدس اللہ سرہ العزیز کو دیا، حکم سنتے ہی حضرت قطب لم لعل شہباز قلندر سہوانی گھوڑےپر سوار ہوکر)حاکمانہشانسے)مخدوم محمد لقلہاشمیکیمسجدکے دروازےپر آئے،کیونکہمخدومصاحباسوقتاپنیآبائیمسجد میںتشریففرماتھے اور مراقبے میںبیٹھے ہوئے تھے۔آواز پر مخدوممحمد لقلباہر نکلآئے۔ کیادیکھتے ہیںکہلاللباسمیںملبوسایکنورانیبزرگگھوڑےپر سوار ہیں۔مخدومصاحب نے ایکدمآگے بڑھکر دستبوسیکیاور آپکیآمدکاسببپوچھا۔حضرتلعلشہبازقلندرؒ نے مخدوممحمد لقلکوساریکیفیتسے آگاہکیا۔مخدوممحمد لقلنے فیالفورسرور دو لم حضورنبیاکرم کیخدمتاقدسمیںفوریطورپہنچنے کےلیے حضرتلعلشہبازقلندرؒکے گھوڑےکے آگے دوڑلگائیاورحضوراکرم کے خیمہءاطہرکے دروازےپرحاضرہوگئے۔ حضرتلعلشہبازقلندرؒنے حضورانور کے دربارِ ہاقدسپرحضرتمخدوممحمد لقلکیآمد کیخبردیاورآپ کیخدمتاقدسمیںحاضرہونے کیاجازتطلبکی۔آخرحضورپرنور کے فرمان پر مخدوم محمد لقل کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کیاگیا۔ مخدوم محمد لقل انتہائی لجزیکے لم میں دستہ بستہ حضورپر نور کیخدمت اقدسمیں حاضر ہوئے۔اسکیفیتکااظہارالفاظمیںممکننہیں۔حضوراکرم نے مخدوممحمد لقلکوقریب بٹھاکربطورخاصلطفوکرمسے نوازا۔

مخدومالمخادیمکالقباوردستاربندی

اسموقعپرحضورانور نے آپکو "مخدومالمخادیم"کے لقبسے نوازا،"رئیس العلماء"کاخطاببخشااوردینکیدستاربھیعطافرمائی۔حضوراکرم نے دستاربندیفرمانے

کے بعد سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ العزیز کیطرف سے، بعدازاں حضرت غوث الثقلین پیران پیر میرانمحی الدینعبدالقادر جیلانیبغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیطرف سے اور آخر مینحضرت سید عثمان مروندیالمعروفحضرتلعلشہباز قلندر سہوانیؒ کیطرف سے باربار یدستاربندیکیرسم اداکروائیاورر Lیابرایاکےدرمیانشرعیفیصلےکرنےکےلیے اسخطے مینقاضیالقضاۃ مقرر کیا، اپنی رضامندی اورنظر عنایت کی ہمیشہ کے لیے خوش خبری سنائی، اپنی رفاقت ازلی اورہدایتسرمدیکییقیندہانیکراکے اپنے گلے سے لگایااوراپنے داغغلامیکیمہرسے نوازا۔

اسکےبعداسخاندانکالقب"مخدومالمخادیم"مشہور ہوگیا۔تعلقبطورغلامانِ رسول ﷺ ہمیشہکےلیےاستوارہوگیااورلقب"رئیسالعلماء"اسخاندانسےوابستہہوگیا۔انشاءاللہ رسولاللہ ﷺ کیغلامیکاطوقہمیشہہمیشہکےلیےاسخاندانکاہےاورتاقیامتباقیرہےگا۔

اسواقعہکےبعدحضرت"مخدومالمخادیم"محمد Lقلقریشیہاشمیمطلبیکیطرفسندھکےہر خاصوLمکیعقیدتاتنیبڑھگئیکہبڑےبڑےسلطانبھیانکاعزواکرامااپنےاوپرواجب سمجھنےلگے۔یہگھرانہآجبھیسندھمیںانتہائیمعززاورمکرمہے،الحمد للہوالمنۃ۔ مخدوم محمد Lقل کا وصال 1092ھ میں ہوا۔ ان کا مزار پر انوار شہر کھوڑا میں مخدوم خاندانکےمشہورقبرستانقبہسےمتصلصفہمیںبطورزیارتگاہموجودہے۔

<u>دستاربندیسےقبللعلشہبازقلندرؒ کےمزارپرحاضری</u>

حضرتمخدوممحمدLقلمرحوممغفورنےاپنیاولاداامجادکووصیتکیکہاسگھرانےکاجو فردبھیمسندشریعتپربیٹھےاسپرلازمہےکہچالیسدنونکےاندرحضرتلعلشہبازقلندر رحمۃاللہ علیہکےمزارمبارکپرحاضریدےاوروہاںپہنچکرمزارکےاحاطےمیںاپنیدستار فضیلتباندھے۔کیونکہیہدینیدستارسیدخیرالوریحضورپرنورآقائےدوجہاں ﷺ کیطرف سے حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں سے بندھوائی گئی۔چنانچہ ہمارے

بزرگوں کا یہ اصول چلا آرہا ہے کہ مسند نشین بزرگ چالیس دن کے اندر حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ
علیہ کے روضہ منورہ پر حاضری دے کر صاحب مزار کے پاس بیٹھ کر مراقبہ
کرتے ہیں اور دعا کر کے دستار کا کپڑا وہیں مزار اقدس پر رات کو رکھ دیتے ہیں۔ سحری کے وقت
جب مزار اقدس کا دروازہ کھلتا ہے، اس وقت جماعت کے ساتھ حمد و نعت اور ذکر کی محفل ہوتی
ہے اور کھلے ہوئی دستار بندھی ہوئی ہوتی ہے۔ پھر وہ عمامہ صاحب سجادہ کے سر پر رکھ کر پاکیزہ
ارواح کے واسطے سے راہ ہدایت پر استقامت کی دعا کرتے ہیں اور پھر وہاں حاضری دینے کے
بعد کاروبارِ شرعی اور مقدمات دینی پر عمل کرنا شروع کرتے ہیں۔ بعد میں حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ
علیہ کے روضہ اقدس پر تین دن والی حاضری کی شرط جو بڑے بزرگوں کی
طرف سے اپنے اسلاف پر عائد ہوئی تھی۔ حضرت مخدوم میاں محمد ابن مخدوم المخادیم حضرت عبدالرّحمن (شہید فی سبیل اللہ۔
) جو اپنی مسند نشینی کے وقت فقط دو سال کے معصوم بچے تھے۔
نے اسے دعا فرمایا تھا مگر پھر بھی یہ عمل جاری و ساری رہا۔ پھر مسند نشین بزرگ ایک سال کی
مدت گزرنے سے پہلے روضہ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا فریضہ ضرور
ادا کرے اور وہاں جا کر دستار بندی کی رسم ادا کرے۔

سیدنا مخدوم محمد دعا قلؒ کی حضرت لعل شہباز قلندرؒ سے دستار بندی

مخدوم محمد دعا قلؒ کی دستار بندی خود قلندر پاک نے کی۔ اس کتاب کا مصنف مسکین فقیر
محمد دعا قل ہے۔ خاندان مخدومانہ میں یہ مبارک نام چوتھی مرتبہ پڑا ہے۔ پہلے بزرگوں میں محمد
دعا قل نام کے تین بزرگ گذرے ہیں یہ فقیر شرع شریف کا سجادہ نشین ہے اور اس کتاب
"آ یگنْجینہ ءِجہاننما" کا محرر اور مصنف ہے۔ آپ اس کے متعلق عجیب و غریب کرامتیں دیکھ چکے ہیں۔ ہوا
یہ کہ اپنے والد ماجد بزرگوار حضرت مخدوم عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ جو کہ
اپنے زمانے کے یگانہ دعا لم، دعا رف باللہ بزرگ اور ظاہری و باطنی علوم سے واقف برگزیدہ شخص
تھے۔ ان کا لقب حضور پیر بادشاہ تھا کیونکہ وہ بزرگ حضور اقدس میں ہر وقت حاضری دینے والی

شخصیت کے مالک تھے۔ مجھ (جزپر) یعنی اس تحریر کے لکھنے والے مخدوم محمد قلر ابعولد عبدالخالق حضور یا بادشاہ پر) نہایت شفقت و عنایت فرماتے رہتے تھے، جس کے سبب مجھ جز کو علوم ظاہری اور باطنی سے فیضیاب کیا تھا اور اوپر مذکور بالا بزرگوں کی وصیت اچھی طرح ذہن نشین کروائی تھی۔ انکے انتقال کے آٹھ نو مہینے بعد دستور کے مطابق دستار بندی کے لیے روضہ منورہ حضرت لعل شہباز قلندر قدس سرہ العزیز کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم وہاں اپنے قلیل علمی سرمائے کے سبب اور کم فہمی عقل کا لحاظ کرتے ہوئے انتہائی کسر نفسی اور انکساری سے بالکل گمنامی والی حالت اپنے اوپر طاری کر کے گئے تھے اور دل میں پختہ یقین کیا تھا کہ اپنی ذات اور شخصیت کو کہیں پر بھی ذرا سا بھی ظاہر نہیں ہونے دینگے، جب تک خود لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ بذات خود اپنی طرف سے غلام نوازی کا ثبوت فراہم کر کے دستار بندی سے سرفراز نہیں کرینگے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ظاہرداری کی بنا پر درگاہ الٰہی کے معتقدین سے اپنے ارادے اور عمل سے دستار نہیں باندھینگے کیونکہ آخری زمانہ ہے، لوگ اس میں علماء و فضلاء سے کم عقیدت رکھتے ہیں، کہ بلکہ الٹا مطلب نکال کر حکایت بطریقہ شکایت کرتے پھریں یہ بات بے حد معیوب اور نامطلوب ہے۔

حضرت بلاول شہید رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کی حاضری اور صاحب مزار کی طرف سے مہمان نوازی

آخر وہاں جاتے ہوئے راستے میں سب سے پہلے مخدوم الزمان حضرت بلاول شہید رحمۃ اللہ علیہ جنکا شمار سندھ کے معروف بزرگ اولیاء اللہ میں ہوتا ہے، زیارت باسعادت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے اس بزرگ کے روضہء اشرف کا رخ کر لیا۔ ہم نے روضہ اقدس کی پس گردائی میں شہر سے کافی دور جنگل میں منزل رسائی کی۔ ہماری جماعت میں سے وڈیرہ محمد کھوڑہ نہایت خوش پوشاک، بہترین گھوڑوں کے مالک، باعزت و باوجاہت شخصیت کے حامل ایک نیک انسان تھے۔ انکو ہدایت کی کہ شہر سے تھوڑا آگے جاکر منزل انداز ہونا اور ہر

پوچھنے والے کوبتائینکہیہجماعتاورسواریوڈیرے محمدکھوڑوکیہے ،جواپنیقومکے ساتھ
بزرگانِدینکیزیارتکے لیے آئے ہیں۔ہماریخواہشتھیکہیہکسیبھیصورتیہانسے چلا جائے اورکچھوقت گزر
جانے کے بعدلوگونکیآمدورفتبھیکم ہوجائے تو بعد میں
حضرتبلاولشہیدفیسبیلاللہرحمۃاللہ علیہکے مزارمبارککیزیارتکریں۔ہمارے پاس
مخدومصاحبونکیحویلیکیطرفسے جنمینحضرتمخدومبلاولشہیدرحمۃاللہ علیہکی
اولاداطہارمینسے ایکپاکیبیبیصاحبہLرفہکاملہموجودتھی۔ایکخادمپیغاملے کرآیاکہ
بیبیفرماتیہینکہمخدومصاحبآخرکبتکاپنے آپکوچھپائینگے !!اولیاءاللہ رحمہم الل
ہرباتسے واقففرماتے ہیں۔آجکیراتہمینمخدومبلاولشہیدرحمۃاللہ علیہبذریعہ
کشفخبردے چکے ہیناورحکمفرمایاہے کہمخدوممحمدLقلکھوڑاشریفوالے ہماریزیارت
کے لیے ہمارے پاسآرہے ہیں۔آپ انہیں دعوتدےکر اپنے یہانٹھہرائیںاورپوری عزت و احترامکے ساتھ
انکیمہماننوازیکریںاورانکے حقمیں رب تعالیٰ سے دL
مانگیں۔مینبیبیصاحبہکیطرفسے عرضِ دعوت لے کرآیاہوں۔ مہربانیفرما کر ہماری
دعوت قبول فرما کر اس جنگل کی بجائے ہماری حویلی کے ساتھ بیٹھککے حجرے مینآرام فرمائیں۔

یہساراماجرہسنکراورپورانشاناورپتہجانکراسفقیرسے بے ساختہالحمدللہکیصدانکلی
اورکہاکہدعوتاسشرطپرقبولکرینگے کہجوبھیلنگرخانے مینبروقتموجودہوگاصرف
وہیحاضرکیاجائے گا۔ہمارےلئے کوئیخصوصیقسمکااہتمامنہینکیاجائے گا۔حضرتبیبی مدظ
لہاتکہماریہعرضاورپیغامپہنچایاجائے۔

جوابافرمایاگیاکہیہخیالِمحالدلمیننہرکھینجوبھینصیبمینہوگاانشاءاللہآپکی خدمتمینپیشکیاجائے گا۔
بہرحالحضرتمخدومصاحبرحمۃاللہ علیہنے حویلیکے ساتھبیٹھک)اوطاق(
حجرے مینقیامکیااوربجائے Lملنگرکے پرتکلفدعوتشاہانہسے

ہماریخاطر تواضعکیگئیجسمینمختلفقسمکے لذیذطعاممہیاکئے گئے۔بڑے اہتماماور شان وشوکتسے ہماریمہماننوازیکیگئیاور بڑیخوشاسلوبیکے ساتھمیزبانیکیگئی۔آخر کار روضہمبارککیزیارتکرکے اور فاتحہخوانیکرکے دروازے سے دLمانگکراجازتطلبکی اور منزلمقصود)سہونشریف)کیطرفروانہہوئے اور اسغیبیامداداور عزتافزائیپر ربتعالٰیکاشکربجالائے۔ ٰ ا ٗ ل ُ ح ُ م ِ دالل, ٰ ٗ وا ٗ ل ُ منۃ۔

آخر کار منزلیں طے کرتے کرتے سہون شریف پہنچے اور جناب مخدوم معظم محمد ولد مخدوممحمدLرفرحمۃاللہ علیہجوکہخودبھیاپنے بزرگونکے طریقپرظاہریوباطنی،صوری ومعنویعلومکے جامع،Lلمفاضلاور کاملبزرگتھے۔انکے کاشانہ ٔمبارکپرجاکرمنزل اندازہوئے۔راتکے وقتمخدوممحمدصاحب، یہمسکینراقمالحروفاور وڈیرہمحمدکھوڑہ تینونملکرحضرتلعلشہبازقلندررحمۃاللہ علیہکے روضہاقدسپرحاضرہوئے۔نمازتہجد اداکرنے کے بعد بائینطرف والی دیوارسے محراب شریف کے برابرمینروضہاقدسکی طرفچہرہکرکے مراقبے میںبیٹھگئے اور بزرگونوالیدستارمبارکہممینسے وڈیرے محمد کھوڑوکیجھولیمینرکھیہوئیتھی۔ارادہے ہیکیاتھاکہاگرحضرتمرشدسائیںنازخودمتوجہ ہوکرلائقسمجھکردستارپہنائینتوپھرہیباندھینگے۔ابھیتھوڑاہیوقتگزراتھاکہاچانک ایکبزرگجسکیداڑھیمبارکسفیدتھی،جنکوہمنے پہلے کبھینہیندیکھاتھااور نہہی بزرگکانامعلومتھا۔ہمتوخیرباہرسے تھے،خودحضرتمخدوممحمدبنمخدوممحمدLرفجو مقامیآدمیتھے انکوبھیاسبزرگکیکوئیجانپہچاننہینتھی۔وہبزرگروضہءاطہرمیں داخلہوئے سبسے پہلے انہوننے روضہءاطہرپرپھولونکیچادرچڑØئیاور بعدمینروضہ مبارککیجھاڑوصفائیکیبعدمینمراقبہکرکے حضرتکیروحپاککوختمبخشا۔کچھدیرگزر جانے کہبعدہمارے پاسآکرمسکینراقمالحروفکاہاتھپکڑکرفرمایا:اے میانمخدوممحمد Lقل!!!یہکہہکروڈیرے محمدکھوڑوکے بغلسے دستارمبارکنکالکرہمیناپنے ساتھلے کر

قبر مبارک کے پاس کھڑا کیا اور دستار مبارک قبر اطہر پر رکھ دیا اور اس کا آدھا حصہ کھول دیا۔ جو دستار مبارک بندھی ہوئی تھی وہ دستار مبارک مجھ مسکین کے سر پر باندھ کر فرمایا: "خداوند کریم کی رحمت سے "مبارک ہو آپ کو"۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کو ہماری دلی مراد کی خبر کیسے ہوئی!!! بتایا کہ ہمیں خود مرشد کریم حضرت قطب الامین نے روحانی طور مطلع فرمایا۔ پھر خود آنحضرت والا شان اپنی بے حد عنایات اور حمایت سے ہمیں مسلسل نوازتے رہے ہیں۔ الحمدللہ گزرے ہوئے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اشارات اور حکایات بطور یادگار چند باتیں اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے سلف صالحین کی وصیت اور نصیحت پر عمل پیرا رہیں۔ ہمیں اور ہماری خوش بخت اولاد کو بھی چاہیے کہ اپنے بزرگوں کی طرح شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر پورے استقلال اور ثابت قدمی جل جلالہ کی مدد سے مستحکم اور مستقیم رہیں۔

الغرض مخدوم محمد اول (قل) پاشمی مطلب یر حمۃ اللہ علیہ کی وفات 1092ھ میں ہوئی۔

اعظم و فاضل و عاقلِ زمانہ
شہ اہل کرم عاقل محمد
وصال شہ قطب افضل اہل دل گویند
بود پاکیزہ دم عاقل محمد

سلطان المشائخ مخدوم محمد بن مخدوم محمد قل رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم محمد اپنے والد بزرگوار کے بعد مِسند شریعت پر رونق افروز ہوئے۔ ان کا شمار اپنے دور کے جلیل القدر اہل علم و فضل میں ہوتا تھا ظاہری و باطنی اور صوری و معنوی علوم کی جامع شخصیت تھے۔ دین محمدی ﷺ کے مجدد اور شرعی قانون کو جاری کرنے والے، بدعات کا قلع قمع کرنے والے اور بہت ساری کرامات کے مالک تھے۔ قادریہ طریقے کے سلسلہ کے لیے ہمیں ان کی عجیب قسم کی کرامات حاصل تھی۔ خلق اللہ کے مقتدیٰ اور مرشدِ کامل تھے۔ ہزاروں کی تعداد

مینلوگونکوظاہریوباطنیعلمسے فیضیابکیا،اسقدرکہوفاتکے بعدبھیجذباورتوجہکا اثر
حیاتکیمانندبرقراراورجاریہے اورمزارِانورسے بھیاسیسلسلے کیتائیدورہنمائیجاری
وساریرہی۔ راقمالحروف Lصی،کمتر،گنہگار،فقیربنامخدوممحمد Lقل)رابع)جومخدوممحمدبنمخدوم
محمد Lقل)اول))جن کاذکر جاریہے)کی اولادمینسے ہے۔ اپنے والد ماجد بزرگوار) ولی
غمی مخدومعبدالخالق)حضورپیادشاہ)ابنمخدومالمخادیممخدوممحمد Lقل)ثالث)رحمہمالل
ن
تعالیٰأجمعینکابیانکیاہوامنوعنیہاننقلکررہےہیں۔

روحانیتصرف

والدبزرگوارنے اسطرحبیانفرمایاکہمینابھینوجوانہیتھا،اسکمسنیکے دورمیں
اولوقتکے پیرکامل،مرشدمکملاوررہبراعظمحضرتپیرشاہفضلاللہسرہندیمجددی
نقشبندیرحمۃاللہ تعالیٰعلیہجوکہعظیمتصرفکے مالکتھے ،کے ہاتھپربیعتکرلی۔اس
طرحمیننے نقشبندیسلسلہ ٔطریقتمینمریدیاختیارکیاورخاصتوجہکے باعثاسمسلک
مینجوامانتمیرےنصیبمینتھیوہبحمداللہمجھے حاصلہوئی۔ اسکے بعدمیرےمرشد
حضرتسرہندیبزرگسے معلومہواکہاےمیانمخدومعبدالخالق!!آپکوفیضکیباقی
امانتآپکے جدامجدبڑےداداسلطانالمشائخمخدوممحمدبن Lقل)اول)مرحوممغفورسے نصیبہوگی۔ اس
لیےآپ ان کےمزار انور کیطرفمتوجہہوں۔چنانچہ مرشِدکاملکی
ہدایتکے مطابقبڑےداداسائینکے مزارپرنورپرحاضریدی۔خودحضرت)مخدوممحمدبن
مخدوممحمد Lقلاول)نے قبرمبارکسے باہرتشریفلاکرایسیزبردستتوجہفرمائیکہآپ
کے زیراثردلکے آئینے پرجوبھیزنگاورغباروغیرہموجودتھاساراڈھلگیااورآئینہدلپاک
وصافہوگیا۔اسِمذاتکااتنازبردستغلبہقائمودائمہواکہسوائے مرشدکاململمخدوممحمدبن مخدوممحمد Lقل)اول)
علیہرحمۃاللہتعالیٰ کی صورتاورتصورکے باقی سبتصورات اور

تصویر یند ھندلی، غیر واضحاور غیر منقوشہو گئیں۔مرشد کاملسرہندیمجددیبادشاہکاتصور

کماور ہلکاہونے لگااور مرشداJمخدوممحمدبنمخدوممحمد Lقل)اول)علیہرُحمۃاللہتعالیٰکے
تصور اور توجہکیبرکاتسے حضور سرورکائناتعلیہافضلالصلوٰتواٰJالبجیّاتکیزیارت

باسعادتکے فیوضات Lلیہکے طفیلبتماموکمالسِیرز مینیوسیر فلکیاورسِیر مقاماتہمہجہتی حاصل ہوا۔اس کے ساتھ ساتھاسم

ذات کے انوار کیوضاحتاوروساطتسے سینے کے

سارےلطیفے اتنے منوراورروشنہوگئے کہجسکابیاننہیںکرسکتے۔ٰذلِ ُكَ فَ ْضُ ل اللِ یؤتِ ْیِ ہِ
ُمن یَ ُشا ء۔

دوسرینقل:اسطرحمنقولہے کہایکبزرگ Lرفکاملمزارمبارکپرتشریف

لائے اور قبراطہرپر"درودِوصال")جوحضوراکرم کےﷺوصالوقیامکیشاناقدسمیں

ہے اور بے حدمقبولوممدوحہے) اسکاوظیفہنکالا۔اسحدتککہحضرتسلطانالمشائخ

مخدوممحمدبنمخدوممحمد Lقل)اول)اپنیقبرمبارکسے تقریباًآدØہاتھباہرنکلکرکعبے کی

طرفمتوجہہوئے اور تبتکدرودپاکپوریتوجہاورلطفوسرورسے سنتے رہے جبتک

کہپڑھنےوالے نے درودپاکمکملکیااوردLمانگی۔اسکے بعدمخدوممکرمدستورکے مطابق

قبراطہرمینداخلہوگئے اوراسبزرگکاملکیہرحاجتپوریہوگئی۔

والدکے قریبتدفینکیوصیتاورقبرکاسرکجانا!

حضرتوالدالماجدالمکرمرحمۃاللہ تعالیٰعلیہنے خودفرمایاکہحضرتسلطانالمشائخ

مخدوممحمدصاحببزرگوارحضرترئیسالعلماءمخدوممحمد Lقل)اول)کامزارمبارکصفہکی

بائیندیوارکے ساتھمتصلتھا،لیکنجبحضرتسلطانالمشائخمخدوممیانمحمدکاآخریوقت

قریبآیاتوآپنے اسطرحفرمایاکہمیریمیتحضرتوالدالماجد)مخدوممحمدLقلاول)

رحمۃاللہ علیہکیقبراطہرکے قریبرکھکرعرضکرناکہمہربانیفرماکرتھوڑاہٹکراپنے پہلو

مینمجھے بھیجگہعنایتفرمائینگے توآپکیعنایتہوگی"۔اگرپھروالدماجدکیقبرمبارک

سورجکیطرفہٹکرمیرےلیے قبرکیجگہپیداکرےتوبرابرمینسورجکے غروبوالی

دیوار کے برابر مجھے دفن کر دینا۔ اگر قبلہ والد صاحب اس طرح برابر میں جگہ عطا نہ فرمائیں تو بے شک مجھے کسی اور جگہ دفن کر دینا۔ بالآخر جب آپ دنیا سے رخصت فرما گئے تو آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے جسد مبارک کو آپ کے والد ماجد مکرم مرحمۃ اللہ علیہ کی تربت کے قریب لایا گیا اور آپ کی وصیت کے مطابق ویسے ہی عرض کیا گیا جیسے آپ نے وصیت فرمائی تھی۔ چنانچہ بحکم خداوندی آپ کے والد محترم کی قبر اطہر از روئے کرامات اوپر کی طرف اتنا سرک گئی کہ بڑی آسانی سے حضرت مخدوم محمد L(قل) اول کے فرزند ارجمند مخدوم محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے والد کے برابر میں دفن کیا گیا۔ اب تک قبر مبارک صفہ میں اسی جگہ پر قائم ہے۔

مستجاب الدعوات بزرگ

آپ اس قدر مستجاب الدعوات تھے کہ دعائیں قبول ہوا کرتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ شہر میں جہانو ڈیرے جلال خان (بڑے وڈیرے علیم ادخان کے دادا) کا مسکن اور جائے رہائش تھی، وہاں ایک اسلامی مقدمہ پیش آیا۔ وڈیرے جلال خان اور مخدوم صاحب میاں محمد بن مخدوم محمد L(قل) اول کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے۔ وڈیرے جلال خان نے ایک کافر کا باز و مخدوم صاحب کے حوالے کرنے سے ٹال مٹول کی۔ اس قصور کی پاداش میں مخدوم صاحب کے مکرم کی زبان مبارک سے اس شہر کے لیے بددعا کے الفاظ نکلے۔ نتیجے کے طور پر اس جگہ آتنی آگ لگ گئی کہ ارد گرد کے ماحول کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ہر چیز جلا کر راکھ کر دی۔ کہتے ہیں کہ اس آتش سے وہاں کی زمین (تحت الثریٰ) تک جل گئی۔ اس قدر کہ اس زمین کی مٹی سے مخدوم صاحب معظم کی بددعا کا اثر وابستہ اور لاگو رہا۔ اگر وہاں کی مٹی کی چٹکی اٹھا کر کسی اور آباد زمین میں ڈالی جاتی تھی تو اس آباد زمین میں فصل نہیں ہوتی تھی۔

یہ اثر آج (1292ھ اس کتاب کے مؤلف اور مصنف کے دن) تک موجود ہے۔ وڈیرے جلال خان کا سب کچھ زمین، آل اولاد، مال و زر اور رزق وغیرہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ جلال خان کی والدہ نے ننگے سر اپنے بالوں کا طوق گلے میں ڈال کر مخدوم صاحب کے قدموں میں گر گئی اور پناہ

وامانمانگیکہہماریںسلتباہوبربادہونےسےبچائیں۔آپکیآہوفغانپربالآخرمخدومصاحب
کورحمآگیااوریہتاریخیسندھیمصرعہزبانحقترجمانمینسےنکلا:

"سڑیe لوٹھمنجھانھe کیe موe روپیداتھیو"

اسطرحاسخاتونکاایکفردباقیرہاجسمینسے اس کینسلبرقراررہیاورپھروہ
گھرانہوہانسےہجرتکرکے کسی اور جگہ آبادہوا۔غرض کہکرامتیناتنیہیں کہ جنکا
شمارکرنامشکلہے۔آجتکلاتعدادزائرینکوقبراطہرمینسےہرطرحکافیضحاصلہوتاہے
اورمرادینپوریہوتیہیں۔جوارشادکےمطابقچراغجلانےاورجھاڑودینےکیخدماتسر
انجامدیتےرہتےہیں۔بےشکیہقولباریتعالیٰحقہے:''أ لَ إ ن أ ولِ يا ء الل لَ خ و ف
عَ لَ ي ه م و لَ ه م ي ح ز ن و ن''آپکیوفات1122ھمینہوئیآپکیقطعہتاریخوفاتاس طرحہے

شد چواز دنیا بفردوسِ بریں
حضرت مخدوم محمد دستگیر هست
سلطان المشائخ رحلتش۱۱۲۲
باز گو سال وصالش شیخ پیر ۱۱۲۲

مخدومعبدالرحمنشہیدؒ)فیسبیلاللہ(

حضرتمخدومعبدالرحمنشہیدفیسبیلاللہاپنےدورکےLلمباعملاورLرفِکامل
تھے۔آپاپنےوالدماجدکےبعدشریعتمطہرہکےمسندنشینہوئے۔علمشریعتوطریقتکا
فیضاپنےوالدمکرمحضرتسلطانالمشائخمخدوممحمدبنمخدوممحمدLقل)اول) رحمهما الله
تعالیٰسےحاصلکیاتھا۔مخدومعبدالرحمنشہیدرحمۃاللہعلیہاکثربڑےجذبواستغراقکی
کیفیتمینرہتےتھےاوراسحالتمیں"شطحیات"والےکلمات)الفاظ)آپکیزبانسے
اکثراداہوتےتھے۔مگروہصحووالیحالتسےیعنیحالاورجذبوالیکیفیتسےنکلجانےکے
بعدLم)رواجیحالتمیں)شریعتکاعلمپھیلانےمینبڑیجدوجہداورسعیکیاکرتےتھے۔

بدعتکیگمراہیکوجڑسےاکھاڑنےکےلیےہمہوقتہمہتنمصروفرہاکرتےتھے۔آپکی

عظیمشخصیتاورجدوجہدمسلسلسےہزارونکیتعدادمینخوارقاورکراماتظاہرہوئیں۔

غالباًشہادتکےلیےآپکیمانگیہوئیہدعا"اللھم ارزقنِي شھادۃًفِي سبِيلِک"مستجاب

بدرگاہقاضیالحاجاتعزوجلہوچکیتھی۔حضرتمخدومصاحبشریعتکےکاموںمیںبے

حداستقامتاورثابتقدمیکےحاملتھےاورحضرتخضر علیہ السلام کےساتھآپکیبڑی پکی

دوستیتھی۔اکثروبیشترآپسمینملاقاتینہوتیرہتیتھیں۔حضرتخواجہخضر علیہ السلام سےدوستی

ایککڑےاورمشکلامتحانسےگزرجانےکےبعدیہحاصلہوئیتھی۔

حضرتمخدومعبدالرحمنشہیدؒاورخواجہخضر علیہ السلام کیملاقات

یہواقعہاسطرحہےکہایکدنمخدومعبدالرحمنشہیدؒجامعمسجدکیمغربیدیوارکی

طرفذکروفکرمینمشغولتھےاوردریاکابہاؤمسجدکیدیوارکےباہرمغربکیطرفہیتھا۔

اسسالہرطرفسیلابکیآمدکاسببنواسہ ٔحضرتمخدومسعداللہکیایکمجذوبانہگفتگو

بنی)جسکامفصلذکرإنشاءاللہاسکتابمینکسیمناسبجگہکرینگے(۔اچانکاسپانی

مینسےحضرتخواجہخضر علیہ السلام غیرمستورمینباہرنکلکرظاہرہوئےاورمخدومصاحب

معظمکےسامنےآکرکھڑےہوگئے۔شریعتکےحکمکےمطابقمخدومصاحبنےسترپوشی

کا"امربالمعروف"کیاجسکیبجاآوریسےانصاحبنےصافانکارکیا۔ اسلیےمخدوم

صاحبنےحدشرعیجاریکرنےکیخاطرسیدھاہاتھآگےبڑھایاتوحضرتخواجہخضر علیہ السلام کی

کرامتسےمخدومصاحبکاہاتھوہینکاوہینسوکھکرسختہوگیامگرمخدومصاحبنےبجائے

خائفہونےکےپوریاستقامتکےساتھاپنا بایاںہاتھ اٹھایا۔جیسے ہییہبایاںہاتھ اٹھایا

ویسے ہیوہبھیسوکھگیا۔اسعملکےبعدمخدومصاحبنےٹانگوںسےکاملینےکیکوششکی

اورراہِشریعتپراستقلالقائمرکھتےہوئےاسحالتمینموجودحضرتخواجہخضر علیہ السلام کی

طرفاپنیدائیںٹانگاٹھانےکیکوششکی۔ایساعملکرنےسےدائیںٹانگبھیسوکھگئی،پھر

آپنے بائیںٹانگآگے بڑØنے کیکوششکیتو کر امتخضر یسے وہبھیسوکھگئی۔اب

آپنے کمر کے بلآگے بڑھنے کیکوششکی۔بالآخر مجبور ہو کر سر کے اشارے سے منعکر نے

لگے تاکہ شرع شریف کی حکم عدولی نہ ہو۔ اس طرح اتباعِشرعِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلٰوۃ وال

ءسلمکیطر فر اغبکر نے کیکوششکر نے لگے۔حتٰیکہآپکے ہاتھ،پاؤں،ٹانگیںیعنی

پور اجسممفلوجہو چکاتھا،اسکے باوجود"امر بالمعروفونہیعنالمنکر "سے نہیںگھبر ائے۔نہ

ہیاُپڑ ےاور نہہیکوئیلحاظکِیا،بلکہ پوریثابتقدمیاور استقامتسے کارِ شریعتکی

تکمیلمیںثابتقدمر ہے۔اسیدور انخواجہخضر ایکدمغائبہو گئے،پھرکچھدیربعد

مکملشر عیلباسمیںمخدو مصاحبکے سامنے ظاہر ہوئے اور شریعتکیر اہمیںاستقامت

پر "مر حبا"کہہکر آپکے حقمیںدLئے خیر و بر کتکیاور اپنادستِشفقتآپکے مفلوج

جسمپر پھیر ا۔اللہکے حکمسے مخدو مصاحبکاپور اجسمتندر ستو توانا ہوگیا۔

حضر تمخدو معبدالرحمن)شہیدفیسبیلاللّٰہ)اور مقامِمنصور

اس کے بعد ہر روز اور بروز جمعۃالمبارک خاص طور پر حضرت خواجہ خضر علیہ السلام بغرضِ

ملاقاتحضر تمخدو مصاحبکے پاسمتو اتر آتے رہتے تھے۔آپسمیںر و حپر ور ملاقاتیں

رہتیتھیںاور ایسابھیہو تاکہحالتجذبو استغر اقاور Lلمکیفو مستیمیںبعضاوقاتیہ

کہتے ہوئے منصور یطر ز و الادمبھیلگایاکر تے تھے کہمالکالملکمنم)یعنیمیںہیملککامالک ہوں۔)

اسحالاور سر مستیو الیکیفیتمیںحاضر ینِمحفلمیںسے کچھکو مختلفملکو ںاور

مختلفو لایتو ںکیبادشاہیاجاگیر و ںکے پر و انے لکھکر بخشدیاکر تے تھے اور پھر جو نہیاس

Lلمبے خو دیاور کیفیتجذبو مستیسے باہر آتے تووہدیے ہوئے پر و انے نقدLوضے کے

عوضو اپسلے کر پھینکدیاکر تے تھے اور اللہتعالیٰسے اسغیر شر عیگفتگوپر توبہو استغفار کا ور دکر نے لگجاتے تھے۔

خزانۂ غیب سے لنگر کا خرچ

مخدوم صاحب سرکار کو اللہ تعالیٰ کے خزانۂ غیب سے باقاعدہ "روزینہ" (روز کا خرچ) ہر روز عطا ہوا کرتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں خلق خدا لنگر سے تینوں وقت روزانہ اپنا پیٹ پالتی تھی اور کسی خاص موقع پر تو میلے والی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ خاص طور پر اس موقع پر جب کوئی غیر مسلم اسلام کے دائرے میں داخل ہو کر آپ کے دست مبارک پر بیعت کیا کرتا تھا۔ اس موقع پر دور دور سے بڑی جماعت اکٹھا ہوا کرتی تھی جس کی تعداد تقریباً پندرہ ہزار ہوا کرتی تھی۔ سب کو بیک وقت لنگر کھلایا جاتا تھا۔

آپ نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ فخر و غرور اور مباہات کو بے حد ناپسند کیا کرتے تھے۔ نہایت سادہ لباس پہنا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں سحری، اذان اور افطار کے اوقات میں نقارہ بجوایا کرتے تھے تاکہ اہل اسلام کو صحیح اور معین وقت مقرر معلوم کرنے میں سہولت حاصل ہو۔ دین و شریعت کی پیروی میں کسی کا بھی لحاظ یا رورعایت نہیں کیا کرتے تھے۔ شریعت کو رائج کرنے کے سلسلے میں بے حد کوشش کیا کرتے تھے۔ ان کے آستانہ پر ارادتمندوں کا ہر وقت تانتا بندھا رہتا تھا۔ شاہان وقت بھی ان سے بے حد ارادت رکھتے تھے۔

حضرت مخدوم عبدالرحمن (شہیدؒ) کی چند کرامات

مخدوم معظم کی کرامات کا شمار ان گنت ہے بطور نمونہ چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے۔

اجنقوم کے فقیر کو پیر بنادیا

اُجن فقیروں کی قوم میں سے جن کی اولاد بھی کھوڑا شریف میں موجود ہے، ان میں سے فقیر پچیب ہنامی ایک شخص مخدوم معظم کے گھوڑوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ ان کے لیے گھاس وغیرہ کی ساری خدمت اس کی ذمہ داری ہوا کرتی تھی۔ اتفاقاً گھوڑے نے ایک دن اسے لات ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ غریب اس چوٹ کے سبب اسی وقت دم توڑ گیا۔ یہ خبر

جیسے ہیمخدو مصاحبر حمۃاللہ علیہکو ملیا سشخصکے والدسے فرمایا:فقیر!بابا!اگر تمکہو تو
تمہینخونبہا)دیت)کیر قمتمہاریطلبکے مطابقنقدیکیصورتمیناداکردینیاتمکہو
تواللہتعالیٰکیبارگاہمینتمہارےلیےنعمالبدلدوسرےفرزندکیدLکرینجوپوریقومکاپیرو مرشدبنے یہگفتگوسنکر پحیب
ہہفقیرکےوالدنے حضرتمخدومصاحبکوعرضکیقبلہ!پھر تو آپکابڑاFانہوگا۔
اسوقتمخدوممعظمحالِتوجداورجذبمینتھے۔دLکرتے
ہوئے فرمایا:إنشاءاللہعنقریباللہتعالیٰآپکوایکفرزندعطافرمائےگااورآپکےمن کیہرمرادپوریہوگی۔
مخدومصاحبمکرمکیدLقبولہوئیاوراسیسالاساُجنفقیرکےگھرمینایکفرزند
پیداہواجسکانامو ہی پحیب ہہرکھاگیااوراسنومولودبچےکوحضرتمخدومصاحبکےپاسلے
آئے۔مخدومصاحبنےبذاتخوداپنالعابمبارکانگلیسےبچےکےمنہمینڈالااوراسکے
حقمیندLفرمائی۔مخدومصاحبمعظمکیدLکےاثراورلعابمبارککیبرکتسےوہبچہما
شاء اللہ چھوٹی عمر میں ہی ولایتکےدرجےپر فائز ہوا۔ انکےحق مینآپ نے فرمایا کہ
ہمارےدنیاسےرخصتہونےکےبعددرازاگاؤنمیں”فقیرمیانصاحبڈنو“اللہکےولیبن کر ظاہر ہونگے۔ باقی
امانتاسبچےکووہانسےنصیبہوگی۔مخدومصاحبکےد ی ئ
ہوئے اساشارےکےمطابقوہاجنفقیرمیاں پحیب ہہمیانصاحبڈنہفاروقیکیخدمتمیں
حاضرہوئےاورباقیفیضاسےوہینسےملا۔بہرحالمخدوممعظمشہیدکیدLکاایسااثرہواکہ
اجنقومکےسارےافرادبلاشبہملککےکسیبھیحصےمینرہائشپذیرہونوہسب پحیب ہفقیر
کے مرید بنگئے یہ سلسلہآج تکآپ کی اولادسےقائم دائم چلاآرہا ہے۔ مریدونکی
ارادتمندیاورپرخلوصفرمانبرداریکایہLلمہےکہمرشدسائینااپنےقریبترعزیزمرید
کویہحکمکرینکہتماپنیبیویکوطلاقدوتاکہوہفلانشخص)کسیاورمرد)سےنکاحکرےتووہ
عزیزقریبمریدبغیرکسیتاخیرکےمرشدسائینکےارشاداورحکمکیتعمیلکرتےہوئے اپنی

بیگمکوفوریطلاقدےدےگا۔ مگرمرشدکےحکمسےروگردانیہرگزنہینکرےگا۔یہ

بزرگ ہحیب ہفقیراُجن،شریعتمطہرہکےبےحدتابع،مستقیماورمستحکمتھے۔بظاہربالکلاُمی

تھیاورکسیبھیاستادسےکوئیعلمحاصلنہینکیاتھا۔مگرفقطمخدومشہیدمعظمکیدLسےدینو شریعتکےLلموفاضلبنے۔ آپ

کیکرامتاور بزرگی کا یہ Lلمتھا کہتعویذکےطور پر

حاجتمندکوہندوؤنکیپھٹیہوئیبندی)کھاتہوالیڈائری)مینسےکاغذکاٹکڑاپھاڑکردےدیا

کرتےتھےجسکیبرکتسےہرحاجتمندجسبھیجائزدLکاطالبہواکرتا،اسکیمراد

پوریہوجاتیتھی۔آپکیزبانحقترجمانپراکثروبیشتر"ففروا إلى الل "کےکلماتورد

کےطورپرجاریرہتےتھےاورہرایکشخصکوایکہیخطابکیاکرتےتھے۔مگراُمیہونے

کےسببحرف"فا"زبانسےصحیحطورپرادانہینکرپاتےتھےجسکےسبب" پھب پھروإلیالله

"زبانسےجاریہواکرتاتھا۔ اسی طرحانکیاولادمینسےبھیکئیصاحبانِکرامتاور

صاحبانِعلموعرفاناورتابعانِشریعتوطریقتاولوالعزمہستیانگذریہیناورآجبھی)یعنی1291ہجری)موجودہیں۔

<u>لنگرمینلکڑیانپہنچانےوالےکوولیاللہبنادیا</u>

حضرتمخدوممعظمکیدوسریکرامتکچھاسطرحہےکہ"بانگا"قبیلےکاایکشخص

خلیفہعباداللہ)واضحرہےلفظبانگاسندھیزبانمینموذنجواذاندیتاہےکوکہتےہیں)اسقبیلے

کیاصلذاتتوکچھاورتھیمگرکیونکہایکدوسرےکےپیچھےکئیافرادمخدومصاحبانکی

مسجدمینخصوصیطورپراوردوسریمسجدونمینعمومیطورپراذاندینےکاکاممسلسلسر

انجام دیتے رہے۔چنانچہ اس عملکےسببان کا شناختی نامہی ''بانگا''یعنی اذاندینے والا

پڑگیا۔یہقبیلہآجبھیکھوڑاشہرمینموجودہےاوراسینامسےمشہوراورمعروفہے۔خلیفہ عباداللہاندنوں ابھینوجوان

تھے،خداجانےاپنےوالدبزرگوارکیہدایتکےمطابقیاخود

اپنےخیال،پرخلوصجذبہوعقیدتاورارادتسےخفیہطورپرمخدومصاحبکےباورچی

خانے کےلیےسوکھی لکڑیاں)بالکل مفت)باورچی خانے کے پیچھے موجودآنگن میں باہر کی دیوارسےپھینک کرچلاجاتاتھا.اسطرحکہکسیکوپتہہینہچلتاتھاکہیہخدمتکونشخص

اداکر رہاہے۔ اس طرحبےلوثخدمتاداکرتے ہوئے خلیفہ عباداللہ)بانگے)کودو ماہ کا عرصہگزرگیاتھا.

یہخبرمخدومصاحبکےگوشگزارکردیگئی.آپنےفرمایاکہاسبےلوثخدمت گزارکوکسیبھیطرحڈھونڈکرلاؤاورہمارےروبروحاضرکرو.بالآخرایساہواکہایکدو فقیر چھپکربیٹھگئے.جیسےہیمعمولکےمطابقخلیفہعباداللہنےآکرلکڑیاںآنگنمیںپھینکیں، بروقتاسےمخدومصاحبکےحضورپیشکردیاگیا.آپنےعباداللہسےپیارسےپوچھاکہ آپکویہخدمتکرتےہوئےکتناعرصہہوگیاہے؟FبکرکےہمسےاپناLوضہطلب کرو.فقیرعباداللہیہسنکررونےلگےاوردردانگیزلہجےمینعرضکیا"قبلہمیرےحقمیں صرفدLکرینبس".اسفارسیشعرکےمصداق

تا نہ گرید کودک حلوہ فروش بحر
بخشایش نمی آید بجوش

مخدومصاحبنےشفقتکاہاتھ اسکےسرپرپھیرکر اسے اپنےقریب بٹھایااوراپنا لعابمبارکاپنیانگلیسےاسکیزبانکولگایاجسکےفیضکااتنااثرہواکہجسوقتبھیاس کیزبانسےاللہتعالیٰکانامااداہوتاتھااسکےمنہسےآگکےشعلےباہرنکلاکرتےتھے.جس کینورانیشعاعینہردیکھنےوالےکونظرآتیتھیں.غرضکہاپنےدورکےLلموں،Lرفونمیں شمارہونےلگے.انھیںمخدوممعظمنےاپنےخرقہ ٔخلافتسےنوازا.بےحدبابرکتبزرگ تھے.Lطورپرظاہریخواہشرعیکامکاجبطورخاصیابطورامیروفد،سندھکےکلہوڑاحکمران کیطرفمخدومصاحبمکرمکیجانبسےخلیفہعباداللہبانگو)اذاندینےوالا)جاتےتھےیاپھر بڑی جماعت ساتھ اس کے سربراہ کی حیثیت سے ملککےکونے کونے میں شرعیمسائل

نپٹائے۔خلیفہ عباداللہ اکثر و بیشتر مخدوم صاحب کی نمائندگی کیا کرتے اور بحکم خدا آپ فتح
یاب ہو کر واپس آتے۔آپ نے اپنی ساری زندگی حضرت مخدوم صاحب معظم کی خدمت میں
گزاری۔آج تک خلیفہ عباداللہ کی یہی اولاد کو مخدوم صاحبان کی اولاد کو قرآن کریم پڑھانے
کا فریضہ سونپا ہوا ہے، جسے وہ بتک خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔جو بھی مخدوم
صاحبزادہ قرآن کریم کی تعلیم خلیفہ عباداللہ کی اولاد میں سے کسی استاد سے حاصل کرتا ہے وہ
بہت ہی جلد قرآن مجید پڑھنا سیکھ جاتا ہے۔یہ قبیلہ مخدوم صاحبان کے استاد کی حیثیت سے بے
حد معزز اور محترم مانا جاتا ہے اور میاں خلیفہ عباداللہ کی با برکت زبان سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے
اسم جلالت کی ادائیگی کے سبب قائم اثر انگیزی کا آج تک یہ عالم ہے کہ ان کی اولاد آج بھی بے
حد مستجاب الدعوات ہیں اور زبان سے دعائیہ کلمات بالکل تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔

طوائفوں کے محلے جا کر دعا مانگنے کا حکم

کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب معظم نے ایک مرتبہ خلیفہ عباداللہ کو ایک بڑی جماعت کے
ساتھ کوئی دینی یا دنیوی کام سونپ کر خدا آباد کی جانب روانہ کیا جہاں نور محمد کلہوڑو، حاکم سندھ رہتا تھا۔ خلیفہ صاحب پورا ایک
ماہ وہاں پر رہے مگر وہ معاملہ سر انجام نہیں دے سکے اور
جماعت کو بڑی تکلیف پہنچی۔آخر کار حقیقت حضرت پیر و مرشد قبلہ مخدوم صاحب کو لکھ کر
بھیجی گئی جس پر مخدوم صاحب قبلہ نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔آپ کو مشاہدے کے ذریعے
حقیقت کچھ اس طرح معلوم ہوئی کہ خلق خدا کے ہجوم اور بڑی جماعت کے اکٹھا ہونے کے
سبب خلیفہ کے دل میں کچھ بڑائی اور تکبر پیدا ہونے لگا تھا جو کہ سلوک و طریقت کی راہ میں
ناپسندیدہ ہے۔لہٰذا خلیفہ عباداللہ کے عریضہ کے جواب میں آپ نے ہدایت نامہ بھجوایا کہ
کسبیوں (طوائفوں) کے محلے میں جا کر ان سے اپنے حق میں خیر و برکت کے لیے دعا منگوائیں
تو آپ کی مشکلات آسان ہوں گی۔اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور توبہ کریں اور دل سے ہر طرح

کبیڑائیاورتکبرکاخیالنکالکررجوعالیاللہاختیارکریں۔خلیفہمرشدکاجوابپڑھکرفارسی کے اسشعرکےمطابق:

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیرِ مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زِراہ و رسم منزلہا

باآلاخر تمام جماعت والےطوائفونکےمحلےکیطرف روانہ ہوگئے۔یہ دیکھ کرلوگ

حیرانرہگئےاوردانتونتلےانگلیاندبالیں،جتنےمنہاتنیہباتینسننے مینآنے لگینچنانچہ

کچھلوگشککرنےلگےاورکچھعجیبطرحکیباتینکہنےلگےکہآپتوراہِدایتکیتلقین کرنے کےلیے اورانکارکیصورتمیں

تعویذ دینے کےلیےآئےہیں تو اس طرف کیوں

جارہےہیں۔بہرحالہرکوئیاپنیبولیبولرہاتھا۔لوگطرحطرحکیباتینکررہےتھے۔اس

صورتحالکےدورانخلیفہصاحبطوائفونکےہانجاکربیٹھگئے۔دوسریطرفان)ناچ

گانےوالیوں)نےاسصاحبشریعتاورمشہورشخصیتکواپنےہاندیکھکرفسقوفجورکاسارا

سازوسامان)طبلہسارنگیوغیرہ)اٹھاکرچھپالیااوربڑیLجزیوانکساریکےساتھنہایتباادب

ہوکرپریشانیاورپشیمانیکےLلمیناآکرخلیفہصاحبکےسامنےآکربیٹھگئیں۔ اس وقت

خلیفہصاحبنےہزارعجزوLجزیسےدلیمدLبیانکیااوراللہتعالیٰکیبارگاہمیناپنےحقمیں

دLماCکیدرخواستکیکہجس مشکلمسئلےاورLملےکوحلکرنےکےسلسلےمینآئے

ہوئےہینجلدازجلدسرانجامدیاجاسکے۔یہباتسنکرساریکیساریطوائفیں،خلیفہصاحب کے قدمونمی

نگرگئیناوراللہتعالیٰکےحضورتوبہتائبہوگئیں۔پشیمانہوئیناورہمیشہ

ہمیشہکےلیے اسغیرشرعیکامسےتوبہکرلی۔اسوقتخلیفہصاحبنے دلسے اللہجل

جلاJکیبارگاہمیںLجزی،نیازیاورتوبہواستغفارکی۔اللہجلجلاJبھیاپپربہتمہربانہوا

اوراسکےحکمسےتمامرکےہوئے دینیودنیویامورروLملاتفوراًحلہوگئےاورانکی

انجامدہیکیراہمینحائلساریرکاوٹیندورہوگئیں۔

طریقتکیراہمیناورمعرفتکیمنزلمینہرطرحکےکبروغرورکاخوداظہارکرناکبیرہ گناہونمی نسےہے۔غرورکےاسمرضکاعلاجصرفنفسپرقابوپاکرLجزیوانکساریکا

اظہارہے۔حتیٰکہپہمنزللوگونمینظاہریطورپربدنامیسےبیحاصلکیونہو۔غروراور

تکبرکامرضبڑاہیخطرناکہوتاہےاسمرضکےبارےمینہرطرحکاغوروفکرہوناچاہیے۔ یادرکھناچا ٕ

ہکہطریقتاورحقیقتوالےراستےشریعتوالیراہسےبالکلنرالےاورمختلف

ہیں۔" ٗفا ْف ٗہ ْم ٗو ٗت ٗد ب ْر")پسسوچسمجھاورغورکر)

خودحضرتمخدوممعظممتواضعہواکرتےتھے۔آپکیشخصیتمطہرہمینذرابرابر

بھیتکبرکاعنصرنہتھا۔نہایتخوشخلقاورمعتدلطبیعتکےمالکتھے۔کسرنفسیآپکی

خاصخصلتتھیاورآخرایساکیونہہویہہیتواصلباللہاولیاءاللہکیخاصخصلتیناور خوبیانہوتیہیں۔

فروتنی است دلیل رسید گان کمال

کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود

Lلمدینکےاعتراضپرمخدومصاحبنےاپنافیصلہبدلدیا

یہواقعہاسطرحہےکہایکدنمخدوممعظمکیمحفلمیندوشخصایکدوسرےکی

فریادلےکرآئےاورآپسےفیصلہکرنےکیاستدLکی۔مخدوممعظمنےمدعیاورمدLعلیہکی

باتیننسنےکےبعدشرعیفیصلہدےدیا۔اسیمجلسمینموجودایکLلمدیننےمخدومعظم

کےد یےہوئےشرعیفیصلےسےاختلافکیااورشرعیوفقہیدلائلسےاپنااعتراضثابتکیا۔

جسپرمخدوممعظمنےاسLلمکااستدلالقبولفرماتےہوئےاپنافیصلہواپسلیااوراسLلم

فاضلکےلیےآفریناورمرحباکےکلماتکہے۔کہاکہ''اےLلمصاحبجوکچھآپنےفرمایا

یہیحقہے''اورہمینتسلیمہے۔صرفاسیپراکتفانہکیابلکہبازارسےایکدستاراورچادرمنگواکراسLلمصاحبکوپہنائی۔

مخدو مصاحبانسے پیر مو سیٰشاہجیلانیکاتعلق

اسز مانے مینمشائِخسندھکاکوئیخانوادہنز دیکنہتھاسوائے دو خانو ادو نکے۔انمیں سے ایکخانو ادہمخدو ممحمدہاشمٹھٹھویکاتھااور دوسر اخانو ادہ گھوٹکیشہر کے جیلانیپیر سید مبار کشاہجیلانی Lدلپور یکیاو لادمینسے حضر تپیر سیدمو سیٰشاہجیلانیکاتھا۔حضر تپیر سیدمو سیٰشاہکےبڑےبھائیسیدپیر محمدجعفر شاہجیلانیاپنے بزر گو نکیمسندپر تشریففر ما تھے۔اندو نو نمشائخاور مخدو مصاحبانکے خاندانکے در میاندو ستیالفتاور ار ادتمندی کامضبوطتعلق قائمتھا۔ حضر تپیر سیدمو سیٰشاہجیلانیبے انداز الفتاور ار ادتمندیکا تعلقحضر تمخدو ممعظمشہیدکے ساتھر کھتے تھے اور ہر چھمہینے بعدایکدفعہضر ور حضر ت مخدو ممعظمکیزیار تکے لیے کھوڑ اشر یفتشر یفلایاکر تے تھے۔دستور کے مطابقجب بھیاًپتشر یفلایاکر تے تو حضر تشاہجاڑیلر حمۃاللہ علیہجنکامز ار کھوڑ اشہر سے چار پانچ کلو میٹر کے فاصلہپر و اقعہے اور ایکمشہور و معر وفدر گاہہے۔)وہسیدبادشاہبڑے Lر ف کاملدر ویشآٹھو ینصدیہجر یمینایکعظیمشخصیتکے مالکہوگز ر ےہیں۔)آپان کی درگاہ سے کچھ فاصلے پر اپنے گھوڑوں سے اتر کر کھوڑا شریف تک پیدل سفر کیا کرتے تھے۔اسدستور کے مطابقکیونکہخو دپیر سیدمو سیٰشاہجیلانؒیبذاتخو دعملپیر اہوئے تھے، لہٰذاآپکیپور یجماعتکے افر اد)خلیفہحضر ات)یہعملکر نالاز میسمجھتے تھے اور پیدل حالت مینکھوڑا شریف پہنچاکر تے تھے اور حضر ت مخدو ممعظمسے ملاقاتکیاکر تے اور صحبتفیضسے اکثر مستفیضہواکر تے تھے۔

پیر مو سیٰشاہکابار شمینبھیگنااور مخدو مصاحبکیو ضاحت

ایکدفعہکاذکر ہے کہدستور کے مطابقحضر تسیدپیر مو سیٰشاہجیلانؒیاپنیجماعتکے ساتھزیار تگاہحضر تشاہجاڑوؒ سے پیدلسفر کر کے کھوڑ اشریف پہنچے اور مخدو مصاحب معظمکیبیٹھکپر تشر یففر ماہوئے۔مخدو ممعظماسو قتاپنیحویلیمینمو جو دتھے۔مگر پیر

سیدموسیٰشاہؒکمالِاشتیاقکے سببمخدو مصاحبمعظمکے اوطاقمیںبیٹھنے کیبجائے حویلی

کے درو ازے کے پاسآکر کھڑے ہو گئے اور مخدو مصاحبمعظمکاانتظار کرنے لگے۔ان

دنوںبرساتکاموسمتھااور راسدنصبحبوندابانددیہور ہیتھی۔حضر تپیر موسیٰشاہآپکی

محبتاور الفتمیںبارشکو خاطر میںنہلائے اور آپحویلیکے دروازے پر بدستور کھڑے

رہے اور بارشمیںبھیگتے رہے۔اسحالتسے متاثر ہوکر حضر تپیر سیدموسیٰشاہسائیںکے

خلیفہ)جسکانامقادرڈنوولدخلیفہملاحسنکلہوڑوساکنگوٹھ"سفیدمسجد"جوکہپیر صاحبوں

کے خلیفہہیں)کے دلمیںرنجو ملالپیداہونے لگا"خداجانے حضر تمخدو مصاحبقبلہکوں

سے عجبخیالمیںمگنہیں،کہباوجودیہکہسیدالمرسلینسرورکائناتعلیہوعلیآلہوصحبہافضل

الصلوٰتواکمل التسلیماتکیاولاداطہارمیںسے ایکفرزندفریدحضر تپیر صاحبشاہجاڑہ

کے مزار سے چار پانچمیلکاسفرپیدلطے کرکے بارشمیںچلکر آپکیزیارتکے لیے

تشریفلاچکے اور کافیدیرتکحویلیکیدہلیزپر کھڑے کھڑے بارشمیںبھیگرہے ہیںاور

مخدو مصاحبحویلیکے اندربیٹھے ہیںاورباہرآکر ملاقاتکاشرفنہیںبخشرہے!!!خلیفہ

قادرڈنہاپنے دلمیںیہخیالابھیلائے ہیتھے کہمخدو مصاحبقبلہحویلیسے باہر نکلکر

آپحضر تپیر سائیںسے بغلگیرہوئے اور ہرطرحکاعزواکرامبجالائے اور خلیفہقادرڈنوکو

تھوڑادور لے جاکر کہاکہ"اے خلیفہصاحبایساخامخیالہمفقیرونکے متعلقدلمیںنہ

لائیں،بالکلاسوقتسے جبسے حضر تپیر صاحباور آپتمامجماعتحضر تشاہجاڑو

رحمۃ اللہعلیہکیدرگاہسے پیدلیہانکیطرفروانہہوئے توآپپر اللہتعالیٰکے ملائکہ

)فرشتوں)نے باریتعالیٰکے حکمسے سائبانرحمتتانلی۔ہمبھیاپنے خاندانورقبیلے کے ساتھاسخوشبختگھڑیمیں

برستیبارشمیںصحنمیںکھڑے رہے ،اسلئے کہآپکی

حالتسے ہماریحالتمختلفنہہو۔دیراسلئے کیتاکہآپکیبرکتکے سببہمارے شہر

پرر حمتالٰہیکیبرساتکچھدیرتکبرستیرہے ،اور ہمارے شہر کے رہنے والے کچھدیرتک

اسبرکتاوررحمتالٰہ،یسےبہرہمندہوتےرہیں۔مگرافسوسکہآپکیجلدبازیکےسبب
اسفقیرکوجلدباہرآناپڑا۔حضرتپیرصاحباورحضرتمخدوممعظمکاآپسمینمعنوی
اتحاد،محبتاوریگانگتکابےحدمضبوطرشتہقائمتھااورقبلہپیرصاحبکوہرطرحکاظاہریو
باطنیفیضحضرتمخدوممکرمسےہیحاصلہوا تھا۔اسزمانےمینجہانکہینبھییامعنیذکر
واذکار،شرعیسماعیادینیاجتماعوغیرہہواکرتاتھاتودونونعظیمشخصیاتکوایکساتھضرور
یادکیاجاتاتھاالغرضکہدونونآپسمینیکجانودوقالببنکررہگئےتھے۔

<u>پیرموسیٰشاہکاناملئےبغیردرودنامنظورونامقبول</u>

ایک اور واقعہ اس طرح ہے کہ اس فقیر (کتاب کے مصنف مخدوم مکرم جناب محمد
اقبال) رابع) عرف مخدوم پیر محمد)کے ماموں، جامع العلوم حضرت مولانا حاجی محمدشفیع صدیقی)ساکن
گوٹھ گنجابہ ملک نصیر خان بروہی بلوچستان) ہم سے ملاقات کی غرض سے
کھوڑاشہر مینتشریففرماہوئےاورحضرتمخدوممعظمشہیدبادشاہکیزیارتباسعادتکے
خیالسےقبراطہرپرجاکرحاضریدی۔چونکہماموںسائینخودایکباعملاورصاحبکمال
بزرگتھےاسلیےمراقبہمینحضرتمخدوممعظمشہیدفیسبیلاللہکےدیدارسےمشرف
ہوئےتوفرمایا(کہاےمیانمولویصاحب!!جببھیہماریزیارتکےلیےاورہمینایصالِ
ثواب،ختمدرودیاتلاوتقرآنکریم،سورہیاسین،سورہفاتحہ،قلیاسورہاخلاصبخشنےکےلیے
آیاکرینتویہبھیلازمکرینکہہمارےنامکےساتھساتھحضرتپیرسیدموسیٰشاہجیلانی
صاحبکا نام نامی اسم گرامیبھیضرور شامل کر لیا کریں تاکہآپ کابخشا ہوا ختممقبول ہو
جائے۔دوسریصورت (یعنی حضرت پیرموسیٰشاہکےنامکییادکے بغیر)آپ کاختم درود
ہمارےہاںنامنظورونامقبولماناجائےگا۔''یہباتہمینخودماموںسائینمولاناصاحبنے
بتائی۔ویسےبھیحضرتمخدومصاحبمعظمنےولایتکیساریامانتحضرتپیرصاحبپیر
موسیٰشاہکوعطافرمائیتھی۔حضرتمخدومصاحبمعظمکیشہادتکےواقعہکےبعدحضرت

پیر موسیٰشاہجیلانؒینومہینے تکدر گاہ عالیہکھوڑ اشر یفمیںتعزیتکے لیے فر شپر بیٹھے اور لنگر
کاخر چہاور حویلیکے اخر اجاتو غیر ہآپنے خو داٹھائے کیو نکہحضر تمخدو ممعظمشہیدکے
صاحبز ادے ابھیبالکلہیصغیر تھے ۔بعدمینو لایتکیامانتصاحبز ادہکے ہو شسنبھالنے
پر اداکر دی،خصو صاً" حضر تسلطانالاو لیاءمخدو ممیاںاحمدیخدائیکو "باقیحضر تشہید
بادشاہکے بڑ ےفر ز ندار جمندحضر تشیخالمشائخ،مخدو مالمخادیم،مخدو ممیانمحمدیتو مادر ز اد
ولیاور تلمیذالر حمنتھے ۔یہاور باتہے کہو ہصاحبز اد ےبذاتخو دبھیحضر تپیر سید
موسیٰشاہجیلانیبادشاہکوو الِد عالیکے مقامپر جانکر انکے لائقعز و اکر امبجالاتے تھے ۔
رو حانیتر بیتکافر ضمنصبیحضر تپیر صاحبنے خو باداکیااور خو بنبھایا۔

<u>حضر تمخدو مسعداللہکاحضر تخضر کو آواز دےکر بلانا</u>

شہر کھوڑ ا)جیسے کہنامسے ظاہر ہے)کھوڑ اقو مکیمیر اثز مینپر بسائیہو ئیبستیتھی،
جسپر مالمو یشیکے باڑ ے ہو اکر تے تھے اور شمالکیطر فدر یاکابہاؤ بھیہو اکر تاتھا۔در یا
کھوڑ اشہر کے شمالکیجانبپانچچھکلو میٹر دور)ستابو کے پاس)بہتاتھا۔مخدو ممعظمکے نو اسے
صاحبز ادہمیانسعداللہجو کہمجذو بتھے ،مخدو مصاحبانکیبڑ یجامعمسجدشہر کے شمالکی
جانبو اقعتھیجسکے لمبے مینار دو ر سے نظر آتے تھے ۔ایکدنصاحبز ادہمخدو ممیاں
سعداللہمجذو بکے دلمیناچانکخیالآیاکہدر یاکو یہانلاکر مسجدشر یفکے گنبدتک
پہنچاؤں۔اسلیے ایکلکڑ یکو گھوڑ ابناکر خو ددو ڑ کر در یاکے کنار ےآپہنچے اور و ہانپہنچکر
حضر تخو اجہخضر علیہالسلامکو بلندآو از سے پکار کر کہاکہ "اے خضر در یاسمیتمیر ےساتھ
چلیںتاکہدر یاکاپانیہمار ےناناجانکیمسجدکے گنبدو نتکپہنچائیں۔''یہکہہکر پہلے کیطر ح
لکڑ یکے گھوڑ ےپر سو ار ہو کر و اپسآکر کھوڑ اشہر مینسانسلی۔بسپھر ایساہو اکہاسیسال
در یاکاپانیاسصاحبز ادے مجذو بکیلکڑ یسے کھینچیہو ئیلکیر تکمتو اتر)مسلسل)بہتاہوا مسجدکے جنو بکیدیو ار سے آٹکر ایااور اس
کی سطحدیو ار کے بر ابر بلندہو نے لگی۔پانیکیسطح

مسلسلبلندددیکھکر اسصورتحالسے حضرتمخدومصاحبمعظمکوآگاہکیاگیا۔آپنے
فرمایاکہمسجدکے اوپروالےگنبدکےنیلاتارکر انہیںپانیمیںڈبویاجائے۔یہسنکرصاحب
زادہمجذوببہتخوشہواکیونکہمجذوبکاسخنخطانہیںہوسکتا)کہیںپانیاسطرحباقیشہر
کےباسیونکونہڈبودے)جبمسجدکےگنبدکےنیلاتارکردریاکےپانیمیںڈالدئیےگئے تبکہیں خیر ہوئی اور پانی کی سطح کم ہونا
شروع ہوئی اور باآلاخر پانی معمول کے مطابق بہنے
لگا۔آجتکجببھیکبھیسیلابعلاقہمیںآتاہےتواسوقتمسجدشریفکےگنبدکےنیل اتارکرپانیمیںڈالد
یجاتےہیںتوپانیرکجاتاہےاورسیلابآگےنہیںبڑھتا۔

مخدومعبدالرحمنشہیدؒکاکھوڑاسےہجرتکرنا

اندنوںباہمیرنجشکےسببسہتاقومنےکھوڑاقوموپراچانکحملہکردیا۔کھوڑاقوم،
سہتاقومکےحملہکیتابنہلاسکیاوراپناگاؤنخالیکرکےچلےگئی۔یہلوگدریاکےکنارے
جاکرآبادہوئےاوروہانکیاپنیزمیناورملکیتچھوڑدی)آجبھیخانبہادرمحمدایوبکھوڑو
کےبزرگونکیزمینیندریاکےکنارےموجودہیںاورخوددریاپارکرکےلاڑکانہشہرکےساتھ
ایکبستیمیںآبادہیںجسکانامانہوںنےاپنےمرشدکریم)حضرتمخدوممحمدLقلؒ)کےنام
سےمنسوبکیا۔اسبستیکوآجتک’’Lقل‘‘کےنامسےجانااورپکارا جاتاہے۔اسواقعےکے
بعد حضرت مخدوم معظم شہیدنے اپنے کھوڑا شہر کی جامع مسجد میں پانچ وقتکی نمازپڑھنا
چھوڑدیااورفرمایاکہزمیناپنےاصلوارثونسےلوٹیگئیہےلہٰذاکسیبھیناجائزقبضہکیہوئی
زمینپرنمازپڑھناجائزنہیںہے۔چنانچہکھوڑاشہرسےمغربکیسمتتقریباًتینچارمیلکے
فاصلےپرخلیفہجمعہکھوڑوکیجانبسےتقریباچالیسجریبزمینبمعکنواں)ذاتیملکیت)بطور
تحفہمخدومصاحبمعظمکونذرکیگئی۔زمینپرآپنےایککچیمسجدقائمکروائیاورپھروہاں جاکر آپ نے پانچوں وقت
کی نماز ادا کرنا شروع کی۔ آپ نے اس مسجد کا نام "مقام
الصلٰوۃ"رکھا۔فقیر جمعہکھوڑومخدومصاحبانکے مریدخاص،خلیفہ اورمحفلمینہمہ وقت

حاضر رہنے والے بزرگشخصتھے اور حضرتمخدوممعظم رحمۃاللہعلیہکیصحبتبابرکتکے

اثرکےتحتاور خاصتوجہاور فیضکے سببیڑے Lرفکاملاولیاءاللہکیصفونمیںشمار

ہونے لگے تھے۔آپ)سوتے خواہجاگتے)ہمہوقتحضور اکرم ﷺکیزیارتسے مشرفاور

مستفیضرہاکرتے تھے۔

فقہیLملہکاحلخودسرکاردوLلم ن ےفرمایا

ایکمشہورواقعہہے کہایکدفعہمخدومصاحبمعظمکے ہاں"مقدمہاسلام"درپیش

ہوا،اُندنوںشیدھیرکلہوڑونکیحکومتتھیاور نورمحمدکلہوڑوکاراجتھا۔مگرکہتے ہیںکہ

اسلامیحکومت،شریعتاسلامیکے اجراءکے دعوٰیاور اسحقیقتکاعلمہونے کے باوجودکہ

کھوڑاکے مخدومصاحبانکاخانوادہروشنضمیربزرگاِنِدینکاخانداناورخانوادہبنوہاشمکے ہاشمی

گھرانے سے تعلقرکھتاتھااوراسلحاظسے باعظمتوتوقیرتھا،تاہمکلہوڑودنیوییغضاورمخلوق

الٰہیکے رجوLتکے حسدکیبناپراسخاندانLلیمقامکیمخالفتاورمخاصمتپراترآیا،اور

اسوقتکیعنادیحکومتاوررکارپردازہروقتلڑنے مرنے کوتیارہتے تھے۔شایداسلیے

کہانہینخودپیریمریدیکے وسیلے سے حکومتحاصلہوئیتھی۔

دراصلقصہایکفقہیLملہکاتھاکہایکہندونے ایکمسلمانکواپنادینیبھائیکہاتھا

)اورکہتارہتاتھا)۔اسہندوپرحدشرعیجاریکرنیتھیمگرحکومتوقتسیاسیمصلحتکیبناپر

اسہندوکیطرفداریکرنے لگیاوردلیلیہپیشکیگئیکہتبتکہندو)بنیا)کواہلِدین و

مشائخکراؔمکے حوالے برائے نفاذِتعزیرِشرعینہینکرینگے،جبتکتازہفتوٰیجسپرخود

حضورانورمالککوثر ﷺخودگھرکے مالک)کیمہرتصدیقثبتہو پیشنہینکیجاتی۔انکے

خیالمینشایدیہامرناممکناورنہہونے والاتھا۔ اسلیے اسناممکن باتکاسہاراالینے لگے۔

مخدومصاحبمعظمکوجبسرکارسندھکیجانبسے اسشرطکیاطلاعملیتویہسنتے ہیآپپر

وجدکیکیفیتطاریہوگئیاورمسلمانونکیعظیممجماعتجوآپکیخدمتمینموجودتھیان

کیطرفمخاطبہوکرفرمایاکہہےکوئیہماریاسجماعت کا نیکبختجو اسفقہیروایت
پرحضورپرنورسروردوLلم کےﷺبارLلیمینپہنچےاورمہرنبوتتصدیقکےطورپرلگواکرلے
آئے۔خوشقسمتیسےجمعہکادنہیتھا۔حضرتمخدومLلیمقامکایہاشارہسنتےہیخلیفہفقیر
میانجمعہکھوڑوجماعتمینسےادبکےساتھہاتھباندھکراٹھکھڑےہوئے۔''قبلہحکم
فرمائینتومینیہکامسرانجامدوں۔'')آپنےفرمایا:)خلیفہجائیں!وہمسجدنبویمبارکمیں
روضہ اطہر میں حضور ہادی اعظم نور مجسم سرور کائنات کیﷺخدمت اقدس میں حاضر
ہوئے۔حضور نےﷺپررحمتوکرمکینظرفرمائیاورشفقتفرماتےہوئےاسصحیحفقہی
روایتپرتصدیقًامہرنبوتثبتکرکےخلیفہصاحبؒکےحوالےکی۔خلیفہجمعہ،اللہکریمرب
العالمینجلمجدہاوراسکےمحبوبحضورخاتمالنبیین،سیدالمرسلین،رحمۃللعالمین کے ﷺ
شکریہکیادائیگیسےرطبالبیانوعذباللسانہوکراسیوقتواپسآکرحضرتمخدوم
معظمرحمۃاللہتعالیٰعلیہکیخدمتمینحاضرہوئےاورتصدیقکےطورپرمہرنبوتلگیہوئی
صحیحفقہیروایتلاکرآپکےحوالےکی۔یہدیکھکرحاضرینمحفلمینسےہرایکنےنہایت
حیرتاورتعجبکےساتھخوشیکااظہارکیااورہرایکشخصدلوجانسےمخدومصاحبمعظم
کیعظمتکاقائلاورفرمانبردارہوگیااوراسطرحآخرکاروہاسلامیمقدمہفتحونصرتکے
ساتھاپنےانجامکوپہنچا۔حضرتقبلہمخدوممعظماشاعتشرعی امربالمعروفاورنہیعن المنکر کے سلسلے میں بڑی
جدوجہداورکوشش کیا کرتے تھے۔ بدعت اور گمراہی کو جڑسے
اکھاڑنےمینمصروفرہاکرتےتھے۔

222کوڑونکیسزااوربیلبھیذبحکرنےکاحکم

ایکدنکاقصہہےکہ"اقیداس"کےنامسےظاہریمجذوب،کافرونکےلباسمیں
ایکبیلپرسوارہوکررمضانالمبارککیستائیستاریخکودنکےاجالےمینظاہرظہورکھوڑا شہرمینسربازارحُقہپیتےہوئےواردہوا۔

"جیمیر اناماقیداس"ہے۔لوگوننے اسبریحر کتپر اسے بہتملامتکیااور اس غیرشرعی
حرکتسے روکامگروہباز نہآیا۔بالآخر یہباتحضر تمخدوممکرمتکپہنچائیگئی
۔آپنے اپنے خلیفہکوبھیجاکہجاکر اسے اسحرکتسے منعکرو۔اگر نہمانے تواسے شرعی
تعزیردیں۔خلیفہجماعتکے ساتھگیااور اسے جاکر منعکیامگروہباز نہیںآیا،جسپر خادمنے
چاہاکہاسے شرعیسزادیجائے۔ہردفعہجیسے ہیچابکلگانے کیکوششکیتووہہاتھسے گر کر
کچھفاصلے پر جاگرا۔یہماجرامخدومصاحبقبلہکوبتایاگیا،جسپر آپنے فرمایاکہدوبارہاسکے
پاسجائیں،ہمیہانسے دمکلامکرتے ہیں۔إنشاءاللہاسکافر کیپہکافرانہقوتکافورہو
جائے گیاورخودکومزیدپناہنہدے سکے گا۔

اسکے بعدخلیفہصاحبنے جیسے ہیاسے ڈنڈامار اویسے ہیوہچکر اکربیلسے فرشپر
آکرگرا۔پھر اسے پکڑکر مخدومصاحبمعظمکے سامنے لاکھڑاکردیاگیا۔مخدومصاحبنے
اسکیغیرشرعیحرکاتپربطورتعزیراسے دوسوآٹھکوڑے مارنے کاحکمجاریکیا۔جسپروہ
شخصچیخکربولاکہہرایکدرّےکے عوضآپمیںنسے ہرایکقتلہوجائے گا۔یہسنکر
مخدومLلیمقامنے فرمایاکہاچھادوسوبائیسکوڑے لگاؤاوربیلبھیذبحکرو۔اسپراقیداس چیخ کر بولا کہ جوشخص
بھیمیرےبیل کی بوٹی کھائےگا وہ قتل ہوجائےگا۔جس پر مخدوم
صاحؒبنے فرمایا:جوکوئیبھیتمہارے بیلکاگوشتکھائے گااسشخصپر)اللہکے حکمسے(دوزخکیآگحرام ہے۔آخراسشخصکو
بطورتعزیردوسوبائیسکوڑے بھی لگائے گئےاور
بیلبھیذبحکرکے کھایاگیا۔سزاپانے کے بعدوہنامنہادفقیروہاںسے رفوچکرہوگیا۔بہتسے
لوگوننے اسنکیپھیدیفقیرکے قولسے ڈرکرگوشتکھانے سے گریزکیا۔مگرمخدومصاحب
کیمحفلکیتقریبمیںنبڑے ایماناورایقانکے ساتھگوشتبڑے مزے سے کھایاگیا۔

حضرتمخدومصاحبکاقولپوراہوااورامرِ الٰہیسے جیساکہآگے بیانہوگاکہصرف انہیلوگوںنے حضرتمخدوممعظمکے ساتھجامشہادتنوشکیااورشہیدونکے لئے جنت واجباوردوزخحرامہے۔

فرزندارجمندکیوفاتپرمخدوممعظمکاردعمل

حضرتمخدوممعظمکے ایکفرزندجنکانامممحمدرفیقتھاجوکہLلمفاضلاورنہایت فیضمندہواکرتے تھے۔جسمینخوشبختیاورناموریکیتمامنشانیانموجودتھیں۔حضرت مخدوممعظمکوانسے بے حدالفتتھیچنانچہآپکے نامپربہتساریوصیتینلکھکررکھی ہوئیتھیں۔مگراللہتعالیٰکوکچھاورہیمنظورتھا۔جیسے ہیآپکے فرزندارجمندبلوغتکیعمر کے قریبپہنچے توخدائے عزوجلکیطرفسے صدائے ارجعیپرلبیککہااورروحکاپرندجسم کے پنجرے سے پروازکرکے اعلیٰعلیینکے پاکگھونسلے مینجاکرآرامیدہہوگیا۔اساچانک انتقالکے سببحضرتمخدومLلیمقامپروجدکیکیفیتطاریہوگئیاوراسوجداورجذب والیکیفیتمینفرمانے لگے کہوہفرزندارجمندکوہرگزدفننہینہونے دینگے یاتوحقتعالیٰ اسکووہینکاوہیزندہکردینیاہمیناسکاعوضعطاکریں۔پوراایکدناسکشمکشمینگذرا۔ جگرگوشۂ حضرتمخدومالمخادیمکاجسدمبارکجوں کا تونصحیحسلامترکھارہا۔ آپکے خلفاء، آپ کےگاؤنکے عوام،گھر کے افراد، خویش ،درویش ، شریف شرفاء اور دوسری قومونکے سردارونے ہرطرحسے حضرتمخدوممعظمکیخدمتاقدسمینعرضو معروضپیشکیاکہقبلہLلم!یہسنتخیرالبریہحضورپرنورمحبوبکبریاسیدالمرسلین،آقائے دوجہاں ﷺ۔خودسرورکائناتعلیہافضلالصلواتوالتحیاتکے فرزندارجمند بھیاس راہربانیکے راہیہوئے ہیں اورآپخود بنفسنفیساسہارکے موتیہیناورحضورآقائے نامدار ﷺاپنے فرزندکیجدائیپرصبراختیارکرکے رضابرقضاکاسبقدیاہے۔

علیہ السلام

حضور انور ﷺ کی مخدوم صاحب کو دو بیٹوں اور ان کا حکی بشارت

حضرت مخدوم مکرم کی حالت اور کیفیت میں کسی قسم کی بھی تبدیلی نہیں آئی۔ رات کے

آخری حصے میں حضور انور علیہ اشرف الصلوٰۃ و التسلیمات اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے دیدار

اور مشاہدہ مبارک سے مشرف ہوئے۔ حضور انور کون و مکان کے سرور ﷺ نے مخدوم عالی مقام

کو بالمشافہ یہ خوشخبری دی اور وعدہ فرمایا کہ جلد ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو دو فرزند عطا

فرمائے گا، ایک کا نام نامی اسم گرامی "محمد" اور دوسرے صاحبزادے کا اسم گرامی احمد، رکھا

جائے۔ وہ دونوں زمانے کے قطب بنیں گے اور مزید مشکی قوم) جس قوم کے اس وقت کے

سندھ کے حاکم کلہوڑے مرید ہوا کرتے تھے بالخصوص نور محمد کلہوڑو تو انسے کمال عقیدت

رکھا کرتے تھے) کے ایک باکمال بزرگو حضرت میاں حاجی کی صاحبزادی پاکبی بی

معصومہ کی نسبت ان کا حضرت مخدوم معظم کے ساتھ خود حضور ﷺ نے مقرر فرمائی اور اس

جانب حضرت میاں حاجی مشکی کو بھی اپنے دیدار سے مشرف فرمایا بذات خود بہ زبان صدق

ترجمان آپ نے خود فرمایا کہ اے میاں حاجی آپ اپنی دختر نیک اختر حضرت مخدوم المکرم

میاں عبد الرحمن کے حق ان کا حمید دیں۔ الغرض صبح ہوتے ہی حضرت مخدوم عالی مقام پر غلبہء

حال و جذب و کیف و الی حالت) کیفیت) دور ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور سپاس بدرگاہ عالی جاہ

حضرت محمد مصطفی ﷺ بیان کرتے ہوئے صاحبزادہ مرحوم مغفور کی تجہیز و تکفین کے کام کو سر

انجام دیا۔ چند دن گزر جانے کے بعد حضور سرورِ کائنات ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت مخدوم

عالی مقام کی شادی حضرت میاں حاجی مشکی کی پاک معصوم صاحبزادی سے انجام پائی اور اللہ

تعالیٰ نے آپ کو دو فرزند دلبند ایک دوسرے کے بعد عطا فرمائے۔ آپ نے بڑے صاحب

زادے کا نام بحکم نبوی محمد) جو بعد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے تقدس اور

احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بجائے محمد کے اس میں یکا اضافہ فرما کر محمدی) بمعنی محمد رسول اللہ ﷺ

کا پیروکار اور غلام) اور اسی طرح دوسرے صاحبزادے کا احمد کے بجائے حضور نبی اکرم

ﷺکے اسم گرامی احمد کی طرف نسبت کے ساتھ "احمدی" (بمعنی احمد مصطفی ﷺ کا پیروکار) بطور

نام رکھا گیا۔ صاحب زادگان کو ابھی اس دنیا میں آئے ہوئے دو سال ہی گزرے تھے کہ

حضرت مخدوم معظم کی شہادت کا واقعہ رونما ہو گیا۔ حضرت مخدوم معظم کی شہادت کا سبب تو وہ

ذاتی تنگ اور عناد ہوا جو کہ حاکم سندھ نور محمد کلہوڑو کے دل میں حضرت مخدوم محترم و مکرم کی

عوام میں مقبولیت اور اس عظیم شخصیت کی طرف خلق خدا کی رجوع دیکھ کر پیدا ہوا تھا اور وہ

صاحب حضرت مخدوم معظم کی ذات بابرکات سے خطرہ محسوس کر رہا تھا کہ کہیں سندھ کی

حکومت میرے ہاتھ سے نہ چلی جائے۔ کیونکہ یہ اہل اللہ خدا رسیدہ درویش، حاکم سندھ کی کوئی خاص غرض اور پرواہ بھی نہیں

کیا کرتے تھے اور خوشامد بر آمد سے کوسوں دور رہا کرتے

تھے (جیسے کہ اکثر اہل اللہ بزرگوں کا شیوہ ہوا کرتا تھا اور ہے کہ آئمہ دین، سلاطین وقت سے

ہمیشہ دور اور لاابالیت کا مظاہرہ کرتے ہیں تا کہ برے کرتوتوں کے پاداش میں کہیں یہ بزرگ

درویش، اللہ تبارک و تعالیٰ کی پکڑ کے شکار نہ بنیں)۔ بہر حال امر شہادت کا محرک در جذیل

واقعہ ہوا۔

روہڑی کے سادات کی مخدوم معظم سے ارادتمندی

روہڑی شہر کے سادات میں سے حضرت حیدر شاہ حقانی سے جن کا مقبرہ متبرک روہڑی

شہر میں موجود ہے جو کہ ایک مشہور زیارت گاہ ہے کی اولاد میں سے حضرت سید میاں یعقوب

شاہ، حضور رسالتمآب ﷺ کے ارشاد عالی کے مطابق حضرت مخدوم عالی مقام کی ارادتمندی

اختیار کی اور تعلق خاطر روا رکھا۔ برائے طلب دعا حضرت مخدوم معظم کی طرف ہی متوجہ ہوا کرتے تھے۔

اس طرح کسی بھی دینی یا دنیاوی حاجت روائی کے لیے بھی رسائی صرف مخدوم

صاحب تک ہی ہوا کرتی تھی۔ یہ بات سننے میں آئی کہ حضور اکرم نور مجسم سرور دو عالم ﷺ کے

جز (مطہر) بالمبارک) کو ظاہر کرنے کا کام بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے حضرت مخدوم

العالم کے ہی سپرد کیا گیا تھا۔ اسی وجہ سے روہڑی کے سادات کی حضرت مخدوم معظم سے

ارادتمندیکمالدرجے پرپہنچیہوئیتھی۔اسقدرکہحضرات رحمھم اللہ تعالیٰاپنے باغاتیا
زرعیزمینکیفصل)اناج،سبزیاں،میوہجاتوغیرہ) خودبھیتبتکنہینچکھتے تھے جب
تک وہ فصل وغیرہ سوغاتکے طور پر حویلی کے دروازےتک نہ پہنچادیتے۔ نہصرفیہ
صاحبزادونکے طہر)ختنے)عقیقہوغیرہیاخاندانمیںشادیمرادیپاکسیخیراتفیسبیل
اللہکیدیگیںبھیکھوڑاکے مخدومصاحبانکیمسجدکے دروازےپرپکائیجاتیتھیں۔

نور محمدکلہوڑوسے مخدوممعظمکیملاقات

ایک موقع پر ایسا ہواکہجیسےہیروہڑیکے سادات کی معصومات پاککا کجاوہ کھوڑا شریفمیںآکرحضرت
مخدوممکرمکیحویلیپرمنزل اندازہوا۔ دراصلواقعہیہہواتھاکہ
بعضنامعلوموجوہاتکیبناپرنورمحمدکلہوڑوسرکارکے حکمسے روہڑیکے ساداتکے باغات اورزمینونسے متعلق پہلے سے
جاری شدہ متصرفی اور ملکیت کے پروانے اور محصولاتو
واجباتکے Lفینامے ،یکلختمنسوخاورموقوفکرد یگئے تھے۔اسیطرحخیرات
خورانیکے احکامبھیواپسلے لیے گئے تھے۔لہٰذاساداتکراماہلِخانہسمیتحضرتمخدوم
معظمکے پاسیہشکایتگوشگزارکرنے کے لیے آنے کیزحمتکیتھیاوراسکے لیے آمادہ
کیاکہسندھکے حاکمنورمحمدکلہوڑوکے دارالخلافہ(CAPITAL)خداآبادتشریففرماہوکر
سفارشکرکے منسوخشدہپروانے ساداتکے نامپردوبارہبحالکروائیں۔
مخدوم صاحب معظم نے معذرت کی کہ اس سلسلے میں ہمیں تکلیف نہ دیں تو بہتر
ہوگاکیونکہنورمحمدکلہوڑوایکناشناساورناسپاسشخصہے۔اسسے کسی بھیاچھائیکیامید
نہیںکرسکتے ،مگرساداتمعصوماتاپنیباتپرڈٹیرہیں۔بالآخرساداتکرام کے اصرارسے
مجبورہوکرمخدومالمعظمنے اسطرفروانہہونے کاقصدکیا۔دوسریطرفسرکارپیرچہ
نویسنے حضرتمخدومالمعظمکیسواریکیروانگیکے متعلقحاکِمسندھنورمحمدکلہوڑوکوپیشگی
ساریباتپہنچادی۔یہملاقاتایسیدوشخصیاتکے درمیانہوناتھیجنمیںسے ایکشخصیت

دنیاویاورظاہریحکومتکیسربراہتھیتودوسریشخصیتدینیاورباطنیحکومتکیتاجدار۔

ویسےبھیاستغناوالےاہلدلبزرگونکینظرمیندنیاویفرمانرواؤنکیحیثیتکبھیاعلیٰ

نہینرہیچاہےوہکتنےبھیطمطراقاوردبدبےکےمالکہیکیونہہوں۔چنانچہایساہیہواکہ

حضرتمخدوممعظمنےنورمحمدکلہوڑوکیشانباناوراسکیشہنشاہیتکیذرابرابربھیپرواہنہ

کی۔جیسےاسبارےمینکیگئیگفتگوسےثابتہورہاہے۔نورمحمدکلہوڑواپنےشاہانہومتکبرانہ

طمطراقکوقائمرکھنےکیہرممکنکوششکرتےتھےاورکسیبھیبڑیشخصیتکااسکیپیشوائیپا

پذیرائیکےلئےاستقبالکرنااپنےلیےقِصرشانکاباعثگردانتےتھےاورکسیسےن ؑعلی گرہوکر ملنےکاتوسوالہیپیدانہینہوتاتھا۔

مگریہLملہکچھاورنوعیتکاتھا۔اسنےاپنےخاص

مقربصلاحکارونسےصلاحمشورہکیاکہمخدومصاحبایکتوہاشمیگھرانےکافردفریدہے

دوسرایہکہسندھکاایکعظیمتریندینیپیشواہے،کوئیایسیراہسوچکربتائینکہباتکاحل

نکلآئےاورباتبھیرہجائے۔انکیعزتافزائیمینبھیکوئیکمینہآئےاورہمارااصول

بھیبرقراررہے۔یہترکیبسوچیگئیکہجیسےہیحضرتمخدومالمخادیمکیسواریدربارکی حدونمیں داخلہوجائے

اسیوقتسندھکے والی حکمران اپنےتوشہ خانے کیطرفچلے

جائیں۔اسطرحدربارکےدوسرےامراءووزراءکےساتھخودحضرتمخدوممعظمومکرم

والیءسندھحکمرانِوقتکوسلامیدینےپرمجبورہوجائینگےاورکھڑےکھڑےاگرحاکِموقت

نےمرحباخوشآمدیدکہیتواسمینکوئیخاصباتنہیں۔اوریہتوحاکِموقتکیمہربانیمانیجائے

گیاوررمانپھربھیاونچارہےگا،مگرموقعپرقصہہیالٹاہوگیا۔حضرتمخدوممحترمنےنورمحمد

کلہوڑوکیمسندخالیدیکھکرنفلینمازکینیتکیاورنمازپڑھنےمینمشغولہوگئے۔جبکہحاکِمسندھ

نورمحمدکلہوڑواستازہترینصورتحالسےبالکلناواقفتھے۔اسصورتحالسےکوئی

بھیانہینآگاہیامطلعنہکرسکا۔دربارمینداخلہوکرمسندنشینہوئےاوراسصورتمیں

حضرتمخدوممعظمصاحبکےعلاوہدوسرےدرباریآدابِبجالائےاورجبمخدومصاحب

قبلہنماز سے فارغہوئے توخودحاکموقتاپناتختچھوڑکرآدابجالانے پرمجبورہوگئے اورپھر
دربارپرسموروا جپرایکلکیرکھچگئی۔حاکمسندھاپنے تختسے اترآئے تودرباریونکوبھی
اٹھناپڑااوراسطرحمخدومصاحبمعظمکے لئے خصوصی شاہیآدابجالائے گئے۔بہر
حالاسطرحخوشمرحبااوررسمیخیروLفیتوالیگفتگوکرنے کے بعدمخدوممعظمنے میاں صاحب
والیءسندھسے ہمکلامہوکرپوچھاکہ"اے میانصاحب!سناہے کہآپنے اپنے
پاسبہترینکتے رکھے ہوئے ہیں؟'' حاکِمسندھسمجھے کہشایدحضرتمخدومصاحبکوبھیشکارکاشوقہے۔آپنے جواب
مینخوشیخوشیفرمایاکہہاں!مختلفملکونکے اعلیٰنسلکے کتے موجودہینکوئیخراسانیتوکوئی
گجراتیوغیرہوغیرہاگرحکمہوتوبہتریننسلکے کتے آپکیپسندکے مطابقآپکیخدمت
مینپیشکئے جائیں۔جسپرمخدوممحترمنے جوابمینفرمایاکہہمیںاسنجسجانورکیکوئی
ضرورتنہینہمینتوحضوراکرم ﷺ کافرمان Lشانیادآرہاہے کہوہشخصجوکوئیصدقہو
خیراتکے طورپرکوئیچیزدےاورپھراسے واپسلے لے تواسکیمثالایککتے جیسیہے۔
ہماسطرحسمجھے کہمیانصاحبنے کیونکہ کافیکتے پالرکھے ہینلہٰذا انکیصحبتکے
باعثمیانصاحبپربھیانکیLدتکااثرہوگیاہے۔ایسالگتاہے کہوہعطیاتوہدایا جوکہ
خود انکے بزرگساداتوغیرہکو پہنچاتے رہے یا دیگر سندیں،جاگیرینجوکہپہلے گذرے
ہوئے حکمرانونکیطرفسے سندھکے چند بزرگگھرانوناورساداتوغیرہکوعطاکیگئی
تھینانسے وہبھیچھینلیگئیہیںاوروہحقدارونکوواپسنہیندیجارہیہیں۔

ہمارا کام تو صرف حقیقت گوش گذار کرنا ہے۔سو ہم نے کر دی ہے وماعلینا
إلاّالبلغ!یہکہہکردLئے خیرمانگکرحضرتمخدومصاحبقبلہاٹھکھڑےہوئے اورخدا
حافظکہہکرواپساپنیقیامگاہکھوڑا شریفتشریففرماہوئے۔دوسریطرفیہگفتگوحاکِم
سندھمیانورمحمدکلہوڑوکے دلمینتیرکیمانندپیوستہوگئیاورگمانیقینمینبدلنے لگاکہ

شایدمخدو مصاحبخو دمیریحکو متپر قبضہکرنے کاپختہار ادہکر چکے ہیں۔شایدکوئیبے حد بڑی جماعت بصورتِ فوج
جمع ہو چکی ہے جسنے انہیں حکومتِوقتسے اسحدتکبے
خوفاور بے باکبنادیا ہے کہ گھر آکر عیندربارِ حکومتمینامراءو مصاحبینکے درمیان
ایسے کڑوے الفاظاپنیزبانسے نکالنے سے بھیباز نہر ہے۔انہینجباسباتکاپتہچلاکہ
آسپاسکے راجہ،مہار اجہو غیر ہاتنیعقیدتمندیو ار ادتمندیر کھتے ہیناور بے حداحترامو
اکرامبجالاتے ہیناور احکامبجالانے کے لیے صرفاشارے کے منتظر ہوتے ہیناوریہبھیکہ
کبھیکبھیوجداور جذبو الیکیفیتمینکئیلوگونکو حکومتاور مملکتکے پروانے یہکہہکر
عطافر مار ہے ہینکہ "مالکالملکمنم") یعنیمینہیملککامالکہوں) یہسار یحقیقتینملکر
میانصاحب کے دلمینمخدو ممعظمسے انتہائییغضاور عنادکاباعثبنیناور وہیہسمجھے کہ
مخدو مصاحبمجھسے حکومتو سلطنتضرور چھینلینگے۔اسلیے فیالحالاسمصیبتکو
سر سے ٹالنے کے لیے بظاہر اپنے میر منشیکو حکمدیاکہحضر تمخدو مصاحبمکر مکیر ہائشگاہ
پر سلطانیمہر لے کر جاؤاور جنپر و انونکیبابتاور Lفینامو نکیبحالیکینسبتجو بھیحکم
کریناسکے مطابقحکمنامے لکھکر مہر لگاکر حوالے کر کے آجاؤتاکہہمارے ہانسے رنجیدہ
خاطر واپسنہجائیں۔اسطرحاللہتعالیٰکے فضلو کر مسے ضبطشدہپر وانے اور منسوخشدہ
Lفی نامے بحال ہوئے۔حضر تمخدو ممعظم اپنی حویلی کیطر فواپس روانہہوگئے۔ کچھ
عرصے کے بعدنور محمدکلہوڑو کے دلمینحضر تمخدو مالملککے خلافدلمینبیٹھاہواز نگ
ظاہر ہوگیاعملاًحکو متیعملدار ونسے بھییہباتچھپینہر ہیاور وہبھیانکینظر مینسر خرو
ہونے کے لیے دن رات بہانے کی تلاش میں رہتے تاکہ حاکمِ وقت کیخُوشنودیحاصلکر
سکیں۔آخر کار ایکدنایساہواکہروہڑیعلاقے کے کار دار معینڈیتھو) ڈیقو مکافرد) کوایسا
بہانہمیسر ہواکہجسکو استعمالکرنے سے نور محمدکلہوڑو کے اندر کیاآگاور بدلالینے کاایک
سبببنگیا،جسکے نتیجے کے طور پر اچانکحضر تمخدو ممعظماور انکیجماعت) چندمحدود

ساتھیوں) پر لشکر کشی کر کے مسجد میں موجود اللہ کے ذکر و فکر میں مشغول دو سو بائیس) 222)
اشخاص خاص کو اور خود حضرت مخدوم معظم کو چند رشتہ دار خلیفوں اور مصاحبوں سمیت بالکل
بے گناہ قتل کیا گیا۔ اس طرح ایک تاریخی خوار یو خرابی حاکم وقت) سندھ کے والی) نور محمد
کلہوڑو کے دفتر اعمال میں داخل ہوئی اور جماعت خاص ان خدا حضرات شہداء کرام رحمھم اللہ
تعالیٰ اجمعین کو شہادت فی سبیل اللہ کے اعلیٰ درجات سے سرفراز کیا گیا۔

مخدوم المخادیم حضرت مخدوم عبدالرحمٰن شہید کی شہادت کا واقعہ

مخدوم المخادیم حضرت عبدالرحمٰن شہید فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت باسعادت کا
تفصیلی واقعہ اس طرح ہے کہ شہر کھوڑا کے قریبی گوٹھ" حاجی منگی" کا ایک غریب باشندہ داد
رسی کے لیے مخدوم صاحب معظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی بیوی)جو شادی بیاہ کی
عورتوں کی محفل میں ناچنے گانے والی تھی) جسے اپنے شوہر سے اور غریب شوہر کو اس سے محبت
تھی۔ اس عورت پر کھوڑا شہر کے قریبی گوٹھ "ساعدی" کا رہنے والا ایک سید زادہ عاشق ہو گیا۔
وہ یہ خواہش رکھتا تھا کہ اس عورت کو زبردستی اپنے پاس بٹھائے رکھے۔ اس غریب مسکین گاؤں کے بے بس شخص کو کوئی اور راستہ
نظر نہ آیا تو وہ شخص اس سید نوجوان کے خلاف حضرت
مخدوم معظم کے پاس فریاد دینے کر آیا کہ خدا کے واسطے ہمیں برباد ہونے سے بچایا جائے۔ وہ
اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے کر آیا اور حویلی میں لا کر مخدوم صاحب کی اپنی حویلی میں رہا اور درخواست کی کہ
اسے کسی طرح بھی مذکور شخص کے ظلم اور زیادتی سے بچایا جائے۔ مخدوم
صاحب نے اس شاہ صاحب کو بڑے بزرگ سادات کے ہاتھوں ہر طرح فہمائش کروائی کہ وہ
اس غیر شرعی قبیح کام سے باز آئے کیونکہ کسی بھی غیر محرم عورت پر بری نظر ڈالنا ایک کبیرہ گناہ ہے۔
البتہ اگر شوہر) کسی سبب) اپنی ذاتی مرضی اور رضا و خوشی سے) بغیر کسی زور و ظلم
کے) اپنی عورت کو شرعی قانون کے مطابق "طلاق" دے کر فارغ کر دے اور وہ عورت طلاق
والی عدت بھی پوری کرے پھر اگر وہ عاشق اس طلاق یافتہ عورت سے عین اس کی مرضی اور

شریعتکے مطابقنکاحکرےتو اسکیاجازتہے۔ بزرگوننے اسشاہصاحبکوبہت سمجھایا مگر شاہ صاحب اپنے
برے ارادےسے باز نہیں آئے۔بالآخر مخدوم معظم نے اس
فریادیشخصاور اسکیگھروالیکواپنے ایکمعتبر اور معتمددلیر شخصزیرکنامیرو بیاور ایک
اچھیخاصیجماعتکے ساتھاپنے تحریرکردہخطکے ساتھروہڑیکے کاردار)مختیارکار)معین ڈیتھو، کیطرف روانہ کردیا
تاکہ وہ قانونی طور پر اس معاملے کو دیکھے۔ دوسریطرف اس
نوجوانسیدکوبھیکسیطرحسے اسباتکیخبرہوگئی۔اسموصوفنے سوچاکہاگریہ معاملہ
حکامتکپہنچگیاتو اسکےلئے کوئیمشکلکھڑیہوسکتیہے۔لہٰذا اسنے اپنے اوباشقسمکے
ساتھیونکے ہمراہحضرتمخدومصاحبمعظمکے بھیجے ہوئے قافلے کاتعاقبکیااور اسے
حضرتشاہجاڑیؒلکیدرگاہمبارککے پاسپہلے لوٹااورپھرکہاکہیہعورتہمارے حوالے کر
دوورنہڈنڈےمارمارکرزبردستیاسے یہانسے لے جائینگے۔مخدوممعظمکے خادم)مرید
خاص)میانزیرکبروہینے بہتسمجھایاکہبابا!!ہماسے روہڑیشہرکے کاردار)مختارکار)
معینڈیتھوکے پاسپہنچانے جارہے ہیں۔آپچاہیںتو اسے قانونیطورپرحاصلکریں۔جبتک
ہماسکومنزلمقصودتکنہپہنچائیں۔آپکے حوالے نہیںکرسکتے۔باقیاگرجھگڑاکرناہےتوبسم
اللہ!جھگڑےکیشروعاتآپہیکررہےہیں،ہمنہیںکررہے۔ہمارےپاسوپیناہمینہے۔
دوسریطرفوہسیدبھیاپنیضدپرقائمرہا۔بالآخرنوبتجھگڑےتکپہنچی،کچھاسطرفکے
لوگزخمیہوئے توکچھاسطرفکے لوگزخمیہوئے۔اسجھگڑےمیںسائدیوالونکی
طرفسے ایکشخصسیدواصلشاہشدیدزخمیہوگئے جسکیوجہسے فیالحالجھگڑاٹلگیا۔
دوسریطرفمخدوم معظم کی جماعت بھی "سام"سمیت واپس کھوڑا شریف پہنچی اور تازہ
صورتحالسے آگاہکیا۔وہاںپراسساداتنے یہچالچلیکہزخمیواصلشاہکوپالکیپراٹھا
کرمظلومانہانداز میںپہلے معینڈیتھوکے پاس روہڑیپہنچے اورمخدوممعظمکے خلاففریادی ہوئے۔معین ڈیتھو تو پہلے ہی
موقع کی تلاش میں تھا،کیونکہ یہ حاکم سندھ پر سر خروئی اور

حاصلاتکابالکلسنہریموقعہوا۔سوائے کسیجانچپڑتالکے یکطرفہطورپرکاردارِسرکار
معینڈیتھونے مخدوممحترمکے خلافملکمینفساد،ڈر،خوفاورجھگڑاپھیلانے کے الزاممیں
حاکمسندھکیطرفرپورٹتیارکرکے بھیجدیاورمشورہدیاکہمخدومصاحبکے اسابھرتے
ہوئے فسادکوشروعمینہیاگرنہدبایاگیاتوپھراسجھگڑےکوختمکرنانہایتمشکلہوجائے
گانورمحمدکلہوڑوکوتوکسیبہانے کیتلاشتھی۔چنانچہ بغیرکسیدیرکے ایکفوجیسالار"داؤد"
نامیایکقصاب)جسکے بارےمینکہتے ہینکہسہونشریفوالےہنودقصائیکیاولادمیں
سے تھا(انکے ساتھتقریباًچارہزارلشکرکودرگاہکھوڑا شریف کےبزرگانمخادیمکرام کی جانب
روانہکیا۔حکمیہتھاکہکسیبھیطرح مخدومخاندانکینسلکشیکرنیہے۔حکمملتے ہی
ظالمونکالشکرکھوڑاشریفآپہنچااورآتے ہیشہرکیناکہبندیکردیگئیاورحضرتمخدوم
معظمکیطرفسے مقابلہکرنے کے لیےباہرمیدانمیںان کےآنے کاانتظارکرتے رہے۔
اگرمخدوممعظمچاہتے توبہتلڑائیجھگڑاہوتااورباتخونخرابے تکجاپہنچتی۔اہالیانِاسلام
جوقدرجوقحضرتمخدوممعظمکے جھنڈےتلے جمعہوچکے تھے اوراپنیجانیندینپرفدا
کرنے کوتیارکھڑےتھے اورجہادفیسبیلاللہکرنے کے لیے آمادہاوربےقرارتھے۔بس
حضرتمخدوممعظمکےاِذناوراشارےکے منتظرتھے۔مگرمخدومصاحبچونکہخودایک
صاحبشِریعتشخصیتتھے اورانکاایکمسلمانحاکمکے خلافخروجکرنے کاکوئیارادہ
نہینتھالہٰذاحضرتمخدومصاحبنے اپنیطرفدارجماعتکویہکہہکرواپسکردیاکہہمیں
ایکمسلمانکودوسرےمسلمانسے لڑواکرانہینمرواناز یبنہیندیتاکیونکہ یہاںایساکوئی
دینیمسئلہدرپیشیازیربحثنہینہے۔حاکموقتنے کسیغلطفہمیمینہمپریہلشکربھیجاہے۔
اگرتحقیقاتکرواتے توپھربھیہمینصفائیکابھرپورموقعملتااورشایدپھریہنوبتنہآتی۔مگریہ
یکطرفہکارروائیحاکِمسندھکیطرفسےہے اوراسکاوبالانہیپرہے۔ہمتواس کیLملے
مینصرفصبرورضاکامظاہرہکرناچاہتےہیں۔ اللہتعالیٰسے ہمہمیشہجسشہادتوالینِعم

عظمیٰ کے سوالی رہے ہیں اسکیا جاتا اور حاصلات کیے عنایات ہورہی ہیں۔ اگر اسعادت
کبریٰ کے حصول کی گھڑی آن پہنچی ہے تو الحمد للہ! ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ اسطرح شہید
اعظم امام عالی مقام سیدنا حسین بن علی علیہ السلام کی غلامی کا تاج ہمارے سر پر سجایا جائے گا اور ہمیں
بھی جماعتِ شہدائے کربلا کی صف میں جگہ ملے گی اور ہمیں انامیں شمار کیا جائے گا۔ اگر ایسا ہو
جائے تو پھر اور کیا چاہیے، لاکھوں تاF نر بمنا نذو الجلال والإکرام عزو جل کے! مگر یہ لشکر
اگر کسی اور غرض سے آیا ہے تو اسکا بھی ابھی پتہ چل جائے گا۔

الغرض دو سو پندرہ (215) آدمی حضرت مخدوم صاحب کے خاص الخاص مقربین جماعتی
اور حمایتی کسی بھی طرح سے حضرت مخدوم صاحب کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔ جنمیں
خود اپنے گھرانے کے مرد حضرات بعض شہر اور قرب و جوار کے سادات عم، کاملانِ علوم
عرفان، حفاظ کرام، صاحبان فضل وایقان، جمیع بدو زاہد بزرگ تھے۔ وہ تمام حویلی کے باہر آکر جمع ہوگئے، حضرت
مخدوم صاحب باہر تشریف لائے، آکر حاضرین سے مخاطب ہوئے اور
فرمایا۔"اے عزیزانِ من! ہمارا مقصد ملک گیری یا دنیاوی جاہ و جلال یا مال و متاع حاصل کرنا ہر گز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی فساد ف
الارض کا خیال دل میں پالا ہوا ہے۔ یہ شہادت کی سعادت تو
ہم نے دلی دعاؤں سے بذات خود طلب کی ہے۔ ہمارے اوپر بلا وجہ لشکر کشی کی گئی ہے۔ ہماری
ہر گز یہ تمنا نہیں ہے کہ ہمارے ہاتھوں کسی بھی کلمہ گو مسلمان کا خون ناحق بہے۔ ہمارے خونِ
ناحق کا وبال ہمارے بدخواہ قاتلوں کے سر ہے اور ہمیں رب کریم کی ذات کی ذات سے امید واثق
ہے کہ اسکا نیک اجر ضرور حاصل ہوگا اور ہمیں بھی حضرات شہیدان کربلا کی صفوں میں شمار
کیا جائے گا۔ اے عزیزانِ من! آپکو ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ظہر کی نماز کے بعد مسجد میں
قبلہ رخ بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہیں، اور اگر آپ لوگوں پر تلوار چلائی جائے تو سوائے
تسلیم و رضا بقضا کوئی بھی زبانی یا دستی ہلچل نہ کی جائے کیونکہ یہ ذبح عظیم اور قربانی ہم نے
اپنی خوشی اور تسلیم و رضا سے اختیار کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم بالکل قربانی

کے جانور کیمثلذبحکیے جائیںاور اسطرح ربکریمکیرضاحاصلکرسکیں۔شورشاور خروجہرگزہمارامقصدنہیںہے۔

حضرتمخدومالملککیتقریردلپذیرسنکرمحبانومحبوبانکییہجماعتآپکیہدایت اورارشادکےمطابقبعد

نمازظہر مسجد میں متوجہإلی اللہ ہو کربیٹھگئی۔ کہاجاتاہےکہ اس

جماعتمیںمدینہمنورہسےآئےہوئےساتحجاجکرام)جویہاںکےباسیوںکےلیےبالکل

اجنبیتھے)بھیمیںشاملتھےجنکوشہادتباسعادتخودہادیءبرحقنبیاکرم ﷺکیطرف سےملی۔

روحانیطاقتکےاستعمالسےبھائیکومنعفرمانا

الغرضکہبعدازنمازظہرحضرتمخدوممعظماپنیحویلیکیطرفروانہہونےلگےتو

اتنےمیںآپکے)سوتیلے)بھائی)جنکےوالدمحترمایکاوروالدہجداجداتھیں) حضرت

مخدوممحمد اوّل)دوم)جوکہاپنےوقتکےعرفونکاملوں،زاہدونمیںایکفردفریدتھے،

نےآپکیخدمتاقدسمیںعرضکیکہاداسائیں!اجازتملےتواسدینکےمخالفلشکرکو

قوملوطکیمثلاللہتبارکوتعالیٰکےحکمسےخطہ ٔزمینکوالٹاکردونجسپرظالموں،جاہلونکا

لشکراسوقتموجودہےاوراسیطرحنیستونابودکردونیاپھرربکریمکیعنایتسےاللہ

جلجّلالہٗکےاسماعظمکےوردسے)اُنکےہاتھمیںموجود)اسوضوکےبرتنکینوکمیں سے اپنے

گاؤنکیزمینکےجسٹکڑےپردشمنونکالشکرموجودہےایکدریابہاکرمثل

فرعونیلشکر،اسدریامیںغرقکردوں۔جسپرحضرتمخدوممعظمنےاپنےبھائیکو)جسنے

خود بھی مخدوم معظم کے ساتھ مسجد میں مراقبے کی حالت میں جام شہادت نوش کیا۔)

فرمایا:ادا)بھائیجان!)یہقوتبھیہمیںربرحیمقادرکریمسےہیعطاہوئیہے۔جبکہ!ہم سالہاسال

سےربکریمسےشہادتکیسعادتکےلیےدعائیںمانگرہےہیں،ابھیجب ہمیں پیاری جماعت

سمیتشہادتکیعظیمسعادتنصیبہورہیہے تو آپ ہمیں)اپنے

سمیت) اس عظیمنعمسے محروم کرنے کو کہہ رہے ہیں۔خون بہا تو ہماری اولاداور ہماری
نسلونکوکتنینعمتینبرکتینملینگیاوربمیںرضائےالٰہینصیبہوگیاورہمیناورہماریاولاد
کوحضرتمحمدمصطفیاحمدمجتبیٰمحبوبربالعالمینحضوررحمۃللعالمین طورپرحاصلہوگی۔ ﷺکیشفاعتخاص

مخدومصاحبکابیبیونکونوحہخوانیسے منعکرنا

آپپھرماکرمسجدشریفکےبرابرواقعاپنیحویلیمینتشریفلےگئےاوراہلحرمکو راضیبرضائےالٰہیپر
قائمرہنےکیوصیتاورتلقینفرمائیاورغیرشرعیجزعوفزع) رونا
دھونا)اورنوحہخوانیسے منعفرمایا۔بہرحالشریعتمطہرہپرقائمدائماورمحکمرہنے،ظاہری
چاہے باطنی حق جلّ جلاٗلٗہسےڈرتےرہنےکی ہدایت فرمائی۔بعدمیں اپنے دونونفرزندان
ارجمندنورچشممخدوممحمد)المعروفمحمدی)عمرمبارکدوسالاورمخدوماحمد)المعروفاحمدی
خدائی)عمرمبارکایکسالہرایککواپنے سینے سے لگاکراپنالعابدہناپنیانگشتشہادت
سےچٹایااوراپناتوجہوجیہفرمایااوراسطرحولایتکیامانتسپردکی۔اسیطرحاپنیحویلیکے
افرادسمیتدونونشہزادونکواللہربالعزتکےحوالےکرکےآپمسجدکیجانبروانہ ہوگئے۔

نورمحمدکلہوڑوکومخدومصاحبکےخونکاقطرہبھینہملسکا

ابھیآپمسجدکےدروازےتکپہنچےتھےکہاتنے میںانظالموں،قاتلونکالشکر
بھیاسیجگہآپہنچا۔لشکرکےسردارداؤدقصائینے حضرتمخدوممعظمکومخاطبکرتےہوئے
کہا،ہمیںآپہیکاخونخاصطورپردرکارہے۔اسے ایکشیشیمیںبندکرکے میاںنورمحمد کے لیےتحفےکے طور پرپیش
کرنا ہے۔اس پرحضرت مخدوممعظمنے فرمایا:انشاء اللہ اب
ہمارےجسمکاتمظالمونکوخونکاایکقطرہبھینہیںملے گا۔بلاشکتملوگاپنیانتہاکردو،ہم
ذبحہونےکوبالکلتیارہیں،۔بسماللہالرحمنالرحیم۔رضینابقضاءاللہ۔

یہ سنکر ان قاتلوں، ظالموں نے آپ پر تلوار کا وار کیا اور حضرت مخدوم معظم شہید فی
سبیل اللہ کا سر اقدس "اللھم ألحقنا برفیق العلیٰ" پڑھتے اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے
جسم اطہر سے جدا ہو کر زمین پر جا گرا اور اسم ذات کا ورد کرتے ہوئے Lلمقدس)Lلمبالا) کی
طرف آپ کی روح پاک پرواز کر گئی۔إنا للہ وإنا إلیہ راجعون!کہتے ہیں کہ حضرت مخدوم معظم
شہید فی سبیل اللہ کے قول کے مطابق قاتلوں کو خون اطہر کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا کیونکہ بجائے
خون کے سفید قسم کے رنگ کا مائع بہنا شروع ہوا) وہ بھی اس طرح کہ مکمل کلمہ طیبہ مسجد کے
دروازے پر نمایاں ظاہر ہو گیا اور جلد ہی زمین میں جذب ہو گیا۔

مخدوم صاحب کی تسبیح کی روضۂ رسول پاک ﷺ پر حاضری

کہا جاتا ہے کہ شہید ہونے سے چند لمحے قبل آپ نے اپنی تسبیح-جو ہر وقت آپ کے پاس رہتی تھی اور اس وقت بھی موجود تھی-
کو حکم دیا کہ اے تسبیح!!پرواز کر جا اور جا کر حضور نبی
اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر ہماری طرف سے سلام اور نیاز بے انداز عرض کر اور
سارا ماجرا بیان کر۔آپ کا حکم سنتے ہی تسبیح پرواز کر گئی اور پلک جھپکنے میں جا کر روضہ رسول
مقبول ﷺ پہ جا کر حاضر ہوئی اور پیغام پہنچایا۔

گنج شہیداں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم أجمعین

جس جگہ پر)مسجد شریف کے دروازے سے تھوڑا باہر) حضرت مخدوم معظم شہید فی سبیل اللہ کو شہید کیا گیا
اس جگہ پر گنج شہیداں قائم کیا گیا یعنی وہاں پر ایک کنواں کھدوا کر
سوائے کچھ چیدہ چیدہ)چنے ہوئے) مخصوص صاحبان کمال، مخدوم صاحبان کے بزرگوار اور
دوسرے سادات شرفاء جن میں سے مخدوم صاحبان کو قبر اطہر کے اندر اور سادات میں سے کچھ
کو صفہ مبارک میں دفن کیا گیا باقی تقریباً دو سو سترہ)217)شہیدوں کو اس کنویں میں تیسرے
چوتھے دن حضرت پیر سید موسیٰ شاہ گھوٹکی والے نے آکر مشترکہ طور پر دفنایا اور باقی حضرات
مخادیم شہدائے کرام اور سادات عظام کی مبارک لاشوں کو علیحدہ علیحدہ قبر اطہر اور صفہ مبارک

میندفنکیاگیا۔گنجشہیدانوالیاسجگہپرایکفرشکاحصہبناکرایکنشانکےطورقائمکر دیاگیاجوکہآجتکصحیحسلامتموجودہےاور"مزارمتبرک"جیسیحقیقتاسےحاصلہے۔

روایتمشہورہےکہحضرتمخدوممعظمشہیدکےقتلکےبعدظالمونقاتلونکالشکر مسجدشریفکےاندرداخلہوگیااورذکروفکرمینمشغولاہلاللہبزرگونکیجماعتکوبے دریغقتلکرناشروعکردیا۔انمینسےسوائےایکشخصیعنیحضرتمخدوممعظمشہیدکے غلامزیرککےکسیاورشخصنےکوئیآوازنہنکالیبالکلرضابقضاسےاپنیجانجانِآفریں کےسپردکردیالبتہ"زیرک"نےتلوارسیدھیکیمگرتلوارکادØروالاحصہٹوٹگیااورتلوار کوپکڑنےوالاحصہاسکےہاتھمینرہگیااوراسحالمینہیباقیجماعتکےساتھمسجدمیں شہیدہوگئے۔اسطرحسےکل)222(دوسوبائیسافرادشہیدہوئے۔

<u>شہداءکیتدفینپیرسیدموسیٰشاہنےکی</u>

کہتے ہیں کہ مسلسل3 دن)شب وروز(شہیدانِدینکے لاشے بے گورو کفن مسجد شریف مینپڑے رہے۔ چوتھے دن آکر حضرت پیر سید موسیٰ شاہ جیلانی گھوٹکی والے نے دفنائے۔تبتکحضرتمخدوممعظمشہیدکیمیتمبارکربتعالیٰکیدیہوئیکرامتکے ساتھاپناسراقدساپنےہاتھمینلےکر)جیتےجاگتےانسانونکیطرح(باقیدوسرےشہیدوں کیلاشونکینگہبانیاورنگرانیکرتیرہی،جبتکشریعتمحمدیعلیصاحبہاال ٰصلوٰۃوال ٰسلامکے مطابقانہیندفنایانہگیا۔بےشکشہدائےکرامرضواناللہعلیہماجمعینکیزندگیبالکلحسی زندگیکیمثلبنجاتیہے،اسقولِباریتعالیٰکےمصداق:

وَ لَ َن ْح َس َب ن ا ل ذِي َن قتِ لوا فِي َسبِي ِل الل ِه أ ْم َوا ًتا َب ْل أ ْح َيا ء ِعن َد َر ب ِه ْم
ي ْر َز قو َن)آلعمران،169:3(

’’اورجولوگاللہکیراہمینقتلکیےجائینانہینہرگزمردہخیال)بھی(نہکرنا،بلکہ وہاپنےربّکےحضوررزندہہینانہیں)جنتکینعمتونکا(رزقدیاجاتاہے٥‘‘

ہونٹکوچاٹنےاورکاٹنےوالےشخصکاراز

ہمنے اپنےوالدماجدبزرگوارسےآنکھوندیکھیحقیقتکااحوالجانا)قولمؔصنف(کہ
ایکشخصکواپنانیچےوالاہونٹاپنےدانتونسےکاٹتےہوئےاوراپنیزبانسےچاٹتےہوئے
دیکھاگیا۔اسشخصنےاپنےہونٹکوچاٹچاٹکراتناپتلاکردیاتھا،گویاایسالگرہاتھاکہابھی
ہونٹمینسےخونکافواربجاریہوجائےگا۔اسشخصسےجبپوچھاگیاتواسشخصنےکہا
کہقبلہ!!مینگنہگاراسسانحہکےوقتشہیدانِدینمینشاملتھامگرشایدمیریکیگئیخطاؤں
اورگناہونکےسببشہادتباسعادتمیرےنصیبمیننہیںتھیحالانکہمجھےبھیظالموں
قاتلونکیتلوارکےزخملگےتھےاورمینبالکلمردہمقتولمثل،انشہیدونکےبیچمیںنیچے
جانپڑاہواتھا،شایدبالکلمرچکاتھامگرزندگیکابرقعہابھیمیرےجسمپراوڑØہواتھا،تبہیتو
آجمینزندہسلامتآپلوگونکےسامنےموجودہوں۔ہاںمگراتناضروررہواکہموتاور
حیاتکیکشمکشوالیکیفیتوحیاتبعدالموتکاکسیحدتکنظارہمیننےبھیکیا)وہمنظرمیں
نےبھیدیکھا(،اسطرحہواکہجیسےہیحضراتمخادیمکیجماعتکاقتلLمپوراہواتودیکھاکہ
)بےحدحسین وجمیل) حورونکی ٹولیانپوری زینت اورحسن وخوبی کے ساتھ جنتکے دربانونکینگرانیمیں"شرا
"باطہو را"کےپیالےپرکرکےہرایکشہیدپرآکرکھڑیہوگئیں
اوراسمشروبمطہرسےپرجامپلانےلگیں۔حتیٰکہایکحورمیرےپاسبھیآکرکھڑیہو
گئیجیسےہیاںہونتےچاہاکہمجھےبھیپیالاپلائےویسےہینگرانفرشتےنےاسےآوازدیکہخبر
دار!یہشہیدنہیںبلکہزندہاورزخمیہے۔ابھیاسےاسدنیامینزندہرہناہے۔اتنےمیناس
شربتکاایکقطرہجسمینمشکوعنبرکیخوشبوتھیمیرےنیچےوالےہونٹپرآگرا،ہوسکتا
ہےشایدوہقطرہمیرےمنہمینبھیچلاگیاہو۔بساسدنسےآجتکیہمیراہونٹہے!
میرےدانتاورمیریزبانہے!اسابتدائیذائقےکوحاصلکرنےکیخاطرہونٹکوچوسکر
اسےبہتباریکاورنازکبنادیاہے۔آپیقینکرینکہاپنےہونٹکوچاٹنےسےاسشربت

خوشگوار کیلذتاور ذائقہابھییھیمحسوسکرتاہوناور اسحسرتسے بےحالہونکہ کاش شہادتکی
سعادتمجھےحاصل ہوتی تو میںبھیدوسرےساتھیونکی طرح جنتکے
مزےحاصلکرتاجوکہبہتخوشنصیبہیں،مگرخداکوکچھاورہیمنظورتھا۔واہریقسمت! ہائےنصیب!

سیدپیروزشاہلکیاریکامخدومصاحبکیحویلیکیحفاظتکرنا

مسجدمینکیےگئےمخدومونمظلوموناورشہیدونپرمشترکہظلمکےبعدانظالموں قاتلونجاہلوننے حضرت
مخدوم صاحبانشہید بزرگونکی حرم سراء)حویلی) میں داخل
ہونےکیکوششکیمگرلکیاریساداتکرامرحمہماللہتعالیٰمینسےایکبزرگسیدپیروزشاہ
لکیاریؒاپنیاولاداطہار)فرزندارجمند)کےساتھحضرتمخدوممعظمفیسبیلاللہکیحویلیکے
دروازےپربطورنگرانگہبانبنکرکھڑےہوگئےاورفرمایاجبتکدمیندمہےتبتک
حویلیمینداخلہونےنہیںدینگے۔جنبزرگہستیونکےساتھتمہاریدشمنیتھیتملوگ
انہیں تو قتل کر ہی چکے ہو باقی حویلی میں اندر بیٹھے ہوئے معصومیننے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔
ہمارےہوتےہوئےتملوگکسیقسمکیزیادتیکرنےکیکوششنہکرنا۔چنانچہاسطرحان
ظالمونکےظلموزیادتیسےحضرتمخدوممعظمشہیدؒکیحویلیکےمعصومینبچگئے۔حضرت
مخدومشہیدکےبڑےصاحبزادےحضرتمیانمخدوممحمدیکوسہیُقومکےسردارٹھارو خان-
جنکااسدورکےسرکردہاورسربرآوردہسرداروناوربڑیشخصیاتمینشمارہوتاتھا-
نےاپنےپاسپناہمینرکھااوردوسرےفرزند)چھوٹے)حضرتمخدوممیاںاحمدیکومخدوم
صاحبانکےخاصخدمتگارمریدونمینسےایکنیک،پارساوردیندارعورت"مائیگلاں
منگی"کسیترکیبسےچھپاکرحویلیسےباہرلےگئی۔

مائیگلاننے مخدومزادےکے بدلے اپنیبچیقربانکردی

حضرتمخدومشہیدبادشاہکے صاحبزادےحضرتمخدومیاںاحمدیکیعمراس
وقتایکسالتھی۔اسکے بدلے مینخوداپنیبچیقربانیکے طورپرذبحکروادی۔یہحقیقت
اسطرحہےکہجیسےہیمائیگلانپرانظالمونکینگاہپڑیاسےجاکرپکڑلیا۔کہاکہمائییہکس
کے بچےہیناورکہانلےکرجارہیہو،کیایہمخدومصاحبانہیکے بچےہیں۔اسڈریسہمی
عورتنے مخدومصاحبکےبچےکوتواپنابچہظاہرکیااورخوداپنیمعصومبچیکومخدومونکیبیٹی
ظاہرکرکےانکےحوالےکردیا۔اسطرحمائیگلاننے اپنیجگرگوشہبچیکومخدومزادےپر قربانکردیااورا
سے اپنے گھرمینپناہدےدی۔اسوقتکےیزیدکلہوڑوحکمراننے اپنے
لشکرکو انتہائیسخت حُکمدےرکھا تھا کہ مخادیم حضراتسےکسقدرظالمانہبرتاؤکی
ہدایتدےرکھیتھی۔انسانیتسوزمظالمکےعوضانہیںانعامواکرامکیالالچدیہوگیکہ انغارتگروننےنریتہبچوں
تککونہینچھوڑابلکہمعصومبچیکو بھی قتلکرنےسےبازنہ
آئے۔اگریہخونخوارکتےحضرتمخدوممعظمشہیدکےحرمسراءمینداخلہوجاتےپھرپتا
نہینکیاظلمکرتے)جسکیانہوننےبھرپورکوششکیمگرناکامہوئےاوراللہتبارکوتعالیٰ
نےحضرتلکیاریبادشاہکیصورتمینایکفرشتہرحمتبناکربھیجاجنکےصدقواخلاص
اورجان نثاریو جان سپاریکےصدقے میں حرم سراءکے معصوم اورپاکیزہ نفوس کی ان
ظالمونکےپنجےسےجانبچگئی۔)

شاہعبداللطیفبھٹائیکوشہیدکرنےکیکوشش

تاریخ سندھ میں خود نور محمدکلہوڑوکے دیگر افراد کے اشراف خاندانوں پرکئے گئے
ظالمانہرویےبھیقلمبندکئےگئےہیں۔ اسظالمنےدو مرتبہحضرتشاہعبداللطیفبھٹائی رحمۃاللہ
علیہکوبھیظالمانہترکیبونسےمروانےکیکوششکیتھی۔ایکدفعہبدمستگھوڑا

شاہصاحبکوگراکرمارنےکےارادےسےانکیسواریکےلئےبطورتحفہبھیجا۔مگرحضرت

شاہصاحبجیسےہیگھوڑےپرسوارہوئےتویہشعرپڑ Ø:

واگدھلیجیوس،آ eءکاپانوھیٹی

)تمامطاقتاللہپاککےہاتھمیںہے،میںبےبسہوں)

یہمقولJسندھمیںضربالمثلکےطورپرمشہورہوگیا۔

دوسریمرتبہزہرآمیزمعجونبطورتحفہپیشکیاجسےبھٹدھنیبادشاہنےدریامیںپھینکوا

دیااورکچھدیرکےبعدمریہوئیمچھلیونکیصورتمیںنورمحمدکلہوڑوکیدلیخباثتکھلکر سامنےآگئی۔

غلامشاہکلہوڑوکیپیدائش

نورمحمدکلہوڑوکیایکاوباشمزاج عورتگلانکنجری)رنڈی)کےساتھعشقاورپھر

بعدمیںشادیرچانےوالافعلبھیعیاںہےجسسےوہ"غلامشاہکلہوڑو"پیداہواجوکہبعد

میںسندھکاوالیبنا۔بعدمیںوہغارتگر)نورمحمدکلہوڑو)حضرتمعظمشہیدکےشہرکھوڑاشریف

پرحملہآورہوااورمخدوم صاحبانسےقریبیتعلقرکھنےوالیشخصیاتخاصطورپرحضرت

مخدوم)شہیدبادشاہ)کےخلفاءجیسےکہخلیفہرحمتاللہخواجہ،ہمارےیعنیمصنفکےموجودہ

خلیفہمیاںتاجمحمدخواجہکےداداحضورخلیفہمحمدجمنکھوڑواورخلیفہمیاںعباداللہبانگو)جوخود

توشہیدہوچکےتھے)وغیرھمکا گھربربادکردیا،خلیفہرحمتاللہکیخانہویرانیکےعلاوہنقدرقم

مبلغپانچسوروپیہ-جوکہاسوقتکےلحاظسےاچھیخاصیرقمتھی،کیونکہصرفایکروپے

میںپورامہینہساراخاندانخوشحالیسےاپناگزرکیاکرتاتھا-گھرکےافرادسےلوٹلیےگئے۔

الغرض کہ مسلسل تین دن تک تاخت و تاراج)خود اپنی رLیا پر حکمرانسندھ کی طرف

سے)ہوتیرہی)کوئیاورغیربادشاہ)آکریہعملکرتاتوتعجب انگیزبات نہہوتیمگریہانتویہ

Lلمتھاکہ"شیرشاہکاشکراگھرکامرغامارے"۔

واقعہ شہادت کے بعد نور محمد کلہوڑو کے دربار میں ہلچل

اس واقعے سے متاثر ہو کر میاں نور محمد کلہوڑو کے دربار کے دو مشہور اور سربرآوردہ امراء نے یہ کیا کہ ہندوانہ لباس دھوتی وغیرہ اور پیشانی پر تلک لگا کر اور اس قسم کی ہندوانہ نشانیاں اپنے ساتھ لے کر کلہوڑا حکمران کے بھرے دربار میں حاضر ہوئے اور بجائے اسلامی طریقہ کے "رام رام" کہنے لگے، جس پر کلہوڑا حکمران سیخ پا ہو کر آگ کا شعلہ بن گیا اور غصہ میں کہا کہ میرے دربار میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا مجھے کافر قرار دے رہے ہو جو ایسی روش اختیار کی ہے؟!! جس پر ان دونوں امیروں نے بے باکی سے جواب دیا کہ "میاں صاحب تم نے شرع محمدی کے ستونگراد یہیں، اب ہم امراء نہ کہیں تو کیا کہیں؟ ہماری نظر میں تو آپ نے یہ مسلمانوں والا کام نہیں کیا ہے۔ امیروں کی اس بغاوت سے میاں نور محمد کلہوڑو کے دل میں خوف طاری ہو گیا کہ کہیں سارے دربار کے امیر مجھ سے باغی نہ ہو جائیں، کہا کہ ہمارے سوار ابھی فوراً یہاں سے روانہ ہو جائیں اور کھوڑا پہنچیں اور مخدوم صاحبان اور ان کی جماعت کا قتل عام روکیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک منافقانہ چال تھی ورنہ سب سمجھ سکتے ہیں کہ تین دن کے اندر لشکر نے حضرات مخدوم صاحبان اور شہر کے باسیوں پر (جماعتوں پر) بھلا کون کون سے مظالم نہ ڈھائے ہوں گے؟ قضا کا تیر تو کمان میں سے کب کا نکل چکا تھا "جف القلم بما ہو کائن" کے قول مطابق جو کچھ تقدیری طور پر ہونا تھا وہ تو ہو ہی چکا تھا۔ ابھی ہم حضرت مخدوم معظم عبدالرحمن شہید فی سبیل اللہ کے چھوٹے سوتیلے بھائی حضرت مخدوم محمد (قل ثانی) بن حضرت مخدوم محمد (سلطان المشائخ) رحمہم اللہ تعالیٰ جو کہ (محمد قل) خود بھی اس سانحہ میں اپنے برادر بزرگ اور دوسرے مومنین صادقین کی بڑی جماعت کے ساتھ شہید ہو گئے تھے کا تذکرہ رقم کر رہے ہیں۔ خاندانی نسبت و وجاہت کے ساتھ ان کی شہادت کی تاریخ ایک ہی ہے۔ آپ حضرت مخدوم عبدالرحمٰن شہید سے عمر میں چار (4) سال چھوٹے تھے۔

<u>حضور اکرم کے ﷺ حکم سے مرثیہ شہداء قلمبند ہوا</u>

کہا جاتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے خواب میں فرمان کے مطابق حضرت مخدوم غلام محمد بگائی مورائیؒ جو کہ سندھ میں مشہور مدح خوان رسالتمآب ﷺ ہو گزرے ہیں حضرت مخدوم عبدالرحمٰن شہید کے ہمعصر بھی ہیں انہوں نے حضور ﷺ کے خواب میں حکم پر مخدومؒ صاحب ان کی شہادت کا قصہ سندھی ابیات میں منظوم کرکے خدا آباد جاکر جمعہ کے دن مسجد کے منبر پر کھڑے ہوکر خود میاں نور محمد کلہوڑو کے سامنے بطور خطبہ جمعہ) خطبے کے پہلے حصے کے طور پر) پڑھا جس میں اس ظلم عظیم پر ملامت کرکے اس ظالم کے لئے بددعا کی تھی اور سندھ پر افغانیوں، ایرانیوں کی یلغار کے بارے میں بھی پیشینگوئیاں بھی کی تھیں جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سب کی سب سچ ثابت ہوئیں۔ اسی بزرگ کی بددعا سے نور محمد کلہوڑو کو ''برص'' کا مرض لاحق ہو گیا تھا اور اس کے بیٹوں کو نادر شاہ درانی نے حملہ کرکے اس کے سامنے قتل کروا ڈالا۔

حضرت مخدوم محمد قل شہید (دوم) رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم محمد قل ثانی بن سلطان المشائخ حضرت مخدوم محمد بن مخدوم المخادیم محمد قل (اول) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی مخدوم معظم عبدالرحمٰن شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اسی سانحہ فاجعہ والے موقع پر شہادت فی سبیل اللہ حاصل ہوئی۔ آپ خود بھی اپنے بڑے بھائی کی طرح علم و عمل اور حال و قال کے صاحب تھے۔ زندگی لمحہ بہ لمحہ زہد و ورع میں گزرتی تھی۔

<u>دریا سے وضو کا پانی لینا</u>

زہد کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے وضو کا لوٹا ہر وضو کے دوران دریا میں سے بھر کر وضو کیا کرتے تھے۔ حالانکہ دریا جائے رہائش سے کافی دور فاصلے پر بہتا تھا۔ آپ ہر طرح کی آلودگی اور ناپاکی سے پاک ہوا کرتے تھے اور ہر حال میں صابر و شاکر ہوا کرتے تھے۔

<u>پاکیزگیکا Lلم،ناپسندیدہانگلیقبرمیندفننہہوئی</u>

آپکےبارےمینیہواقعہنقلدرنقلہےکہوالدماجدکیطرفسےحرمسرامیں مامورایکخادمہکیاوڑھنیکاپلوراستےمینگزرتےہوئےبےخیالیمینہاتھکیچھوٹیانگلیسے چھوگیا۔اسباتکااFسہوتےہیغمکےLلمیناپنےآپکوجکڑلیااورکئیدنتکاسرنج کےLلمینروتےہوئےگزارےاوراللہتعالیٰکیبارگاہمیناستغفارکرتےرہےکہاسقدر غفلتآخرکیسےسرزدہوئی۔خداوندقدوسکیبارگاہمینیہدLمانگیکہ"اےمولائے کریم، اےکارساز ربرحیمبہوقتدفنیہمیریانگلیمیرےساتھقبرمیندفننہہونےپائے!

کہیں روزقیامتآپکےنیک بندونکے سامنے مجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔کہتے ہینکہ شہادتوالےدناسظالمقاتلکیتلواراسانگلیکوکاٹگئیتھیاوروہانگلیکہیںپھرنظرنہیں آئیاورپھردوسرےحملےکےدورانآپکاسراقدستنسےجداہوگیااورجامشہادتنوش فرمایا۔اسطرحدLمستجابہوئیاوروہناپسندیدہانگلیآپکیقبراطہرمیںآپکےساتھمدفون نہہوسکی۔آپکیقبرمبارک)قبہ(روضہپاکمینموجودہے۔

<u>حضوراکرم ﷺ کیبارگاہسے''مشکوٰۃالمصابیح''کاتحفہ</u>

اسیطرحنقلہےکہایکجیدLلمباعملشخصنےحدیث نبوی ﷺ کیمشہورکتاب مشکوٰۃشریفباوضورہتےہوئےلکھی۔جباسےپوراکرچکاتوروضۂرسول ﷺ پرجاکربطورتحفہ پیشکیاورعرضگزاریکہیارسولاللہ!اکسیبھیمقبولبارگاہرسالتشخصکےلیےحکمصادر ہوتوانہیںآپکیطرفسےعطاکیاجائے،خواجۂحرمکیوساطتسےارشادمصطفی ﷺ ہواکہ ہمارےکلامکایہتحفہ)مشکوٰۃشریف(ہماریطرفسےمخدومعبدالرحمنشہیداورمخدوممحمد Lقلشہیدکےشہر کھوڑا، سندھمیں پہنچایا جائے کیونکہ یہدونونہمارےلئے خاص الخاص مقربہیناوراسسرزمینپرہمارےحکمسےہیرہتےہیں۔چنانچہمشکوٰۃشریفارشادنبوی ﷺ کےمطابقکسیمعتبرشخصکےہاتھونمخدومصاحبانکوپہنچادیگئی اورتاحالکتبخانۂ

مخادیمکھوڑامینموجودہے۔یہواقعہسانحہفاجعہشہادتسےتھوڑاعرصہپہلےہیپیشآیاتھا۔
حضرتمخدوممحمدLقل)ثانی)رحمۃاللہ علیہکیحضرتخواجہخضر کےساتھخاصدوستی
تھی۔چنانچہآپحضراتنےشہادتکےدنکراماتکےذریعےکتنےہیعجیبوغریبمناظر
دکھانےکیاپنےبرادرِبزرگحضرتمخدومعبدالرحمٰنشہیدرحمۃاللہ علیہکوپیشکشفرمائیمگر انکےمنع کرنے پر ایسا کرنے سے
رکے رہےجیساکہتاریخ مینلکھا گیاہے۔ایکسندھی
مضمونسےبھییہحقیقتصافظاہرہوتیہےکہخودحضوراکرم ﷺ کیذاتاطہرنےاپنے
Lشصادق،مداحاعظمحضرتمخدومغلاممحمدبگائیموررائیسندھیرحمۃاللہ علیہکوارشاد
فرمایاکہاے میانغلاممحمد!!مخدومعبدالرحمنشہیدفیسبیلاللہاورخانوادہکےسانحہشہادت
کیحقیقت منظومکرکے مشتہرکریں۔چنانچہآپنے وہسارا قصہاولسےآخرتکسندھی
زبانمینمنظوملکھکرمشتہرکیاجوہرصاحبذوقسندھیخاصوLمکیزبانپرجاریوساری ہے۔

حضرتمخدومسعداللہمجذوبرحمۃاللہ علیہ

یہصاحبزادےحضرتمخدومعبدالرحمنشہیدفیسبیلاللہکےنواسےتھےاسلحاظ
سےحضرتمخدوممحمدLقل)دوم)شہیدجوحضرتمخدومعبدالرحمنکےچھوٹےبھائیتھے
انکےبھینواسےہیکہلائینگے۔

مجذوبکیخواہشکااحترام

اسصاحبزادےکاقصہاسطرحہےکہایکدنجیسےہییہشہزادہمحترممسجدکی
چھاؤنمینبیٹھےہوئےتھےتوانکےدلمینایکعجیبوغریبخیالجاگاکہبھلایہدریاکاپانی
اتنادورکیونبہہرہاہے،اسےمسجدکےقریبسےگزرناچاہیےاورپانیاتناجمعہوناچاہیےکہمسجد کاگنبد)نیل)
اسکےنیچے آجائے۔اسمجذوب کے دلمیں خیالکاآناتھاکہصاحبزادہ
باکمالکےہاتھمینایک)بیدکی)لاٹھیتھیاسکوگھوڑابناکراسپرسوارہوکردریاکےکنارے

جاپہنچے تاکہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے دریاکا پانی حاصل کر سکیں اور مسجد شریف تک لائیں اور گنبد (نیل) اسمیں ڈبوئیں۔ بس دریا کو فقط حکم کرنے کی دیر تھی، فرمایا: "اے دریا کے پانی میرے پیچھے آجاؤ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان کہ مجذوب شہزادے کا حکم ملتے ہی دریا کا پانی صاحبزادے حضرت مخدوم سعد اللہ کی لاٹھی کی لکیر سے بہتا ہوا مسجد کی دیوار سے جا ٹکرایا اور وہاں پر بڑی خندق وجود میں آئی جو آج تک ویسی کی ویسی موجود ہے، مگر اب وہاں میوزیم و لائبریری کی تعمیر کی گئی ہے۔ چنانچہ اس حقیقت سے بڑے مخدوم صاحب حضرت مخدوم عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو آگاہ کر دیا گیا کہ صاحبزادہ محترم بضد ہیں کہ مسجد کے گنبدوں تک پانی پہنچے۔ حضرت مخدوم صاحب معظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جلدی کریں مسجد کے گنبد کے نیل اتار کر دریا کے پانی میں ڈبو دیں تاکہ صاحبزادہ خوش ہو جائے۔ جب مسجد کے گنبدوں (نیلوں) کو دریا کے پانی میں ڈبویا گیا تو تب کہیں صاحبزادے کا قول پورا ہوا اور اس طرح مصیبت بھی ٹل گئی اور بعد میں پانی نے نیچے بہنا شروع کیا۔

لنگر عام، انسانوں اور مچھلیوں کے لئے یکساں

اس صاحبزادہ کی ایک عجیب و غریب مگر پسندیدہ عادت تھی کہ شہر کے لوگوں کے ساتھ مل کر اناج کی بوریاں جمع کرتے اور ندی کے کنارے پر دیگیں پکوا کر عام لوگوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور بچا ہوا کھانا دریا میں ڈال دیتے تھے تاکہ مچھلیاں و دیگر آبی مخلوقات کی میزبانی سے فیضیاب ہو سکے۔ اس کے بعد خود غوطہ لگا کر پانی میں گم ہو جایا کرتے تھے اور برابر پانچ چھ دن یا پورا ہفتہ پانی کے اندر ہی رہتے تھے۔ جب پانی سے باہر نکلتے تو آپ کا لباس اس طرح خشک ہوتا کہ گویا پانی میں گئے ہی نہیں تھے۔ اگر کوئی پوچھتا کہ صاحبزادے کہاں چلے گئے تھے تو آپ جواب میں فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کرنے گیا تھا اور ان کی دعوت کھا کر آیا ہوں۔

حضرتمخدوممحمدبینعبدالرحمنشہیدرحمۃاللہعلیہ

صاحباسماعظم،شیخالمشائخ،تلمیذالرحمن،ولیمادرزادحضرتمخدومالملکمحمدبین
عبدالرحمنشہؒیدفیسبیلاللہاویسیسلسلےکےعظیمالمرتبتمشائخمینسےگزرےہیں۔اپنے
والدماجدبزرگوارحضرتمخدومعبدالرحمنشہؒیدکیشہادتباسعادتکےوقتآپکیعمردو
سال تھی۔آپ بچپن ہی سے ظاہری اور باطنی فیض اپنے والدماجد سے حاصل کرچکے
تھے۔آپکیولایتکاملہکےمتعلقLلمرؤیامینحضورسرورکائنات،باعثفخرموجودات،
مقصدتخلیقکائنات،سیدالمرسلین،خاتمالنبیینحضرتمحمدمصطفی ﷺ نےانکیپیدائشسے
پہلےہیپیشینگوئیکردیتھیکہآپعربیاورفارسیکےعلومینکاملفصاحتوبلاغتکے
مالکہونگے۔چنانچہحقسبحانوتعالیٰشانہنےآپکوفراستراستکیپوشاکعلملدنیکے

وسیلےسےپہنادیتھی۔آیتکریمہ۞ ٗوإ ن ہ ُل ذو ٖع ْل ہم ل ُما ٗع ل ْمن ُا ہ☎)جسکامعنیہےکہ
بیشکوہعلمرکھنےوالاہےاورانہینہمنےہیعلمعطاکیاہے)کےمطابقاللہتعالیٰکیطرفسے
زیورعلمسےمزینومرصع ہوچکےتھے۔یہیسببتھاکہآپنےکسیدنیاویاستادسےتعلیم
حاصلنہینکیتھیبلکہازلیابدیکاملاJاستاداللہعزوجلکےفضلاورمربیکاملحضورنبی
اکرمعلیہافضلالصلواتواJالتحیاتکیوساطتاورتوجہسےظاہریوباطنیعلومکیدولت
سےکاملاًبہرہاندوزہوچکےتھے۔آپکوحضوراکرم ﷺ کےاسفرمانﷺعالیشانکافیضنصیب
ہواتھا"أَ دبَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي وَ عَ لمَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمِي"میرےرب
نے مجھے بہترینادبو اخلاق سکھایا اور بہترین علم سکھایا۔" حضو رپر نور ﷺ اپنی زبانحق
ترجمانسےہرسائلکادامنخزینہ ٔعلمیاورگنجینہ ٔفیضسےہمیشہپرکرتےرہےہیں۔اہلعلم
اہلدلاوراہلمحبت اسحقیقتسےخوبواقفہینکہحضورآقائےنامدار ﷺ کاسینہاطہر
خزائنعلمیاورگنجہائےفیوضلمیزل،نہختمہونےوالےمعدنکیمثلبھراہواہے، چنانچہ
وہانسےہرضرورتمنداورطلبگاراپنےاپنےظرفاورضرورتکےمطابقحاصلکرتا

رہتاہے۔حضرتمخدوممحمدبینمخدومعبدالرحمنشہیدفیسبیلاللہ رحمۃاللہ علیہکیشان

مینکسیعلمیعندلیبنےکیاخوبکہاہےکہ:

ستارہ بدرخشیدہ ماہ مجلس شد
دل رمیدہء ما را انیس و مونس شد
نگار من کہ بمکتب نرفت خط نہ نوشت
بہ غمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

آپ کو کسی بھی دنیاوی ذریعے سے تعلیم حاصل کرنے کی کسی قسم کی حاجت نہیں

تھی۔تاہماسحقیقتسےناواقفچندافرادآپکیتعلیمکیخاطر،اسوقتکےایکبزرگ

برگزیدہمعتبرLلمفاضلحضرتمخدومابوالمعالیرحمۃاللہ علیہ)اسکاملاستادکےبارےمیں

مشہورتھاکہتقریباًسارےمعتبردینیوعلمیکتابوںکیپوریعبارتیںانکواسطرحیادتھیںجیسے

کہدلپرنقشتھیں)استادکوتکلیفدےکرلےآئے۔استادمحترماورمکرمایکہفتےتککھوڑا

شریفمینرہے۔اسوقتآپکیعمرعزیزساتبرستکہوچکیتھیاوراسکمسنیمیںہی

آپنےقرآنمجیدکہاںسےکیسےپڑØاورکیسےیادکیا،یہفقطآپکیکرامتہیکاکمالتھا۔

لوگوںنےآپکوحافِظقرآناورLلمدینمبیندیکھااورمعلومکیا۔شرحملاجامیسےلےکر

توضیحتلویحاورتمامدرسیکتابوںمیںسےحضرتمخدوممحمدیجیسےایککاملمادرزادولیکے

سامنےاستادمحترمومکرمحضرتمخدومابوالمعالینوشہرائیبزرگنےبرائےدرسجسطریقے

سےپیشکئےتھےاورجیسےکہاستادمحترمنےابھیاپنابیانشروعہیکیاتھاکہساتسالکی

چھوٹیعمروالےاسشاگردنےاستادمکرمکےسامنےبذاتخودابیسیکاملومکملتشریحوتنقیح

پیشکیکہاستادمکرمانگشتبدندانرہگئے۔اسیطرحعلممعقولیاعلممنقولکیمشکلترین

عباراتیاپھرقرآنکریمیااحادیثنبویہمیںبڑےبڑےبلندپایہمفسرین،محدثینکیعظیم

تحقیقاتکےمتعلقمشکلترینمقاماتجنکےبیانبڑےبڑےکاملاستادسمجھنےسےقاصرہوا

کرتےتھے،اسچھوٹےمعصوممخدومنےایساشافیاورکافیکلامبیانکیاکہاستادکاملدنگرہ

گئےاورییہکہہکروہانسےاٹھےکہاےیارو!اسچھوٹےصاحبزادےکوتوامدادِالٰہیسےتعلیم
خضریاورعلملدنیحاصلہے۔لہٰذاہمیناسکیتعلیمکیخاطریہانرہنےکیکوئیحاجتنہیں
ہے۔چناچہرخصتلےکراپنےگاؤں)نوشہرہ(روانہہوگئے۔

اسطرحتماممروجہعلوموفنونمینیہمخدومLلیمقاماپنےدورمینظاہریوباطنی
طورپرسارےکاملمبلغیناورفصیحالبیانادیبوناورانشاپردازونکےسرکاتاجبنکررہے۔
آپکیتحریرہرلحاظسےمعیاریہواکرتیتھیجسوقتبھیقلمہاتھمیناٹھایاکرتےتھےایسا
لگتاتھاجیسےکہموتیپروئےگئےہوں۔آپکیتحریرمینہرقسمکیترصیعاورتجنیسکےباریک
نکتےموجودہوتےتھےچنانچہدیوانگدوملکےفرارہونےکیحقیقتبیانفرماتےہوئےلکھا
کہ''یہدیوانگدوملکلہوڑاسرکارکیطرفسےخراسانکےحکمرانونکیطرفوکیلبناکر
روانہکیاگیاتھامگراسنےمنزلپرپہنچنےسےپہلےہیراستےمینراہِفراراختیارکرلیتھیاورکلہوڑا
سرکارکےآگےغلطبیانیکرکےرپورٹپیشکیتھی۔''قرعاوبفرعنمودمیں'قرع'عربیلفظ
ہےجسکامعنیٰہے'کدوکیسبزی'اورفرعیعنی(فرار)،سواسایکچھوٹےفقرےمینمعنوی
اورمطلبکادریابہاکر(سموکر)تجنیسخطیکاملکاایکنمونہپیشکردیاتھا۔وہاسطرحکہ
کدوکیتجنیس"گدو"(یاگدو)سےہےیاپھر"قرع"کیتجنیسلفظ"فرع"سےیکجاکرکےان
مینسےواقعاتیحقیقتعیانکرکےدکھادی۔ایکدفعہکاذکرہےکہایکدلیدوستجوآپ سے ملاقاتکرنےآپ
کےپاسآئےہوئےتھے،اسنےواپسیکیرخصتطلبکرتے
ہوئے(آپحویلیکےاندرتشریففرماتھے)لکھکربھیجا"حضرتا!!آفتابگرمشد،رخصت
فرمایند"جوابمیناسکاغذکےپرزےپرحضرتقبلہمخدومصاحبنےلکھکربھیجا(کہحویلی
کےاندروقتیطورپرایسیصورتحالتھیکہ فی اُلفورباہرآکر،اپنےدوستکورخصتکرنے
سےقاصرتھے)''تجنیس،گرم"مطلوبمبادابہنقلب ٹآنتاُسفخورند"ابسمجھناچا ہیکہ
لفظ''کرم"اور''گرم''آپسمینتجنیسخطیرکھتےہیں۔اگرلفظ"گرم"کوالٹاکراداکریں(یعنی

مقلوب کریں)تو بن جائے گا"مرگ")یعنی موت)مطلب یہ ہوا کہ کر مکر کے تھوڑا انتظار کریں)ہم ابھی باہر آرہے ہیں)کہیں اتفاقاً مرگ)موت)ہم دونوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا نہ کر دے اور پھر ہم افسوس سے ہاتھ ملتے نہ رہ جائیں۔ایسے کئی عربی فارسی ابجدی،توصیفی خط جداجدا دوستوں اور خیر خواہوں کو لکھے جن سے تبحر علمی عیاں ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ نیر ہائشو الی جگہ سے وضو اور نماز تہجد کی ادائیگی اور خانقاہ شریف کی زیارت کے واسطے جایا کرتے تھے۔در و دیوار مقفل)تالا لگا ہوا)نہیں ہوا کرتے تھے۔نہ تو کوئی آہٹ ہوتی،نہ ہی تالا کھلتا تھا اور نہ ہی کسی کو آپ کے آنے کا پتا چلتا تھا۔اس راز کا پتہ فقط خداوند تعالیٰ یا آپ حضور کو تھا۔

پیشانی پر اسمِ ذات کا نمایاں ہونا

آپ کی پیشانی مبارک پر اسمِ اعظم عیاں ہوا کرتا تھا۔کسی بھی شخص کو آپ کا چہرہ مبارک دیکھنے کی تاب نہیں ہوتی تھی۔آپ اکثر جھنڈ میں آتے جاتے رہا کرتے تھے۔

موچی کی دنیا ہی بدل گئی

عبدالواحد موچی جو کہ آپ کو وضو کرانے،آپ کے جوتے کی نظرداری کرنے،جب آپ نماز کی تیاری کریں تو مصلّیٰ بچھانے اور لپیٹ کر رکھنے کی خدمت پر مامور تھے،ایک دن اس کی نگاہ وضو کرواتے ہوئے آپ کے چہرۂ اقدس پر پڑی اس کے سبب،)ایک لمحہ میں ایسی قلبی صفائی میسر ہوئی کہ بعد میں قلبی ذکر بالجہر جاری ہو گیا۔

آپ نے فرمایا کہ وضو کے بعد اس پانی کا ایک گھونٹ پی لینا۔چنانچہ مرشد ہادی کے حکم کے مطابق انہوں نے جب وضو کا بچا ہوا پانی کا ایک گھونٹ پیا تو اس ایک گھونٹ پانی پینے سے وہ کشف حاصل ہوا کہ عالمِ زیریں و بالا تک کی سیر کر لی مگر چونکہ طبعی استعداد اور ظرف کشادہ نہیں تھا،لہٰذا جیسے ہی وہ اپنے گھر پہنچے ویسے ہی)اوٹ پٹانگ)باتیں کرنا شروع کر دیں۔ان کے قریبی عزیزوں نے آکر تمام روداد حضرت مخدوم معظم صاحب سے بیان کی،قبلہ! وہ شخص

غیبکے مطابقعجیبو غریبباتینبیانکرر ہاہے۔آپنے فرمایاکہاسے ہمارے پاسلے کر آؤ۔جبو ہشخصآپکیخدمتمینحاضر ہو اتو یہفرماتے ہوئے کہایسیامانتسنبھالنے کے لیے موزونظرفکیضرورتہے اور اسکے پاسو ہظرفنہینہے۔اسکے سینے پر اپنا دستمبارکپھیر اتو ایساکرنے سے عطاکردہامانتباقینہرہیاور اسکیو ہکیفیت)مکاشفہوالی حالت)ختمہوگئی۔انپرروزانہپانچسو)500)مرتبہتسبیحدرودپاککاوظیفہمقررفرمادیا۔ایسا کرنے سے حضرتمرشدپاککیدLسے احتیاجاتدنیویہسے ہرطرحکیبراءتنصیبہوئی اورباقیزندگیخوشحالیسے گزاری۔تاحالانکیاولادمسجدکے آسپاسرہائشپذیرہے اور وہبہتخوشحالزندگیبسرکررہےہیں۔

آپحضورفیضدینے میننہایتہیسخیطبیعتکے مالکہواکرتے تھے۔کسیبھیشخص پربدعتیاغیرشرعیکامکرنے کے سبباگرسزاکے طورپرحدشرعیجاریکرتے تھے)یعنی شرعیطورپرکوڑےلگوایاکرتے تھے)تواسعذاباورخجالتکے عوضبعدمینایسینظرکیمیا کااثرڈالتے تھے کہقلبیذکرجاریہوجاتاتھااوروہشخصبذاتخودولیاللہبنجاتااورسرمدی ہدایتجاریہوجاتیتھی۔اسطرحاسکاشماراہلاللہبزرگونمینہونے لگتاتھا۔

بزرگونکیکراماتسلبکرنے والے شخصکاحال

آپکیعظیمکراماتمینسے یہکرامتبے حدمشہورہے کہایکدنایکبزرگجو ملامتیفرقے کے بڑے اولیاءاللہمینسے تھے اوربظاہرمجذوبانہکیفیتمیننظرآتے تھے۔ان کیظاہریشکلوشباہتبھیبہتغیرشرعیدکھائیدیتیتھی،بڑی بڑیمونچھینرکھیہوئی تھیں،حقہوتمباکو،بھنگنمابوٹیکے پتے اورڈنڈاکونڈا)جسمینبھنگرگڑیجاتیہے)اپنے ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے۔ اس حالت میں وہ درویش دلی شہر)انڈیا)سے چلے تھے اورمختلف خانقاہونکیحدودکے اندر رہتے ہوئے اورہرصاحبکرامت ولیودرویشکاملسے ملتے ہوئے آئے اورخودانکواتنیطاقتوقوتغیبیاورغلبہ ٔاحوالعطاہواتھاکہکسیبھیولیکاملکو

منعکرنے کیجرأتنہکیتھیکہ جوآپکوشریعتمطہرہکے مطابقشکلوشباہتاختیار کرنے کے لیے حکم
دے سکے اور ظاہری بدعتسے باز رکھسکے۔اسطرحوہانسے جاتے
وقتاسولیبزرگکوجوامانت)کرامت)ملیہوئیتھیانبزرگونسے وہچھینتے ہوئے کھوڑا
شریفآپہنچے۔کھوڑاشریفمینوارد ہونے سے پہلے وہشخص)ولیکامل)پریالوشہرمیندرگاہ
مخدوممحمداسماعیؒلکے ہانسے ہوتے ہوئے آئے مگرحضرتمخدوممحمداسماعیلرحمۃاللہ علیہ
کے آگے آنے کیجراءتنہینہوسکی۔جبوہفقیراس حلمینمسجدکے دروازے پرآپہنچاتو
اسوقتآپحضرتمخدوممحمداسماعیلرحمۃاللہ علیہمسجد مینتشریففرماتھے۔آپکی
نظراسشخصپرپڑیاوراسدرویشنے بھیحضرتمخدوممحمداسماعیلکوبھرینظرونسے
دیکھا۔اندونونبزرگونکیایکدوسرے پرتوجہکانتیجہیہنکلاکہاسفقیردرویشکومسجدمیں داخلہوکرحضرتمخدومرحمۃاللہ
علیہکے سامنے آکرفرشپربیٹھکر)ڈنڈاکونڈا)گھوٹنے کی
جسارتنہہوئیبلکہوہشخصجیسے ہیدروازے پرباہرکھڑاتھااسیدورانحضرتمخدوم محمد
اسماعیلرحمۃاللہ علیہکوبھییہمتنہہوئیکہباہرنکلکراسفقیردرویشکاحلیہدرستکرتے اوراسے ان
بدLتسیئہسے بازرکھتے۔آخرکارفقیردرویشپریالوکیدرگاہLلیہمخدومیہکے
باہرسے ہیواپسروانہہوئے اوروہانسے کھوڑاشہرمینواردہوئے اورآتے ہیمخدومصاحبان
والیجامعمسجدمینحقہپیناوربھنگرگڑناشروعکی۔مخدومصاحبانکے خلیفوناورطالبوننے
منعکیامگروہبازنہینآئے۔اسصورتحالکیمخدومصاحبکواطلاعدیگئی۔آپنے ایک
شخصسے کہا کہ جاکر اسے منع کریں اگر وہ باز نہآئے تو اسے زبردستی مسجدسے باہر نکالا
جائے۔چنانچہچندافرادملکرحضرتمخدومصاحبقبلہکے حکمکیتعمیلمینمسجدکیطرف
روانہہوئے۔مسجدپہنچکرجیسے ہیچاہاکہاسدرویشکوفہمائشکرکے کوئیمہمیزدینویسے ہی
اسدرویشکیتوجہسے لوگاپڑیانرگڑنے لگے۔دوسرونکواپنیفکردامنگیرہوئیاوروہ
وہانسے بھاگکھڑے ہوئے اورسیدھے مخدوممعظمصاحبکے پاسپہنچکرساراماجرابیان

کیا۔حضر تقبلہمخدو مصاحبمعظمیہبیانسننے کے بعدجلالمیناآگئے۔خو دمسجدکیطر ف گامز نہوئے اور آتے ہی اس فقیردرویشکے حقے اور کونڈے کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر
گرادیا۔حقہتوفور اًہیٹوٹگیااورکونڈےمیںسے کچھپانیاورپتے نیچے زمینپرگرگئے اورکونڈا
الٹاہوگیا۔اسجلالیکیفیتمیںحضر تمخدوممعظمنے فینچیلانے کاحکمدیا۔آپکے حکمکے
مطابقفوریطورپرقینچیحاضر کیگئیاورپھراسفقیردرویشکیبڑیبڑیمونچھونکوکاٹکر
انہینشرعیحدتککچھوٹاکردیاگیامزیدبرآناسدرویشکوحکمدیاکہفلاںفلاںناھلاللہ
درویشسے جوامانتیںچھینکرآئےہووہانسبکوجاکرواپسکردو۔اسحکمپرفقیردرویش
نے اطاعتگزارانہاندازمیںجوابدیاکہحاضر! اور آپکے حکمکے مطابقوہچھینیہوئی
امانتینواپسکردیں۔

مخدومصاحبکادہلیمینچرچا

درویشفقیرمزیدکہنے لگاکہآپکیعظمتاورکرامتکیبابتدہلیمیںستاربتاتھا،جو
کچھسنتاتھاوہآجاپنیآنکھونسے دیکھلیا۔الحمداللہ علیذالک،مگرافسوسکہآپکیعمر چھوٹی لکھی ہوئی ہے)ہمنے مقربین درگاہسے اس طرح سنا ہے(۔ اس فقیردرویشنے
حضر تقبلہمخدومLلیمقامسے اسطرحفرمایاکہ"اے مخدومصاحب ہماریمونچھینجو
ہمینڈØنیے ہوئے تھیناورہماریظاہریملامتکانشانتھیںانکوآپنے جانبوجھکراور
ہمیناچھیطرحسے پہچانتے ہوئے بھیچھوٹابنادیا۔لہٰذاہمنے آپکیعمرلوحِمحفوظمیںمٹاکر
کمکروادیہے۔جسپرحضر تمخدومLلیمقامنے جوابدیاکہ"ہمنے حقتعالیٰعزوجل
سے اتباعِامرِشریعتطلبکیہے نہکہطولِالتعمر،کوئیپرواہنہیناگرہماریعمرکمہوگئی۔"

مخدومصاحبکاادب

حضر تمخدوممحمداسماعیل)پریالووالے(جوخودبڑےکاملولیاورایکمعتبرLلمفاضل تھے۔
جنکے متعلقاسکتابمیںحوالدینگے وہآپکے ہمعصر تھے اور ملاقاتکے لیے

اکثرکھوڑاشریفآتےرہتےتھے-ہمیشہحضرتمخدوممحمدیر رحمۃاللہ تعالیٰعلیہکےپیچھے چلا
کرتےتھےحالانکہحضرتمخدومLلیمقامانہیں اپنا بزرگجانکہآگے چلنےکیالتماسکیا
کرتےتھے.مگرحضرتمخدوممحمداسماعیلرحمۃاللہ تعالیٰعلیہہمیشہآپکوجوابدیاکرتےکہ اے
قبلہمخدومسائیں!!! آپکیپیشانیپراسماعظمعیانہےاورالٰہینوررروشنہے،ہمیں
تاباورطاقتنہینہےکہآپکےآگےچلکرآپکیجانبپشتکریں،لہٰذاہمآپکے
پیچھےچلتےہیں.

حضرتشاہعبداللطیفرحمۃاللہ علیہبھٹائیکاقیام

سندھکےکامل،اLJرفبزرگحضرتسیدشاہعبداللطیفبھٹائیجوکہLمطورپر
اپنےخاصالخاصطالبونکےساتھاکثرسیروسفرمینرہاکرتےتھے،گھومتےپھرتےکھوڑاشہرآ پہنچے.ایک روایت کے
مطابقحضرت قبلہ بھٹائی سرکار رحمۃ اللہ علیہ جیسے ہی کھوڑا شہر میں
داخل ہوئے وہاں پرموجود اورمقرر ایک خادم)جوامربالمعروف ونھی عن
المنکرکےلیےکھڑاتھا) حضرتبھٹائیسرکارؒسےملاقاتکی.اسخادمنےحضرتشاہصاحب
کونہیںپہچانااورکہاکہآپکےفقیرونکےپاسجوسازاورطنبورہوغیرہہےوہیہاںپربجانامنع ہے .اس پر حضرتقبلہشاہصاحبسے
فرمایا کہ اگر کوئی یہ کامکرےتو اس کے لئے سزا
)تعزیر) کیا ہے.اس پرخادمنے بتایا کہ اس شخصکوشرعی تعزیر دی جاتی ہے.حضرت شاہ صاحب قبلہحضرت قبلہ
مخدوم محمدیؒ سے ملنے کے لیے آ رہے تھے.خادم کے ملنے کے بعد
وہاں سے واپسلوٹے اورکھوڑاشہرسےباہراُجنفقیرمیاں پحیب ھجوکہخودحضرتقبلہمحترم
محمدیؒکےوالدمحترمشہیدمخدومعبدالرحمٰنکیدLسےپیداہوئےتھےکےکنوینپرآکرمنزل
اندازہوئے.حضرتمخدوممحمدیسائینکوجیسےہیکشفکےذریعےحضرتقبلہشاہصاحب
کیتشریفآوریکاپتہچلاویسےہیانہیناپنےپاسٹھہرنےاورمہماننوازیکیدعوتدینے

ایکخاصمصاحبکوبھیجا،جسکوحضرتشاہبھٹائیرحمۃاللہ علیہنےدعوتقبولفرماتے ہوئےجوابمینیہبیتبھیجاکہ

اج نہ آیس آء صبح ایندس سپرین
تو تی جنھن جو ناءe سوکٹي بار eک ھی، ن جو

ترجمہ:)آجنہیںآسکامیرےپیارےسائینصبحآؤنگا.جسلج بپالکے

بابرکتنامناممپیرآپکانامہے.وہذاتاقدسہمیشہگناہگارونکےبار)بوجھ) اٹھاتیہے.)

اسطرحدوسرےدنصبححضرتشاہعبداللطیفبھٹائیرحمۃاللہ علیہاپنےآپکو

تعزیردےکردرگاہشریفپرپہنچے.حضرتمخدوممحمدیؒباہرآکرآپکوروکاکہآپنےاپنے

آپکوتعزیرکیوںدی،ہمنےتونہیںکہاتھا.اسپرحضرتبھٹائیسرکارنےفرمایاکہشریعت

مطہرہمیرےناناجانرسولاللہ کیہےاورمیںنےقبولکرکےیہاںاسشریعتکےمرکزپر

آیاہوں.لہٰذاآپاپنےفقیرونسمیت،حضرتمخدومصاحبقبلہکیخانقاہمیںآکرمہمان

بنے.پوراہفتہحضرتقبلہمخدوممحمدیؒکومیزبانیکاشرفبخشااوردونوںبزرگوںنےخوب بیٹھکرآپسمیںروحپرورملاقاتیں

کیں.دونوںبزرگایکدوسرےکیولایتوکرامت

کےبےحدمعترفہوئے.حضرتسیدعبداللطیفسائیںہمیشہطنبورہاورستاراپنےپاسموجود رکھاکرتےتھے.جب حضرتقبلہشاہ

صاحبقبلہ مخدوم صاحب کیخانقاہپر تشریففرما

ہوئے.تومخدوممعظمکےخلفاءنےحضرتقبلہشاہبھٹائیکیخدمتاقدسمیںباادبعرض

کیاکہقبلہ]لیمقامیہجگہتوصاحبشریعتکیہےیہاںپرکسیقسمکےسازسرندےبجانےکی

اجازتنہیںہے.حضرتقبلہشاہصاحبنےیہسنکروہتمامساز مخدومصاحبکےفقیروں کےحوالےکرد

ی.انہوںنےوہسازوغیرہکسیکمرےمیںرکھد ئی.جبسحریکےوقت حضرتشاہعبداللطیفبھٹائیرحمۃاللہ

علیہکےدستورکےمطابقوایوناوربیتگانےکاوقت

آیاتو عبداللطیفسرکارکے فقیرو ننے بیتکہناشروعکئے۔ابھیوہمحفلسماعشروعہوئیہی تھیکہکمرے
مینبندساز)بغیرکسیشخصکے بجائے)خودبخودبجنے لگے۔یہدیکھکرحضرت
مخدومصاحب قبلہ کے فقیر حیرت زدہ رہ گئے ۔ انسان تو انسانہے جان طنبورا)ساز)بھی
حضرتسائیںبھٹائیسرکاررحمۃاللہ علیہکیاطاعتاورتابعداریکیڈوریمینبندھے ہوئے ہیں۔

مریدوننے یہباتحضرتمخدوممعظمرحمۃاللہ علیہکوجاکربتائی۔حضرتمخدوم
صاحبقبلہنے ساراماجراسنکرفرمایا:بابا!یہبھٹائیسائیںکے لئے مباحہیں۔یہتوبزرگسید بادشاہرحمۃاللہ
علیہکیزوردارکرامتہے کہامرخودبخودجماداتپربھیچلرہاہے۔بیشک
حضرتقبلہشاہصاحببڑیبڑیکراماتکے مالکہیں۔آخرکارایکہفتے کے بعدحضرتقبلہ شاہصاحبرحمۃاللہ
علیہحضرتمخدومکودLئیندیتے ہوئے شہرکھوڑاسے شاہدرازاکیآبادی
کیطرفروانہہوگئے۔وہاںپرآپکیملاقاتحضرتمیانصاحبڈنوفاروقیرحمۃاللہ علیہ
سے ہوئی)جواسوقتبھیکلہوڑاسرکارکیملازمتمیںتھے)حضرتلعللطیفرحمۃاللہ علیہ نے میانصاحبڈنو
فاروقّیکوفرمایاکہ"اے میاں!آپکوتوصاحبِامانتبزرگبنناہے اور
ہدایتفرمائیکہفلانجگہپر)وہجگہبھیحضرتقبلہشاہصاحبرحمۃاللہ علیہ)نے حضرت
میاں فاروقی کو دکھائی اور فرمایا کہ ایک کنواں کھدوا کر وہیں بیٹھ کر عبادت کریں)چلا
کاٹیں)۔آپنے پہلے بذاتخوداسکنوینمیںمیانصاحبڈنوفاروقیکوبیٹھکردکھایا۔وہیں
پرایکچھوٹے بچے سچلبادشاہسے ملاقاتہوئی،جواسوقتبہتچھوٹیعمرمیںتھے۔اس
بچے کے متعلقفرمایاکہہماریدیگکاڈھکنایہصاحبزادہاتارے گا۔چنانچہبعدازانواقعیایسا
ہیہواحضرتشاہصاحبرحمۃاللہ علیہپھروہانسے اپنیحقیقیمنزلِمقصودکیطرفروانہہو گئے۔

احمدشاہابدالؔیکیکھوڑ ۤآمداور مخدو ممعظمسے ملاقاتکیخواہش

احمد شاہ ابدالی دُردُران)درانی) خراسان سے 1167ھ میندہلیکیطرف جاتے ہوئے)مرہٹونسے مقابلے کے لیے) پہلے ولایتسِندھمینآئے تھے۔ اسدورے کے موقعپر بادشاہسلامتخودکھوڑ اشہر مینبھیآئے تھے۔ یہواقعہکچھاسطرحوقوعپذیرہواتھاکہجیسے ہیلشکرجرارافغانستانسندھکیطرفبڑ Øتوپورےسندھکےباشندےہیبتاورتابشاہی کےسبباسسوچمینمبتلاہوگئےکہمباداملککاکیاحشرہوگا۔)کیونکہسندھیاسسےپہلے نادر شاہیلوٹماراورمظالمدیکھچکےتھےجنہیندیکھکرلوگوننےچیخوپکارشروعکردیاوربھاگم دوڑمینکئیموتکاشکارہوگئےتھے۔احمدشاہابدالیکیسندھمینآمدکےوقتبھینورمحمد کلہوڑوکاہیراجتھا،جوکہاحمدشاہابدالیکوآتادیکھکرکہینکسیکونےمینچھپکربیٹھگئے تھے۔ورنہتاریخاسمعرکےکواسموقعپرضروربیانکرتی۔)اسطرحمخدوممحمدیصاحب کیبہستیکھوڑاچھیخاصیآبادیکیشکلاختیارکرچکیتھی۔لوگدوردورسےحضرتمخدوم صاحبکیامانمینآکررہتےتھے۔حضرتمخدوممعظمنےہرطرحکیتسلیدیااوریہآیت پڑھی:

ا ن ا ل م ل و ك ا ذ ا د خ ل و ا ق ر ي ة ا ف س د و ھا و ج ع ل و ا ا ع ز ة ا ھل ھا ا ذ ل ة

)النمل،34:27)

)بےشکجببادشاہکسیبستیمینداخلہوتےہینتواسےتباہوبربادکردیتے ہیناوروہانکےباعزتلوگونکوذلیلورسواکرڈالتےہیں۔)

کھوڑ اشہر میناسوقتنہتوکوئیقلعہتھا،نہکوئیجیلاورنہہیکوئیپناہ گاہتھی۔ بس حضرتمخدومقبلہکیعظیمشخصیتکےسہارےپرہیLملوگآکرجمعہوئےتھے۔بہرحال حضرتمخدوممعظمنےہرطرحکیتسلیدیکہپہلِشکراسلامصرفدِینمیںنکینصرتاور امدادکیخاطردشمنانِاسلاممرہٹونکیسرکوبیکےلیےہندوستانکیطرفجارہاہےاورسندھ

مینوقتیطورپرآئےہیں۔دراصلمنزلمقصوددہلیہےمگرقرآنکریمکیآیتمبارکہکے
مصداقجوکہحضرتسلیمان علیہ السلام کےلشکرکےمتعلقہےجواللہتعالیٰکےبرگزیدہپیغمبرتھے۔
اسلیےحضرتمخدوممکرمرحمۃاللہ علیہنےبطورحفظماتقدماوراحتیاطاًپنیجماعتکوہدایت
کیکہشہرکےچاروںطرفایکخندقکھودیجائے۔سنتحضرتمحمدمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کےعین
مطابقاورآنےجانےکیخاطرفقطایکپلتعمیرکیاجائےجسمیںفقطایکراستہہواوراسپر
راتکےوقتہماراایکجوتاچوکیدارکےطورپررکھاجائے۔اسانتظامکےبعدہمارےشہرکی
طرفانشاءاللہکوئیخوفوخطرہنہیںہوگااورہماراشہراللہتعالیٰکےحفظوامانمیںرہے
گا۔اہلشہرنےایساہیکیاجیساکہحضرتمخدومLلیمقامنےحکمفرمایااوررتکوجاکرحضرت
مخدومصاحبرحمۃاللہ علیہکیجوتیمبارکاسخندقکےپلپررکھکرآئے۔ہوایوںکہوہ
جوتی)حضرتمخدوممعظمصاحبکیکرامتسے)ببرشیرکیشکلاختیارکرکےاسخندقپر
پہرادینےلگی۔یہباتہرطرفمشہورہوگئیاسلیےکہیہکرامتاحمدشاہابدالیکےلشکرکے
سپاہیوںنےنہایتحیرتسےاپنیآنکھوںسےدیکھیاوراسکےبرابرسے)قریبسے)
ڈرتےڈرتےباادبباملاحظہہوکرپوریاحتیاطسےدبےپاؤںوہاںسےگزرکراپنیچھاؤنیمیں
پہنچےاورہساراماجرابادشاہسلامتکوجاکربیانکردیا۔

بادشاہاحمدشاہابدالیدرانیبذاتخودایکنہایتنیک،پارسا،راستباز،Lدل،مجاہد،
غازیاسلامتھےوہایکدمسمجھگئےکہیقیناًیہعملکسیکاملولیاللہکےتصرفاورکرامتکا
کرشمہہے۔چنانچہانہوںنےکھوڑاشہرکےآسپاسآکرایکچھاؤنیلگائیاوریہلگنےکیدیر
تھیکہآسپاسکےشرفاءحضراتآکربادشاہسلامتکوسلامکرنےلگے۔سوائےایکعظیم
شخصیتحضرتمخدوممحمدیؒکےجوسلامکرنےکےلیےتشریفنہلائے۔انکےسلامپرنہ
آنےکےبعددیگرحضراتسےبادشاہسلامتپوریجانچپڑتالکرچکےتھےکہاسعلاقےکی
کونکونسیشخصیاتبےحدنامورورسرکردہہیں۔انمیںسرفہرستحضرتمخدوممعظم

کے نام نامی اسم گرامی سے آگاہ کر دیا گیا اور رہائش گاہ سے بھی واقف کر دیا گیا تھا کہ وہ شہر کھوڑا
میں مقیم ہیں جس کے چاروں طرف خندق کھدی ہوئی ہے۔ بادشاہ سلامت نے محسوس کیا کہ
یہ ایک واحد شخصیت ہے جو ہم سے ملاقات کرنے نہیں آئی۔ آخر بادشاہ نے اپنی طرف سے
مخدوم صاحب کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ ہم بادشاہ وقت شریعت محمدی، دین اسلام کے کامل
پیروکار اور پابند ہیں اور آپ کے دیس میں مہمان بن کر آئے ہیں اس لحاظ سے سلطانی سے بھی
بڑھ کر آپ کا مہمان بنتا ہے کہ آپ ہم سے ملاقات کرنے ہمارے پاس تشریف لے آئیں۔ ہم
آپ کو خود دعوت دے رہے ہیں کہ ہمیں آکر ملاقات کا شرف بخشیں۔

احمد شاہ ابدالیؒ کی دعوت کا جواب

اس سلطانی پیغام دعوت کے جواب میں حضرت مخدوم عالی مقام نے بادشاہ عالیجاہ کو
پیغام بھیجا کہ ہم لوگ مسجد کے تنکوں کی مانند ہیں جو صرف مسجد کے اندر ہی اچھے لگتے ہیں۔ مسجد
کے تنکے اگر ایک دفعہ مسجد سے باہر نکل گئے تو دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کے لائق نہیں رہیں
گے۔ نامعلوم ہوائے زمانہ ان کو اٹھا کر کہاں پھینک دے۔ بادشاہ عالیجاہ، حضرت مخدوم معظم کے جواب پر بے حد خوش
ہوئے اور خود ہی حضرت مخدوم صاحب سے ملاقات کرنے کی
خواہش کا اظہار کیا مگر ترکیب یہ کی کہ اپنی شکل و شباہت والے قد آور جوان جن کی تعداد دس
(10) تھی اپنے لشکر میں سے چن کر اپنے ساتھ لیے۔ سب نے ایک ہی قسم کا لباس (سپاہانہ
وردی) پہن رکھا تھا۔ خود بادشاہ سلامت نے بھی ایک عام سپاہی والا لباس پہن کر ایک عام سپاہی
والا روپ اختیار کر لیا تھا۔ ایک عام لشکری کو بادشاہ بنا دیا گیا تھا جسے شاہی لباس پہنایا گیا تھا اور
ایک آدھ کو لشکر کے سردار سالار رسالدار وغیرہ کی وردی پہنائی گئی۔ اس اہتمام اور انتظام کے
تحت سحری کے وقت مخدوم صاحب کے پاس مسجد میں پہنچے۔ شاید اس سارے کھیل رچانے کا
مقصد حضرت مخدوم مکرم کی ولایت، کشف و کرامت کا امتحان لینا مقصود تھا۔

حضرتمخدو مصاحبنماز تہجدکیادائیگیکے بعدمسجدشریفمینمراقبہمینمصروف
تھے کہاسدورانبادشاہسلامتاپنے سپاہیونکے ساتھمسجدشریفکے اندرآگئے۔حضرت
مخدوممعظمصاحبنے ہرفردسے جسبعہدہاورذاتیلیاقتمصافحہکرکے خوشآمدیدکہااور
جیسے ہیبادشاہLلیجاہجوکہاسوقتLمسپاہیکے روپمینتھے کیباریآئیتواٹھکرانسے
ملے ،بصدعزواحترامانہینگلے لگاکراپنے برابرمینبٹھایااورخوشآمدیدکہانہصرفاتنابلکہہر
ایکشخصکے نامکے ساتھعہدہبھیپوچھتے اورجوابملنے پرانکیخیرخیریتبھیدریافت
کرتے۔یہدیکھکربادشاہLلیجاہانکے کشفاورکرامتکاصدقِدلسے قائلاورمعترف ہوا۔
اسکے بعدبادشاہسلامتنے حضرتمخدوممعظمکے لنگرخانے کے لئے بطور جاگیر
دیہہمرزاپور،دیہہجرم بج .ہ،دیہہموسیٰپوراوردیہہمنعمآبادکے پروانے بناکردئیے اوراس
کے علاوہاوربہتکچھتحفے کے طورپرپیشخدمترکھااوردLءمستجابکے طلبگارہوئے ،
جسپرمخدوممعظمنے ایکخاصتعویذجوکہخاندانیمعمولاتمینسے تھابرائے فتحونصرت
بطور"کبریتاحمر"عطافرمایااوربادشاہکویقیندلایاکہدLئینہمیشہآپکے ساتھرہینگی۔اس
کے علاوہبادشاہسلامتکیطرفسے اورکتنے ہیLفینامونکیتحریرینحضرتمخدوممعظم
کوپیشکردیگئینجنکے مطابقاسخانداناورشہرکھوڑاپرہرطرحکاشاہیمحصول)ٹیکس)
Lفکردیاگیا۔خودحضرتمخدوممعظمنے انجاگیروناورمسندونکیکوئیپرواہنہکیاورنہ ہیانپرعملپیراہوئے۔صرف
رازقِمطلق)رب کریم) کیطرفسے بخشے ہوئے غیبی
خزانے پربھروسہکیااوراسپرہیراضیاورمتوکلرہے۔البتہرحلتفرمانے کے بعدبردار
حقیقیحضرتسلطانالاولیاءمخدوممیاناحمدیخدائی)جنکانامنامیاسمگرامیانرقعاتاور مر قوLت شاہی میں درج
تھا) حضرت سائیں کے ان پروانوں کو خوب استعمال کیا اور وہ
مرقوLتشاہی باقاعدگیسے ہر سال متواتر حضرت مخدوم احمدی خدائی رحمۃ اللہ علیہ کی
خدمتLلیہمینباقاعدگیسے آتے رہے۔جنمینسرکاریعملداروناورفوجیسالارونکویہ

ہدایتکیگئیتھیکہاسخانوادۂعظیمکیخدمتگزاریکماحقہبجالائیجائے۔)اسبارےمیں مزید تفصیل إن شاء الله حضرت مخدوم صاحب رئیس العلماء،سلطان الأولیاء میاں احمدی خدائیکےتذکرہمطہرہمینتفصیلیبیانکرینگے)۔

بچپنمینہندوکومسلمانکرنےکاواقعہ

آپکےبچپنکےزمانےکاایکواقعہاسطرحہےکہابھیآپکیعمرساتسالہی تھیاورکھیرےدانتابھیٹوٹےہیتھےکہآپنےجماعتساتھلےکرروہڑیشہرکے ایکہندو)بنیا)کومسلمانکیا۔اسہندوکیزبانسےکوئیایسابیانجاریہواتھاکہاسے اسلامی دائرےمینداخلکرنالازمیہوگیاتھایااسپرشرعیحدجاریکرناپڑگئیتھی۔اسباتکےسبب سندھ کے سارے ہندوؤں نے بہت شور مچایا تھاکیونکہ والد ماجد بزرگوار مخدوم حضرت عبدالرحمنشہیدکیشہادتکےتازہواقعہکےسببجیسےکہانہینایکقسمکیشہملگئیتھیاور یہجاناکہابھینورمحمدکلہوڑوزندہہےاسکیحکومتبھیابھیجاریہےیعنیمخادیمکادشمنابھی زندہہے،لہٰذایہحکمرانہندوؤنکیآوازضرورسنےگا۔اسیخیالسےاسکمسنمخدومزادے)میانمحمد،عمرسات سال)کےخلافایکزوردارشکایتیدرخواست کلہوڑادربار میں داخل کرائیکہیہچھوٹامخدومصاحبزادہاسعمرمینایسےکارنامےسرانجامدےرہاہے۔روہڑی کےکارداركوحکمنامہجاریکرکےبھیجا"اسمخدومزادےکوبمعجماعتحاضرکیاجائے۔‘‘ ابھیمخدومزادہصاحبروہڑیکےساداتکےپاسشہرمینموجودتھےکہحکمرانسندھکایہ فرمانروہڑیعلاقےکےکاردارکےپاسپہنچا۔اسحکمنامےکاسنکردشمناناسلامتوبہت خوش ہوئے کہ ابھی اس مخدوم زادےکاسرقلمکردینگے۔کار دار شہر روہڑیکو صاف ہدایتکیگئیتھیکہصاحبزادہمخدوممعظمکوجماعتکےساتھبذریعہکشتیدریاپارکرواکر خداآبادپہنچائیں۔)اسزمانےمینکلہوڑونکاپایۂتختشہرخداآبادتھاجوکہآجکےضلعدادو میندریاکےکنارےآبادتھا)مخدومزادےمعظمکیمرضینہینتھیکہاسطرحپکڑکرلے

جائیں بہرحالزبردستیجماعتکے ساتھکشتیمینسوارکیاگیاپھرکشتیکو چلانے کے کئیجتن
کئے گئے مگر ایسے کہہزارونجتنکے باوجودمخدومزادےمعظمکیکرا مُتسے بحکمالٰہیکشتی
اپنیجگہسے ایکانچ بھی نہ ہلی.ہندوبرہمننے بڑیکوششکیاورمجنترپڑھے پھربھی
کشتینہہلی.گائےماتاکاخونبھیکشتیمینڈالاگیامگرکشتینے نہچلنے کیقسمکھائیہوئیتھیکہ
مینیہانسے نہینہلونگی.لوگوننے چھوٹے مخدومصاحبکاتصرفاورکرامتدیکھکر
دمبخودرہگئے.آخرکارمخدومزادےکیخدمتمیںالتجاکیگئیکہ"قبلہLلیجنابجیسے آپ
صاحبانکیمرضیہو،جوآپحکمکرینگےویساہیہوگا."جسپرمخدومLلیمقامنے فرمایا کہ"ہمارےلیے گھوڑونکا
انتظامکیا جائے اور انتظام شاندار طریقے سے ہونا چا ٗ ,ہ.ہماری
سواریہماریمرضیکے مطابقشاہانہلوازماتکے ساتھتیارہونیچا ٗ ,ہاورہماپنیمرضیاور
ارادےکے تحتحکمرانِسندھسے ملاقاتکرنے جائینگے،نہاسطرحکہہمینقیدیونکی
طرحسرکارینگرانیمینخداآبادلے جایاجائے.آخرجبمخدومزادےکیشرائطمنوعن
قبولکرلیگئیںاورپوریجماعتکے لیے اچھینسلکے گھوڑونکاانتظامکردیاگیاتوچنددنوں
کے توقفکے بعدپوریشانوشوکتاوردبدبے کے ساتھمخدومصاحبخداآبادکیطرف
روانہہوگئے.جبآپکینورمحمدکلہوڑےسے دربارمینملاقاتہوئیتواسوقتآپقرآن
کریمکیکچھآیتونکاوردفرمارہے تھے.)آپبچپنمینہیحافظقرآنبنچکے تھے.)جسپر
حکمرانسندھنے آپسے پوچھاکہ"صاحبزادےکیاپڑھرہے ہیں؟''آپنے فرمایا"قُلْ
ہُ ٗو اُللهُ أَحَ د".بسیہالفاظسنتے ہیجلالِتاسِمالٰہیکے اثرسے تمامحاضرینِدرباربشمول
حکمرانِسندھنورمحمدکلہوڑوپرہیبتالٰہیچھاگئیاورکپکپیطاریہوگئی.وہسبکے سب" ٗأ ٗل ۡم ٗي ۡأ ن ل ہ ل ذي ٗن آ ٗمنوا
ٗأن ٗت ۡخ ٗش ٗع ق لوب ہ ۡم ل ہ ذ ۡك ر اللہ'')الحد ت16:57)کے مصداقاس
کیفیتکے شکارہوگئے.نورمحمدکلہوڑونے حکمصادرکیاکہ"مخدومزادےمیانمحمدیکاہرحکم
بحالہے"اورآپسے مخاطبہوکرکہا:اےصاحبزادے!آپجوچاہینکرسکتے ہیں،آپپر

کسیقسمکیکوئیپابندینہیںہے۔اور اسیدنمخدومزادہبزرگکوآپکیجماعتکےساتھ

بصدعزتواحترامتعظیموتوقیراور انعاماتواکراماتسےنوازکرآپکواپنےآبائیگاؤںروانہ

کردیاگیا۔اسکےبعدہرخطےمیں جاگیریںاوربہتساریسہولتیںمثلاًمحصولاتوغیرہکی L فی کے پروانے جاری کئے

گئے۔ دوسری طرف پر یالو (شہر)اور اس کے آس پاس چودہ(14)کنویں اور تین سو(300)مربعہ زمین

خانقاہ معلی کے لیے وقف کر دی گئی۔یہ

پروانے آجتکصحیحسلامتموجودہیںاور اسکےعلاوہ آپکےوالدماجدبزرگوارکیاپنے

ہاتھونکیگئیشہادتپربےحدسختافسوسکااظہارکیا۔

خیردریغسودندارد،چورفتکارازدست

اسیطرحصاحبزادہمخدوممحترمومکرمحکمرانِسندھسےباعزتواکراملاقاتکے

بعداپنیاقامتگاہپرواپسروانہہوگئے۔

وفاتحسرتآیات

حضرتمخدوم المعظممیاںمحمددیںنحضرتمخدومعبدالرحمنشہیدفیسبیلاللہکی

وفاتحسرتآیاتکاواقعہبھیبذاتخودنہایتعجیبوغریبہے۔آپابھیبھریجوانی

میںتھےیعنیآپکیعمرعزیزابھیستائیس(27)ویںبہارمیںداخلہوئیتھی۔آپنےبچپن

سےلےکر(یعنیکمسنیسےلےکر)آخریوقتتکپوریزندگیاتباعِشریعتاورحقتعالیٰ

کےاوامرونواہیکےاجراءمیںاسطرحبسرکیکہجسکاتصورLمانسانونکےلیےناممکن

ہے۔شریعتمطہرہپرسختیسےکاربندرہتےتھےاور اسبارےمیںکسیاوربشرکیپاسخاطری ہرگزنہیںکیاکرتےتھے۔

وفاتحسرتآیاتکاسانحہاسطرحہےکہLمطورپرجمعہکےدناذانِجمعہکے

بعدہرطرحکےذاتیکامکاجمثلاًکھانےپینےکوچھوڑدیاجاتاتھااوررفقطیادالٰہیمیںمشغولرہا

کرتےتھے۔ایکدنجمعہکوآپآرامفرمارہےتھے،جمعہکیاذانہوچکیتھی،نیندسےبیدار

ہوتے ہی آپ نے پوچھا کہ اذان تو نہیں ہو گئی ہے ؟ تو حویلی کے صاحبان نے اس خیال سے کہ اگر ہم بتائیں گے کہ اذان ہو چکی ہے تو کھانا تناول فرمانے سے بالکل انکار کریں گے کیونکہ پہلے تازہ کھانا تناول فرما لیں پھر مسجد کی طرف روانہ ہو جائیں۔ لہٰذا آپ کو بتایا گیا کہ ابھی اذان نہیں ہوئی۔ آپ کھانا تناول فرمائیں۔ اتنی دیر ہو گئی کہ نماز کا وقت تنگ ہونے لگا۔ ایک شخص مسجد سے آکر دروازے پر کھڑا ہو گیا اور صدا دی کہ "قبلہ! وقت تنگ ہو چکا ہے"۔ حضرت مخدوم معظم نے ابھی ایک ہی لقمہ اٹھایا تھا کہ استغفر اللّٰہ پڑھ کر باقی طعام آدھے میں چھوڑ کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی غفلت پر سخت رنجو ملال ہوا۔ پس اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور صدق دل سے دعا فرمائی کہ "اے مولائے کریم! آپ کے اس بندے سے آج تیس سال میں پہلی بار قصور سرزد ہو چکا ہے کہ اس پر بہت پشیمان ہوں خدایا!!! میری زندگی میں دوسرا جمعہ نہ آنے پائے۔'' چنانچہ آپ نے جلدی جلدی مسجد میں پہنچ کر نماز جمعہ ادا کی اور رب کریم نے آپ کی دعا پوری کی اور اسی ہفتے کے دوران وصال الٰہی میسر ہوا اور اپنی جان بحق تسلیم کی۔

حضرت مخدوم محمد اسماعیل پریالوئی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نام نامی اسم گرامی ''محمد اسماعیل'' تھا جبکہ لقب عبدالرسول تھا۔ آپ کے والد گرامی کا نام ملا فریدالدین تھا۔ آپ جونیجو قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اصل میں لاڑکانہ شہر کے ایک گاؤں میں رہائش پذیر تھے، وہاں سے نقل مکانی کر کے اپنے مرشد سائیں سید حاجی جمال شاہ ساکن بھرالو، (عرف پریانلوئی) کی بستی میں رہائش پذیر ہوئے۔ بھرالو کا نام بعد میں حضرت مخدوم اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ "کے مریدوں اور عقیدتمندوں نے ''پریانلوءِ'' رکھا جس کا مطلب ہے کہ ''اپنے سجنوں کے رہنے کی جگہ'' آج تک اسی نام سے مشہور ہے۔ آپ کی فقط ایک بیٹی تھی۔ آپ کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ اپنی بیٹی کا نکاح اپنے عزیز دوست اور ساتھی حضرت مخدوم احمد یخدائی ہاشمی کھوڑائی کے فرزند ارجمند (ولیعہد) حضرت مخدوم محمد (اول) ثالث) رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کروایا تھا، جس بی بی پاک کے بطن اطہر سے حضرت مخدوم ضیاء الدین بن

حضرتمخدوممحمدLقل)ثالث)تولدہوئے۔حضرتمخدومضیاءالدینمحمداپنےوالدبزرگوار حضرت مخدوممحمدLقل)ثالث)کی وفاتکے بعدکھوڑا میں اپنے بڑونکیسجادہشریعتپر تشریف فرما ہوئے اور نہایت ہی عزت و احتشام اور پورےوقار کے ساتھ مسند نشینی کے فرائضسرانجامدےکراسیسالمینہیانتقالفرماگئے۔انکےانتقالکےبعدبرادرعزیز حضرتمخدومعبدالخالق)دوئم)ولدحضرتمخدوممحمدLقل)ثالث)مسندشریعتپرجلوہگر ہوئے۔حضرتمخدوماسماعیلرحمۃاللہ علیہصوریومعنویکمالاتکےصاحبتھے۔علمو فضلکےاعتبارسےایکعظیمالشانبحربیکراناورLلیمقامشخصیتکےمالکتھے۔چاہے معقولاتہونخواہمنقولاتسبکچھایککتابمینتحصیلعلمکیخاطراپنے دستمبارک سےلکھاکرتےتھے۔انہینتحریرکااتناشوقاوراسپراتناعبورحاصلتھاکہہرروزنمازعصرتک ایکمکمل"کتاب"لکھاکرتےتھے۔بعضاوقات ایسابھیہوتاتھاکہآپکڑیدھوپمیں "قیلولJ"کرتےہوئےمحوخوابہوجایاکرتےتھے۔دوسریطرفآپکاقلممبارکخودبخود تحریرجاریرکھتاتھا۔آپکییہکرامتLمطورپردیکھیاورسنیگئیہے۔

<u>قرآنمجیدہاتھسےلکھنےکاشوق</u>

انکےہاتھکےلکھےہوئےقرآنمجیدکےکئینسخےموجودہیناورالگالگقرآنکے پارےلکھکرعوامالناسمینتقسیمکردیاکرتےتھے۔آپکاتحریریسلسلہجاریرہتاتھا۔جب بھینئےسرےسےکلامِالٰہیکیتحریرشروعکرتےتوپہلےتمام"اسماءحسنیٰ"شنگرفسےخوب صورتحاشیہبناکرلکھاکرتےتھےاوراگرشرعییادرسیکتبتحریرکرتےتووہسبمحشیہوا کرتی تھیں۔آپ کی تحریر کی کیا بات کریں، انتہائی درجے کی مستند اور فاضلانہ ہوا کرتی تھی۔تحریرایسیہوتیکہجیسےموتیکےدانےپروئےہوئےہوناورآپکیتحریرسےعلمیکمال بھیظاہرہوتاتھا۔آپصاحبطرزادیبتھے۔آپکےلکھےہوئےکئیخطباتجمعہموجود ہینجوکہخودآپنےاپنیمسجدمینپڑھےتھےاوروہاجتکجمعۃالمبارککےخطبےمیںLم

طور پر پڑھے جاتے ہیں۔آپ فارسی اور سندھی زبان میں حمدیہ اور نعتیہ شاعری بھی کیا کرتے
تھے۔آپ کی پڑھی ہوئی کئی نعتیں (مولود شریف) زبان زد خاص و عام ہیں۔نمونے کے طور پر
ایک فارسی نعت درج ہے۔

حمد است ذاتِ پاک را | آں صانعِ افلاک را
در کنج او املاک را | فہم باشد خبر
از حمدِ او ہر نعمتی | از شکرِ او ہر لذتی
در ہر امور برکتی | افزوں شود دل در صدر
طر است سینہء عاشقاں | سیر است صدر عارفاں
نور است قلب سالکاں | از پر تو آل مقتدر
نرتِ نبی آخر زماں | از بھر خون دان ھرز جان
باشد ترا من و اماں | از بیم تن روز حشر
آں احمد خیرالواری | آں سرور ہر دوسرا
سردار عالم ماوری | نور الھدی خیرالبشر
معراج سوئے آسماں | سیرش بسوئے لامکاں
بربستر آمدن آن زماں | این گک عجائب رانگر
درشب اشارت کرد چوں | جان عدو زان گشت خوں
اعزازِ دین گشتہ فزوں | انگشت را سوئے قمر

یہ قصیدہ مخدوم محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کا فی طویل لکھا ہوا ہے جس میں آگے چل کر
خلفاء راشدین، صحابہء کبار عشرہ مبشرہ، اہل بیت کرام الطیبین الطاہرین المطہرین رضوان اللہ
علیہم اجمعین کی ثنا اور توصیف بیان کی گئی ہے۔ایک طرف تو اہل بیت اطہار علیکا ذکر ان کی شان

کے مطابق کیا گیا ہے اور دوسری طرف دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل

رفضوتشیعکوخوبسنایاگیاہے۔ایکجگہپرآپنے اسطرحفرمایاہےکہ"بتُرافضیزمی کنم")میںہرر افضیکیبنیادکھودرہاہوں(یہقصیدہاحکامِشریعت،اعمالِحکمتاورپندونصائح سےمالامالہے۔آپکیعمرعزیزکےابتدائیایامّکےبارےمیںہمیںکہیںبھیذکرنہیںملتا اورنہہیاساتذہکیکوئیخبرملرہیہے۔آپتقوٰیاورشرعکےامامتھےاوراپنےدورکےجیدّ Lلم فاضل تھے اور شریعت مطہرہ کے Lمِل کامل تھے۔ سنت رسول ﷺ کو قائم کرنے اوربدLتسیئہکوجڑسےاکھاڑنےوالے،احوالِعظیمہاورمقاماتِجلیلہکےصاحبِ کمال مرشدتھے۔آپکاشمارآجبھیسندھکےبڑےبڑےاولیاءاللہکیصفمیںکیاجاتاہے،جنکا فیضآجتکجاریوساریہے۔آپنقشبندیطریقےکےولیکاملتھےاوررشدوہدایتکا سلسلہچارواسطوںسےحضرتامامربانیاحمدسرہندیمجددالفثانیرحمۃاللہ علیہکےساتھملتا ہے۔جیسےکہاسفارسیشعرسےعیاںہے:

از مجدد الف ثانی فیض عالمگیر شد
وزجناب شان جہاں برا برکت و تاثیر شد
شیخ آدم بہ گشت از فیض مجدد کامیاب
شیخ سعد اللہ ازو گشتہ منور مستدد
زوست ایوب ولی وھم جمال اللہ شاہ
زوست مخدوم پریالوی را بقا مانند
زو شدہ رآشد خلیفہ از فیوضش بہرہ مند
در طریقہ عالیہ حضرت جناب نقشبند

اسفارسیشعرسےظاہرہوتاہےکہعلومظاہریمیںکاملدسترسحاصلکرنےکےبعد حضرتمخدوممحمداسماعؒیلعلومباطنیکیطرفمائلاورمتوجہتھےاورپریالومیںرہنےوالے بزرگولیءکاملحضرتسیدحاجیجمالاللہشاہ)جنکامزارLلیپریالوشہرکےقریبگاؤںمیں واقعہے(سلسلہنقشبندیہمیںبیعتخرقہ ٔخلافتاوڑھلی۔آپکیکراماتکثیرہیںجنمیں سے چندکاتذکرہیہاںکرتےہیں۔

پرین کے دیس کی سیر

کہتے ہیں کہ ایک عورت جو کہ دودھ، مکھن، گھیو غیرہ بیچنے والی تھی، برابر کے کسی گاؤں سے پریالو جاتے ہوئے راستہ بھول کر جنگل جا پہنچی۔ ایک جگہ پریشان ہو کر کھڑی ہو گئی۔ کچھ دیر بعد وہاں سے حضرت مخدوم محمد اسماعیل قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا تو اس سہمی ہوئی عورت سے پوچھا کہ مائی اس جنگل بیابان میں کس کو ڈھونڈ رہی ہو؟ تو اس عورت نے کہا کہ سائیں میں راستہ بھول گئی ہوں۔ مجھے پریالو کا راستہ بتائیں۔ لفظ پریالو میں پریان کا معنی ہے محبوب، پرین اور لوء یعنی رہنے کی جگہ گوٹھ وغیرہ۔ یہ نام دراصل حضرت مخدوم کے مریدین حضرات نے ہی اپنے مرشد کے گوٹھ کا رکھا تھا، مگر حضرت مخدوم مکرم کا "پرین" تو شہر "مدینہ منورہ" میں ہے جو آپ کے لیے اصل پریانلو تھا۔ اس پر عورت سے دہراتے ہوئے پوچھا کہ مائی کیا کہا؟ پرین کی لوء جاؤ گی؟ جی ہاں سائیں! پریانلوء جاؤں گی۔ جس پر آپ نے جواب میں کہا کہ اچھا مائی، اپنی آنکھیں بند کرو تو میں تمہیں وہاں پہنچا دوں۔ آپ کے کہنے پر اس عورت نے اپنی آنکھیں بند کیں اور جب آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہاں رنگ ہی دوسرا تھا، فقط عبائے اور قبا، لمبے جبے اور حقال رومال یہ تو اس عورت کے لیے بالکل اجنبی ماحول تھا، نہ تو ان کی گفتگو سمجھ نہ ہی بول سکے۔ حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ نہ تو وہاں مخدوم محمد اسماعیل، نہ ہی پیاسا تا پتا۔ چنانچہ رونا دھونا شروع کر دیا۔ سب لوگ اجنبی تھے، لوگوں کو کیا پتہ اس عورت کے ساتھ کیا ماجرا ہے، کیا کھو گیا ہے جو اتنا رو رہی ہے۔ راہ گیر اسے دیکھ کر چلے جاتے، کچھ وقت گزر جانے کے بعد حضرت مخدوم محمد اسماعیلؒ اس مائی کے پاس آ پہنچے۔ کیا دیکھا کہ مائی نے بجائے خوش ہونے کے رو رو کر ہلکان ہو چکی ہے۔ او مائی! کمبخت! کیوں رو رہی ہو؟ پرین کے دیس پہنچ کر بھلا رویا جاتا ہے۔ ارے پگلی یہ تو خوشی کا موقع ہے، تم نے ہی تو کہا تھا کہ پریالوء پہنچائیں۔ حقیقی پریالوء تو یہی ہے جہاں تمہیں میں نے پہنچایا ہے۔ آخر اور کیا چاہیے؟ جس پر عورت نے کہا کہ مجھے تو سندھ (خیرپور) والا پریان

لوء چاہیے۔ جسکو وہانکے لوگپریالو بھیکہتے ہیں.جسپر حضرتمکرمنے فرمایا :اے بدنصیب! اچھاایکبار پھراپنیآنکھیںبندکرلو.آنکھیںبندکرنے کے بعدجبکھولیںتوکیا دیکھتیہے کہمیںخیرپور سندھوالے پریالوءکےبازارمیںکھڑیہوں.انہیںاتناقرباور حضوریبحضورسیددوعالمحبیبکبریاسرورکائنات کیذاتاطہر ﷺ حاصلہوا۔

مخدومیرنگمیںرنگگیا

نارو تعلقہ کا ایک شخص پریالوء کے دھوبی)رنگریز)اسماعیل سے ایک)لوئی) چادر رنگوانے کےلیے آیامگردھوبیاسماعیلکانہتوگھردیکھاتھااورنہہیوہاسکوجانتاتھا.صرف پوچھتاہواپریالوءپہنچا.اسکے اچھے بھاگکہجودھوبیاسماعیلکاپتہپوچھنے کیخاطرپہلیگلیمیں واقعحضرتمخدوممحمداسماعیلؒکیمسجدشریفکےپاسپہنچکرمسجدمیںبیٹھےہوئےخودحضرت مخدوم صاحب سے ہی آکر پوچھا: اسماعیل نامی دھوبی)رنگ ساز) کہاں رہتا ہے؟ جس پر حضرتمخدومصاحبنے جوابمیںکہاکہبابا،اسماعیلتومیںخودہوں،اگرکہوتومیںتمہاری چادر کو رنگدوں؟ وہسمجھاکہجساسماعیل کی تلاش ہےوہ شاید یہی ہے.کہا کہ ’’ادا لوئی)چادر)رنگوانے کےلیے تو پیدلسفرکرکے پہنچاہوں.اداجلدیکرینرنگدیں.یہکہہکر مسجدمیںداخلہوکرحضرتمخدومکےقریبآکربیٹھگیا.حضرتمخدومؒنے اتنیتوجہسے نظرکیمیاڈالیکہاسشخصکےسارےلطائفپرذکرالٰہیجاریہوگیااوردلہرقسمکےعصیان کےمیلسےپاکہوکرصافوشفافہوگیا.اسطرحجسموجانکیلوئی)چادر)حقیقیطور عشقالٰہیکےپانیسےدھلکرصافہوگئیاورمعرفتالٰہیکےرنگمیںرنگدیگئی۔

اُسکےچودہطبقروشنہوگئےاوروہصدقدلسے حضرتمخدوممحمداسماعیلرحمۃاللہ علیہکےطالباورمریدبنگئے.خبرہوگئیکہقسمتکیاوریسے بالکلحقیقیرنگریزکے پاسپہنچچکاہوناورکشفقلوبوقبورحاصلہوچکاہے.حضرتمخدومکیتوجہخاصکےاثر سے وہکچھوقتبےخبر وبےہوشپڑا رہا.جبکچھدیربعدہوشآیاتوحضرتمخدومؒکے

پاؤنمی نگرگیااورکہاقبلہLلیمقام،مجھمسکینپر اتنا عظیماFن،کہجو میرے جسمکاایک ایکبالگناہو نمینڈوباہو اتھااوربزارونسالکیعبادتسے بھیشاید دھلنہپاتا،جسکو آپنے ایکلمحے کے اندر مکملدھو کر صافوپاککردیا.ایسیرنگریزیبھلااورکونکر سکتاہے.آپحضورنے جوابمینفرمایاکہبابا!آپنے ہمسے طلبکیاکہ)لوئی(چادررنگ دینسوہمنے آپکیچادرکورنگدیا.ہماسیطرحچادر)لوئی(رCہیں.اسکے بعددھوبی اسماعیلسے لوئی)چادر(بھی رنگواکردی اور پھر واپس اپنے گاؤں جانے کیرخصت عنایت فرمائی.

ایکننھیخادمہکاسوالاورمخدومصاحبکینظرکرم

حضرتمخدوم صاحبکیحویلیمیناپکچھوٹیبچیگھرکاکامکاجکیاکرتیتھی.جبوہ بچیشادیکے لائقہوئیتوانکے رشتہداروننے اسکیشادیکردی.حضرتمخدومصاحب ایکدناسبچیسے ملنے اورمبارکباددینے کیخاطراسکے گھرپہنچے.اسبچینے اپنے شوہر سمیتحضرتکیزیارتاوردستبوسیکیاورکہنے لگیکہقبلہیہمیراشوہربھیمیرے ساتھ ہے،آپکاشوہرکہاںہے؟گفتگوسنکرحضرتمخدومصاحبکوحالآگیااوردونونپرایسی بروقتنظرڈالیکہیہدونونرنگد یگئے،یعنیاللہوالے ہوگئے اورحضوراکرمنورمجسم کیبارگاہمینہردمحضوریحاصلہوگئی.پھراسبچیسے مخاطبہوکرفرمایاکہاماں!میراشوہر)آقا(بھییلاشکوشبہدیکھلے یہیہے.

مسجدکے کنوینمیننایابپتھر’’پارس‘‘کیموجودگی

آپ کی ایک مشہور کراماتیہبھیہے کہکسیدوسرے ملکسے ایک اجنبی شخص مریدبننے کینیتسے حاضرخدمتہوا.اسکے پاسپارستھا)قیمتیپتھرجسسے لوہے کو گھسکرسونابنایاجاتاہے.(اسشخصنے وہپارسحضرتمخدومصاحؒبکیخدمتمینپیش کیااورعرضکیکہقبلہLلییہپتھرمیناآپکے لنگرخانے کے اخراجاتکے واسطے نذرانے کے

طور پر آپکیخدمتمینلایاہوں۔نوازشفرماکرقبولفرمائیں۔حضرتمخدوممعظمنےوہ
پتھراساجنبیشخصسےلےکراپنےایکخادمکودیااورفرمایا:اےابا!یہپتھرہماریمسجدوالے
کنوینمینپھینککرآؤ!۔وہکنوانآجتکاسمسجدمینموجودہے۔خادمنےاپنےمرشدکے
حکمپروہپتھراساجنبیسےلےکراسمسجدکےکنوینمینپھینکدیا۔اجنبییہسبدیکھکر
سختمایوسہوااورحیرانوپریشانبھی،اوردلہیدلمینکہنےلگاکہکتنیعظیمکیمیائیدولتکی
ناقدریکی گئی ہے۔ یہاں،خواہ مخواہ یہ چیز بے فائدہ گنوادی، نہ ہمارے کام آئی اور نہ کسی دوسرےقدردان کو
نصیب ہوئی۔ دوسریطرف حضرت مخدوممکرمنے اس کے دل کی کیفیتکشفکے ذریعے معلوم کرلی۔کچھ دیر
بعد اس اجنبی ولایتی شخص کو دیکھ کر فرمایا
کہ"اےمیاناسکنوینکےپاسآجاؤاوریہمٹکااسمینسےبھرلو!ہمکنوانروانکرتے
ہیں۔جونہیکنوینکیچرخیکوچلایاتوہرگھاگھرپانیکےساتھپارسپتھرونسےبھربھرکرلانے
لگیااوروہسببہہہہکراساجنبیکےمٹکےمینجاگرے۔چنانچہحضرتمخدومصاحبکی
ہدایتپراسشخصنےجاکراسمسجدکیمنڈیرپرڈھیرکرد ی۔پھرفرمایاکہاےمیاں!!یہ
سارےپارسپتھرہیںاباپساکروتماپناپتھرانمیںسےنکالکرباقیکنوینمینپھینکدوکیونکہ
ہمینانکیضرورتنہیںہے۔جسپروہاجنبینہایتشرمندہہوااورحضرتمخدوممعظمکے
قدمونمینگرگیااورکہنےلگاکہقبلہشرمسارہوںLفیکاطلبگارہوناورمجھےنہایتنوازش
والاپارسپتھرچا ٬ ہ،دوسرےکسیاورپارسکوکیاکرونگا۔مجھےاپنےمقدسقدمونمینجگہ دےدینیہمیریعرضہے۔
)ایکاورواقعہکرامتکامشہورہےکہجندنونشہنشاہافغانستان،ایرانوترکمانستان
نادرشاہبادشاہافغانستانسے1148ھمینسندھآیااورنورمحمدکلہوڑونےبھاگکرعمرکوٹمیں
پناہلیتھیوہانبھیاسکاپیچھاکیااورانلفظونمینبھاگجانےکاسببپوچھاکہ"سگابلقکجا رفتی؟!!!)اےبرصیکتےکہانبھاگرہےہو؟)

یاد رہےکہ حضرت مخدوم عبدالرحمٰن ہاشمیؒعظیمشہادتکےبعدسندھکےبزرگ،

حضرتغلاممحمدبگائیرحمۃاللہ علیہمورائیسندھی) جوکہLشومداحرسولاللہ ﷺ تھے

اوربلندپایہLلمفاضلاوررولیاللہتھے)جس کیبددLسےنورمحمدکلہوڑو بریطرحکوڑھاور

چیچککےامراضمینمبتلاہوگیا.اسیطرحافغانستانسےوہگھوڑےبھیاسبرگزیدہبزرگ کی بددLکےنتیجےمینہیآئےہوئے

تھے،جواس بزرگکیزبانسےیہ الفاظنکلےتھےکہ

ایرانوافغانستانسےگھوڑےآئینگے،نورو،ناوجھا)کوڑھیاکیسکیاء) چنانچہنوروکلہوڑوکو

برابرکوڑھکیبیماریکیوجہسےپورےجسمپرداغہوگئےتھے.نادرشاہنےسوالپوچھاتھاکہ

مینسمجھاتھاکہتمہمسےبھاگکرکہانچھپجاؤگے؟جسپرجوابدیاتھاکہقبلہآپکی

مہماننوازیکیمجھمینطاقتنہیں)طاقتمہماندارینہداشت)تویہہےاولیاءاللہکےساتھ

دشمنیرکھنےکانتیجہ!.انتاریخیحقائقسےبڑےسبقملتےہینکہجنکودل سےتسلیمکرنابے حدضروریہے.)

مختلف جگہونپر چھوٹی بڑی چھاؤنیاں قائم کر دی گئی تھیں. جنمینسےایکآدھ

پریالوءشریفکےآسپاستھی.انچھاؤنیونمینرہنےوالےسپاہیقریبیگاؤندیہات

سےچھوٹیبڑیچوریانکیاکرتےتھے.بےچارےسندھیگاؤنوالےسیدھےسادھےلوگ

حکمرانونکےسبباکثرلوٹمارکاشکارہواکرتےتھے.

<u>گھاسکیگٹھریسرکےاوپر،ہوامیں</u>

ایکدفعہکاواقعہہےکہجنابحضرتمخدومصاحبمکرمشہرپریالوءکےگوٹھسےآ

رہےتھےکہراستےمینافغان گُسوار)شاہیلشکرکےسپاہی)ملے،جنہوننےاپنےگھوڑئے

کےلیےگھاسوغیرہکہینسےبذریعہلوٹمارحاصلکیتھی.انمینسےایکنےحضرت

مخدومصاحبکوکہاکہارےاوفقیر!یہچارہاپنےسرپررکھکرہمارےگھوڑونکےآگےآگے چھاؤنیتکچلو.

انسپاہیوننےمخدومصاحبکو Lمآدمی سمجھکرانسےیہخدمتلینا

چاہی۔یہ کہہ کر انمیں سے ایک شخص نے گھاس کی گٹھری)حضرت مخدوم صاحب(کے
سر پر رکھ دی اور چلنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مخدوم مکرم کی کرامت سے ایسا ہوا کہ وہ
گھاس کی بندھی ہوئی گٹھری حضرت مخدوم صاحب کے سر کے اوپر ہوا میں اڑتی ہوئی چلتی
رہی۔گھوڑوں پر سوار سپاہی یہ کرشمہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔اور اپنے گھوڑوں سے چھلانگیں لگا کر
اتر آئے اور حضرت مخدوم صاحب قبلہ کے قدموں میں گر گئے اور اپنی غلطی کی معافی مانگی اور
بے حد شرمندہ ہوئے اور سچے دل کے ساتھ آپ کے فرمانبردار اور مرید بن گئے۔

افغانستان سے لڑکی لمحہ بھر میں سندھ پہنچا دی

اسی نادر شاہ کے حملے والے دنوں کا واقعہ ہے کہ لشکر افغانو اپس افغانستان کی طرف جاتے
ہوئے کسی گاؤں کی ایک خوبرو لڑکی افغانسپاہی کے ہاتھ لگ گئی اور وہ سپاہی اس لڑکی کو لے کر
افغانستان جا پہنچا۔اس بچی کا باپ روتا پیٹتا حضرت مخدوم صاحب مکرم کے پاس فریاد لے کر آیا
کہ اللہ کے واسطے میری مدد کریں۔اس مسکین غریب کا یہ حال دیکھ کر حضرت مخدوم صاحب کو
بڑا ترس آیا اور کچھ دیر کے بعد آپ نے اپنے بازو اوپر ہوا میں کرنے کے بعد جو اپنے بازو نیچے
کئے تو کچہری میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے دیکھا کہ آپ کا ہاتھ ایک نوجوان خوبصورت لڑکی کے
بازو میں ہے اور وہ لڑکی اپنے میٹھے میں گھاس لیے آپ کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔آپ کی
کچہری میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے اس فریادی شخص نے ''میری بچی میری بچی'' کہتے ہوئے
اس بچی کو اپنے گلے سے لگا لیا لڑکی بھی اپنے باپ سے لپٹ گئی۔لڑکی نے پوچھنے پر بتایا کہ مجھے
افغان فوجی کابل اٹھا کر لے گئے اور وہاں میں ایک گھر میں کنیز بنا کر رکھی گئی تھی۔آج بھی شہر
سے باہر ایک کھیت میں گھاس کاٹ رہی تھی تو میں نے اپنے بازو میں ایک ہاتھ محسوس کیا، مگر
مجھے کوئی بندہ نظر نہیں آیا، بس ایک جھٹکے سے گھاس سمیت آپ کے سامنے موجود ہوں۔
حضرت مخدوم صاحب معظم نے لڑکی کے والد سے کہا کہ بابا! لو اپنی امانت اپنے گھر لے جا کر

سکھیہوجاؤ۔وہشخصاللہتعالیٰکاشکراداکرتےہوئےحضرتمخدوممعظمکیکرامتسےمن
کیمرادحاصلکرکےخوشوخرماپنےگاؤنروانہہوگیا۔

مخدوم محمد اسماعیلؒ کی کرامت سے ہندو ''با ن'' کا Lلم و فاضلبننا

استذکرےکےمترجمکےوالدگرامیبزرگوار)حضرتمولانامخدومامیراحمدصاحب سابقہپرنسپلسندھاورینٹلکالجہیرآباد،حیدرآباد)اپنےدورکےجدیدعلماءفضلامینشمارکیے جاتےتھے۔آپکےپاسہزارونشاگرداجبھیعلمیکمالیتکیساکھبھرنےکےلیےسندھ بھرکےLلمونفاضلونکیمحفلینہوتیتھیں۔ایکد نبکاذکرہےکہخیرپورضلعکےفیضگنج علاقےکےمشہورومعروفزمیندارریئسالٰہیبخشبھا نملاقاتکیخاطرآفسآئے۔یہ واقعہ1964ءکاہے۔اسوقتراقمالحرو فبمترجماپنےوالدکےپاسآفسکےکسیکامکوسر انجامد ینےکےلیےموجودتھے۔محترم با نصاحبمرحومنےباتینکرتےہوئےاپنی ذاتبا تکیحقیقتکےن بمتعلقسوالکیاکہقبلہاسکیحقیقتکیاہےکہہمارےبڑےپکے مسلمانہوتےہوئےبھیبا نکہلاتےرہےاورآجتکاسینامکےساتھپہچانےجاتےہیں ۔جسپر حضور والدگرامی نے جواب دیا کہریئس بابا!یہایکتاریخیحقیقت ہے،اگرآپ مانینتوسنائیں۔رئیسالٰہیبخشکہنےلگےکہکسیدوسرےسےسنکرمانابھینہینجاتاہےمگر کسکیمجالکہآپکیباتکوسنکرردکرسکے،آ پضروربتائیں۔ وا نبلدصاحبنےفرمایاکہرئیسجلالخانبا نتیسراباچوتھاجلالہے،داداکیوصیت ہےکہبا نذاتنہمٹاناتاکہیہعظیمالشانواقعہتاریخمینزندہرہےاورلوگونکوپتہچلے کہہمکونسیعظیمشخصیتکےدLگوہیناورہمیشہاسگھرانےکےFاٰنمندرہیں۔ایک دفعہحضرتمخدوماسماعیلرحمۃاللہ علیہ،مخدوماحمدیخدائیرحمۃاللہ علیہکےہانکھوڑاشہر

آئے ہوئے تھے۔ رات کو کافی دیر تک کچہری کرنے کے بعد حضرت مخدوم محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دونوں شہزادے مخدوم زادہ جناب محمد L قلاور صاحبزادہ حضرت پیر میاں محمد راشد لکیاری) جو ابھی طالب علمی کے دور سے گزر رہے تھے اور مخدوم احمد کے دینی درسگاہ میں طالب علمی میں مصروف تھے) کو سُکر اپنے خود حویلی میں جاکر آرام کیا۔ معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت مخدوم L قل) ثالث) ولد مخدوم میاں احمد یا آگے چلکر حضرت مخدوم محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہوئے اور صاحبزادے پیر محمد راشد لکیاری بزرگ کی بھی حضرت مخدوم اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے بچپن ہی سے آپ کے والد گرامی حضرت سید محمد بقا رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے بیعت اور روحانی وابستگی تھی۔ اسی تعلق کے سبب دونوں صاحبزادوں نے مہمان محترم کی خدمت کر کے روحانی خوشی محسوس کی۔ جو کہ آپ کیا علیٰ درجے کی تربیت کا تقاضا تھی۔

حضرت مخدوم محمد اسماعیلؒ بعد فراغت از نماز تہجد وغیرہ رفع حاجت کی خاطر جنگل کی طرف روانہ ہوئے، دونوں شہزادے ساتھ تھے۔ راستے میں ایک جگہ پر ایک مرا ہوا کتا پڑا تھا جسکو ٹھوکر کر کا اشارہ کرتے ہوئے صاحبزادہ مخدوم محمد L قل نے جو ابھی زیر تربیت تھے، اس مرے ہوئے کتے کو مخاطب ہو کر کہا "قم باذن اللہ" یعنی اٹھو اے کتے! یہاں کہاں سو رہا ہے اور کوئی جگہ ہے تلاش کر) تو وہ مرا ہوا کتا حکم الٰہی سے اور مخدوم میاں محمد L قل صاحب کی کرامت سے زندہ ہو کر اپنی دم جھاڑتا ہوا چلا گیا۔ یہ بات حضرت مخدوم محمد اسماعیلؒ نے اپنی آنکھوں سے دیکھی مگر کسی خاص ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔ وقتی طور پر بات سنی ان سنی ہو گئی۔ بہر حال تینوں صاحبان رفع حاجت کے بعد ایک ندی کے کنارے جو کہ آج تک موجود ہے صبح کی نماز کے واسطے وضو کرنے بیٹھ گئے تو اتنے میں کسی گاؤں کے مندر کا پجاری (برہمن) بھی صبح صبح نہانے کے لیے آکر پانی میں اترا جیسے ہی وہ باہر نکلا (پاک صاف ہو کر نہانے کے بعد) اپنے ہندوؤں والے کپڑے دھوتی وغیرہ اور گلے میں مالا وغیرہ پہنی۔ چنانچہ حضرت مخدوم محمد اسماعیلؒ نے

اسے اپنے پاسبلاکر بڑیتوجہسے ایسینظر ڈالیکہاسکیکایاہیپلٹگئیاور پیار محبتسے

کہا'' اے میانحافظجلالالدینصاحبصبحکینماز کاوقتہوگیاہے، چلو چلکر نماز اداکریں۔

آپکیایکنظر کیمیائیکے سببنہفقطدیناسلامیندا خلہوگیابلکہمولویصاحباور حافظ قر آنبھیبن گیا۔اس طرح حضرت

مخدوم محمداسماعیؒلنے اس سے مسجد میں امامتبھی

کروائیاور صبحکینماز اداکی۔اسواقعے سے تھوڑیدیر پہلے مخدوممیاناحمدیصاحببھیمسجد

پہنچچکے تھے، وہبھیجانکر خوشیسے خاموشرہے۔آخر مینحضر تمخدوممعظماسماعیل

نے اسہندوکے حقمیندLمانگیکہاے مولائے کریم! استیرے بھٹکے ہوئے بندے کوتیری

ہیبخشیہوئیطاقتسے تیرے دربار مینلایاہوں۔اے ن ! رزقکشادہفرماتاکہہمیشہ

آپ کاشاکراور شکر بندہبنکر رہے۔اس جلال با ہؐ .بریکریم تنے اپنے قریبی عزیزونکویہ

تگزابر

وصیتکیکہخبردار!با ہؐ. تنکے سوائے کوئیاور ذاتنہکہلائے تاکہیادگار رہے کہہممخدوم

محمد اسماعیل پریان لوء والے کی دL کا نتیجہ ہیناور صاحب زادے مخدوممحمدLقلثالثکو

حضر تمخدوماسماعیؒلنے فرمایاکہمراہواجسمزندہکرناکوئیبڑیباتنہینہے۔بیٹے! مردہ

دلزندہکرتومانوں۔جسپر صاحبزادے محمدLقؒلنے جوابدیاکہچاچاسائیں! یہکمالیتفقط

آپہیکوحاصلہے۔آپکیمہراور نوازشہمپرہوئیتودورنہینکہہمبھیایساکرسکیں۔

حضر تمخدوماسماعیؒلکے سامنے بحالتنماز کعبۃاللہکوکھڑاکرنا

حضر تمخدوممحمداسماعیؒلجبیہامامتفرماتے ہوئے باجماعتنماز اداکیاکرتے تھے

تونماز مینجلدیفرماتے تھے۔یہحالدیکھکرایکدفعہکچھی)بلوچستان(کے ایکLلمنے آپ

کے بالکلقریبآکراعتراضکیاکہقبلہ! نماز باجماعتمیناتنیجلدیکرنے کاکیاسببہے؟

جسپر حضر تمخدومنے جوابدیادراصلسببیہہے کہحقسبحانہوتعالیٰعزوجلکیکرم

نوازیسے ملائکہخانہکعبہمعظمہکولے کرہمارے آگے کھڑاکردیتے ہیں۔

ہم جب بھی نماز باجماعت میں مشغول ہوتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ دنیا کے باقی ماندہ مومن مسلمان تو کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہونگے نہ کہ حقیقی طور پر کعبۃ اللہ کی طرف کیونکہ ہوتو فقط ہمارے سامنے رہتا ہے اسلیے نماز کی ادائیگی میں ہم تجلدی کرتے ہیں تاکہ ملائکہ کعبہ معظمہ کو واپس لے جا کر اپنی اصل جگہ مکہ مکرمہ میں نصب کر دیں تاکہ باقی مسلمانوں کی نماز میں رخنہ نہ پڑے۔

مسئلہ تحقیق شفق سے متعلق کرامت

حضرت مخدوم محمد اسماعیل کی عظیم کرامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ضلع دادو کے قاضی)میاں عبدالمطلب) ایک دفعہ حضرت مخدوم صاحبؒ سے سوال کر بیٹھے کہ قبلہ! شفق لال ہے یا سفید؟ فرمایا: یہ مسئلہ ابھی نہ چھیڑیں بلکہ ہم رات کو بتائینگے۔ جب رات ہوئی تو قاضی صاحب نے مخدوم معظم سے مسئلہ تحقیق شفق کے متعلق سوال دہرایا۔ سوال کرتے ہی حضرت مخدوم مکرمؒ، قاضی صاحب کو لے کر حضور پرنور کی محفل میں بالمشافہ ﷺ حاضر خدمت ہو گئے اور کہا کہ قاضی صاحب ابھی آپ کو کچھ پوچھنا ہے تو پوچھیں۔ جس پر حضور اکرم ہادی اعظم، نور مجسم ﷺ نے قاضی صاحب کو خود اپنی زبان مبارک سے اس مسئلے کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’الشفق ھی الحمرۃ‘‘)شفق تو لال ہی ہے(۔

دہلی کا مسافر گھوٹکی میں

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص دہلی سے آیا کہ کہیں کوئی صاحب فیض ملے جس کے فیض سے قلب دھل کر صاف ہو جائے۔ دل میں یہ خیال رکھ کر طویل سفر طے کر کے گھوٹکی والے پیر حضرت موسی شاہ جیلانیؒ کی خانقاہ پر آپہنچے۔ جیسے ہی وہاں سے ظاہری، باطنی فیض ملا اس کی حالت ایسی ہو گئی کہ ظاہری افلاس مسکینی چوٹ پر تھی۔ حضرت قبلہ موسی شاہ جیلانیؒ نے فرمایا بابا! ابھی تم میں استعداد طبع نہیں ہے کہ فیض الٰہی برداشت کر سکو، کوشش کر کے خود میں ظرف پیدا کرو جو کہ ریاضتِ الٰہی سے ہی حاصل ہو گا، جب محنت، ریاضت اور عبادت

سے خود میں نظر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر فیض بھی حاصل ہو گا، تب تک حاصلات
کیسے ہونگی پہلے برتن لاؤ) یعنی ظرف) تو پھر ہم اس میں فیض بھر دینگے۔ دیکھ نہیں رہے
کہ ایک ہاری زمین کو سیدھا کر کے ایک جیسا بناتا ہے اور بعد میں اس میں بیج ڈالتا ہے اور اسمیں سے اچھا منافع حاصل کرتا ہے۔
اس طرح ایک سالک کو بھی اپنے قلب کے صحن کو فاسد
خیالوں کی خس و خاشاک اور آلودگی سے پہلے صاف کرنا ہے تب کہیں وہ دل مرشد کی طرف
سے فیض الٰہی کی تخم ریزی کے لائق ہو گا اور نہ مرشد کی فیض رسائی کا کوئی اثر باقی نہ رہے گا یہ
بات سنکر وہ شخص مایوسی کا شکار ہو گیا اور وہاں سے روانہ ہو کر مخدوم حضرت محمد اسماعیل کی
نگری پریالو شریف میں آگیا اور اپنا دکھڑا حضرت مخدوم صاحب سے نہایت عجز و انکساری
سے تفصیلاً بیان کیا۔

<u>دہلی کا مسافر پریالو میں</u>

حضرت مخدوم صاحب قبلہ کو اس پر بہت رحم آیا اور جیسے ہی آپنے توجہ بھری نظر
کیمیا کے اثر کے نتیجے میں اسکے قلب سے سارا میل دھل گیا اور ایک لمحے میں تجلیات و تنویر الٰہی سے معمور اور منور ہو گیا اور
سیاہی بالکل ختم ہو گئی اور قلب فیض الٰہی کے ابر کرم سے
سیراب کرنا شروع کر دیا۔ پھر وہی آدمی خود ایک بڑے پائے اور بڑی جماعت کے کامل مرشد
بن گئے۔ اس طرح فتوحات ظاہری کے دروازے بھی کھل گئے اور ہزاروں ہندو بھی اس شخص کے معتقد بن
کر مسلمان ہو گئے اور بڑی منزلوں پر فائز ہوئے۔ اس طرح وہ غریب الوطن
شخص ظاہری و باطنی فیض سے مالامال ہو کر ایک بڑی جماعت اپنے ساتھ لے کر حضرت مخدومؒ زمان سے رخصت لے کر اپنے
وطن مالوف واپس گئے۔ حضرت مخدوم معظم نے رخصت
کرتے وقت فرمایا کہ راستے میں گھوٹکی صاحبان کی لوء سے تمہارا گذر ضرور ہو گا۔

پیغام بنام حضرت پیر موسیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ پیر موسیٰ شاہ جیلانی کی زیارت ضرور کرنا اور میرا سلام عرض کر کے میرا پیغام دینا کہ "قبلہ! کبھی کسی کریم شخص کے پاس کوئی راہگیر مہمان آتا ہے اور آکر طعام طلب کرتا ہے تو وہ کریم النفس میزبان اس مہمان مسافر کی ضرور مہمان نوازی کرینگے اور طعام کھلاتے وقت برتن وغیرہ بھی اپنے ہی استعمال کرتا ہے نہ کہ مہمان کو کہتا ہے کہ جاؤ جا کر برتن وغیرہ لے کر آؤ تو طعام بھر کر کھلاؤں بلکہ وہ کریم النفس میزبان جب دیکھتا ہے کہ مہمان بھوکا ہونے کے ساتھ ساتھ پیسے وغیرہ کا بھی ضرورتمند ہے تو اسکی خدمت میں امداد یا انعام بطور زادِ راہ یا خرچ وغیرہ بھی پیش کرتا ہے۔

روہڑی میں بتخانے کی جگہ مسجد کی بنیاد رکھنا

مزید کرامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ حضرت مخدوم مکرم ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے بال مبارک کی زیارت کے لیے روہڑی کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں روہڑی میں ایک بتخانے پر جا کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مطابق روکٹوک کی جس پر وہاں اچھی خاصی تکرار ہوئی۔ آپنے اکیلے اس بتخانے کو اپنی کرامت سے توڑ کر پاش پاش کیا۔ دوپہر کا وقت تھا کہ اچانک آپ حضور نے روہڑی میں بیٹھ کر بلانا شروع کیا کہ اے میاں مخدوم احمد یوا پس آجائیں!! اے میاں احمد پہنچ!! سلطان الاولیاء حضرت مخدوم میاں احمدی کھوڑائی) آپ جن کو آواز دے کر بلا رہے تھے) وہاں سے ایک سو میل دور کھوڑا شہر میں گہری نیند سو رہے تھے) وقت ہی نیند کا تھا) مگر کچھ دیر بعد حضرت میاں احمدی خدائی خود جائے واردات پر پہنچے اور آگے آکر حاضر ہوئے۔ ذرا خفگی و ناراضگی سے پوچھا کہ اتنا وقت کہاں تھے کہ مجھے اتنی آوازیں دینی پڑیں۔ جس پر میاں حضرت مخدوم احمد نے جواب دیا کہ قبلہ! گہری نیند میں سویا ہوا تھا، آپکی پہلی آواز پر اٹھ بیٹھا اور ادھر ادھر دیکھا، دوسری آواز پر سوار ہوا اور تیسری آواز پر آپکے حضور پیش ہوں۔ آپنے فرمایا کہ ہمارے ہاتھ سے کوئی کام سر

انجامہوناتھاوہ ہمنے کر دیا،یہ بتخانہ توڑ دیاہے باقییہاںپر مسجدشریفآبادکرنے کاکام
آپکوسونپاگیاہے جوفقطآپہیکوبجالاناہے۔مسجدکیتعمیر کیذمہداریآپکوسونپیگئیہے
اسے آپ ہی انجام دیں۔ حضور پاک، صاحب لولاک ﷺ کا حکم مبارک کچھ اس طرح
ہے۔فرماتے ہینکہدونونکیموجودگیمیناسجگہپر جلداز جلدمسجدتعمیر ہوگئی۔وہمسجدآج
تککقائمہے اورزیارتگاہِخاصوLمہے۔الغرضکہمخدومصاحبکیکرامتونکاکوئیشمار
ہینہینہے۔

بعدازوصالامدادورہنمائی

اسدنیاسے بظاہر رخصتہونے کے باوجودفیضکادریاجاریوساریہے اورکئیجسمانیو
روحانیمریضازلی،ابدیشفاخانے سے شفایابہوتے رہتے ہیں۔آستانہLلیپرآنےوالے مہمانونکیہرایکشخصکی
پسندیدہطعامسے خاطر تواضعکیجاتیہے۔ خوداسکتابکے
مؤلفمسکینمخدومااللہبخشLصیاپنے جدامجد)ناناسائیں)کیدرگاہفلکاشتباہسے ذاتیطور
پر فیضیابہوئے ہیں۔خوداپنیذاتسے وابستہواقعہبیانکرتے ہینکہیہفقیر پرتقصیر اپنے
والدماجدقبلہمخدوممحمدLقل)رابع)عرفمخدوممیانپیر محمدرحمۃاللہ علیہکے انتقالکے
بعدمقروضہوگئے اورعیالداریکے ساتھساتھتعزیتکے لیے آنے والیتمامبڑیجماعتوں
کیمہمانداریاورخدمتگزاریمینجوکچھبھیجیبمینموجودتھاوہسبخرچہوگیا،کچھ
بھینہبچاتھا،پھرزمانہءکاسد،دورِغربتدینی،Lلمفاضلفقیرکے لیے عوامالناسکےدل
ارادتمندیاوراخلاصسے بالکلخالیاورLری،غرضکہمفلسیاورمسکینیکے سببکمرٹوٹی
ہوئی،روزگارنامیسر،ہجومغم،بالآخرحالاتسے تنگآکراپنے آباؤاجدادکے چھوڑے ہوئے خزانہء
کتبکے بیٹھکراوراقپلٹے کہشایدکہینسے رزقکیکشادگیکے لیے راستہہموارہو
جائے اورکوئیمجربوظیفہیاکوئیاورنسخہہاتھآجائے۔آخربہتڈھونڈنے کے بعددادا حضورکا
بتایااورآزمایاہواایکوظیفہرزقکیکشادگیکے واسطے مجھے ملگیا۔ ایکوقتمقررکرکے

حضور باباسائینحضر تمخدوم Lقل)چہارم) عرفمخدو مپیر محمدر حمۃاللہعلیہکیقبر اطہر کے سامنے)شہیدبادشاہو نکے مقبرو نکے اندر) اسیخاصمقصداور غر ضسے وظیفہپڑ ھنا شر و عکیا.اتفاقایساہو اکہتھو ڑے ہیعر صے میننیندآناشر و عہوئیاور دلو دماغپر ایساغلبہ طاریہو اکہتسبیحہاتھسے چھو ٹکر ز مینپر جاگر ی.کچھدیر بعدجیسے ہیآنکھکھلیتو اپنے ہی حالپر افسو سکھاکر لاحولپڑ ھکر وظیفہپور یتیار یسے اور مستعدیسے دو بار ہشر و عکیا. ابھیآدھیہیتسبیحپڑ ھیتھیکہایکبار پھر نینددلو دماغپرپہلے سے زیادہچھاگئیجسکے نتیجے مینزبانسلسلہ ٔکلامجار یر کھنے سے قاصر ہو گئیاور میر یآنکھینخو دبخو دبندہونے لگیناور وہینفر شپر لمبیتانکر لیٹگیا.پھر کچھدیر بعدآنکھکھلی،اپنے حالپر ر حمکیااور بہتہیغصہ آیا،مگر کچھکر نہسکا،فہر درویشبر جاندرویشتیسر یبار پھر کو ششکیکہکسیطر حسے وظیفے کو صبحفجر کینماز تکپور اکر نے مینکامیابیہو سکے ،مگر سعیلاحاصل.دلیمر ادپور ینہہو سکی. آخر اسعملسے ہاتھاٹھاناپڑ ااور سمجھاکہیہہمار یقسمتمیننہینہے شاید اسطر حدلی مرادپوریہو۔ ویسے بھی تعزیت کے ہیدن تھے۔ والد ماجدکےوصالکےسبب سارا دن لوگونسے ملنے مینہی گزر جاتاتھااور راتکو بھی جاگنے کیتکلیف ہماریبرداشت سےباہر تھی.خودربکریمکافرمانہے

ُو ہ ُو ا ل ِذي ُج ُع ُل ُل ك م ال ل ي ُل ل ِبا ٌسا ُوالن ْو ُم س ُبا ًتا ُو ُج ُع ُل الن ُها ُر ن شو ًرا O

)سورہالفرقان،47:25)

ترجمہ:اورو ہیہے جسنے تمہارےلیے راتکوپوشاکبنایااور نیندکوآرام)کاباعث)بنایااوردنکو)کامکاجکےلیے)اٹھکھڑےہونے کاوقتبنایا O

جیساکہانسانبےچار انہایتہیکمزور تخلیقکیاگیاہے کہدو کاماسسے ایکوقتمیں پورےہوں،یہباتاسکےلیے محالہے۔

ُو خ ِل ُق ا ْل ِ ْن ُسا ن ُض ِعي ًفا[النساء4:28]

ترجمہ:اور اِنسانکمزور پیداکیاگیاہے ٥

آخر کار جیسے ہیلوگونکیآمدورفتکمہوئیتو اشیائے ضرورتکے حصولاورلبدریا واقعاپنیآبائیجاگیرکیزمیندیکھنے کے لیے گھر سے تیار ہوکر سفر شروعکیا۔دلیار ادیپہبھیتھا کہراستے میںنناحضورسائینحضرتمخدومالزمانمخدوممحمداسماعیلرحمۃاللہعلیہکے مزار مبارککیزیارتسے بھیمشرفاور مستفیضہوجاؤناور اسدرگاہپرسوالکرونگاتاکہ مشکلکشائیہوسکے۔آخرمشکلمیںباپ،دادا امدادنہکرینگےتو اور کونکرے گا؟سوچادادا والوننے تو ایکنہسنیابدیکھینکہناناسائینوالے میرے ہاتھمینہاتھدے رہے ہیںیا نہیں؟چنانچہمزارپرانوارپرد Lکے لیے ہاتھدرازکرنے کیخاطرجاکرناناسائینکیچوکھٹکو بوسہدیا۔سفرباظفراور جمعیتکیخاطر امداددرکارتھی۔عشاءکینمازکے بعدابتدائیراتکاکچھ حصہسوکرنیندکرلی۔راتکے پچھلے پہرنیندسے بیدارہونے کے بعداپنے آپکوچاکوچوبند پایا۔وضوکرکے مزاراطہرکے باہرنوافلمینمشغولہوگیا۔فارغہونے کے بعدمقبرے کے اندرداخلہوکرجیسے ہیورد،وظیفہشروعکیاتوربکریمکیرحمتاورمرشدکریمناناسائینکی عنایتسے بالکلبیداریکی حالتمینبالمشافہزیارتنصیبہوئی)مکاشفہوالیکیفیتکے اندر(صورتمبارکابتکدلپرنقشہے۔

امدادود Lطلبکی۔آپحضورنے فہماش کرکے کچھحکایتیں،کچھشکایتینکیناورفرمایا"بیٹے!مجھسے کیامانگرہے ہو؟اللہتبارکو تعالیٰسے مانگوجوبھیمانگناہے ،مطلبیہکہدنیاکیطلبصحیحنہینہے یہتوبالکلبے بقاچیزہے۔ حقتعالیٰسبحانہکافرمانہے ’’اوررضائے الٰہیطلبکر‘‘یہایکحقیقتہے باقیدنیاتوآنیجانی چیزہے سوائے رضائے الٰہ،یکے اورکچھطلبنہکر۔ہماسدورانچہرہاقدسمیںآنکھینملاکر بیٹھے تھے اور آنکھونکوٹھنڈکپہنچائی۔ ایساکرتے ہوئے صورتمبارکفیالحالتویکبارگی غائبہوگئی۔حضرتقبلہنے ہمیںدنیاطلبیسے منعفرمایا،یہجوقرضکے انبارچڑھگئے ہینوہ کیسے اترینگے۔ یہخیالدلمیںآتے ہیایکدفعہدوبارہناناسائیننموداربوئے۔ کیادیکھتا

ہونکہمسکرارہےتھےاورپیارسےفرمارہےتھےکہباباسائیندلکیونچھوٹاکرتےہو؟جیب
مینہاتھڈالتےہوئےبھریہوئیمٹھیاشرفیونکیمیرےحوالےکرکےفرمایایہلووقتیخرچ
کےلیےفیالحالیہگنیانہینجیسےجیسےتمہاریضرورتبڑھےگیتبتکدوسریتمہارے
لیےموجودہونگی۔یہآپکیکرامتیناپنیآنکھونسےدیکھیں۔اسطرحہمارےافلاس
اورتنگدستیکاہمیشہکےلیےتدارککردیا۔ الحمدللہعلیذالک،اللہتعالیٰکاہرحالمینکرم
شاملرہااوررزقمینخزانہ ٔغیبسےعطاہوتارہا۔

قطعہٴِتاریخوفاتمخدوممحمداسماعیلپریالوئیؒ

)1(

چووون زلوویووخووا رخووت بسوورت آن بوواز جووبوورووت(۱)

ت ہ ی ک ر د آ ش**و**و ی ا ن ہ ءِ ق ی د ن ا س**و**و و ت)2(

ترجمہ:زلیخاکیطرحتمہارا رُخمبارکایساہےجیسےLلمجبروتکاکوئیپرندہ
ہو،انہوننےآشیانہناسوتکوخالیکردیا۔

)2(

چون ر فت آن ر ہ ن ما، فر ی اد بر خواس**و**وت زِ

ذرات ج**و**وہ**و**واں از م**و**واہ ت**و**واح**و** ^e^ و وت ر)3(

ترجمہ:جبوہرہنماچلےگئےفریاہیاٹُھگئی،جہانکےذراتوہچاندسےآسمانہے، مچھلیکےپیٹمیننیچےچلےگئے۔

)1)ناسوت=Lلمناسوت:یہLلِماجسامکہدنیاوجہانہو۔کبھییہبمعنیٰشرعیوعبادتِظاہرییعیفانیدنیاکاLلم۔)2
)جبروت=Lلِمجبروت:قدرت،طاقت،عِظمتاورخداتعالیٰکیصفاتکامرتبہ
)[3])اسکیمعنیہے مچھلیمجازاً۔مطلبیہہےکہآسمانسےزمینتک۔

(3)

کووe داموِی بوواز اسِووموواعوویوول مووخوودومؒ کوه
مویولوش بوود کe ولوJ ی سووئوی ہواہوe وت (4)

ترجمہ: کہاں لے لاؤگے مخدوم اسمٰعیلؒ، کہ ان کا میل ملاپ ہی کُلّی طور پہ ہاہوت کی طرف ہے۔

(4)

وقووور رِحوولوو تِ آن قووطوو ب عووالوو م،
گوورافووگوونوود درسوe وو کووان موو، لوو کوو وتe ر (5)

ترجمہ: اُسقِطب Lلمَکیر حلتہے، ملکوت)Lلملکوت) کے باشندے بھی پریشان ہوگئے۔

(5)

ب ھشم از ربیع الاول اوe رفت،
دوشنبہ چون کہ باز آمد ز حان وe ت ر (٦)

ترجمہ: آٹھ (8) ربیع الاول کو وہ گئے، سوموار کو وہ پھر لوٹے، روز مرہ کی اشیاء کی طرح۔

(6)

---

[4] ہا ہت = Lلِمہاہوت: ایک تصوفی مرتبہ و مقام

[5] ملکوت = Lلملِت: اسمائے الٰہی کا مرتبہ و مقام

[6] حانوت: اس کی معنیٰ ہے وہ ریز کی دوکان سے جس سے روز مرہ کی اشیاء ملسکین ہا شارہ ہے، حضرت میکائیل علیہ السلام کی طرف۔

زِتواریوخوش بومون هواتوف چونوی‌وں گوفوت،
”موقوام eروک پواکوش جوائوے لاهووت"(7)

ترجمہ: اُنکیتاریخوفاتکیبابتہاتفنے کہاکہ: انکے روحکا مقاملاہوتجگہ ہے۔

74-----------------------------------11ھ

60-----------------------------------17ھ

سلطانالاولیاءحضرتمخدومشہیداحمدیخدائیرحمۃاللہ علیہ

سنپیدائش1144ہجریاورسنشہادت1203ہجری

سلطانالأولیاءشہیدفیسبیلاللہحضرتمخدوم احمدیخدائیرحمۃاللہ علیہاپنےبڑےبھائی حضرتمخدومالملکمیانمحمدیرحمۃاللہعلیہکےبعد1171ہجریمینمسندمحمدی علٰیصاحبہا الصلٰوۃ والسلم پررونقافروزہوئےاورسرداریکیدستارپوشیدہبستہ،برطریقہسنتحضرت خیرالبریہقائمدائمبنکررہے۔)یعنیجیسےہیشرعیدستارِفضیلتزیبسرکیاویسےہیحضور اکرمسرور‌ِالم کیﷺکےمطابقشریعتحقکاعلمبلنداوربدعتونکوجڑسےاکھاڑنےکا کامجاریکردیا۔)آپظاہریوباطنیعلومکےماہرتھےظاہریوباطنیفیضحضرتپیرروشن ضمیرسیدپیرموسیٰشاہرحمۃاللہ علیہصاحبونکیلوءوالے)گھوٹکیوالے(سےحاصلکیجنکو وہامانتحضرتمخدومصاحبقبلہکےوالدبزرگوارحضرتمخدومعبدالرحمنشہیدفیسبیل اللہرحمۃاللہعلیہکیطرفسےبوقتشہادت)مخدوماحمدی(کےلئےودیعتکیتھیاورعطاکی تھیجسکیحقیقت)پیرموسیٰشاہرحمۃاللہعلیہکےتذکرےمینبتائیگئیہے۔)حضرتقبلہ

)7) لاھوت=علاملاھوت-یعنیخداکیذاتکاعالم

مخدوم معظم نے طریقہ قادریہ Lلیہ اور دعوت حق میں سارے سندھ میں لاتعداد مخلوق کو فیض رسانی کی۔

وضو کے پانی سے بیماروں کو شفایابی

ان کی کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ آپ جب بھی وضو کیا کرتے تو وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے کئی لوگ اپنے ہاتھ گیلے کر کے اپنے مریضوں کو لگایا کرتے تھے تو مریض اس پانی کی برکت سے تندرست ہو جایا کرتے تھے۔ سائیں بادشاہ سے اس وقت کے بادشاہ، شہنشاہ، مہاراجا، حکام بالا دL طلبی اور بے حد ارادتمندی رکھتے تھے۔ بادشاہ احمد شاہ ابدالی درانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) جو کہ خود بھی نہایت پارسا اور دیندار عظیم شخصیت کے مالک تھے) جو حضرت مخدوم المخادیم سیدنا مخدوم محمدی ولد سیدنا مخدوم عبدالرحمٰن شہیدمخدوم عبدالرحمن شہید فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات میں سندھ میں 1166-67 ہجری میں لشکر کے ہمراہ مظفر و نصرت اثر غازیان و مجاہدین افغان، مرہٹوں کی سرکوبی کی خاطر دہلی کی طرف جاتے ہوئے سندھ میں وارد ہوئے۔ بعد میں بادشاہ سلامت نے سندھ کے حکام بالا کی طرف ایک حکمنامہ "خط طغراء" میں لکھ کر روانہ کیا تھا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا) وہ خط بعینہ دوسرے شاہی خطوط سمیت اور مختلف عطیات یوانعامات یا حکامات، L فی ناموں، جاگیری خطوط اور پروانوں کے ساتھ مخادیم کھوڑا کے قدیم خزانے میں کتب میں نصحیح سلامت آج بھی موجود ہے۔) فرمان شاہی خط طغرائی)

''فتح و نصرت کی شان والے نمازی، ہمارے ملازم سچے مخلص کارندے جن کو شاہانہ شفقت سے نوازا اور سرفراز کیا، ان کو جان لینا چاہیے کہ جب بھی کھوڑا شریف کے شہر سے ان کا گزر ہو تو حضرت مخدوم میاں محمد یا ور حضرت مخدوم میاں احمد یا ور مخدوم میاں عبداللہ جیسے Lلم، فاضل، Lرفیع زرگوں سے ہر طرح کے شاہی حقوق حقوق، لشکری خرچ کا Fب کتاب اور دوسرے شاہی لوازمات کو درگزر کرتے ہوئے ان صاحبان سے دور رہیں اور ان سے

کسیقسمکاکوئیمطالبہنہکریں۔ یہبرگذیدہہستیاںہمارےلیےلائقLطلبیہیں۔ یہ پاکیزہ
شخصیاتدینِمتینکےLلمفاضلاورمسلکرشدوہدایتکےسالک،Lرفکامل،یقینو
ایمان کے صاحب با عمل ہیں۔‘‘)اس خط پر 21محرم 1167ہجری کی مہرشاہی لگی ہوئی
ہے)۔شاہیحکمواحکامکیپوریبجاآوریکیجائے۔الفاظاسطرحہینکہھوالفیَّاحاحمدشاہ
در۔درانکایہسبسےپہلاشاہیخطتھااوراسیوقتدوسراخطضلعشکارپور)سندھ)کےدیہہ
مرزاپوراوراسسےمنسلکدوسریدیہونپرمشتملزمینبطورجاگیرکےدرویشانہخانقاہکے
لنگرکےمصارفکےلیےعطااوربخششکےسلسلےمینبھیلکھاتھا۔1167ہجریکاواقعہہےکہوہ
خطپہلےسےجڑاہواتھاجیسےکہاسیخطکاحصہہو۔حضرتمخدوممیاںاحمدیخدائیکیمسندنشینی
سےایکسالبعدایکنیاخط1172ہجریمینلکھکربھیجا۔بادشاہاحمدابدالیدرانیکیطرفسے
میاںاحمدیخدائیکیطرفبھیجاگیا،وہخطبھیپہلےکیطرححخططغراءمینتھا:اعوذباللہتعالیٰ، بادشاہظل
اللہمہربانسےفرمانجاریکیاجاتاہےکہ جواسوقتیاآنے والےوقتمیں
ہمارےسرکارLلیہکےعلداراورحکومتکےکارپردازملازمتنخواہدارشکارپورکےعلاقےمیں
موجودہینجنکوشاہکےلطفوکرمسے،انعامواکرامسےعزتمآبجنابحضرتمخدوم
میاںاحمدیرحمۃاللہتعالیٰعلیہسےوابستہاورمتعلقہینوبخشیہوئیجاگیرہے۔مخدومصاحب
کےخادم)جسکےبارےمینپہاںاشارہکیاجارہاہے)اورانکےاسقدیمیملککےرہنے
والےباشندےسےFبکتابکےبارےمینکوئیبھیروکٹوکیامزاحمتروانہرکھی
جائےتاکہانکیآلاولادہمیشہامنوامان،اطمیناناورقرارسےرہے،تاکہہماریہمیشہقائم
رہنےوالیسلطنتجسمینربکیرحمتسےروزانہاضافہہوتارہےگا،اسکےحقمینخوش
حالیاورفارغالبالیکیبھرپوردلجمعیسےدLکرتےرہینجسکےباعثہرروزہماراقبالبلند
ہوتارہےاورہمارےاحکاماتکاحقپوراہوتارہےاورقدرپہچانیجائے۔)تحریر16صفرالمظفر 1172ہجری)۔

اعوذباللہ تعالی، ارشاد زماں سلطان دوراں، مہربانفرقانِزمانجاری کیا جا رہاہے کہ

سرکاریکارندےاورعملدار علاقہشکارپورمینکامکرنےوالےچاہےآنےوالےوقتکیجو

شاہیعنایاتونوازشاتسےسرفرازہوئےہینانکوسمجھلیناچاہیےکہموجودوقتمینہماری خدمتمینعرضداشتبھیجیگئی

ہےکہاسسےپہلےشکارپورکے ہندوؤنکیجماعتنے

ہماریطرفسے حکمنامہجاریکرانےمینکامیابیحاصلکرلیکہجببھیکوئیکافرذمیشخص

اپنیزبانسےکلمہطیبہاسلامیطریقےکےمطابقاداکرلےتوکوئیLِلمدیناسLملےمینکسی

بھیقسمکااعتراضیادستاندازینہکرے۔بالکلایساہرLملہجواتفاقاًہوچکاہویابعدمینکسی

بھینوعیتکاہوانکوسبسےپہلےہمارےگوشگزارکیاجائےاوراسسےپہلےاسکےمتعلق

کوئیعملدخلنہکیاجائے۔ہمارےہانصادراسپہلےحکمنامےسےاسوقتسےلےکراس

وقتتککتنےہیاسلامیشرعیمقدماتیعنیLملاتمعطل)غیرفیصلہشدہ)رکےپڑےہیں

اوراندینیامورمینآئےروزتعطلسستیکاہلیکےسبباوردین،شریعتمحمدیمینکمزوری

فیضکےسبابیکطوفانبنرہاہےاورکافروں،نافرمانونکیجراءتمندیکاسببنرہا

ہے۔اسسببکےتحتآجپھردوبارہیہفرمانجاریکرتےہینتاکہسباسطرفمتوجہ

ہوں)یعنیوہپوریتوجہسےاوردھیانسےسناجائے)کہجببھیہندوذمیونمینسےکسیسے

اسلامیطریقےکےمطابقاطاعِتاسلامیجیساکوئیقولیاعملیکارفرمائیکیجائےجسکےسبب

اسہندوذمییاہندوکےگروہکودائرہاسلامیمینداخلکرنالازمیہوجائے،چاہےاسعلاقے

کےآسپاساورقریبکےثقہ)مستند)Lموں،فاضلونجوکہاللہجلجلالہکےصالحبندے

ہوں،دینداراوربےغرضہونانسبکوایکجگہجمعکرلیاجائےاوراسLملےکیصفائی

شرعیکتابونمینسےتحقیقاتکےبعدپوریطرحبحثمباحثےاوردلائلکےبعدقائم کی

جائےاوروہفیصلہقرآنکریم،حضورپرنوررسالتمآب ﷺ کیشریعتصحیحاورنہایتمعتبر

دینیروشکےموافقہوں۔یہفیصلہاسذمیشخصپراسلامیشرعیحکمکےمطابقہرحالمیں

جاریکرناچاہیے)ضرورجاریکریں)تاکہدینیشرعیمقدمونمی نسےکوئیایکبھیموقوف نہرہے۔

مخدوماحمدیخدائیLلمونکےرہبر

حضرتمخدوممعظمہرشرعیLملےاورمسئلےکےسلسلےمینتمامLلموں،فاضلونکے رہبراورپیشواہوتےتھےاورتمامعلماءکراماًپسےآپہیکیذاتگرامیکیطرفرجوعکیا کرتےتھے۔آپشرعیLملاتاورمقدماتکےفیصلےاورتجدیِددینمتین،روایاتدینیاور متعدد احکاماتِ شریعت کےمطابقہی کیا کرتے تھے۔ ہر Lم و خاص،Lلم و فاضل، فقیہ یا حکومتکےکارندےاورعملدارسبکےسبحضرتمخدوممعظمLلیمقامکیاتباعاور اطاعتمینرہتےتھے۔آپحضوراسلامیامانت،حضوراکرم ﷺ کیسنتکےمطابقادائیگی کرتےتھےاوربدLتاورکفرکیتاریکیاندورکرنےکافریضہبڑےاحسنطریقےسےاداکیا کرتےتھے۔یہسلسلہاسوقتتکجاریوساریہے۔سلطاندورانااحمدشاہدرانیبادشاہکادور حکومت1184ہجریمیناختتامپذیرہوااوراسیسالبادشاہرحلتفرماگئے۔

تیموربادشاہکادورحکومت

اسکےبعدبادشاہتیمورجوکہاحمدشاہکےبڑےفرزندتھےتختشاہیپرمتمکنہوئے۔ تمام شاہیانتظامکواپنےقبضےمینلےکرملککیباگڈوراپنےہاتھمینلیاورتیمورسرکارکی طرفسےشکارپورعلاقےکےحاکم)سرکاریمالیتوغیرہکےنگراناعلیٰ)نوابصدیقخان بنکرآئے۔اسزمانےمینایکبوڑھیہندوعورتکلمہطیبہاپنیزبانسےپڑھکرمسلمان ہوئیتھیمگرشکارپورکےحاکمنوابغلامصدیقخاناوردوسرےسرکاریعملدارملازمشاہد نوابکےاشارےپروقتگزارکراسمسلمانعورتکودارالشرعکیطرفLلموں،فاضلوں اورحضرتمخدوممعظمکے حوالےکرنے سے ٹال مٹول کرکے نہیں بھیجا۔ حضرت مخدوم معظمکرمنےاستمامماجرہسےبادشاہسلامتتیموردرانیکوعرضداشتکےوسیلےسےآگاہ

کرکے اسمسلمانعورتکیازیابیمانگلی۔بادشاہسلامتکیجانبسے مخدومصاحبکا
عریضہپہنچتےہیجوابیطورپررقعہلکھکربھیجدیاگیا)جسمیننوابغلامصدیقخانکوسخت
سرزنشاورتنبیہکیگئیتھی)۔

برہانجادوگرکاانجام

حضرتمخدومقبلہمیاںاحمدیخدائیکےفرزندارجمندحضرتمخدوممیانمحمدLقل
)ثالثؒ)جواسوقتتیسبرسکیعمرکےکڑیلجوانتھےاورصاحبکمالوجمالوجلالتھے اوردوسرےشہزادے
صاحبزادہ سید محمد راشدؒ بہ طرفحیدرآباد اپنے بڑوں) یعنی حضرت مخدوممیاںاحمدیؒ سے) پیشتر روانہ
ہوگئے ۔مخدوممیانصاحب احمدیؒاپنے مریدونکے
ساتھابھیحیدرآبادپہنچے والےہیتھےکہاندونونصاحبزادوننےاپنےعلمیکمالاورجوش
جوانیکامظاہرہکرکےسرکارحیدرآبادسےاسفقیربےضمیرملحدکابازوحاصلکرنےکیکوشش
کی۔دوسریطرفمیرصاحبٹالپورحاکمانحیدرآبادکویہاطلاعملچکیتھیکہحضرتمخدوم
المخادیمبھیبذاتُخودحیدرآبادتشریفلارہےہیں۔اسلیےحضرتمخدومالمعظمکیسواری کے پہنچنے کا انر کرنے
لگے اور صاحبزادوں کو انتظار کروایا گیاکہہےشکبڑےمخدوم
صاحببھیخیرسےپہنچےتوLملےکامستقلبہعدلوانصافاورحتمیطورپرفیصلہکیاجائے۔

حکامسرکارنامدارکوایسانظرآرہاتھاکہحکمرانمیرصاحبوالیءریاستاسفقیربے
ضمیرجاہلمطلقبرہانکےظاہریاستدلالسےبےحدمتاثرہوئےتھےاوراسکوایکعظیم
شخصاورپہنچاہواجانکراسکیخاطرداریفرمارہےتھےکہاتنے مینحضرتمخدوممعظمLلی
مقامبھیمعجماعتعلماءوفقراءحیدرآبادشہرمینتشریفلےآئے۔حضرتمخدومقبلہنے
)حیدرآباد)پہنچتےہیاستنازِعشرعیکیاصلنوعیتوحقیقتمیرصاحبوالیءحیدرآبادکے
گوشگزارکرنےکیخاطربطریقمناسبحجتپوریکرنےکےخیالسےایکباقاعدہعرض
داشتآپکیخدمتمینپیشکی،جسمینیہبیانکیاگیاکہاسطرحکلمہطیبہمیناسِماحمدکو

محفوظ کر کے ان کو اپنی طرف منسوب کرنا اور اس طرح اپنے آپ کو رسول اکرم ﷺ کا
مظہر (موضع) مقرر کرنا، اپنے نام سے حجت ''**يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ**'' کہنا اور خود کو
حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ السّلام ہونے کا دم مارنا مستوجب تعزیر ہے اور حد شرعی لگانا لازمی
امر ہے۔ اس حجت اور دلیل کے اعتبار سے اس حد کو پار کرنے والے اس شخص کو ہمارے
حوالے کیا جائے تاکہ شریعت عزیز دے کر اس پر شرعی حد جاری کی جائے اور شریعت محمدی علیٰ
صاحبہا افضل الصلوات و التسلیم کا سر فخر سے بلند کیا جا سکے اور بول بالا کیا جا سکے۔ آخر میر صاحب والیء
خطہ میں حیدر آباد اور حضرت مخدوم لعل یمقام قبلہ کے درمیان امیروں، وزیروں نے اس سخن پر صلح صفائی کروائی
کہ ہمارے فقیر (مرشد) کو علموں، فاضلوں سے علمی گفتگو کی
استطاعت تو خیر نہیں ہے باقی جیسا کہ دونوں طرف سے ولایت اور کرامت کا دعویٰ ہے سو
ہونا یہ چاہیے کہ دونوں ایک دوسرے پر اپنی اپنی خرق عادت بات صرف آزمائیں مگر سارا جگ اس
بات پر ہنسے گا چھ جائے کہ ہر ایک اسے دیکھ کر عبرت حاصل کرے پھر جس نے ہرایا وہی فریق
قابض و متصرف ہوگا۔ حضرت قبلہ مخدوم صاحبؒ نے یہ بات سنکر بخوشی قبول فرمائی اور یہ
طے ہوا کہ فقیر صاحب دستور کے مطابق اپنا پلنگ صبح کے وقت اڑاتے ہوئے آئیں اور ان کو
مخدوم صاحب بذات اقدس یا کوئی بھی شخص اپنی کرامت سے زیر کرے گا۔ اگر مخدوم مکرم یا
جماعت کا کوئی بھی فرد فقیر کو اڑتے پلنگ سے نیچے گرانے میں کامیاب ہوگا تو اسے اعلیٰ سمجھا
جائے گا اور شریعت مطہرہ کے مطابق سزا دینے کے لیے فقیر کا بازو اس کے حوالے کیا جائے
گا۔حضرت مخدوم صاحب قبلہ پر لازم ہے کہ آپ حضور اپنی طرف سے کوئی کرامت
دکھائیں۔ ادھر فقیر برہان، مخدوم معظم محترم و مکرم مکے لالرنگ کے ٹینٹ پر جو بیچ میدان
میں لگا ہوا ہوگا اپنی کرامت آزمائیں گے۔ اس لیے یہ بات فقیر برہان سے طے کی گئی۔ اس بے چارے نے اسے قبول کر لیا۔ پہلے کرامت
دکھانے کی پیشکش فقیر برہان کو کی گئی۔ اس بے
چارے کے لیے مخدوم لعل یمقام کے تنبو (ٹینٹ) کو اکھاڑنا تو درکنار ہلانا بھی مشکل عمل تھا جس

میناسے کامیابیحاصلنہینہوسکی۔اسپر ابتداہیمیننا امیدیطاریہوگئی)کہمقابلہبے حد سختہے)۔جناتیحربے حضرتمخدوممعظمکے مقابلے مینبالکلبے کارثابتہوئے۔جب مقابلے کاوقتآیاتوجناتاسکاساتھچھوڑکربھاگگئے۔دوسریطرفحضرتمخدوممعظم نے اپنے فرزندکوتسلیدیتے ہوئے فرمایاکہاے ابا!صبحکے وقتبھیکامیابیہمارے ہیقدم چومے گیکیونکہحقہمارے ساتھہے۔قرآنپاکمینارشادباریتعالیٰہے:

وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

)الإسراء،81:17(

’’فرمادیں،حقآگیااورباطلبھاگگیا،تحقیقباطلکوتونابودہیہوناہے۔‘‘

اے عزیزمن!خلافِشریعتمنورہہرسخنیاہرفعلمحضباطلہے ہماریتوجوتیکاایک پاؤنہیاسبے ضمیرکیاڑتیہوئیکھبولیکے لیے کافیہے۔ضرورتاسباتکیہے کہجب وہفقیربےپیراپنیکھبولیپراڑتاہوآئے،اسوقتہماریجماعتمینسے ایکشخص)کوئی ہماراشاگردرشید)اسپلنگکیطرفہماریچپلپھینکدے توچپلپھینکتے ہیانشاءاللہوہ پلنگزمینپرآگرےگااورساتھمینفقیرنابہنجارخودبخودزمینپرآگرےگااورہمشرعیتعزیر جاریکرینگے۔)قارئین کو معلومہوکہوہچپلپھینککرپلنگ گرانے کا کارنامہحضرت مخدوممعظمنے خودپیرروشنضمیرصاحبزادےپیرمحمدراشدسے سرانجامدلوایا)جوبعد مینعمررسیدہہوکر"روزےدھنی"کے لقبسے مشہورومعروفہوئے اوروہاسموقعپر وہانبذاتخودبخودموجودتھے)بعدمیناسفقیرکوقیدبیناکرکھوڑاشہرلایاگیااورپیرصاحبکی تحویلمیندےدیاگیا۔

دراصلشکار، شکار کرنے والے ہی کے حوالےکیا گیاتھا۔چنانچہ صبحسویرے)وقت مقررپر)جیسے ہیاسفقیربے ضمیرکاپلنگجناتکے کاندھونپراڑتاہوآیاویسے ہیحضرت مخدوممعظموالمکرمنے اپنے شاگردرشیدکوامرکیاکہپڑھ’’ أعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ‘‘اورلگاؤجوتا!چنانچہمخدوممکرممعظمکے شاگردرشید

نے اپنے استادحضر تمخدو ممعظمکے حکمکے مطابقجیسے ہیلاحولپڑ ھتے ہوئے کٹھولے کی
طر فجو تاپھینکابحکمباریتعالیٰعز وجلاور بجاہٖشر یعتپناہر سو لاللہ ﷺ ،وہپلنگبمعسوار کے
زمینپر آگر ا۔ اسطر حاسفقیر بے ضمیر پر تقصیر کاسار ا استدر اجر فو چکر ہو گیااور چار وں
طر فاہلِاسلامکیجماعتمینمبار کبادیکاشور مچگیا۔اسفقیر بے ضمیر کو قیدو بندمینقابو
کیاگیااور تعزیر شر عیدے کر ہاتھیپر بٹھاکر حیدر آبادشہر میں)گشت(سر کسنکالاگیا۔شر یعت
حقکیفتحکے بعدحاکماعلیٰحیدر آبادسمیتسار ے حکام، عملدار حکومت،اشر افیہ،ر فیعو فصیح،
امیر امر اء،وزیر اور در باری،میر صاحبکے در باری،علمائے شر یعت،خصو صاحضر تمخدوم
معظمصاحبمیاںاحمدیخدائیکے بے حدگرویدہ،معترفاور معتقدہوگئے اور پر انیغلطقسم
کیارادتمندی)مریدی(جوشیطانی وساوسکیبناءپر سر زدہوئینانسے صدقدلسے توبہ
کر کے باز آئے اور اسفقیر کاباز و حضر تمخدوم کیمقامکے حوالے کر نے مینکوئیپسوپیش نہیں کی)بلکہدلیخوشیمحسوس
کی(اس طر حکامیابو کامر انقبلہمخدوم صاحبمحتر مبا
جماعتسرکار میر صاحبان اور اہلیانحیدر آبادسے رخصت ہوکر اپنے قیدی)جادوگر برہان
(سمیتو اپساپنیمنز لکیطر فرو انہہوئے اور سفر ختمہونے پر کھوڑ اشہر مینمنز لانداز ہوئے۔

صاحبز ادہمحمدر اشدنے دو دھکیگھاگر اٹھائی

ایکدنکاو اقعہہے کہ صاحبز ادہمحمدر اشدؒحضر تقبلہمخدو ممکر ممیاںاحمدیچو پایہ
مالکینگر انیکرنے والے عملے کے ساتھگھومتے ہوئے)قبر ستان(پیر عیشیر حمۃاللہ علیہکے
جنگلکیطر فجاپہنچے۔اندنو نمینحضر تقبلہمخدو مصاحبمعظمکاچو پایہمالیعنیبھینس
،بکری وغیرہ ،پیر عیشی رحمۃ اللہ علیہ والے قبرستان سے ملحق جنگل میں چرا کرتے
تھے(۔ہو ایو نکہکسیکے کہنے پر جو شخصاُپکوپہچانتاتھادو دھکیگھاگر لے کر پیر صاحب
کے حوالے کیکہاسے مخدو مصاحبکیحویلیتکپہنچائے پیر صاحبقبلہنے صاحبز ادہمحمد

راشدؒ کے ہاتھ میں دودھ کی گھاگر دی۔انہوں نے اپنے سر مبارک پر رکھ کر کھوڑا شریف میں مخدوم صاحب کی حویلی پر پہنچائی۔جیسے ہی حویلی کے اندر معصوموں کو پتہ چلا کہ صاحبزادہ پیر محمد راشد نے بذات خود اتنی تکلیف کر کے یہ خدمت انجام دی ہے تو بی بی صاحبہ نے پیر محمد راشد صاحب کو اندر بلا کر مادری شفقت دے کر دعاؤں سے جھولی بھر دی۔حضرت بی بی پاک (بڑی بی بی صاحبہ مخدوم ہزمان، مریدوں ان زوجہ حضرت مخدوم معظم میاں احمد یخدائی رحمۃ اللہ علیہا اور والدہ ماجدہ مخدوم مکرم صاحبزادہ محمد قلث الثنی ایک کروڑ مرتبہ درود پاک پڑھ اور وہ بھی ایک پاک صاف چادر میں اور ماننداہل حرم بالکل پوشیدہ پڑھتی تھیں اور ہمیشہ حضور سرور کائنات،احمد مختار علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات یا تا الٰی یوم القرار کے حضور اقدس میں ۃ مقبول پڑھتی رہتی تھیں۔

پیر محمد راشد کے مریدوں کی کثرت کی اصل وجہ

جیسے ہی اس پاک بی بی صاحبہ کی صاحبزادے پیر محمد راشد کے چہرے پر نظر پڑی تو آپ کی نورانی پیشانی میں ہدایت اور کرامت کے آثار بالکل صاف اور واضح نظر آئے اور وہ جو بھری ہوئی گھاگھر دور سے لے کر آنے کے سبب صاحبزادہ مکرم کے سر مبارک میں قدرے نشانات نظر آئے جس پر حضرت بی بی پاک کا دل رنجیدہ ہو گیا، (بھلا کجا ایک ناز پروردہ، نازک مزاج شہزادہ کجا اتنی بڑی تکلیف دہ خدمت!) چنانچہ دل میں حضرت صاحبزادہ پیر محمد راشد صاحب کے لیے پیار اور مادرانہ شفقت محسوس کرتے ہوئے کہ کیسے اتنے بڑے برگزیدہ خاندان کے چشم و چراغ نے اتنی تکلیف اٹھا کر خادمانہ انداز میں خدمت گزاری کی ہے اور ہماری خاطر بہت دکھ اور تکلیف اٹھائی ہے۔چنانچہ حضرت بی بی پاک نے ایک مشفق والدہ کی طرح حضرت صاحبزادہ محمد راشد کے سر مبارک پر اپنے تسبیح والا دایاں ہاتھ مبارک پھیر کر دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بچے! جتنے آپ کے بال آج ہمارے اس ہاتھ کے نیچے آئے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے رحم و کرم سے اتنے ہی تمہارے صادق پر خلوص مرید بنیں گے۔ اسد کے

ساتھاپنیشہادتو الیانگلیسے لعابدہنچٹایااورد Lفرمائیکہإنشاء اللہ جسکسیشخصکو بھیکلمہمبارکارشادفرمائینگےیاکوئیاورنصجب ٹُکرینگےتوآپکیدیہوئیتعلیماسکے دلمینایسے پیوستہوجائے گیجیسے کہتیر چبھتاہے اوروہآپکے آگے مرغبسملکیطرح تڑپے گااورآپکاسچا Lشبنکررہے گااورآپکے پرخلوصمریدونکے گروہمینشامل ہوگا.اسواقعے کے بعدحضرتصاحبزادہپیرصاحبکے ذہناورذکاءکیوہکیفیتتھیکہہر طرحکاعلمظاہریوباطنیمانندااکسیرایکلمحے کے اندر دلودماغمینسمانے لگااوربہتجلد تعلیمیمراحلمکملکرلیے.

مسجدکیتعمیرکاحالاورملتانکےکاریگر

اسکے بعدوہمسجدجوپہلے سے قتلگاہحضراتشہداءکرام رحمۃ االلہتعالٰیعلیہماجمعین بوسیدہہوچکیتھیاوراسوقتتککچیعمارتباقیتھیاسکوپکابنوانے کاعزمکیا.وہمسجدآج تکاسیحالتمینموجودہے.مسجدکیبنیادکواتناگہراکردیاکہنیچے سے پانینکلآیا.اسکے بعداسمیں"خبثالحدید")لوہااورسیسہ)پتھروغیرہڈلواکرانتہائیمضبوطکیاگیااوربنیادسمیت مسجدکیدیوارونکیچنائیچوناآمیزگارےسےکروائیگئیاوراینٹخاصطورپرتیارکروائیگئی. آجبھیوہخاصقسمکیاینٹٹینقبہشریفکیدیوارونمیننصبنظرآتیہینجواسدورکے کاریگرونکے فنی کمال کا ثبوت مہیا کررہی ہیں اورآجکلکے کاریگرونکو تعجب میں ڈالتی ہیں.اسیطرحساریمسجدتینگنبدونکے ساتھبے حدمضبوطکرکے بنوائیگئیہے.اسمسجد شریفمینکامکرنے والے مزدورحفاظکرامتھے جنہوننے باضوہوکراورقرآن مجیدپڑھ پڑھکرمُسجدشریفکیتعمیرکیتھی.مسجدشریفاورقبہشریف1201ہجریسے آجتکتقریباً دوسوسییی س)237)سالسے قائمودائمہے اورانشاءاللہموجودرہے گی.عمررسیدہافرادکا کہناہے کہمسجدشریفاورقبہاشرفکیتعمیرکے لیے ماہرکاریگرونکیجماعتملتانسے بلوائی گئیتھی.

بادشاہتیمور کیلشکر کشیاور مخدو مصاحبکیپناہگاہ

اسیدور انبادشاہتیمور شاہدر انیحاکمافغانستانکالشکریور شکر تاہو اپنجاب آکر ٹھہر اہوا تھا۔افغانیلشکر کیآمدکاسنکر سندھکےہز ارہالوگخوفوہر اسکےLلمیناپنے گھر بار چھوڑ کر حضرت مخدوممیاں احمدی خدائی کھوڑائی کی پناہ میں آگئے۔اس دور انسندھمینسخت مہنگائینے جنملیاکیونکہپنجابسے مالو اسباب،اناجو غیر ہکیآمدبالکلبندہو گئیاور سندھمیں اتنازیادہخوفوہر اسپھیلگیاکہلوگکھیتیباڑیکر نابھولگئے اور ہر ایککو اپنے آپکیفکر لاحقہو گئی۔ایسیصور تحالمینلوگونکو مصر وفر کھنے کیخاطر حضر تقبلہمخدو ممکر م میاناحمدینے قبہاشر فکیتعمیر شر و عکر ائی۔ چنانچہ کئیمز دور ونکے روز گار کابندوبست کر دیا۔ہر چھوٹے بڑے مز دور کو روز انہاجر تکیادائیگیکے علاوہہر روز کئیدیگینپکو اتے اور تینو قتکاکھاناہر بھوکے کے پیٹکے لیے فر اہمکیاجاتا۔

ایکفر شتہصفتنامعلو مشخصکیآمداور 500روپے نذرانہ

ان دنونکئیمر تبہیہ بات نوٹ کیگئی کہ چاشتکےوقت چادر اوڑھےہوئے کوئی نامعلومشخصدرواز ہمخدومLلیمقامپر آکر ہلکیسیآہٹکر تاتو مخدو ممعظمبنفسنفیسباہر تشریفلاتے اور وہاجنبیشخصضرور تکے مطابقکمو بیشایکسویاپانچسوروپے حضرت مخدومصاحبکے حوالے کرتا اور غائب ہو جاتا۔اکثر اوقات ایسا بھی ہوتارہا کہ حضرت مخدوم صاحؒب جائے نمازکےنیچے سے خزانہءِ غیب سے ضرورت پوری کرتے رہتےتھے۔

حضر تمخدو ممکر مؒنے بحضور بادشاہسلامتشہنشاہتیمور شاہدر انی،شاہافغانستانو خر اسان کو ایکر قعہمبار کلکھکر روانہکیاجسمینانہیناہلیانِسندھکیتکلیفاور پر یشانحالیسے آگاہکیاجولشکر سلطانکے تاختو تار اجسے ڈر کر حضر تمخدو ممعظمکے ار دگر دجمعہو گئے تھے۔چنانچہاسخطکے جو ابمینحضر تمخدو ممعظمکو بادشاہسلامتتیمور شاہدر انیکے ہانسے شاہیخطمو صو لہوا۔خط1203ہجر یمینحضر تمخدو ممعظمکو مو صو لہو ااور وہی

سالآپکیرحلتکاسالقرارپایا۔حقیقتاحوالیہہےکہآپبڑےفضلوکمالاورفیض کےمالک،صاحبحقیقتاورمعرفتشناستھے۔آپاہلعلموفضلکیخوبصورتیاوررفتحو زینتتھے۔مخدوممیاںاحمدیخدائی،لائقشانوشرفعزوتوقیرشاہیسےآراستہسرفراز رہے۔

خطکامتن

"جنابفضیلتمآبکومعلومہوکہعریضہبہنسبتاحوالذاتیاورہماریحکومتکے دائمیقیاماورروزافزونترقیاوربڑھوتریکےلیےکیگئیدعاؤنکیمشغولیکیبابتہمتکپہنچے اورمعلومہواکہغریبمسکینلوگہمارےلشکرجرار اورفاتح کیگزرگاہکےسببحیران پریشانوسرگرداںتھے،پناہمیںآئےہوئےہیںانسبپررسوماتوآدابشاہیاورلشکر اسلامیکیضروریاتکیفراہمیکیذمہداریاورفرائضکیتکلیفکوالفکرنےکیاستدعاکی گئیہے۔یہساراا حوالمضامینرقعسلطنتسےہماریطرفسےگوشگزارخودبذاتاقدس فضیلت مآب مخدوم صاحب قبلہ اور دوسرے ساتھی اہل اللہ درویش، غریبوں، مسکینوں اورقربوجوارمیںرہنےوالےاشخاصکیجمعکرناچاہیےاورمکملاطمینان،قراراور دلجوئی سےہماریروزانہبڑھتیہوئیترقیپذیردائمقائمسلطنتاورحکومتکےحقمیںدعائےخیر کرنیچاہیے۔")خطکامکملمتنآخرمیںدرجہے(

سلطانیخطملنےکےبعدلشکرسلطانمیںسےکوئیبھیشخصحضرتمخدوممعظمکےگاؤں اوراسکےقربوجوارکےگاؤنکےقریبتکنہیںآیااورنہکسیشخصسےکوئیمطالبہہی کیا۔

حضورپیرانپیردستگیرکیاولادکیسندھآمد

حضرتپیرانپیردستگیرشیخعبدالقادرجیلانیرحمۃاللہ علیہکیاولادمیںسےحضرتپیر سیدمحمدشاہاورحضرتپیرسیداحمدشاہجوکہدراصلشروعمیںوالیءسندھغلامشاہکلہوڑوکے

دور حکومتمیں سندھ آئے تھے۔مگر اس وقت سندھ کے حکمرانمیاں غلام شاہ کلہوڑو نے اس
دھو کے میں کہ شاید صاحبزادے ترکی خلیفہ (شاہ استنبول) کے کہنے جا سو سنہیں ہوں،سندھ میں
مستقل رہنے کی اجازت نہیں دیتھی۔ وہ میاں غلام شاہ کلہوڑو کی وفات کے بعد دوبارہ سندھ
میں آئے اور آ کر حضرت مخدوم معظم میاں احمد یخدائی کے ہاں مہمان بنکر ٹھہرے۔آپ
کے پاس پورا ایک سال یا چار سال مہمان بنکر رہے۔اس کے بعد حضرت مخدوم صاحب گنبد
والا شہر) جسکو آجکل غلطی سے گمبٹ لکھا اور لکھا جاتا ہے) کے سہیُبرادری) ونڈیئر)) جو
حضرت قبلہ مخدوم صاحب کے مرید خاص تھے) سے زمین کا تھوڑا سا ٹکڑا حاصل کر کے وہاں
بڑے بھائی ''پیر محمد شاہ جیلانی'' کو مستقل طور پر آباد کیا اور چھوٹے بھائی ''پیر احمد شاہ جیلانی'' کو
رانیپور ریاست کے زمینداروں کے حوالے کیا تاکہ پیر صاحب کو وہ مستقل طور پر رہائش مہیا
کریں۔اسطرح پیر احمد شاہ بادشاہ نے رانیپور شہر میں رہائش اختیار کی۔ابھی تک پیر صاحب
انجگہوں پر رہائش پذیر ہیں۔سید پیر احمد شاہ جیلانی اور پیر سید صالح شاہ جیلانی کے مزارات رانی
پور میں ہیں موجود ہیں۔سید صالح شاہ جیلانی،سید احمد شاہ جیلانی کے بڑے فرزند ارجمند تو ''رانی پور'' میں ہی مستقل طور پر رہائش
پذیر رہے مگر چھوٹے بھائی سید ابراہیم شاہ جیلانی نے وہاں (رانیپور) سے گنبد) گمبٹ
) میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔گنبد میں حضرت پیر محمد شاہ
(بڑے) کا مزار مبارک موجود ہے۔یہ بات 1285ہجری کی ہے۔

ہمعصر مشائخ کی مخدوم صاحب کے پاس مسائل کے حل کے لیے آمد

صورتحال اسطرح ہے کہ رانیپور میں حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ جیلانی فرزند
ارجمند پیر سید محمد صالح شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مسند رشد و ہدایت پر متمکن ہیں۔گنبد شریف (گمبٹ) میں حضرت پیر سید
شمس الدین شاہ جیلانی فرزند ارجمند مرحوم و مغفور پیر سید محمد ابراہیم شاہ جیلانی بڑے بھائی
حضرت پیر سید محمد صالح شاہ جیلانی ولد حضرت پیر سید احمد شاہ
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مسند ہدایت پر تشریف فرما ہیں۔الغرض جملہ پیر صاحبان کے علاوہ فقیر

میانعبدالحقاور فقیر میانصاحبڈنو فاروقیحضرت)فقیر صاحباندر از اشریف) اورباقی ساداتکرام،اہلیانشہر کھوڑا خواہ
اس کے مضافاتمینرہنے والے کھوڑا شہر مینحضرت
مخدوممعظمکے پاس گاہے بگاہے اپنے مسائل کے حلکے لیے آیا کرتے تھے۔ جبکہ باقی حضراتکامحبتوموددتوالا
رشتہ تھا۔لشکر افغانکے سببہر قسمکے حوادثاور اسطرح
کے اور کئیآسیب،آفاتومصیبتمینحضرتقبلہمخدوممکرمLلیمقامعلموعملکے شغل
اور تجدیدِدینمتینکے کامونکے علاوہغذافیسبیلاللہ)لنگرLم)کیصورتحالمینہرکوئی
جانومالصرفکیاکرتے تھے۔اپنیزندگیمستعار دربذلجاھدوا فی سبیل اﷲ حق
جہادہ)یعنییہادØردیہوئیتھوڑیوقتکیزندگیاللہ کیراہمینجہادکاحقاداکرنا)والے
حکمپرقائمرہے گی۔اور آپکے ایکاشارے پر سندھکے صاحبانعلموعملبزرگحضرات
پیرانکرام،تمامحضراتساداتکراماٰپکیجمعیتمینایکجگہمتحدہوتے تھے۔حضرت
مخدوممعظمکایہطریقکار اور اپنے دینیشغلومشاغلکااہتمامتادمآخرجاریرہا۔ <u>زہرکے سببشہادت</u>

مخدومصاحبکیشہادت)جوزہرکے سببعملمینآئی)کاتذکرہاسطرحکیاجاتاہے
کہ حضرت مخدوم مکرم بذات خود علماء، فضلاء اور Pء کی کثیرجماعت کے ہمراہ شکارپور
تشریفلےگئےاوردرپیشمسئلہحلکرکے جبلوٹے توگھوڑے پرسواریکے سببرکاب
کیرگڑسے حضرتقبلہمخدومصاحبکے پاؤنکیایڑیمینزخمہوگیااورزخمکیمرہمپٹی
کرنے کے لیے ایک حجام)طبیب) کو حاضر کیا گیا، فاسق و فاجر کافروں نے اس حجام کو چند
سوٹکونکے عوضخریدلیااور اسخونخوارحجامنامرادنے اسمردار دنیاپرفریفتہہوکربجائے
مرہمکے اسزخمپرقاتلزہرچھڑککرپاؤنکیایڑیپرباندھدیااور اسطرحاپنیدنیاو
Lقبتخرابکی۔اسقاتلزہرکے سببحضرتمخدوممعظمومکرمنے جامشہادتنوش
کیا۔اسزخمیحالتمینجبزخمپرزہرکیپٹیبندھیہوئیتھیاپناسفرواپسگھوڑے پرسوارہو

کر اختیار کیا۔کافروں نے طبیعت ناساز دیکھ کر خوشیاں منائیں اور دیا جلایا۔تاہم تین دن مسلسل گھوڑے پر سوار رہ کر کے بالآخر کھوڑا شہر آپہنچے اور وہاں جان بحق تسلیم کیا اور زمرہ شہداء کرام'' بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ o فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ...'' میں داخل ہوئے۔

سن وفات 1203 ہجری ہے۔کئی عالموں اور مستند شاعروں نے اپنی شاعری کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ان میں سے نمونے کے طور پر ایک قطعہ تاریخ وفات پیش ہے:

آہ از فوت مکمل مقتدا — حامی دین رسول امجدی
آمرِ معروف بودہ خلق را — آمر نیکی و ناھی از بدی
پیشاوی کس انبدید امر شرر — چہ پیدہ چہ امیر بفصدی
آنولیچونزاینجہانبیبقا — رفت سوئے خلد دار سرمدی
سال تاریخش بجستم از خرد — گفت بودہ پیر قاضی احمدی ۱۲۰۳

أیضاً

وایئ از فوت مرشد کامل — منبع الجود معدن البرکات
خادم الشرر حامی الاسلام — ذوالکرامات جمع الحسنات
نیک خلق و بخلق ہم نیکو — بشر صورت و فرشتہ صفات
اعنی آن گل ز باغ ہاشمی — خلق را بود در ہمہ اوقات
نام پاکش باحمدی موصوف — ہم مسمی بہ عالی الدرجات
روز شب درس او علوم غریب — ورد قرآن وظیفہ صلوٰۃ
چون بہشت این مقام بے بنیاد — شد خرامان بجانب روضات
سال تاریخ وی خرد گفتا — احمدی را مقام شد جنات ۱۲۰۳
باد اولاد امجدش بہ امان — از جمیع مکارہ و آفات
بر رہ دین احمدی شان را — ای سمیع الدعا ء بکشش بات

مخدوم محمد قل ثالث رحمۃ اللہ علیہ

(سال ولادت 2-1161 ہجری، سال وفات 1232 ہجری)

حضرت مخدوم المخادیم محمد قل (ثالث) ابن حضرت مخدوم میاں احمد یخدائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستقل سکونت پذیر کھوڑا شریف (خیرپور ریاست)، صاحب علم لدنی، باطنی و ظاہری علوم کے جامع، قطب زمانہ اور عظیم شخصیت کے مالک تھے۔

مخدوم محمد قل ثالث رحمۃ اللہ علیہ کا رعب و دبدبہ

احکامِ شریعت کے جاری کرنے، بدعت کو جڑ سے اکھاڑنے اور اس کو ختم کرنے میں حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مثل ہر وقت مستعد رہتے تھے۔ آپ کی دہشت لوگوں کے دلوں پر اس قدر چھائی ہوئی تھی کہ سو (100) میل پر بھی کافر اور اہل بدعت خوف سے کانپتے تھے۔ جب بھی کہیں سفر کی تیاری کیا کرتے تو کافر دوڑ کر شکارپور، حیدرآباد کے حاکم میر صاحبوں کے ہاں پہلے جا کر فریاد دینے جایا کرتے یا پھر حضرت مخدوم معظم کے رعب و تاب سے اپنے دروازے بند کیا کرتے تھے تاکہ کہیں کسی کافر کی شامت نہ آجائے۔

آپ بھی مستجاب الدعوات تھے

حضرت قبلہ مخدوم معظم کی پیشانی پر اسم جلالت (اللہ) کا نور واضح اور عیاں تھا۔ آپ کے سامنے کسی بھی شخص کو دم بھرنے یا چوں چرا کرنے کی ہمت اور جرأت نہ ہوا کرتی تھی۔ آپ کی زبان گوہر فشاں سے نکلی ہوئی ہر گفتگو اور ہر سخن بالکل مستجاب ہوتی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے نکلی ہر دعا بدل تیر بہدف ثابت ہوا کرتی تھی۔ جو فرماتے تھے ویسے ہی ظہور پذیر ہوتا تھا۔ آپ کے پاس شاہ، راجا، مہاراجا انتہائی عقیدت مندی کا اظہار کیا کرتے تھے اور تحفے تحائف بھیجا کرتے تھے اور دعا کے خواہشمند و درخواستگزار رہتے تھے۔

اور بیکانیر ریاستوں کے راجہ بھی سالانہ خراج بطور تحفہ تحائف پیش کر کے دل کے طالب ہوتے تھے۔

شہنشاہ تیمور درانی کی یارادتمندی

اسی طرح بادشاہ تیمور شاہ ابن شہنشاہ احمد شاہ ابدالی درانی والیء افغانستان و خراسان آپ سے نہایت ہی یارادتمندی اور نیاز مندی رکھتے تھے۔ مخدوم میاں احمدؒ کی وفات کے بعد سلطنت اسلامیہ کے شہنشاہ تیمور نے وہ تمام شرعی مناصب، اعزاز و اکرام اور دیگر مراعات جو پہلے سے جاری تھیں ان کو مخدوم محمد قل ثالث اور ان کے خاندان کے لیے قائم رکھا اور ان کی تر سیل کو یقینی بنایا۔ چنانچہ مخدوم میاں احمد کی خدائی کی وفات کے بعد 1203ھ میں جب ان کے صاحبزادے مخدوم محمد (قل) ثالث) مسند شریعت پر رونق افروز ہوئے تو بادشاہ تیمور نے 1204ھ میں خط طغراء میں مرقوم درج ذیل مضمون پر مشتمل ایک مکتوب ارسال کیا: اعوذ باللہ تعالیٰ، فرمانِ ہمایوں، شاہِ خراسان و افغانستان شہنشاہ تیمور شاہ درانی: الغرض یہ حقیقت ہے کہ آپ معرفت شناس، صاحبِ فیض و فضیلت، صاحب فضل و کمال اور رفیع و کاملین کی زینت تھے۔) مخدوم میاں محمد قل جو اہل علم و فضل کے ممدوح اور عنایات و نوازشات شاہی سے سر فراز ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت کا ذاتی تذکرہ، ان کے والد گرامی قدر مخدوم میاں احمد کی وفات حسرت آیات کی معلومات کے ساتھ شرعی امور کے اجراء میں تعطل اور اس کی جلد بحالی کی ضرورت اور ان کے نفاذ کے بارے میں بیان کردہ معروضات سے بادشاہ سلامت تیمور کو خوب واقفیت حاصل تھی۔) جیسا کہ کسی بھی شخص کو وہ کتنا بھی عزت دار اور وضعدار کیوں نہ ہو، جو انہوں یا بوڑھا، کمزور اور ضعیف ہر ایک شخص کو موت کا ناپسندیدہ، ناگوار اور کڑوا شربت ضرور چکھنا ہے اور مٹی کا نقاب اپنے اوپر ضرور اوڑھنا ہے۔ آپ کے والد گرامی کا دستور تھا کہ وہ ہمارے لوگوں کے درمیان اتفاق سے جو بھی مسائل پیدا ہو جائیں ان پر تمام اہم شرعی امور کے فیصلے کرنے میں متوجہ اور مشغول رہیں اور ہمیشہ شرع شریف کی روشنی میں

اسطرح فیصلے کرتے رہیں جس سے اہل حق کو حق مل سکے۔ اس Lملے میں آپ اپنا تقویٰ، ذہانت وتدبر اور صلاحیت کو پوری طرح استعمال کرتے اور ثبوت فراہم کرتے۔ تمام حکام،
کارندے اور عملدار، Lم رLیا اور وہاں کے باسی سندھ کے باشندے ان سب کو چاہیے کہ
فضیلت مآب، حقیقت آگاہ اور معرفت شناس Lرفوں کے رہبر حضرت مخدوم Lلی مقام محمد
Lقل کو جو ملک کے مستقل قاضی اور شرعی جج ہیں اپنا اپنے اپنے شرعی Lملے اور مسائل اس اعلیٰ
شخصیت کے پاس لے جائیں تاکہ وہ شریعت منورہ کے حکم کے مطابق ان کا فیصلہ کرکے
Lملات طے کریں۔ آپ فضیلت مآب کا احترام عزت و توقیر و خدمت بجا لائی جائے جو آپ
کے مرتبہ و مقام سے مطابقت رکھتی ہو اور یہ بھی کہ شرعی امور میں) سندھ کے باشندے) آپ
کے حکم سے باہر نہ نکلیں) حکم عدولی نہ کریں)۔ اس بارے میں رہنمائی کے مطابق عمل پیرا ہوں۔

مجذوب فقیر کا مخدوم صاحب کے لیے ادب و احترام

نانگو فقیر نامی ایک مجذوب گنبد)گمب ٹ) سے تھوڑا باہر تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ملامتی فرقے سے وابستہ ظاہری طور پر کافرانہ طور طریقہ رکھنے اور ہندوانہ لباس پہننے والے مگر دراصل حقیقتاً اہل اللہ بزرگ، صاحبِ کشف و کرامات درویش رہتے تھے جن کی خدمت میں دLطلبی کے لیے آس پاس کے ہزاروں افراد خاص و Lم اکثر جایا کرتے تھے۔ اس مجذوب سالک کی کرامتیں بھی لاتعداد ہیں۔ بہر حال حضرت مخدوم Lلی مقام کو ایک دن خیال آیا کیوں نہ اس مجذوب سے ملاقات کرکے حال معلوم کریں اور اس سے دLبھی کروائیں۔ یہ خیال دل میں آتے ہی آپ اس فقیر کے ڈیرے پر جا نکلے۔ ادھر مجذوب سالک فقیر صاحب درویش کو بھی حضرت صاحبِ شریعت مخدوم معظم کی آمد کا احوال بذریعہ کشف معلوم ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس فقیر درویش نانگے مجذوب نے حضرت مخدوم قبلہ صاحب کے آنے سے پہلے ہی اپنی جگہ کو جھاڑ کر صاف کروایا اور شرعِ محمدی مصطفوی ﷺ کی شان اور شرف اس فدل میں پیدا کی۔

حضرتمخدوممعظمکااحتراململحوظخاطررکھتےہوئےہرطرحکیبدعتیں)بھنگ،حقہوغیرہ)کو

ہٹواکرکہینچھپاکرخودبھیپاکصافلباساورپوریطرحسترپوشہوئےاوربچونخادموں

اورساتھیونکوبھیفہمائشفرماتےہوئےاچھیطرحموٴدبہوکرآنےکیتلقینکیاورحضرت

مخدومصاحبکاانتظارکرنےلگے۔وہانحضرتمخدوممعظممکرمقبلہراتکودیرسےنماز

وظیفہسےفارغہوکرگھوڑےپرسوارہوکرایکدوخادمونکوساتھلےکرفقیرصاحبکے

ڈیرےپرآپہنچےاوراسفقیرسےملُاقاتکی۔جبکہفقیردرویشسالکنےخادمانہاندازمیں

سندھکےدستورمہماننوازیکےمطابقحضرتمخدوممعظمسےحالاحوالپوچھاکہقبلہLلی

مقامآپنےاتنینوازشفرمائیہےکیسےمجھفقیرپرآپنےاتناکرمکیاہے۔فقیرنےمزید

حضرتمخدوممعظمسےیہبھیفرمایاکہقبلہLلیمقامآپکےآگےمیریبھلاکیاحیثیتہے

کہآپنےخودبہنفسنفیسقدمرنجہفرماتےہوئےمجھمسکینکےغریبخانےکورونقبخشی

ہےاورمیرااسحدتکمانبڑØایاہے۔آپخودمجھےحکمدےکراپنےپاسبلالیتے۔

<u>مخدومصاحبکیبددLاورپٹھانمیشوانیکاحال</u>

حضرتمخدوممعظمنےدرویشسالکمجذوبسےدلکااحوالبتاتےہوئےفرمایاکہ

ہمینذوالفقارپٹھانمیشوانینےبہتزیادہستایاہےاورLجزکردیاہے۔اےفقیردرویشتوخدا

رسیدہبزرگہے،لہٰذاآپخداتعالیٰسےدLمانگینکہوہشخصخوارہوکرمرے۔جسپراس

فقیرنےفرمایاکہآپکےآگےمجھغریبکیبھلاکیامجالہےکہآپکےہوتےہوئےمیندL

مانگوں۔آپتوخودمستجابالدعواتہیں،آپخوداللہتبارکوتعالیٰسےدLمانگیں،آپکی

دLربتعالیٰضرورپوریکرےگا۔باقیآپکےروبروہماریکوئیطاقتوحیثیتنہینہے۔

بالآخرکافیبحثمباحثے،سوالوجوابکےبعدآپسمینیہطےکیاکہبددLکالفظحضرتمخدوم صاحب معظم خود کہیں گے اور مجذوب نانگو فقیر دہراتا جائے گا۔ اس طرح مخدوم معظم

صاحبکیزبانسےذوالفقارپٹھانکےبارےمینایکبددLنکلیجسکوفقیرنانگونےبھیاپنی

زبانسے دہرایااور کہاکہ ’’بِحکماللّٰہیذوالفقارپٹھانمیشوانیLرضہءخونمینگرفتارہو،خونبہا بہاکرمرے گا۔‘‘ بسیہبددLکرنے کیدیرتھیاسیوقتذوالفقارپٹھانسے بحکماللّٰہیاچانک خونجاریہوگیا،اپنیچارپائیسے ہلنہیںسکا۔اسے علاجکیخاطرشہرلے کرگئے،۔اندنوں مرکزیشہرشمالیسندھمینواحدشکارپوربیتھا۔مگرراستے مینہیموتکے آہنیپنجوننے اسے دبوچلیا۔اسطرحاللہوالے درویشونکوتنگکرنے کیسزابھگتناپڑی۔

مجذوبکیخواہشکااحترام

اسملاقاتمیں نانگو فقیرمجذوبسالکدرویشنے حضرت مخدوممعظمکی خدمت اقدسمینعرضکیاکہقبلہ!آپکو مجھفقیر کاحقیقیاحوالمعلومہے کہمیندراصلایک مومنمسلمانہوں،تاہماپنے آپکواسکافرانہظاہرداریمینچھپارکھاہے،میریوفات کے بعدضرورمیریلاشپرآکرہندوجمعہونگے اورمجھے ہندورسمورواجکے مطابقضرور آگلگانے کیکوششکرینگے،آپسے التجاہے کہآپمیریلاشکوانہندوکافرونسے چھینکراسلامیطریقے پرمسلمانونکے قبرستانمینسپردخاککیجیے گا،بعدازاںآپنے ایسا ہیکیا۔

رانیپورکامجذوباورمخدومصاحبکاادب

اسیطرحایکاورمجذوبنانگوسیددائمعلیشاہ)جوکہرانیپورمینسیدپیراحمدشاہجیلانی کے مقبرےکے عقبمینمدفونہیں)وہبھیاسیزمانے مینرانیپورمینرہتے تھے۔بے حد کرامتوالے بزرگتھے۔سیدمجذوبLمطورپرلباسسے Lریہوتے جبکہانکے کشفو کراماتکیکوئیحدہینہتھی،مگراسبزرگسیدمجذوبنانگے کوشریعتمحمدی ﷺ کیاتنبیتوخبر تھیکہجبکبھیحضرتقبلہمخدومLقلسے ملاقاتکرنے کیغرضسے کھوڑاشہرآتے تو اچھیطرحسے کپڑےپہنکراپنے آپکوڈØنپکرشہرآیاکرتے تھے۔بالکلمؤدباور متواضعحالتمینملاقاتکرکے دLؤنسے نوازکرآپحضورسے رخصتلے کرواپس

آتے تھے۔مخدوم صاحبمعظمکیخوداپنیکراماتاورLداتوتصرفاتاسسے کہینزیادہ
ہیناوراسلامیمقدماتشریعتمحمدی ﷺ پرمثلپروانہنثارہواکرتے تھے۔اپنیجانومالفی
سبیلاللہصرفکرنے کے لیے ہردمتیاررہتے تھے۔راہحقتعالیٰمینساونکیبارشکیطرح
برستے تھے اوراجرائے شریعتمحمدی ﷺ میندرLپیرLیتنہینکیاکرتے تھے چاہے سامنے
کوئیکتنیہیبڑیطاقتورشخصیتہیکیوننہہو۔

میرLلیکیکافرونکیحمایت،اورمخدوم صاحبکییددL

ایکدفعہخیرپورکے والیمیرسہرابخانٹالپورکے چھوٹے بھائیمیرLلیخانٹالپوراپنے
نامپرقائمکردہبستی)ٹنڈوLلی)مینکافرونکیحمایتمینکمربستہہوئے جنہوننے بازوئے
اسلامیکوچھپالیاتھا۔چنانچہحضرتمخدوممعظم بڑیجماعتساتھلے کررانیپورآکرمنزل
اندازہوئے۔اسطرفحیاسے خالیمیرLلیٹالپوربھیاپنیحمایتکالشکرتیارکرکے لڑائیکے
لیے تیارہوکرنکلا۔اتنے مینحضرتپیرروشنضمیرسیدمحمدصالحشاہجیلانی،حضرتپیرسیداحمد
شاہجیلانیکے بڑے فرزندنے آکرحضرتمخدوممعظمکودرخواستکیکہآپاللہکے واسطے
برائے نوازشرکجائیں،بلکہیہLملہپہلے بڑے میرصاحبوالیءریاستخیرپورتکپہنچایا
جائے۔چنانچہحضرتمخدومالمعظماسمجلالت)اللہتعالیٰ)کیغرضاورحرمترکھتے ہوئے
اورحضرتپیرLلیمقامپیرمیانسیدمحمدصالحشاہجیلانیجیسیعظیمشخصیتکومہلتدینے کے
لحاظسے اسباتپرراضیہوئے کہاچھاپہلے Lملہبڑے میرصاحبتکپہنچایاجائے اوراس
کیمعرفتبازوئے اسلامیحاصلکیاجائے تاکہ ''لعلبھیملے اورپریتبھیقائمرہے۔''فی
الحالتونوعیتقتلوغارتگریتکپہنچگئیتھیجواللہتعالیٰکے فضلسے ٹلگئی۔بڑے میر
صاحبکیمعرفتبازوئے اسلامیاپنے پاسلے کروہمقدمہشرعیطریقہپرکماحقہحلکیا
گیا۔اسموقعپرحضرتمخدومصاحبمعظمنے حضرتمیرصاحبمیانمحمدصالحشاہجیلانی
کیخدمتاقدسمینعرضکیکہقبلہ!آجہمنے بہرحالحِکممراجعت)طوعاًوکرہاً)مجبوراً

صادر فرمایا، مگر میر Lلیٹالپور کے بارے مینآپکیزبانسے بدد Lنکلیجسکااثر اسطرح
ظاہر ہواکہاسوقتآسمانبالکلہیصافتھامگر دیکھتے ہیدیکھتے اچانککالے بادلچھاگئے اور
تیزبارشہونے لگی۔اسطوفانیبارشمینتوبادلونکیایسیگرجہونے لگیجسسے بڑے بڑوں
کادلدہلنے لگابالآخر ایساہواکہاچانکمیر Lلیکے چہرے کے نیچے بجلیکڑکیجسکے سبباس
کااکیلافرزندجوکہاسکے ساتھنیچے رکھے ہوئے پلنگپربیٹھاہواتھا،وہاسیوقتمرگیااور میر
Lلیبذاتخودہراسانہوکر وہانسے بھاگاتواسکیکمر مینایسادرداٹھا)چکپڑگئی)جسسے
کمرہمیشہکے لیے بے کارہوگئی۔بے چارے میر Lلیکیاولادبھیمرگئیاور اسطرحپشتبھی
قائمنہہوسکی۔اسطرحاسے شریعتحقکے خلافہندوکافرونکیحمایتاور پاسداریکی
بہتبڑیقیمتاداکرناپڑی۔

خانآفقلاتکامخدوممحمد Lقلکے لیے سلطانکالقب

مخدومصاحبکوبحمداللہحضورسرور Lلمصاحبلولاک کیزیارتباسعطریق
روحانیشبوروزحاصلرہتیتھی۔عبادتوریاضتکااسقدرشوقوذوقتھاکہہمہوقت
عبادتمینمشغولرہاکرتے تھے مگرکسیبھیشرکوپتہہینہچلتاتھاکہکبآرامفرمارہے ہیں
اورکبآپعبادتمینمشغولہیں۔کبھیکسینے آپکووضوکرتے ہوئے نہیندیکھاصرف
نماز پڑھتے ہوئے ہی دیکھا۔ انہیں علم سیمیا ،علم ہ،ب می ا ،علم ریمیا تمامعلوممیں کامل دسترس
حاصلتھی۔شایداسیلیے آپکاہاتھکبھیتنگنہینرہا۔آپکیخواہشہوتیکہکسیطرح
کوئیموقعمیسرہوجائے توجیسلمیراوربیکانیرجاکروہانکے راجاؤنکواسلامکیتبلیغکرکے انہیں
دائرہ اسلام میں داخل کیا جائے۔ خان صاحب میرنصیر خان براہوی وا لی ریاست قلات
بلوچستانحضرتسلطان المشائخمخدوممعظممیاناحمدیخدائیرحمۃاللہ علیہکے بعدمسند
نشینفرزندارجمندحضرتمخدومالمخادیممیانمحمد Lقل)ثالث)رحمۃاللہ علیہکوبہلقب''
سلطان'' خطابکیاکرتے تھے اورجببھیملاقاتکیاکرتے یاخطوغیرہلکھکرخیریتدریافت

کرتے تو ہمیشہ عرض اور التماس کیا کرتے تھے کہ قبلہ! جب بھی جیسلمیر اور بیکانیر کی طرف جانا
ہو تو اپنے پاؤں کی خاک اس غلام پر ضرور ڈال کر یاد فرمائیے گا۔

بادشاہ شجاع الملک کی مخدوم محمد قل ثالث سے عقیدت

بہر حال بادشاہ شجاع الملک بھی حضرت مخدوم المعظم میاں محمد قل (ثالث) سے انتہا
درجے کی عقیدتمندی، اخلاص، نیاز کی شیاورد طلبی والی عقیدت رکھتے تھے۔ نہایت عزت
و احترام سے پیش آتے تھے۔ تخت نشینی کے پہلے سال 1219ھ میں جب آپ کے ہاں سے
حضرت مخدوم مکرم محمد قل کے نام ایک شاہی خط، بخط طغراء دستخط شاہی زرین اور مہر شاہی
سے مزین موصول ہوا۔ شاہ شجاع الملک کی شاہی مہر پر یہ الفاظ کندہ تھے "والحمدللہ"، اور مہر کے بیچ
میں الفاظ تھے ''شد از عین عنایات الٰہی مسلم بر شجاع الملک شاہی۔''

اس خط کی تفصیل یہ ہے کہ جب بادشاہ شجاع الملک درانی شاہ افغان نے اپنی تخت نشینی
کے پہلے ہی سال 1219ھ میں قندھار سے اچانک پنجاب اور سندھ کی جانب رخ کیا اور پنجاب عبور
کرتا ہوا فتوحات کرتا ہوا آکر سکھر (جو کہ اس وقت سکھر نہیں بکھر شہر تھا) میں داخل ہوا۔
سندھ کے عوام نے خوف و ہراس کے عالم میں بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ اُن دنوں سندھ پر ٹالپور
میروں کی حکمرانی تھی۔ خیرپور ریاست میں میر سہراب خان ٹالپور حکمران ہوا اور حیدرآباد میں
میر کرم علی خان ٹالپور کی صاحبی تھی۔ الغرض کہ سارے عوام اور خواص حیران پریشان تھے
کہ اب کیا کریں اس مصیبت سے کیسے نمٹیں، اسے کیسے ٹالیں۔ آخر روہڑی شہر سے دور دریا پار
وہاں ر ھکو اردن 66 مشہور تھا ایک جگہ جا کر سندھ کے امیر، امراء) حیدرآباد خواہ خیرپور کے
والی میر صاحبوں کے خاص نمائندے) خان اور نواب، شریف شرفاء اور دیگر لوگ سکھر میں جمع ہو گئے۔
بالآخر آپس میں مل کر صلاح مشورہ کیا کہ حضرت مخدوم المخادیم میاں محمد قل
کھوڑائی کو اس اللہ کے نام پر ان کو اسباب پر قائم رکھ کر کہ بادشاہ شجاع الملک کو واپس جانے کی ہدایت کریں کیونکہ سندھ میں ایک
ہی ایسی شخصیت ہے جو یہ کام سر انجام دے سکتی

ہے۔حضرت مخدوممعظمکے ان افغانحکمرانونسے،بزرگونسے لےکر گھرانونتک
تعلقاتہواکرتےتھےاورحکمرانشاہشجاعالملکانہیناپنامر شدِتسلیمکرتےتھےچنانچہ
سبملکرحضرتمخدوممعظمکےپاسعرضلےکرگئےکہبراہمہربانیآپبذاتخوداور
دیگرخاصخاصمشائخاورپیرونفقیرونجیسےکہقبلہسیدپیرمحمدراشدولدمرحومومغفورسید
محمدبقاشاہلکیاریشاگردرشیدحضرتالمحدوممیاناحمدیخدائی)رحمۃاللہ علیہ)اورپیرسیدمحمد
صالحشاہجیلانیولدمرحومومغفورپیرسیداحمدشاہبادشاہجیلانیبغدادیجنکوخودحضرتمخدوم
معظممیاناحمدیخدائینےرانیپورمینبسایاتھااوراسقسمکےدیگرفقیردرویشبزرگونکا وفدساتھلےکر شاہ شجاع الملکدرانی
بادشاہسے سکھر کےقریب ملاقات کریں اور انہیں
واپسجانےکےلئےکہیں۔ اسموقعپرسندھکےٹالپورامیرنےآکرحضرتمخدوممیانمحمدLقلکومعروضات
پیشکیناورگذارشکیکہخدارااپنےاسمریدخاصشہنشاہشجاعالملکدرانیکوسندھسےٹلے
رہنےکاحکمدیں۔چنانچہمحترممخدومالملکمحمدLقلنےجاکراپنےمریدخاصسےبکھرمیں
ملاقاتکیاورفرمائشکیکہوہسندھسےلشکرکشیکیمصیبتٹالے،واپسلوٹ جائے۔اس
مریدبادشاہنےاپنےمرشدکاحکمسرآنکھونپررکھکروہانسےواپسجاناقبولکیااورواپسچلا
گیا۔تاریخانسانیمینشایدہیکوئیدوسریمثالہوکہایکزبردستفاتحشہنشاہایکچھوٹے
مگرزرخیزعلاقےسےکسیعوامیپیرکےارشادکےمطابقبغیرتختاورخراجکیوصولیکےواپس
لوٹجائے۔

مگراسوقتپیرصاحبمعظممحمدراشدلکیاریرحمۃاللہ علیہکےمتعلقصورتحالیہ
تھیجیساکہحضرتقبلہپیرصاحبحضرتقبلہمخدومصاحبسےدوسرونکینسبتعظیم الشانجاننوازی اور نسبتشاگردی
رکھتے تھے۔ آپ حضور خود بہ نفس نفیس سالہا سال حضرتمخدوممعظممیاناحمدیخدائیرحمۃاللہ
علیہکےپاسبیٹھکردرسوتدریسلے چکے

تھے اور برہان ملحد فقیر والے واقعہ میں بھی بذات خود شرکت کر چکے تھے اور جب اسے حیدر آباد سے قید کر کے کھوڑا شہر لایا گیا تو ملحد زندیق فقیر کو خود پیر سید محمد راشد صاحب قبلہ کی تحویل میں دیا گیا تھا جس کو چھ مہینے زیر نگرانی رکھنے کے بعد آپ کو بیدل میں رحم آیا اور آپ کے حکم پر اسے چھوڑ دیا گیا۔ مخدوم صاحب کی قید سے چھوٹ کر وہ ملحد ایسا گم ہوا کہ پھر کبھی نظر نہ آیا اور یہ بھی کہ حضرت پیر صاحب سید محمد راشد بن سید پیر محمد بقا شاہ لکیاری رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری و باطنی فیض حضرت مکرم معصوم بی بی پاکصاحبہ مخدوم جہانمری مو الدہ حضرت مخدوم المکرم میاں محمد L قل) ثالث) کی دL سے حاصل ہوا تھا۔ جس کی برکت سے ہزاروں مرید صادق بنے تھے اور اسی سبب سے L لیمرتبہ و مقام حاصل ہوا اور حضرت مخدوم مکرم کے والد گرامی مخدوم میاں احمد یجد امجد اور نانا سائیں حضرت مخدوم المعظم مخدوم محمد اسماعیل پریالوی سے فیض علمی اور باطنی حاصل کرنے کے بعد بڑے اوج اور کمال حاصل کر چکے تھے۔ مگر ایک بڑا اخلال ان کی ذات سے بظاہر شریعت مطہرہ کے خلاف ظہور پذیر ہو گیا اور چاروں طرف مشہور و معروف بھی ہو گیا۔ شریعت حقہ کے حکم کے مطابق ایک ہی وقت میں چار منکوحہ بیویوں سے زیادہ عورتوں سے نکاح نہ کیا جائے مگر سننے میں آیا کہ حضرت پیر صاحب محمد راشد لکیاری بزرگ بادشاہ کی منکوحات کی تعداد بیس تک پہنچ چکی ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت صاحبِ شریعت مخدوم المعظم محمد L قل رحمۃ اللہ علیہ) جو کہ پیر صاحب قبلہ کے دوست، ساتھی اور جگری یار تھے) کو یہ یقین و گمان ہوا کہ خدانخواستہ کہیں حکم شرعی کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی؟ جبکہ ہمارا مقصد فقط اوامر و نواہی شریعت کی حفاظت و پاسداری ہے اور بس۔ لیکن والیء خیر پور اس L ملے میں اس لحاظ سے مداخلت و تحقیقات یا باز پرس کرنے سے باز رہتے کہ حضرت صاحب قبلہ بذات خود اقدس L لموفاضل شخصیت اور وارثِ شریعت ہیں۔ اسلیے آپ کا قدم اس L ملے میں یقیناً دائرہ شریعت سے باہر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس وقت بھی پیر صاحب قبلہ کے ہزاروں کی تعداد میں پر خلوص مرید اور خادم موجود ہیں جن میں اکثریت

بلوچقبیلونکیہے ،کہیناقدامِپرسشکاسنکروالیءریاستکےخلافبغاوتنہکربیٹھیں،
جسکیوجہسےکہینبڑافسادنہبرپاہوجائے۔بہرحالحضرتقبلہمخدوممکرماسصورت
حال سے کافی رنجیدہ ہوئے۔ ادھر اہلیانسندھ کو بخوبی علم تھا)خصوصاً سندھکے حکمران حضراتکو) اور
اہلعلمحضرات اس حقیقتسے اچھی طرح واقف تھے کہ خراساناور افغانستانکے وہ بادشاہ پشت در پشت)
نسل در نسل) مخدومصاحبانکے اس عظیم الشان
گھرانےسےعقیدتواِرادتاورخدمتگاریکاتعلقرکھتےہینچنانچہوہسباسصورت
حالکےسببالکلدوہریصورتحالکاشکارتھےاور انہیندونونپلےبھاریلگے۔یہاں
مخدومصاحبالمکرماگرچہزوردارشخصیتکےمالکتھے۔اورحضرتپیرصاحبکیشخصیت
بھیکمنہینتھی۔ادھرسندھکےحکمرانوں،امیروں،وزیروں،سردارونکوحضرتمخدوم
المعظممحمدLقلکھوڑائیکےسواکوئیاورشخصیتنظرنہینآئیجواسبادشاہشجاعالملککے
ساتھبالمشافہہگفتگویاروبروباتچیتکیہمتکرسکےاوربادشاہشجاعالملککوواپسجانےپر
مجبورکرنےکیامیدرکھسکے۔ یہانحضرتمخدومقبلہصاحبمکرمکوحضرتپیرصاحبکےعلاوہخودوالیخیرپورمیر
سہرابخانٹالپورسےبھیشکایتتھیکہپیرصاحبقبلہسےاسLملےکینسبتپوچھگچھ
کرکےاصلحقیقتسےپردہکیوننہیناٹھاتےجبکہیہشکایاتمشہورہوچکیہینکہحضرت
پیرصاحبکاکھلکرایکہیوقتمینچارسےزیادہشادیانکرنااحکامشریعتسےمذاقکے
مترادفہے۔حالانکہیہصرفسنیسنائیباتہے۔)درحقیقتیہایکغلطقسمکاشکاور
گمانتھاجوکہحضرتکیخاموشیکےسببانکےخلافگفتگوکرنےکیصورتاختیارکرچکاتھا
ورنہحضرتپیرصاحبنےدائرہحدودشریعتسےقدمہرگزباہرنہیننکالاتھا)چنانچہحضرت
مخدوممعظماپنیجگہپریہشرطڈالرہےتھےکہپہلےانکیطرفسےحضرتقبلہپیرصاحب
کےخلافبادشاہسلطنتاسلامیہافغانستان)اورفاتحپنجاب،سندھ)کےسامنےوہشکایترکھی

جائے گی کہ وہ حضرت پیر صاحب سے باز پرس کریں کہ اس ملک میں کیا حقیقت کیا ہے، اس کے بعد عرض و معروض کی جائے گی کہ سندھ پر لشکر کشی ہٹائی جائے۔ یہ بات سنکر سندھ کے حکمرانوں کو اپنے خود اپنا خطرہ لاحق ہو گیا، چنانچہ انہوں نے کہا قبلہ! ایسا ظلم مت کرنا۔ اس بلائے ناگہانی کو تو آپ سمیں ملجل کر سندھ سے ہٹاؤ پھر گھر کے ملاتسے نمٹیں گے اور سلجھا لینگے۔ حضرت پیر صاحب قبلہ آپ سے کہیں دور نہیں ہیں۔ آخر آپکے خاندان سے انکا شاگردی والا تعلق ہے اسلیے آپسے یہ ناتہ ضرور نبھائیں گے جیسا کہ پہلے نبھایا ہے۔ شادی غمی کے ہر موقع پر اور ویسے بھی موقع بموقع اپنے اباء و اجداد کے زمانے سے لے کر قائم طریقہ نیاز مندی، مروت اور دوستی آپ سے قائم رکھتے آئے ہیں۔ اپنائیت والے اس تعلق کو دوسرونکے ہاتھوں شکستہ دلانا کسی بھی طرح سے مناسب نہیں ہے۔ حضرت قبلہ مخدوم معظم قرآنی امر الٰہی (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ) (النور، 2:24) ''دین خداوندی کے ملے میں آپکو طبعی نرمی اور پیار محبت کہیں منع نہ کرے) پکڑ نہ لے)'' پر قائم تھے۔

بہر حال بڑی جد و جہد سے حضرت مخدوم معظم المکرم افغانی حکمران شاہ شجاع الملک سے پیروں، فقیروں کے مشترکہ وفد کے رہنما کے طور پر ملاقات کر کے بکھر (سکھر) سے واپس جانے پر آمادہ کرنے میں راضی ہو گئے۔ بادشاہ سلامت سے ہمکلام تو صرف حضرت مخدوم معظم وفد کے رہنما ہونے کی حیثیت سے خود ہوئے اور سندھ کے حاکموں کی طرف سے عرض معروض کیا۔ بادشاہ سلامت نے حضرت مخدوم معظم صاحب کے واسطے سے سندھ کے حاکموں کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور بکھر سے ہی واپس جانے کا اقرار کیا۔ بادشاہ سلامت نے حضرت مخدوم عالی مقام کے وفد میں شامل ہر شخص کی خوب پذیرائی کی اور اعزاز و اکرام میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی اور وفد کو خلعت فاخرہ سے نوازا۔ بالآخر بادشاہ سلامت سے رخصت لے کر واپس آکر میر صاحبوں کو مبارکباد دی کہ حضور بادشاہ سلامت نے ہماری بات مانکر باہر سے ہی واپس جانا قبول فرمایا

ہے۔۔اسطرحمیر لقمانخانٹالپور،خیرپورکےوالیمیرسہرابخانکےعیوضی)اپنےقائم
مقام)کےطورپروہانحضور بادشاہسلامتکیخدمتاورحاضریمینچھوڑآئےکہجبتک
واپسیعملمینآئےتبتکخاطرتواضعاورمہماننوازیمینکسیقسمکیکمینہہو۔یہخوش خبری سن کر سندھی ساده
مزاجلوگونکے دلونمیں خوشی کی لہردوڑ گئی اور سکھ کا سانس
لیابالآخربادشاہشجاعالملکدرانی)شاہافغانستان)نےبکھر)سکھر)سےہیواپسیاختیارکی۔ان
کیواپسیوالےواقعہکوکسیشاعرنے"ازلبدریا'زبکھرباز گشت"کےفقرےمینسمویاہے۔

روزےدھنیبادشاہکیحاضریاور غلطفہمیکاازالہ

بہر حال1219ھمیں بادشاہ شجاع الملک درانی کی خیر خوبی سے واپسی اورلشکرکشیکے
خاتمےکےبعدبزرگحضرتسیدپیرمحمدراشدشاہلکیاریعرف"روزےدھنی"بادشاہبنفس
نفیسحضرتمخدوممعظمالقل)ثالث)کھوڑائیبزرگکےپاستشریفلائےاورغلطفہمیدور
کیکہ"اےقبلہمخدومسائیں!ہمنےخودکوشریعتحقکےاحکامسےباہرنہسمجھا،ابھیآپ
کےہاںحاضرہوئےہیں۔ہمحیلہءِشرعیکےمطابقحضرتامامالیمقامحسنبنعلی ؑ کی
سنتسنیہکےمطابق،سنتطلاقاداکرتےہیں۔چنانچہبالکلشرعیطریقےسےتحقیقاتکے
بعدجبحضرتمخدوممعظمنےاسطرحتسلیکیتوپھرحضرتپیرصاحبقبلہمحترمومکرم
سےمصافحہکیااورالنہکرکےبغلگیرہوکرآپسمینپہلےکیطرحشیروشکرہوگئے۔اس
طرحیہالمہخیروصلحسےحلہوا۔

حضرتسخیقبولمحمدفاروقیاول

اندنونمیندرازاشریفکےفاروقیخاندانکےچشموچراغفقیرصاحبمیانقبول محمدرحمۃاللہ
علیہفاروقیمسندطریقومعرفتپرجلوہافروزہوئے۔یہفقیرصاحببھیصاحب شریعت ومعرفت و بصیرت بزرگہستی
تھے۔قائم اللیل تھے، دن رات ذکر مولا پاکاور مطالعہمثنویمولانارومیرحمۃاللہ
علیہمینمشغولرہتےتھے۔جودوسخااورکرمنوازیمینکوئی

انکاثانینہیںتھا،اگرکوئیانکےپاسآتا توجوبھیپاسہوتا وہفیسبیلاللہخرچکیاکرتے تھے۔

حضرتسچلسرمستؒاورحضرتمحکمالدینسیلانئی

شؒح

اسی دور میں عزیزو اقاربمیںسے ایک اور باکمال شخصیت فقیر میاں ے ڈنو فاروقی عرف"حضرتسچلسرمست"کیتھیجوکہہمیشہعِشق الٰہیکے غلبہمیںمغلوبالحالرہتے تھے۔آپکے لیے مشہور ہے کہآپکیملاقاتاچانکایکولیکاملبزرگمجذوبدرویش شیخمحکمالدینسیلانیسےہوئیجوکہاکیلے)مجرد(رہتےتھےاوراکثروقتسفرمیںگزارتے تھے۔ان دنوں وہ گھومتے ہوئے درازہ شریف شہرکے باہر شاہراہکے کنارےآپہنچے۔ اس
Lرفکاملبزرگ نے حضرتسچلفاروقیکوعِشقحقیقیکیچپٹلگائیاورکہاتیرےلیےبس ایکہیچپٹکافیہے،چپٹلگتےہیحضرتسچےڈنوفاروقیکاحالہیبدلگیا۔سرمستیاورکیف آپپرہروقتغالبرہنےلگااوریکایکعِشقالٰہیکامشرباختیارکرلیااورحافظمیانسچےڈنو فاروقی سے ’’سچل ،سچو‘‘مشہور ہوگئے۔دن رات عشقیہ کلام،غزل کہنے میں مصروف ہوگئے۔ہمہوقتسماعمیںمستغرقرہنےلگے۔صحووالیکیفیتکماورسکروالیزیادہعرصہطاری رہی)استغراقمیںزیادہوقترہنےلگے(۔اسکےباوجودLموں،فاضلوں،فقیروںدرویشوں کیصحبتکبھینہیںچھوڑی۔وقتبوقتحضرتمخدومالمعظممیاںمحمدLقل(ثالث)کے پاساسلیےبھیتشریفلائےتاکہحضورکےچھوٹےبھائیمخدوممیاںمحمدبنحضرتمیاں احمدیخدائیرحمۃاللہ علیہسےوراثتکے حصے سے متعلقپیداکردہجھگڑاحلکرادیں۔مخدوم میاںمحمدبنحضرتمخدومالمخادیممیاںاحمدیخدائیرحمۃاللہعلیہنے اپنے بڑےبھائیںپگدار حضرتمخدومالمعظممیاںمحمدLقل(ثالث)کے خلافوا لیخیرپورمیرصاحبسہراب خان ٹالپورکےپاسفریاددداخلکردیکہحضرتقبلہمخدومالمعظممیاںمحمدLقل(ثالث)سے وراثتکاحصہالگکرکےدیاجائے مگرمیرصاحبوالیخیرپورنےمخدومالمعظممخدوممحمد

Lقل)ثالث)کے چھوٹے بھائیمخدو ممیانمحمدکو صافجوابدیاکہیہآپبھائیونکاLملہ
ہے،ہماسجھگڑےمیننہیںپڑناچاہتے،چنانچہمخدو ممیانمحمدنے اسطرحمیرصاحب
والیءخیرپورکےجواب سےمایوسہوکردوسرےپیرونفقیرونسےرابطےشروعکیے۔بہر
حالیہشکایاتچھوٹےبھائیمخدو ممیانمحمدنےبڑےبھائیحضرتمخدو مالمکر ممیانمحمد
Lقل)ثالث)کےخلافجاکرفقیرصاحبمیانقبولمحمدفاروقیسے)شہردرازا)میںبھیکی
اورحضرتحافظسچےڈنہفاروقیعرفحضرتسچلسرمستبادشاہفاروقیؒسے بھیکی۔چنانچہ اس سلسلے میں یہ دیکھ کر کہ
حضرت مخدوم معظم کی ناحق بدنامی)چھوٹے بھائی کے
ہاتھوں)ہورہیہے لہٰذاحضرتحافظسچےڈنہفاروقی)حضرتسچلسرمست)بادشاہؒاپنےمحب
دوستحضرتمخدو مالمکر ممیانمحمدLقل)ثالث)کھوڑائیبزرگرحمۃاللہ علیہکےپاس
تشریفلائےاورروئیدادبیانکی۔حضرتمخدو ممعظممیانمحمدLقلنےانکیباتسنکر
اپنیذاتیمہرمبارکلےکرحضرتسچلسرمستبادشاہکےحوالےکیکہبسماللہفیصلہآپ
خودصادرفرمائیں،آپکافیصلہہمیندلوجانسےقبولہے۔حضرتسچلسرمسترحمۃاللہ
علیہنےمخدو ممیانمحمدکےحقمینسراسرتیسراحصہلکھکرعلیحدہکرکےاپنےہاتھونسے
حضرتمخدو مالمعظممیانمحمدLقل)ثالث)کیمہرثبتفرمائیاوراپنےدستخطکیے۔

دستاویزازخودمخدو ممیانمحمدکےحوالےکرکےدونونبھائیونکےدرمیانسالہاسال
سے جاری تنازع کو ایک لمحے میں ختم کردیا۔جس سے حضرت مخدوم معظم میاں محمد
Lقل)ثالث)کیحضرت سچلسرمست بادشاہؒسے دوستی اور عزت بھریمحبت کا ثبوتملتا
ہے۔حضرتمخدو مالمکر ممحمدLقل)ثالث)حکمخداوندی(**وَلَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ**
هاللَّ)کےپوریطرحLملکاملتھے۔ایکدفعہکعبۃاللہ شریفکےزائرینحاجیصاحبانکی
ایکجماعتآپکےہاںپہنچیتھیجنکواخراجاتکےسلسلے مینکسیقدراحتیاجلاحقہوگیا
تھا،چنانچہآپنے انکیحاجتروائیفرماتےہوئےبکریونکاریوڑحوالےکردیا۔اسقسمکی

سخاوتاورکرمگستریکےکئیواقعاتآپکےبارےمینمشہورہیناورآخریدمتکنامخدا ہرکسیضرورتمندکیحاجترِوائیفرماتےرہے۔

<u>اللہتعالیٰکےنامکاواسطہنہلوٹاسکے</u>

آپکیوفاتحسرتآیاتکاواقعہاسطرحرونماہواکہآخریعمرمینچنددنونسے طبعِعزیزپربےچینیطاریرہی،جسکےسببطبعاشرفلطیفاورنحیفرہنےلگیتواتنےمیں مریدخاصملاعرشو)عرشمحمد(عمرانیبلوچاللہتعالیٰکانامکرآپکےدرپرآئےکہ ان کےکزنعمرانیقبیلےکےسرداریپربخشعمرانیبلوچسے)انکیزمینیاملاکجووہزبردستیہڑپ کرکے بیٹھے تھے(سےچھڑا کر)عرض محمد (کوعطافرمائی۔ حالانکہ اس زمانے مینآپ کی طبیعتبےحدناسازتھی،تببھی''اسماللہکاواسطہ''لوٹاناانسےممکننہہوسکاپہلےبھیکبھی ایسانہینہواتھاکہ''اسماللہ'' جسکودیکھکراللہکاآسراکرکےروانہہوئے،راستےمیناپنیجاگیر مرزاپور)شکارپور(سندھسےگزرہواوہاناُپکیملاقاتمسیحائےوقتسیدمیرذوالفقارشاہ حکیمحاذقسےہوئیجوکہاپنےوقتکےلقمانثانیتھے۔

<u>مخدوممحمدLقل)ثالث(کولقمانثانیکامشورہ</u>

سیدحکیمصاحبنےمخدوممعظمکاLینہکرنےکےبعدناموافقحالات،انتہائیگرم آبوہوا،صعوبتِسفراورلطافتطبعکےباعثسفرجاریرکھنےسےبالکلسختیسےمنعفرمایا، مگرحضرتمخدوممعظمنےفرمایاکہقبلہشاہصاحبراہِاللہمیناوراسِماللہتعالیٰکیبرکتسے جوقدمایکدفعہگھرسےباہرنکلچکاہےوہمقصدحاصلکیےبغیرواپسنہینجائےگاخواہکچھ بھیہوجائے۔''لہٰذاآپدLکےساتھایسیکوئیشفابخشدواعنایتفرمائینجوسفرجاریرکھنے مینمددگارثابتہو۔'' جسپرحکیمصاحبنےفرمایا،قبلہمخدومصاحب!!اگربازنہینآرہے ہینتوآپاپنےساتھدورانِسفرایکعدداونٹنی)ڈاچی(ضروررکھینجسکادودھآپمسلسل استعمال کرتے رہیں کیونکہ اس حالت میں آپ کے لیے اونٹنی کا دودھ بے حد مفید رہے

گا۔چنانچہحکیمصاحبکے مشورے پر اونٹنیکابندوبستکیاگیاجسکو قافلے مینشاملکرلیا
گیا۔قافلہمنزلینطے کرتاہوا آخر منزلمقصود پر جاپہنچااور فریادیفریقکیدادرسیکرتے
ہوئے حقدار کو اپناحقدلوایااور اس Lملے مینکسیقسمکیدشواریپیشنہآئی۔کیونکہخود
سردار پیر بخشعمرانیبلوچبھیآپکے مرید اور زیر فرمانشخصتھے۔سفرکیو اپسیمینطبیعت
زیادہناز کہونے لگی،یہتو مخدوم صاحبکے تصوف اور کمالاتو کراماتکاکرشمہہے کہخود
میناتنیقوتاستعدادکو قائمرکھا،جبکہسختبخار اور نقاہتکے غلبے کے باوجودجسکے سبب
غشیکاLلمطاریتھا،ادبو آدابکیمحفلینبرقرار رکھتے ہوئے ملاقاتکرنے کے لیے آنے
والے حضراتسے ہر طرححسبحالالائقخوشمرحباخیروLفیتپوچھتے،حالاحوالدیتے،
لیتے پوری استقامتسے اپنا واپسی کا سفر جاری رکھا۔وعظ و نصیحت فرماتے،محفلیں سجاتے
ہوئے قرآنوحدیثکادرسدیتے ہوئے شکارپور آپہنچے،جہانسے فقطایکگوٹھمالوفتککا
سفرباقیرہا۔التماسگوشگزار،نے کہاکہیہانسے سفرمحافہڈولیمینجاریرکھاجائے کیونکہ
یہگھوڑےکیسواریسے زیادہآرامدہہے مگر آپنے اسے بالکلصافجوابدیا۔آخر ایسی
حالتمینبھیگھوڑےکیسواریجاریرکھتے رہے۔آخرآکراپنی حویلیمینآرامفرمایامگر
بیماریاور نقاہتاسحدتکبڑھچکیتھیکہتیسرےدناپنیجانجانآفرینکے حوالے
کی۔إنااللہ و إنااِلیہِر اجعون!

وصالکے وقتکیکرامت

حضرتپیرصاحبانمیانمحمدراشدلکیاریاور میانصالحمحمدشاہجیلانیفقیرمیانسچےڈنہ
فاروقیعرفسچلسرمستاور آسپاسکے دوسرے پیرصاحبان،میرصاحبان،فقیرصاحبان اور مشائخکرامرحمۃ اللہ علیہم
أجمعینکے علاوہدوسریہزارہامخلوقآکرجمعہوئیاور بطریقہ
سِنتخیرالبریہسیدوLلم نماز جنازہ ﷺ اداکیاور بوقتتدفینجیسے ہیجسدمبارکلحدمیناتارا
گیاتوسرمبارککوبطرفکعبہقبلہموڑکررکھا،عیناسووقتفقیرمیانسچےڈنہرسمدفنکفن

کیا دائیگی کے لیے موجود تھے، چنانچہ قبر اطہر کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے۔ اس وقت فقیر صاحب کے بالائے لب بالشرعی حد سے متجاوز تھے۔ یہ بات مخدوم معظم رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر گرانگزری کہ لحد میں پڑی حالت میں بھی اپنا سر مبارک دوسری طرف موڑ دیا۔ دوسری طرف دیکھنے والے لوگوں میں باتیں شروع ہو گئیں کہ مخدوم صاحب محترم مکرم سے شاید کوئی ایسی خطا ہوئی ہے جو مرنے کے بعد کعبہ کا دیدار نہیں ہو رہا ہے۔ جو اس طرف رخ کرنا نصیب میں نہیں تھا، مگر جب حضرت پیر سید محمد صالح شاہ بادشاہ جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر محمد راشد روزے دھنی نے بروقت قبر اطہر حضرت مخدوم معظم کے شمال کی طرف کھڑے ہو کر حضرت سچل سرمست بادشاہ کو اپنے پاس آواز دے کر بلایا تو حضرت مخدوم معظم رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے نے عین اس وقت آنکھیں کھولیں اور حضرت سچل سرمست کو مغرب کی طرف دیکھ کر تبسم فرماتے ہوئے اپنی گردن خود بخود کعبہ کی طرف موڑتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے محو استراحت ہوگئے۔ جس پر حضرت پیر صاحب سید محمد صالح شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بے ساختہ فرمایا! غیرت شرعی کا کیسا عجب نظارہ ہے کہ جیسے زندگی میں اس کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں بعد وصال بھی اسے جاری رکھا۔ بے شک یہ ایک سچا سخن ہے أولياء الله لا يموتون ولكن ينتقلون من دار إلى دار۔ ''اللہ تعالیٰ کے محب، دوست اولیاء نہیں مرتے ہاں مگر وہ ایک گھر چھوڑ کر دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔'' آپ کی وفات سن 1232ھ میں ہوئی۔

حضرت مخدوم سیدنا عبدالخالق حضوری بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ (سن وفات 1284ھ مطابق 1855ء)

آپ بے باک L لمدین، متقین اور پرہیزگاروں کے امام، صوفیا و اصفا اور ہم عصر بزرگوں کے پیشوا تھے۔ زہد و ورع، ریاضت و مجاہدہ، تجرید و تفرید اور کشف و کرامات میں بس آیتِ الٰہی کی مانند تھے اور ذوق و شوق محبت، وجد و تواجد میں جیسے کہ علامت امتیاز دین کے مصداق تھے۔ علم

فقہاور تفسیر مینبستبحر بے کرانتھے۔آپکاسار اوقتقالاﷲتعالیٰ وقالرسولاﷲ ﷺ

مینگزرتااور کوئیدوسرا وظیفہنہینتھا۔علملدنی)وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا)کیوساطتسے

ہرقسمکے معقولومنقولعلمکے مشکلترینمسائلپر ایسیLلمانہگفتگوکیاکرتے کہہمعصر

علماءحیر تزدہرہجاتے۔اپنے دورکے سندھیLلمونکے سرکاتاجتھے۔آپمرجِععلماءوعوام

اورملجاخاصوLمہواکرتےتھے۔دوسریطرفباطنیعلوممیندسترسبلیغرکھتےتھے اسقدر

کہآپآقاحضورسرورکائناتحضرتمحمدمصطفی اورصحابہکرامرضواناﷲ علیہأجمعین

کے دربار اقدسمینداۂماحًاضرخدمترہاکرتےتھے جسکے سببآپکالقبہیپڑگیاتھا 'حضوریبادشاہ'۔آپکو اﷲ

پاککیطرفسے وجودثانی عطاکیا گیاتھا۔آپقلب دوراں

تھے۔

Lمطورپرصبحکینمازکے بعدیااسسے پہلے نمازتہجداداکرنے کے بعدجیسے ہیمراقبہمیں

بیٹھتے تھے ویسے ہیحضورسید دوLلم کیپاکیطہرکچہریمینحاضرہواکرتے تھے۔چنانچہ

آپکینشستوبرخواستہمیشہایسیپاکیزہمحفلمینہواکرتیتھیجہاںآپکے دائیںبائیں،

بڑے بڑے جلیلالقدر علماءکرام،عرفاءاور اہلسنتوالجماعتکے ائمہکامجمعلگارہتاتھا۔اسی

حقیقتکے متعلقاچانکبالکلیکایککبھیاپنے کسیبے حدمقربومحترمدوستسے اوراس

فقیر)محررمالوفکتابہذا)سے بیانکرکے باتکیاکرتے تھے۔بعضدفعہایسابھیہوتاکہ

حرمینشریفینسے کچھحاجیصاحبانجیسے ہیسفرکرتے ہوئے محفلمیںآتے تھے آپانکا

حلیہمبارکدیکھتے ہیدامنپھیلاتے ہوئے بیانفرماتے کہاے حضرتفلانسے فلانموقع

مقامپربالخصوصطوافکعبہکے موقعپرآپہمارے بالکلہیقریبموجودتھے۔ہمنے

یقیناًملکرطوافکعبہاوردوسرے مناسکحجاداکیے ہیناورہمپورے یقینکے ساتھیہبات

کررہے ہیں۔اسطرححضوریبادشاہحقکواقرارکرناہیپڑتاتھاحالانکہگاؤنگوٹھکے لوگ یہیسمجھتے تھے اوردیکھتے بھی

تھے کہحضرتایکپلبھیآنکھونسے اوجھلنہینہوتے

تھے۔مسند نشینی والے سال یعنی 1232ھ کا واقعہ ہے کہ گنبد (گمبٹ) شہر کے ہندو نے ایک شخص سے ایک گائے سے جو کہ ان کے دھرم کے مطابق ماں جیسی تھی زنا کرنے جیسا کرتوت سرزد ہو گیا، یہ گناہ ہندو چاہے مسلمان کے لیے ایک جیسا ہے۔کیونکہ شریعت اسلامی میں اس حلال جانور (مادہ) جس کا دودھ پینا حلال اور جائز ہے اور اس سے زنا کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔اس عمل قبیح کی پاداش میں اس شخص پر حد شرعی کا اجراء لازمی ہو گیا۔

چنانچہ یہ بات پورے ثبوت کے ساتھ جیسے ہی حضرت قبلہ مخدوم معظم مکرم کے علم میں لائی گئی یوں سے ہی اس شرعی مجرم پر شرعی حد جاری کرنے کی خاطر اس مجرم کو آپ کے حضور پیش کرنے کا حکم جاری فرمایا، مگر ہندوؤں نے مقامی حکام بالا سے ساز باز کے ذریعے، ان کی شہ پر اپنا باز و مخدوم صاحب کے حوالے کرنے سے گریز کیا اور کہنے لگے ،گائے بھی ہماری، مجرم بھی ہمارا، ہم خود اس کی سزا متعین کر لینگے۔اس سے شریعت اسلامی کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔اس استدلال سے مسلمانوں کا اختلاف تھا۔ان کے نزدیک یہ بالکل اسلامی و شرعی مسئلہ تھا۔اس پر اسلامی سزا واجب ہو گی۔بہر حال حضرت قبلہ مخدوم معظم نے ہندوؤں کی جماعت سے اسے اپنے پاس بلا لیا اور وہ ہندو جیسے ہی حضرت مخدوم صاحب معظم کے سامنے حاضر ہوا اور ان کے نورانی چہرے پر نظر پڑی یوں سے ہی ان کی نورانیت کے اثر سے اس کی زبان پر بے ساختہ کلمہ طیبہ جاری ہوا اور وہ دل و جان سے مسلمان ہو گیا۔اس طرح قبول اسلام سے اس کا کفر اور سابقہ تمام گناہ دھل گئے اور مسلمانوں کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس حقیقی دینی Lملے میں مکمل سرخرو کیا۔

دو سال گزرنے کے بعد ایک ایسا ہی اسلامی مقدمہ رونما ہوا، 1234ھ میں ٹنڈو مستی کی رہائشی ایک ہندو عورت (ضعیفہ) نے کلمہ اسلامی زبان سے ادا کیا اور وہ برضا خوشی اسلام میں داخل ہو گئی۔یہ بات قبلہ مخدوم صاحب کو شرعی شاہد و نے بتائی ٹنڈو مستی گوٹھ میر بلوچوں کی بستی تھی جو حکمران وقت ٹالپر صاحبان کے ساتھ تھے۔ٹالپروں کی حکومت انہی میر بلوچوں

کے زور پر قائمتھی۔انہیدنوں نمریبلوچکیسرداریکی پگوڈیرےمستیخانمرحومکے بیٹے وڈیرےمحبتخانمری
پرتھی۔ اسی وڈیرےکے چچادھکانیخانمرینےہندوؤنکی
طرف سے سازش کرتےہوئے اس مسلم عورت کو زبردستی حیدرآباد روانہ کر دیادوسری
طرفسے حضرتمخدومصاحبقبلہتقریباًسات ہزار)7000)سےزیادہکیجماعتکوساتھ
لےکرجنمیںپیروں،فقیروناورمشائخ کیجماعتمینحضرتمخدومعبدالخالق)حضوری
بادشاہ) جنکیزیرسیادتحضرتپیرروشنضمیرسیدمحمدابراہیمشاہجیلانیسجادہنشیندرگاہ جیلانیگنبد)گمب .
ٹ)،پیرسیدسچلشاہجیلانی،سجادہنشینوساکنڈربمب ھرشاہ، درازشریف کےفاروقیپیرصاحبانمینسے پیرمیانخدادادفاروقی، ٥
'یگورجہکےساداتمینسےپیرسید
ناصرعلیشاہلکیاریکےبھائیپیرسیدخیرمحمدشاہموجودتھےرحمہماللہتعالیٰأجمعین حضرتشاہ
جاڑیہگیدرگاہپرمنزلاندازہوئےتھے۔
دوسرےفقیرونبزرگونمینسےسہ ُ یہقومکےبزرگمیانمحمدحاجل،میانمحمدطاہر
اور میاں محمد طیب اور انڈھر برادریمینسےبزرگ فقیر صاحبمیاں محمد مستقیم موجود تھے۔البتہ ایکدوسری
بڑی جماعت کےمُرشد خصوصاً بلوچ سردارونـاورقبیلونکے پیر صاحبپاگارہ)اول) حضرتپیرسید
.صاالللہراشدیولدحضرتپیرسیدمحمدراشدعرف)روزے دھنی)لکیاری بادشاہنے اس دینی جماعت مینشرکت
کرنا غیر مناسب نہ جانا مگر انہوننےپیشکشکیکہاگرحضرتمخدومصاحبکیخواہشہوتوسندھیوناوربلوچونکے
درمیانپیداکردہتنازعمینصلحصفائیکروائیجائے،جسپرحضرتمخدومصاحبمعظمنے
جوابدیاہمارابلوچونسےکسیقسمکاکوئیاختلافنہیں،نہکوئیزمینیتنازعہےکہآپہمیںان سے چھڑواکردیناچاہرہےہوبلکہ} ۚو
ۚجَاهِدُوافِيا ۚلِلهِ ۚحَ ۚقّجِ ۚهَادِهِ{]الحج،78:22[غیرتدینیکا
Lملہہے۔یہایکشرعیمقدمہدرپیشہے تبہیتوخودہماریجماعتمینکئیبلوچسردار
قبیلےشاملہینجوہماریسرداریمیںاپنےبلوچبھائیونسے مقابلہکرنےکوتیارہیں۔آپکو

شرعشریفکےمقابلےمیندنیاداریعزیزہےتوہمسےالگرہیں۔ہمیںآپکیامداددرکار
نہیںہے۔مریبلوچراہاسلامسےاپنیکیہوئیگستاخیکیکجرویاورضدسےخودبازآنےکو
تیارنہتھےاوردینیجماعتمیںذکرواذکاراورمناجاتوسماعکیلوریلگیہوئیتھی۔وہرقصو
وجدسےایسےاشعاردہرارہےتھےجنمیںمریبلوچکوبددعائیںدیجارہیتھیں۔
اندنوںخیرپورریاستکےوالیمیررستمخانتالپورولدمیرسہرابخانتھے۔وہحلیم
الطبع اورر حمدلشخصیتکےمالکتھے،جسکےسبب امیر امراء سرکش ہونے لگےتھے۔ انہیںوا
لیریاستکاذرہبرابرخوفنہتھا۔ایسیصورتحالمیںدینیجماعتکاخودمیرصاحب والی خیرپورسےبھیبدظناور نالاں ہونا
عین فطری عملتھا۔ حضرتمخدومالیمقامسے
مطالبہتھاکہمیرصاحبوالیخیرپوراورانکےساتھیوزیروں،امیروں،بلوچسردارونکے
حقمیںبھیاجتماعیبددعاکیجائے،جسسےحضرتقبلہمخدومصاحبنےصافانکارکردیا
کہایسےحلیمالطبعاورخیرخواہمسلمانکےحقمیںبددعاکےلیےہاتھاٹھانامناسبنہیںبلکہ)یہ
شرعیعملہگوشگزارکرکےانہیںشرعیدینیاہمیتکااحساسدلایاجائے۔یہاارادہکرکے
حضرتمخدومعظمباجماعتخیرپورشہرچلےگئےاورمیرصاحبوالیریاستسےملاقات کی۔
میرصاحبخودعلمائےکرامکےدوستاورنیازمندتھےاورشریعتاسلامیکےدلدادہ
تھےاورفیالفورایکہندومردکوحضرتقبلہمخدوممکرمکےحوالےکیاکہجبتکوہہندو
عورتبازیابنہہوتبتکہندومردآپکیقیدمیںرہےگا۔بالآخرحضرتمخدوممکرمومعظم
اسہندوکواپنےساتھاپنےگوٹھلےآئےاوراسکوحضرتپیربچلشاہجیلانیڈربمب ہرشاہ کےحوالےکرکےیہ
تاکیدکیکہاسقیدیہندوکیسختنگرانیاورنگہداریکیجائے۔پیر
صاحبنےاسکایہتدارکسوچاکہاسہندوکیایکٹانگمیںزنجیرڈالکراپنےایکخاص
مغمیُدمریدجتوئیبلوچنامبھائیخانکےپلنگکےساتھباندھکرتالالگادیاجائےتاکہوہایک

جگہپڑارہےاوربھاگنےنہپائے۔مگرشیطاننےجتوئیبلوچکومالودولتکالالچدےکراکسایا اور ہندوسیٹھکسیطرح
پیسےدےکر اس بلوچ بھائی خانکو ہندو قیدیآزادکرانےپرراضی
کرنےمینکامیابہوگئے۔آدھیراتکواسہندومردقیدیکوآزادکراکربھگادیاگیا۔

جیسےہیاسواقعہکیخبرLمہوئی۔پورےشہرمینکہرامبرپاہوگیا۔مومنونکیجماعت
مینرونااپیٹناشروعکردیاگیا،بسجیسےایکحشربرپاہوگیا۔دینیجماعتکیآہونسےآسمان
پھٹنےلگااوربلوچونکےحقمینبددLئیندینےلگے۔ایسےلگرہاتھاکہابھیطوفاننوحنمودار
ہونےوالاہے۔جوبھیبددLئیہکلماتفقراءکےمنہسےصادرہوئےانمینسےکچھتوبروقت
پورےہوئےمثلاًگچھخاصاسجرممینشریککاراشخاصفوریطورپرناگہانیحادثاتیموتکا
شکارہوئےاورکچھبددLؤنکااثرایکسالکےاندرپوراہوا۔مثلاًبلُوچونکیحکومتکادوسال کے اندر خاتمہ ہوگیا اور
سندھ میں انگریزوں کی حکومت قائم ہوگئی،حالانکہ بلوچوں سے
انگریزونکےدوستانہتعلقاتاورLبدےتھےمگرانگریزوننےبلوچونسےبدعہدیکرتے ئ
ہوئےبھیسندھپرقبضہکیاوبھیبالکلغاصبانہانداز میں۔اسیلیےچارلسنیپیڑنےانگلینڈکے
حاکمونکواطلاعدیتےہوئےضمیرکےہاتھونلکھکربھیجا(I have Sinned)اسفقرےکا
"مطلبایکیہہےکہمیننےسندھپرقبضہکرلیاہے"دوسرایہکہمیننےبہتبڑاگناہکیا
ہے۔)مترجم) تالپورونمینایسیانااتفاقیپیداہوئیکہباآخرانگریزوننےانسےحکومتچھینلیااور
حکومتکیباگڈورمیرعلیمرادخانتالپورنےسنبھالی۔یہمیر،مخدومصاحباورانکی
جماعت فقراء سے نہایت عقیدت رکھتا تھا اور حضرت مخدوم حضرت عبدالخالق)حضوری
بادشاہ)سےدلیوالہانہعقیدتمندیونیازمندیرکھتاتھااورلنگرخانےکےاخراجاتکےلیے
بڑھچڑھکرحصہدیتاتھااورہمیشہدLکاطالبرہتاتھااورسرپرتاجحکومت)خاصطورپرایسے
وقتمینجبوہانحیدرآبادمینسندھکےباقیتمامحصونپرانگریزوننےمکملطورپرقبضہ

کرکے اپنیحکومتقائمکررکھیتھیاورسندھکے حقیقیحکمرانونکولے جاکرکلکتہمینقید
کرر کھاتھا۔)خودحضرتقبلہمخدوممعظمومکرمکیدLؤنکااثرمانتے تھے اوراسکااظہارگاہے
بگاہےکرتے رہتے تھے۔سندھمیں انگریزونکیحکومتسے پہلے اس دورکے حیدرآبادی حکمران میر تالپور
صاحبان،حضرتمخدومصاحبانومعظمسے خصوصی طور پر بے حد نیاز
مندیرکھتےتھے اورنوابولیمحمدخانلغاریکیطرفسے ہرسال حضرتمخدومصاحب
محترمومکرمکے حضورحاضرہوتےتھے۔آپکیطرفسے چانڈکاپرگنے مینایکبڑاقطعہ
زمینبطورجاگیرحضرتمخدوممعظمکودیاگیاتھاجسسے اناجلنگرخانے کےلیے فراہمہوتا
تھا۔میرصاحبونکے مختارخاصنوابولیمحمدخانلغاریکیطرفسے اوربھینوازشیں ہوتی
رہتیتھیں۔بےگارزمینکیپیداواریعنیعشرخصوصیطورپرحضرتمخدومصاحبمعظمکی
نذرکیجاتیتھی۔حضرتمخدومLلیمقامکیخوداپنیزمینپرسالانہلگانوغیرہLفہواکرتا
تھااوراسکےعلاوہسدوزئیسلاطینکے حکمرانونکے عہدحکومتسے شاہشجاعالملکدرانی
کے دورحکومتتکسرکاریخزانے مینسے 1200روپے ماہوارمشاہرےکےطورپرحضرت مخدوموممعظمکومحال
مبارکپورجاگیرکیپیداوارکےطورملتے رہتےتھے،بعدمینپھرشاہشجاع
الملکدرانیکیوفات1237ھکےبعدامیردوستمحمدخانبارکزئیکےدورحکومتخراسانی
خزانےسے آنابندہوگئےکیونکہحضرتقبلہمکرمومعظمنے انسےخطوکتابتوروابطکاسلسلہ
منقطعکردیاتھاجوبعدمینکبھیجارینہہوسکا۔خیرپورکےحاکمونمیرصاحباناوردوسرے
معززینکیطرفسےبھیسوائےکسیدعوتتقریبشادیپاپھربموقعغمیبغرضفاتحہخوانی
کےعلاوہکہینبھینہپنجاپاکرتےتھے۔اگرکسیدوگروہونکے درمیانصلحصفائیکرانےکی
خاطربلایاجاتاتھاتوفوراًدعوتقبولفرماکرحقکافیصلہکراکے دونونگروہونمینصلحکرواکے واپسآتےتھے۔

اسموقعپر مشکلسے ایکآدھدنیاایکر اتگزار کر جلداز جلداپنیجگہپر واپسآنا
پسندفر ماتے تھے۔خر چاور اخر اجاتلنگر کے سلسلے مینہمیشہبےپروا دیکھاسادہطریقے سے
گزر بسر بہاحسنطریقپر ہوتاتھاباقیمکاشفاتاور کر اماتکیتوحدہینہینہے۔خوداستحریر کے محرر مصنف حضرت
مخدوم الملک مخدوم میاں محمد Lقل تھے)مترجم)جوکہ آپ کے
فر زندونمیناپنے آپکوکمتر سمجھتے ہیں۔اسحقیقتحالکاشاہدہے کہہزار ونفیالبدیہہ
کر امتیننظر سے گزر یہینمثلاًبعضجوکچھمیر ےدلمینہوتاتھاہوبہوظاہر اًوہبیانکرتے
تھے۔Lملوگونکوبالکلکمتعدادمینمریدبنایامگر جنکوتلقینار شادکیوہمشہور اہلاللہبن
کرگزر ےاور صاحبانحالومقامحضور یپر فائز ہوگئے۔ایکدناسفقیر مسکیناسکتاب
کے مصنفسے فر مایاکہمیننے شر وعمیں)یعنیحضر تحضور یبادشاہنے)خودابتداءمیں
امانتفیضالٰہیکیحاصلاتکے لیے دستثابتحضر تمر شدحقمر دکاملحضر تشاہشفیع
اللہسر ہندی،ہمار ےداداحضر تمخدوممحمد Lقلکے مر شدکاملتھے۔انکے بھائیمر شد
کاملحضر تشاہفضلاللہسر ہندیکے دستحقپر بیعتکیتھی۔آپحضور بے حدلطفو
کر مسے نہایتاکثر فیضبخشتے تھے۔اسکے بعدحضر تمر شدجنابشاہفضلاللہسر ہندیکی
اطلاعاور ہدایتکے مطابقمزیدحصولفیضبخشیکیخاطر اپنے بڑ ےجدامجد،حضر تشیخ
المشائخمخدوممیانمحمدوالدماجدجدامجدحضر تمخدومالمخادیمعبدالر حمٰنشہیدمدفونصفہ
مبار کجسکیطر فر جوعہواتھاخودآپحضور اپنیقبر اطہر سے باہر نکلکر مجھمسکین)یعنی
حضر تحضور یبادشاہوالدماجدمصنفکتاب)پر اتنیتوجہفر مائیکہحضر تمر شدپیرر وشن
ضمیر شاہ فضل اللہ سر ہندیکیتوجہدوسر ے بزر گاندینکیطر فسے دی گئی بخشش اور
نشاناتسبمٹگئے۔بحمداللہاسکے بعدہمہوقتحضور یبادشاہکاالقبحاصلہوا۔اس
کتابکے مصنفنے اپنے والدماجدمکر مجنسے Lلماتہفیضحاصلکیاکنزکافیہوغیر ہکیتعلیم
مکملطر ححاصلکرنے کے بعددوسر ے علوممثلاًفقہ،تفسیر ،حدیثوغیر ہکیتکمیلکیجس

پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ اپنے والد محترم قبلہ کی نظر کیمیا کے اثر سے بیضاوی، شرح عقائد، ہدایہ وغیرہ کی مشکل عبارتیں آسان ہونے لگیں۔ آپ حضور) یعنی والد ماجد) مکرم کی نظر کے اثر کی برکت سے بنیادی شرح عقائد کی مشکل ترین عبارتیں آسان لگنے لگیں۔

ہوتا یہ تھا کہ جن میں جن عبارتوں کو سمجھنا نہایت مشکل نظر آتا تھا وہ ان کو سبق خوانی کے وقت عجیب طور پر بے حد آسان محسوس ہونے لگتا تھا۔ دراصل میری نظریں کتاب کی عبارتوں میں ہی جمی رہتی تھیں مگر حضرت والد ماجد المکرم کی توجہ میرے دل و دماغ پر مرکوز ہوا کرتی تھی۔ ''توجہ وجیہ بر خاطر ما'' کے نتیجے کے طور پر میرے قلب کی حالت اس قدر سنوری اور سدھری کہ عبارت پڑھتے ہی اس کا مفہوم دل پر نقش بر سنگ مثال ابھر جاتا تھا اور ہر طرح کے مشکل سوالات فوری طور پر حل ہو جایا کرتے تھے۔ اس قدر کہ تقریباً سب خاص طور پر چار اہم مسائل بمع سوال و جواب میرے دل پر نقش تھے جو کبھی بھی نہیں بھولا۔ الحمدللہ! اس بندہ ناچیز پر ان کی نوازشیں شامل حال رہیں اور ہر قسم کے عملیات کی اجازت بھی عنایت فرمانے دے رکھی تھی۔ خود آپ نے ہاتھ سے لکھی ہوئی بیاضیں میں نہایت دقیق احادیث، عبارات بیان اور تحریر فرمائی ہیں جو ہر قسم کے نقص سے پاک ہیں اور اہل تحقیق کے لیے بیش قیمت سرمایہ ہے۔ اس طریقہ کی تحقیق کے لیے دینی مسائل کی تشریح و توضیح کی طرف اس سے پہلے کسی Lلمفاضل نے توجہ نہ دی۔ حضرت حضور یبادشاہ کی تشریح، بیان فصیح نے اس دور کے علماء فضلاء کو متحیر کر دیا اور انہوں نے حضور یبادشاہ کی اس کاوش کو سراہا اور ان کی خداداد صلاحیتوں کے معترف نظر آئے۔ اس کاوش میں حضرت مخدوم Lلی مقام کے کمال و کشف کا بیّن ثبوت نظر آتا ہے۔ یہ سب علم لدنی) علمّ من لدنک) کی برکت کا نتیجہ محسوس ہوتا ہے۔

حضوریبادشاہکےگھوڑےکاحال

حضرتحضوریبادشاہکیکرامتونکاکوئیشمارنہیں۔آپکیمحبتکااثرہرانسانچاہےوہ
اہلایمانمیںسےہویااہلکفرمیںسے،سبپرنظرآتاتھا۔انکیمقناطیسیشخصیتکےباعث
اہلکفردائرہاسلاممینداخلہوتےجارہےتھے۔ایکدفعہکاواقعہہےکہمیری)اسکتاب کے مصنفکی
)حضرتمخدومیمیانپیرمحمد)مترجمکےسگےماموںمیانفخرالدینعلویجو
مشہورولیاللہحضرتحاجیفقیراللہغازیعلویشکارپوریکیاولادمیںسےہیں)اسبزرگکے
والد یعنی میرے والد حضرت حضوری بادشاہ اور داداحضرت مخدوم المخادیم محمد
Lقل)ثالث)کیقریبیںنسبتیقرابتداریہے۔حضرتوالدماجدحضوریبادشاہکیخدمت
اقدسمیںسواریکےلیےایکگھوڑےکیبخششکیدرخواستکی۔حضرتحضوریبادشاہ
نےخوداپنیذاتیسواریجسگھوڑےپرخودسواریکیاکرتےتھےاسکیلگامانکےحوالے
کردی۔بسماموںمیانفخرالدینکےحوالےگھوڑاہوااورگھوڑےکیآنکھونسےآنسوبہنا
شروعہوگئےاوررونےکیحدکردی،آنکھونسےاشکونکاسیلابجاریہوگیاشکارپورپہنچتے ہیبے چارےنے دمدےدیا۔

مخدوممحمدLقلؒکےگھوڑےکاواقعہ

گھوڑےکیاپنےمالکسےوفاداریکےاسجذبےنےہرایککوحیرانکردیا۔اسباوفا
گھوڑےنےاپنیپیٹھپراپنےمالککےسواکسیکوقبولنہکیا۔داداسائینحضرتمخدوممحمدLقل
ابنمخدوممعظماحمدیخدائیکےگھوڑےکاقصہبھیمشہورہےکہداداسائینکےنسبتیرشتہ
دارمیرمیانحفیظاللہعلویکےگھرپرداداسائیننےاپنیذاتیسواریکاگھوڑاانکےحوالےکیا تھا۔
اسگھوڑےنےشکارپورپہنچتےہیدانہپانیکھاناچھوڑدیااوروہسختبیمارہوکرمرنےکے
قریبپہنچگیامگرکسیاورشخصکواپنیپیٹھپرسوارنہہونےدیا۔اسکوحلالکرنےکینوبت
آپہنچی۔اللہکاکرناایساہواکہخودحضرتمخدوممعظممخدوممحمدLقل)ثالث)کیفوریمنزل

ناریطرفہوئیاور جیسے ہیمرزاپور گوٹھمینداخلہوئے ویسے ہیکسیکامسے انکے خاص خدمتگار غلامنے محمداسلام)مست(کوشکارپوررروانہکیا۔اسلام)مست(فقیر جیسے ہیشکار پورپہنچے دیکھاکہمیر صاحبعلویونکیحویلیکے باہر کسیگھوڑے کوحلالکررہے ہیں،قریب جاکر دیکھاتوحضرتمخدوممعظمکیخاصسواریوالے گھوڑے کولٹارہے تھے۔میرے پہنچنے پربتایاگیاکہگھوڑاسختبیمارہوگیاہے اورکھاناپینابالکلچھوڑدیاہے اوراسکے زندہبچنے کیکوئی امیدباقینہینرہیہے،اسلیے اسے حلالکیاجارہاہے۔اسلاممستفقیرنے جاکر گھوڑے کی پیشانیپرہاتھپھیرااورپیارسے پچکارااورگھوڑے سے کانمینباتچیتکی۔گھوڑے نے اپنے مالککے خاصخدمتگارکوپہچانکرآنکھینکھولیناورہنکارناشروعکیا،جسپرفقیرصاحب نے کہاکہگھوڑے کوذبحنہکیاجائے اورمیرے حوالے کیاجائے تاکہاسے حقیقیمالکتک پہنچادوں،جسکے فراقمیناسکایہحالبناہے۔بہرحالمخدومصاحبمعظمقبلہکے خاص خدمتگارفقیرکاگھوڑااکسیطرحسے حضرتمخدوممعظمکیخدمتپہنچانے مینکامیاب ہوگئے۔گھوڑاوہاںپہنچکرصحتیابہونے لگااورحضرتمخدوممعظمنے سارینارےکاسفر اسگھوڑے کیپیٹھپرہیطے کیا۔حضرتوالدماجدقبلہنے ایکدناسفقیریعنیمصنفکو فرمایاکہجبآپکے والدماجدبزرگواردادااسائینقبلہمخدوممحمدLقل)ثالث(نے وصال فرمایاتبانکے پاس)حضرتوالدماجدکے ہاں(کچھموجودنہتھااورورثہترکہمینکوئیبھی ایسیچیزانہیننہملیتھیجسکونکالکراخراجاتکوپوراکیاجاسکے۔ادھرلوگونکیآمدکاسلسلہ جاری تھا۔اس سببجو فقیر کی جمع پونجی تھی وہ بھی ختم ہو چکی تھی نوبت قرض تکآپہنچی تھی۔ایسے قلندریحالکودیکھکردلیدوستاورباقیساتھیبھیکترانے لگے تھے۔اتنے میں خبرآئیکہوالیءریاستخیرپورمیرسہرابخانتالپورکے ولیعہدفرزندمیررستمخانتالپور اورانکے ساتھمیرلقمانخانتالپوربعدسیدگولوشاہ صاحباوردوسریجماعتکثیربمع وزراءتعزیتکے لئے آرہے ہیں،کلملاکر500سوارونکیجماعتتھی۔ایکسواریہاطلاع

لے کر پہنچا کہو آرہے ہیں۔جناب ولیعہد صاحب بہادر بمعجما عتراتکے وقتتشریف
فرماہورہے تھے۔کافیفکر دامنگیر تھی۔

خوابمیناشرفیانعطاکرنا

استہیدستیاورتنگیکے وقتصرفاللہتعالیٰکاآسرامجھے بہرحالتھا۔جیسے ہیمیں قیولول)دوپہر کی نیند) میں گیا ویسے ہی حضرت والد ماجد مکرم جناب مخدوم محمد Lقل)ثالث)کیخوابمینزیارتنصیبہوئی،جنہوننے مجھے ایکمٹھیاشرفیاندیتے ہوئے کہا،ذرابھی رنج و ملالنہ کروہمہردمآپکے ساتھ ہیں۔اسیوقتدمشدہ دو بڑی دیگیں دکھائینکہانمینسے ایکتوآپحضراتشہدائے کراؐمکیطرفسے تحفہکے طورپربخشی گئیہے ،دوسریخاصطورپرہماریطرفسے آپکیخدمتمیندے دیگئی۔میننے وہ دونوندیگیناپنے مہمانونکے لیے تیارکروائیں،لیکنمینجیسے ہیقیلولJمینخوابسے بیدار ہواتوطبیعتنہایتہشاشبشاشمحسوسہونے لگی۔اتنے مینایکبالکلاجنبیشخصہمارے پاسآیااوررقمکیتھیلی،جسمینمبلغ2ہزارروپیہموجودتھاہمارے حوالے کرکے خودروانہ ہوگئے ،جسمینآئے ہوئے مہمانونکیاعلیٰپیمانے پرخاطرتواضعکیگئی۔الغرضکہحضرت والدماجدحضوریپادشاہکاوجودمسعودانتہائیبابرکتاوریگانہروزگارتھا۔حضرتوالدماجدآپ مسکینپربے حدمہربانااورمشفقانہبرتاؤکرتے تھے ۔مجھے یادنہینہے کہکبھیظاہرظہور،تنہائی مینبالمشافہسرزنشیاتنبیہفرمائی،مگرایکواقعہیادہے کہ)ا لبشعبۃمنالجنون)جوانی دیوانیہوتیہے ۔

خوابمینسرزنش

ایکدفعہکاذکرہے کہیہفقیرحقیرپر نفصپ ڑپورامہینہسفرمینساتھتھا۔حالاتکییک رنگی،بے رونقینے قدرے بدمزگیپیداکردی۔عنفوانشبابکاLلمتھا۔ایساکہینکہطبیعت مینہیجانیکیفیتاپنااثردکھانے لگی۔ حرصوہوساورفاسدشیطانیخیالاتنے آکرپریشان

کیا۔ چنانچہ ایکرقصوسرودوالیمحفلمینجانکلا،جہانپربدمذاقیکاخوبکھلمکھلامظاہرہ کیا۔ہمارا خیالتھاکہحضورفیضگنجورقبلہخوابگاہمینمحواستراحتہیں،جانے کاراستہبالکل صافتھا۔میرےپاسایکذاتیمعتمدخاصموجودتھابالآخراسشیطانیمحفلحرصوہوسمیں سےبوقتآخرشبچھپتے چھپاتے جاکراپنے اپنے بسترپردرازہوئے اورکچھہدیرکے بعدمحو خواب استراحتہوگئے تھے مگر تھوڑی دیر گزرپہوگی کہ حضور والد ماجد بزرگوار جو کہ

دراصلخودبھیاپنے حجرہخاصمینخوابیدہتھے بہطریقہکرامتمجھے خوابمیناتنیسختسر زنش وتنبیہفرمائیکہبسخداہییادآگیا۔خوابیدہحالتمینبھیہماریہرقسمکیبے اعتدالی اوریاوہگوئیکاسربستہحالبذریعہکشفانہیںپوریتفصیلسے معلومہوچکاتھااوراسکاحوال دےکرہمینخوبخوبشرمندہکیاپھرکسیطرحیہL ملہہمدونونباپبیٹے کے درمیانہی رہا۔نیندسے بیدارہوتے ہیمیریشرمندگیناقابلبیانتھی۔

والدگرامیکے دَمکرنے کااثر

والدگرامیکیاسگفتگوپرسختخجالتہوئیکہکیاایسافرزندہمارےنسبتیتعلقکے لائق ہوسکتاہے جواسقسمکیغلیظگفتگواورناشائستہسخنوریکرتاپھرےاوربداعماللوگونکیصحبت اختیارکرتاپھرے۔ایسیناخلفاولادسے بےاولادہونااچھاہے۔آخرایساکیاہے جسپرنازکیا جائے۔اسپرمحبتدرخواندر)قلاعوذبربالفلق،قلاعوذبربالُناس)پڑھکردمکیا اورکچھبتائیہوئیاحادیثمبارکہپڑھکرمجھپردمکیا،جسکااثرمجھفقیرپرنفصپ ڑپرایساہواکہ اسکے بعدتوبۃالنصوحکیاورپھرکبھیایسیبداعمالیکے مرتکبنہیںہوئے۔

خوابمینسماعکے حوالے سے رہنمائیفرمانا

ایکدنحضرتشاہباقیباللہبزرگسرہندیبادشاہرحمۃاللہ علیہکیمکتوباتنظرسے گزریتواسمیننقشبندیطریقے مینسماعوسرور)مزامیر)وغیرہکے بارے مینمکملطورپر منعکیاگیاتھااورقدیممشائخاوراپنے آباؤاجدادبزرگوارکیجانبسے ہرطرحکے مزامیروسماع

کوخاصطورپرمنعفرمایاگیاہے۔یہباتبھیمعلومکہاپنیپیرورشپرمجھےسختحزنوملال

دامنگیرہوااورمایوسینےجکڑلیا۔بالآخراسپریشانیوپیشمانیوالیکیفیتمیںنیندکاجھونکاآیاتو غمیکادیدارنصیبہوا۔آپنےفرمایاکہکسیبھیوسوسےمیں

خوابمیںاپنےوالدبزرگواروالی

پڑکرکسیبھیقسمکاملالنہکریں۔آپکوروحانیقوتاورتسکینحاصلہوتیہےاورآپکے

دلودماغکوتقویتملتیہےاوریہکیفیتآپکےلیےذکروفکرکےلحاظسےممدومعاونثابت

ہوتیہے،البتہسماعکیپاکیزہمحفلمیںبولےگئےبولکیطرفدھیانضروردیاکریںاورتاکید

فرمائیکہشیطانیتکاشائبہتکنہیںہوناچاہیےاوریہحالابتدائیکیفیتہونےکےسببہے

جیسےجیسےپختگیآتیجائےگیویسےویسےکچھمدتبعدیہحالاتوخیالاتخودبخوددرست

ہوتےچلےجائیںگے۔جیسےہینیندسےآنکھکھلیتوطبیعتہشاشبشاشمحسوسکی۔ہرطرحکے خام وخیال اوروسوسے کافور

ہوگئے۔ کچھ عرصہ گزرنے کےبعد واقعی ایسا ہوا جیسے خودآپ

نےفرمایاتھا۔واقعتاسماعوسرورسےطبیعتخودبخوداٹھگئی۔اسطرحدوسرےکئیلوگوںکی

اسقسمکیدرماندگیپلکجھپکنےمیںدورفرمائیاوریہسبہمنےاپنیآنکھوںسےدیکھا۔

سچلسرمستکاطالب،حضوربیبادشاہکادیوانہہوگیا

ایکدفعہمیاں سچےڈنہفاروقیالمعروفحضرتسچلسرمسترحمۃاللہ علیہکاایک

طالبکسیطرحمخدوممعظمحضرتحضوربیبادشاہرحمۃاللہ علیہکیکچہریمیںآپہنچا۔اسکو شرعیمحفلکارنگ

بےحدپسندآیا۔اسے صوفیانہشربوالاطریقہکم نظرآیامگرخود سچل

سرمسترحمۃاللہ علیہکیمتاثرکننظرانپرپڑیہوئیتھیمگروہگومگوکیکیفیتمیںمبتلا

تھا۔چنانچہبےچارےمسکینکیطبعانتہائیڈانواڈولہونےلگی۔یکبیکدوکشتیوںمیںسوار

ہونےکےسببسرچکرانےلگا۔یہکیفیتدیکھکرحضرتمخدوممعظمومکرمنےاسشخصکو

اپنےقریببٹھاکراسکےسرپرشفقتکاہاتھپھیرا۔درودپاککادمکیاتواسیلمحےاسشخصکی

طبیعتبحالہوگئیاورتذبذبکیکیفیتسےباہرنکلآیا۔چنانچہحضرتمخدومصاحبسے

اتنی گہری وابستگی ہوگئی کہوہانسے کبھیہٹنہ سکا.حضرت مخدومو معظم کی کچہری میں
مسلسلرہنے لگا.ایکلمحہبھیانکیمقناطیسیشخصیتسے دورنہہوسکا.

والدماجدنے بعدازوصالبیٹھکبنانے کاحکمدیا

حضرتوالدماجدکے وصالکے بعددستارمبارکمجھمسکینکے سرپرباندھیگئی تاہم
بطورولیءعہدمنتخبہونے کیوجہسے گھرمینکچھرنجشینظاہرہونے لگینجوکہسوتیلے پنکے
سببہوئیں.مینّنے چاہاکہپہبے کارپڑیزمینکاٹکڑاہے اسے کارآمدبنایاجائے کیونکہہماری
بیٹھکسے بالکلملحقہے ،اورکیوننہاسزمینکوقابلاستعمالبناکرموجودہبیٹھککے صحنکی
سطحکے برابرہموارکرائیجائے اوراسے بیٹھککے صحنمینشاملکرکے بیٹھککوکشادہکیا
جائے ،مگراسمعمولیردوبدلوالے قدماٹھانے پرچھوٹے سوتیلے بھائیوںاورانکے نبہ,ی ال
والوننے ہنگامہبرپاکردیا.کچھلوگونکے اکسانے پروہسرLماعتراضکرنے لگے.مینّنے
خاموشیاختیارکرلی.مجھے اندازہنہینتھاکہمیرے خلافاتنابڑامحاذکھڑاہوجائے گا.بہرحال
دلمینرنجشرہی.ایکتوپہلے ہیحضرتوالدگرامیکے فراقکے سببدلسخترنجیدہتھا مزید برادرانہ نااتفاقی
سامنے آگئی،جسکے سببدلمزید رنجیدہ ہوگیا.آج یہ حال ہے کہ
چھوٹے بھائیانکاراوراعتراضکررہے ہیں.واہرے زمانہتیرے رنگ!!!یہسوچتے سوچتے
دوپہرمینںنیندکاغلبہطاریہوا،کیادیکھتاہونکہنیندمینحضرتوالدگرامیکادیدارنصیب ہوا.انھوں نے فرمایا: آپ خواہ
مخواہ پریشان ہورہے ہو،اپنی مرضی کے مطابق عمل پیرا
ہوں.آپ کے آگے آنے کی کوئی جرأتنہ کرے گا.کل مزدوروں کو بلا کر کام شروع
کروائیںاورویرانااوراجڑیہوئیزمینکوآبادکرکے بیٹھککے صحنمینشاملکریں.یہبالکل
صحیح،درستاورنیکفیصلہہے .نیندسے بیدارہوتے ہیدلیمسرتہوئیکہمجھے اکیلانہیں
چھوڑاہوہمیرےساتھہردمحامیومددگارہیں.بہرحالایکدنتوقفکیااوردوسرےدن مزدوروں کو کام شروع
کرنے کا حکم دیا. دوسرے دن حسب الحکم منشاء قلبی کے مطابق

مزدوروں کو ہدایت دے کر دیگر بنجر زمین کو ہموار کروا کر بیٹھک کے صحن کے لیول میں داخل کر دیا۔ کسی بھی فرد نے کوئی اعتراض یا سامنے آنے کی ہمت نہ کی۔

ابھی ایک مرحلہ ہی طے ہوا تھا کہ ایک نیا مسئلہ درپیش ہوا کہ نواب محمد مدد خان درانی شکارپوری جو اس فقیر کے سسر تھے۔ ان کی طبیعت خراسانی خانوں والی تھی۔ وہ ہمارے خاندانی رسم و رواج سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔ یہ حضرت معقبیلہ قضیہ ناموضیہ یعنی (ارتحال) حضرت والد ماجد کے انتقال پر ن ۔شلشلیہ تعزیت خوانی موجود ہوئے۔ مگر ابھی ایک دو دن ہی گزرے تھے کہ واپسی کے لیے اصرار کرنے لگے اور اپنے قبیلے کو واپسی کی تیاری کا حکم دے دیا۔ حالانکہ قریبی نسبت کی تعلق تھا، انہیں خصوصی طور پر کھوڑا شریف میں رہنا چاہئے تھا۔ اس بندہ فقیر کو سوچنے کیا تنی فرصت نہ مل سکی کہ بیرونی حالات کا سامنا کریں کیونکہ اندرونی حالات دِگرگوں تھے۔

خواب میں شرعی مسئلہ کا حل بیان کرنا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رمضان المبارک کے دن تھے اور آخری عشرہ چل رہا تھا، یہ فقیر حسب دستور مسجد شریف میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی حالت میں حضرت مخدوم محمد ولد مخدوم مرحوم محمد عارف سہوانی بزرگ (اپنے وقت کے یگانہ عالم فاضل بزرگ تھے) یہ بزرگ مخدوم محمد عارف سہوانی (حضرت حضوری بادشاہ) کے قریبی دوستوں میں سے تھے، انہوں نے اپنے لکھے ہوئے ایک شرعی مسئلے کا جواب بغرض تصدیق اس عاصی کے ہاں بھیجا۔ مخدوم محمد صاحب گو کہ ایک جید عالم تھے مگر انسانی فطری کمزوری کے سبب انسان سے خطا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس تحریری جواب سے مجھے قدرے تشویش لاحق تھی اور میرے خیال میں آپ کا جواب صحیح نہ تھا، مگر بغیر تحقیق عبارات کے اس جواب کو رد کرنا کسی طرح سے مناسب نہ تھا۔ ادھر اعتکاف کی کیفیت لاحق تھی، حضرت والد ماجد کا لکھا ہوا بیاض منگوا کر دیکھا مگر اس کا حل ڈھونڈ نہ سکا۔ رات کو بھی جاگنا اور دل بھی جو مالناسے (مسئلے کے سلسلہ میں) سامنا کرنے کے

سبب طبیعت ذرا ناساز ہوئی، اتنے میں آنکھ لگ گئی۔ خواب میں حضرت نے اپنے دیدار سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔

حضرت مخدوم محمد رفیک خاص طور پر اس مسئلے کے بارے میں تحریر موجود ہے جس کی خود مخدوم زادے میاں محمد کے جواب سے نفی ہو رہی تھی۔ نیند سے بیدار ہوتے ہی بیاض کھولی جسے جانچنا چاہا تو واقعی مسئلہ کا حل موجود نظر آیا۔ اللہ تعالیٰ اور حضور والد گرامی کا دلی طور شکرانہ بجا لائے اور مسئلے کا جواب، حضرت مخدوم میاں محمد کی طرف بھیج دیا۔ الغرضکہ حضرت حضور پیر بادشاہ کی اس قسم کی ہزاروں آنکھوں دیکھی کرامات ہیں، جن میں سے چند کا ذکر ہم نے یہاں کیا ہے۔ ال ل ہ م ا ر ز قن ا ب ہ بر کات ہ م و ف ي وضات ہم حضرت جنت مکانو خلد آشیان کی تاریخ وفات 1268ھ بروز ہفتہ مورخہ 18 رجب المرجب ہے۔ ان کا قطعہ تاریخ وفات حضرت پیر روشن نظام الدین سرہندی شکار پوری نے لکھا اور دوسرے جن میں محمد علی فقیر کا لکھا ہی قطعہ موجود ہے۔

واہ چہ مخدوم عبدالخالق نام بود کمل بصارت دین را
رونق گلشن شریعت بود بود صد بشارت دین را
می شود از دست مش مقبول ہر کہ کردی حقارت دین را از راہ
راست پر کہ پرسیدی اوبکر دیی اشارت دین را کرد ر حلت
ازین دیارفنا خواند چون او عبارت دین را سال ترحیل او
خرد گفتا،بود رکنی عمارت دین را ۱۲۶۸ھ

حضرت مخدوم العالم مخدوم محمد (قل) رابع) عرف مخدوم میاں پیر محمد ہاشمؒ نے اپنے والد ماجد محترم و مکرم حضرت حضور پیر بادشاہ کے ذکر خیر تک تحریر لکھی اور "تذکرہ مخادیم، کھوڑا" کو ختم کیا۔ اس سے آگے ضمیمہ کے طور پر ان کے فرزند ارجمند مخدوم اللہ بخش تخلص صؔ نے ان کی لازوال خدمات کے تاریخی مواد کو سنوار کر تاریخ کو محفوظ کر دیا۔

حضرت مخدوم محمد قل (رابع) عرف مخدوم پیر محمد

حالات زندگی: مرتب و مولف فرزند جناب مخدوم اللہ بخش المتخلص بالعاصی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم محمد قل (رابع) اس کتاب کے مترجم مخدوم غلام احمد ولد مخدوم امیر احمد (سابق پرنسپل سندھ اورینٹل ڈگری کالج پیر آباد، حیدر آباد 1953 عیسوی تا 1972 عیسوی بوقت نیشنلائزیشن) کے والد بزرگوار مخدوم امیر احمد کے سگے نانا تھے۔ آپ عالم و شاعر اور فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ علم انشاء پرداز کے ماہر کے طور پر اس وقت کی مشہور شخصیت تھے۔ اس کا ثبوت آپ کے لکھے ہوئے ادبی شہ پارے اور نگارشات سے ملتا ہے۔

<u>تفصیلی تذکرہ</u>

میرے والد ماجد بزرگوار غفرانمآب حضرت مخدوم المخادیم سند الاقالیم مخدوم محمد قل رابع قدس اللہ سرہ العزیز، ابن غفرانمآب حضرت مخدوم عبدالخالق، حضور ی بادشاہ کا تفصیلی تذکرہ (از مخدوم اللہ بخش عاصی عفی عنہ)

آپ حضور اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد 1268 ھ میں شریعت محمدی کی گدی پر آئے اور مسند پر متمکن ہوئے۔ آپ حضور جید عالم باعمل، شاعر کامل، سخی و فیاض اور عابد و زاہد شخصیت کے طور پر تاریخ میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ کا شمار جید علمائے وقت میں ہوتا تھا۔ آپ نے علم تفسیر میں ایک کتاب ''منبع المعانی'' فارسی زبان میں تفسیر پارہ عم تحریر کی، جو تاریخ کا بیش قیمت سرمایہ ہے اور اس میں علم شریعت و طریقت کی لطیف و باریک حقیقتیں واشگاف طور پر ظاہر و واضح فرمائی ہیں۔ دوسرا ایک اور رسالہ شیعہ مذہب سے متعلق کسی شیعہ عالم کی لکھی ہوئی کتاب، جواب الاجواب کی تردید میں بنام، جواب باصواب فارسی زبان میں لکھا، جس کی حیثیت ایک مستند دلیل کے طور پر مانی جاتی ہے۔ ایک علیحدہ مراسلہ حنفی

مسلک کی تائید میں در مسئلہ ’’ارسال الید‘‘ الگ تحریر فرمایا جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بنیادی نکتے بیان کیے گئے ہیں۔

آپ حضور فارسی نظم و نثر میں بید طولیٰ اور دستِ علیا کے مالک تھے۔ آپ نے حروفِ تہجی کے لحاظ سے مکمل دیوان اشعار مرتب کئے (صاحبِ دیوان فارسی گو شاعر گزرے ہیں) اس کے علاوہ نہایت فصیح و بلیغ فارسی زبان میں، قصہ چہار درویش، بر نگ بہار دانش (فارسی) یعنی مکمل نئے نمونے سے تحریر فرمایا ہے جس کے پڑھنے سے حیرت ہوتی ہے۔ عجیب و غریب صنائع و بدائع سمیت انشاء بزبان فارسی رقم کی ہے۔ جس میں ہر ایک مخطوط جو خطاور رقعات مختلف ادبی دوست، شخصیتیں و قتاً فوقتاً ارسال کرتے تھے۔ تذکرہ حروف تہجی علی الترتیب از الف تا ی (ا، ب، جس بحروف تہجی) کا التزام ترتیب وار رکھا ہے۔ یہ انشاء پردازی کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ انشاء پردازی کے ماہر اس ادبی خدمت کا مطالعہ کر کے ورطہ ٔ حیرت آجاتے ہیں۔ اس عجیب تخلیق کا ملکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ انہیں فن تاریخ نویسی میں خصوصی کمال حاصل ہے۔ ان کی مرتب کردہ کتاب بزبان فارسی "تاریخ آئینہ جہاں نما‘‘ انتہائی نمایاں ہے جس میں ابتدائے آفرینش و افزائش تا حال، سارا تذکرہ سیاق و سباق کے ساتھ درج کیا ہے۔ یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے (تا حال بصورت قلمی مخطوط موجود ہے)۔ آپ کی موجد بیانی پر پڑھنے والوں کو ورطہ ٔ حیرت طاری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا ادبی شہ پارہ بنام "ریاض المحافل" ہے جو آداب سخنوری، نکات مجلس آرائی پر مشتمل ہے۔ کتاب کیا ہے بس علم و ادب کی ایک سونے کی کان ہے۔ 1264ھ میں حضور والد ماجد گرامی جنہیں گھوٹکی کے جیلانی پیر صاحبان اور (اُچ شریف) بہاولپور ریاست کے جیلانی پیر صاحبان کے درمیان پیدا کر دیا بائی ورثہ و ترکہ کا ایک جھگڑے کا فیصلہ کرنے کی خاطر بہاولپور ریاست کا سفر کیا یہ واقعہ سرکار معدلت آثار خان صاحب بہادر حاجی محمد فتح خاں والی ریاست بہاولپور علیہ الرحمہ کے عہد میں پیش آیا۔

حضرت قبلہ مخدوم محمد [L] قل رابع) عرف مخدوم پیر محمد ہاشمی) نے ریاست بہاولپور کے باسیوں،

جید علموں، فاضلوں کے روبرو اسقضیہ شرعیہ کا دلائل سے طریق پر نہایت بہترین انداز میں فیصلہ فرمایا جو فیصلہ میں موجود دونوں گروہوں نے تہہ دل سے قبول کیا اور حاضرین محفل بھی داد و تحسین و آفرین دینے پر مجبور ہو گئے۔ دونوں فریقوں کو شریعت محمدی ﷺ کے مطابق اپنا حق ملا اور دونوں راضی بہ رضا ہو گئے۔

یہ موقع خوبی ءقسمت 26 رجب المرجب 27 ویں شب واقعہ معراج مصطفی ﷺ کی تقریب سعید میں موجود خود حضور خان صاحب والی بہاولپور خصوصی طور پر حضرت مخدوم صاحب قبلہ محترم جن کی علمی شہرت، آواز، فصاحت و بلاغت کا علم سن کر دعوت دی گئی تھی، اور انہوں نے دعوت قبول کر کے حضرت پیر صاحبان کے درمیان احکام شریعت کے مطابق فیصلہ فرمانے کے ساتھ ساتھ تقریباً تسا دہ بسلسلہ معراج مصطفی ﷺ کی محفل و نکورونق بخشی۔ خوش قسمتی سے وہ جمعہ کا دن تھا۔ چنانچہ حضرت مخدوم صاحب معظم، والی ریاست کی خصوصی دعوت پر احمد پور شرقیہ تشریف لے گئے اور جمعہ کی نماز جامع مسجد احمد پور شرقیہ میں امامت فرمائی، جس میں والی ریاست بہاولپور نے خود بہ نفس نفیس شرکت کی اور آپ کی امامت میں نماز باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد خود خان صاحب بہادر کے اصرار پر ''إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ'' قرآنی آیت پر آپ نے فصیح و بلیغ انداز میں تقریر فرمائی۔ اس بصیرت و معرفت سے بھرپور تقریر نے رقت الٰہی کا ایک مخصوص رنگ جما دیا جس سے خود والی ریاست بہاولپور بہت زیادہ متاثر ہوئے اور کمال فن کو بے حد سراہا۔

جب یہ مسکین خادم العلماء بمع جماعت ہمراہ سید مبارک شاہ جیلانی بذات خود مقدمہ وراثت کے لیے) جو خود ایک فریق تھے) مولانا ظفر علی خان، دفتر دار سرکار خان صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور کی استدعا پر عازم سفر ہوئے۔ ابھی ہمارا قافلہ کوٹ سبزل کے قریب پہنچا ہی تھا کہ دیکھا کہ محترم مولوی صاحب موصوف ہمارے استقبال کے لیے موجود تھے وہیں پر ہی ہمارے قافلے کو ٹھہرانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ استقبال کے وقت مولوی صاحب کے پاس

شاہیسوار بھیموجودتھے۔ہمارے استقبالکیرسوماتشاہیطریقپربجالائے اورسرکاریسطح پرسلامیپیشکیگئیاورہماریسواریکواپنینگرانیمیناآگےبڑØیا۔احمدپورشرقیہجہانمحلات شاہی واقع ہینقدم رنجہ فرمایا،چلکر اپنے انعکاسِتبرکہسے حضور والی ریاست کومشرف فرمایا۔ احمدپورسےہماریسواریکافیفاصلےپرتھی،مضافاتاحمدپورمینداخلہواتھادیکھاکہ خانوالیءریاستکےپیشکارسواردستبستہسرراہموجودرہے جسنے اطلاعدیکہہمارے استقبالاورپیشوائیکیخاطرخودنوابوالیریاستبہنفسنفیسازراہِتعظیموتکریمتشریف لاچکےہیناورکچھدیرگزریکیادیکھتےہینکہحضورفائزانوارخود،احمدپورسےتقریباً3میلآگے تقریباً3ہزارسپاہعلمنقارہسمیتپالکیپرہمارے استقبالکےلیےآرہےتھے۔ابھیآپکی سواریہمسے اچھے خاصے فاصلےپرتھیکہدیکھاکہخانصاحببہادرنےپالکیسے اترکرپیدل چلناشروعکیااوردونونفریقایکدوسرےکیطرفانتہائیخلوصومحبتسے آگےبڑھے ۔خاں صاحب بہادر اس فقیر مسکین سے دست بوسی، مصافحہ اور Lنقہ کرکے بغل گیر ہوئے۔اسقدرراحتمندیدیکھیکہہمینبےحدواقعتاًتعجبلگا۔سچہےکہ

تواăع زگردن فرازان نکو راست
گداگر را تواăع کند خوء است

آگےبڑھنےکافیصلہکیاگیاکہوقتسواریخانصاحببہادرنےاپنیزبانگوہرافشاں سےفرماتےہوئےکہا۔ہمینخودبدستِخویشہرکابکیا۔چنانچہکرمنوازیفرماکرآپاگے آگےچلینہماریسواریبعنیشاہیسواریاپکیسواریکےپیچھے چلے گی،آپسے آگے بڑھنےکیہمتوطاقتنہیں ہے۔بہرحالاسطرحہماریسواریکوآگےبڑØیاگیااورپھر احمدپورپہنچکرقصرشاہیمینقیامکیا۔ایوانقصرشاہیرنگینقالینونسےمزینتھاجیسےکہجنت کانمونہنظرآیا۔درودیوارپردیدہزیبنقشونگارکندہتھے۔ہرطرحکیآرائشآسائشمیسر تھی۔جیسےہیقصرشاہیمینفروکشہوئےتومولویصاحبمیانقمرالدینبہاولپوروالےجو

اپنے وقت کے جید عالم تھے انہوں نے ہماری شان میں ایک تہنیتی قطعہ ہمارے سامنے کھڑے ہو کر پڑھا اور ہم سے داد و تحسین حاصل کی وہ قطعہ اس طرح ہے۔

آئی زعلوم تو ملک مہتدی خلق بہ علم تو شدہ مقتدی
دلکش تو گشتہ دل عالمی آمدنت شد سپر ہر غمی
جو تو نمودی سوء مرادلکش یز آمدنت گشت متحصل خوشی
منتظرت عالم وھم ملتجی جئت الینا فنعم الھی

ہمارے ساتھ تمام حاضرین مجلس محظوظ ہوئے اور مولوی صاحب موصوف نے بہت داد و تحسین حاصل کی۔ مجلس موجود بہاولپور ریاست کے عالم فاضل علماء جن میں کچھ تو احمد پور کے رہائشی تھے مگر کچھ دیر نواب صاحب سے اور دوسرے گاؤں سے آئے ہوئے تھے۔ شاید بطور امتحاناً اس مسکین سے قرآن، حدیث، فقہ و تفسیر میں استفسار شروع کر دیا اور مختلف مسائل پر سوالات پر سوالات پوچھے گئے جن کے جوابات

پیر صاحب کا مقدمہ بھی اس مجلس میں باقاعدہ پیش کیا گیا تھا۔ دونوں حریفین کے پاس مختلف عالموں، فاضلوں کی اپنے اپنے دعوے کے مطابق تحریریں اور فرائض کی کاپیاں موجود تھیں ہر ایک حریف اپنے اپنے دعوے میں خود غرضانہ نمونے سے پیش کیے گئے حقائق کو توڑ مروڑ کر اپنے حق میں حاصل کر چکے تھے۔ شاید یہ پہلی دفعہ تھا کہ دونوں حریف ایک دوسرے کے سامنے آئے اور شرعی قضاء کی وجہ سے قاضی کے آگے پیش ہوئے تھے۔ ابھی مقدمہ جاری تھا کہ مجلس قضاء والی ریاست خود آ پہنچے اور فرمایا کہا ے مخدوم صاحب قبلہ! نوازش فرمائیں اور تحریروں کی روشنی میں فیصلہ فرمائیں کہ آپ کون سی تحریر کو ترجیح دینا فرمائیں گے؟ جس پر ہم نے عرض کی عالی جناب!!! حنفی مذہب کا اصولی قاعدہ یہ ہے کہ "اذا تعارضتا تساقطا" جب کبھی کہیں بھی ٹکراؤ یا اختلاف واقع ہو) تو عامل ہ ساقط اور ختم سمجھیں۔ چنانچہ فیصلہ دوبارہ ہو گا کیونکہ اس عاملے میں بھی کھلم کھلا اختلاف موجود ہے۔ اس میں کوئی بھی تحریر کرنے والا عالم فاضل

قصورو ار نہیں ہے ۔یہ تحریر ین قابل سماعت یا قابل غور ہرگز نہیں ہیں۔L ملے پر از سر نو غور و خوض کر کے اپنے افراد کی طرف سے پیش کردہ حقائق دوبارہ بالمشافہ سن کر فیصلہ صادر فرمایا جائے گا۔جس سے کسی بھی فرد کے ساتھ ذرہ برابر نا انصافی نہ ہو اور ہر فرد صدق دل سے فیصلہ مان کر جائے ۔ہماری یہ بات سب کو پسند آئی اور تہہ دل سے اس پر اتفاق کیا۔خوشی کی بات یہ ہے کہ فریقین نے دل و جان سے قبول کیا۔خیر قصہ مختصر اس فقیر مسکین کو اس شرعی فیصلہ کے مطابق نئے سرے سے کاروائی چلانے کی خاطر قاضی القضاء مقرر فرمایا گیا۔بالآخر مقدمہ دوبارہ چلایا گیا۔مقدمے کی کاروائی مسلسل ایک ہفتے تک جاری رہی ،اس عرصے میں فیصلے کے فریقین نے اپنے اپنے قدیمی دستاویزات اور دیگر قابل ثبوت کاغذات پیش کئے ۔گواہوں سے شرعی طور پر گواہی لی گئی۔الغرض مکمل جانچ پڑتال کے بعد آخر فیصلہ تحریر فرمایا گیا۔فریقین نے اس فیصلے کو دل و جان سے قبول کیا کیونکہ اس میں حق سچ کو اپنے مرکز پر مضبوطی سے کھڑا کیا گیا تھا اور حقائق سے سر مو انحراف نہ کیا گیا۔و الحمدللہ!خوبیء قسمت کا یہ موقع ایک تو 27ویں رجب المرجب واقعہ معراج کے دن کا اور وہ بھی جمعہ کا بابرکت دن۔حضرت نواب بہادر والیء بہاولپور نے اس فقیر کو نماز جمعہ میں امامت کے لیے مامور فرمایا جو احمدپور کی عظیم جامع مسجد میں نماز ادا کی گئی۔بعد از نماز ان سے وعظ کی فرمائش والیء بہاولپور نے کی۔فقیر نے والیء ریاست کے فرمان کی بجا آوری کرتے ہوئے برسر منبر وعظ کیا ،جس میں قرآن و احادیث کی روشنی میں اپنی فصاحت و بلاغت کے پھول بکھیرے ۔ابھی وعظ ختم کر کے منبر سے نیچے اترا ہی تھا کہ مولانا میاں قمر الدین جو سفید ریش ،سن رسیدہ ،جہاندیدہ بزرگ ممتاز شاعر نظر آئے ۔اس فقیر حقیر پر تقصیر کی خدمت میں تحریری قصیدہ نذر کیا جو کہ انہوں نے مجھے دینے سے پہلے برسر محفل پڑھ کر سنایا۔یہ ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے ۔حضرت مخدوم صاحب باوجود مہمات زمانہ ہو مرجوL ت مقدمات شرعیہ ،زاہدو L بد ، L رفو سالک ہوتے تھے ۔اپنی پاکیزہ زندگی میں پابندی اوقات کے ساتھ ساتھ مختلف عبادات ،وظائف اور دستورُ العمل میں تقسیم کر رکھی تھی ،چنانچہ

آپکیتصنیفکیگئیکتاب"ریاضالمحافل"مینخوداپنےمشغلہاوقاتکےمتعلقاسطرح تحریرفرمایاہے.

بعدازسانحہارتحالحضرتوالدماجدبزرگواروليعہدیکےسببدستاراسفقیرکے سرپرآئی۔سجادہشرعمیںنفرماتےہیعوامالناسکےدینیودینوی Lملاتومسائلایک طرفاورخانگیاختلافاتاورمقدماتورثہوترکہدوسریطرفنےاسفقیرکوبالکلجکڑکر رکھدیااورکچھبھیسمجھنہآیا،البتہاپنیذاتیاوقاتکومقررکردہوظائفاوراورادتقسیمکرکے بندکردیا.

خاندانمخادیمکھوڑاکےذکرکاطریقہ

اللہتعالیٰنےمجھےاسمرحلےپراستقامتبخشیاورمیریزندگیعزتوحرمتسےبسر کرائی۔یہمعمولبنالیاکہراتکاتیسراپہرگزارنےکےبعداٹھکرکھڑاہوجاؤنگااورسبسے پہلےتازہوضوکرکےدوتیننفلرکعاتنمازتہجد)نفلونکیتعدادطریقہسنتسےغیرمعین ہے)اولا حمدوثناسے رطب اللسان ہوکردرود شریفپڑھکر قصیدہ بردہ شریف پڑھتا ہوں کیونکہ یہی ہمارے آباؤاجداد کا معمول رہا ہے۔اس کےبعد اذان فجر تک ماثورہ دLئیں اور مناجاتپوریکرکےاپنیحویلیمینہیدورکعتنمازسنتفجرپڑھکرفرضنمازباجماعتاپنے بڑونکی بنائی ہوئی جامع مسجد میں جاکر ادا کرتا ہوں۔فجر کی نماز کے بعد اپنے مرشد کامل حضرتقبلہمخدوممحمدرحمۃاللہتعالیٰعلیہکیتلقینکردہقلبیذکریعنی‘‘لاالٰہالااللہ’’آپکے ارشادکےمطابق)جیسےآپنےفرمایاکہالفکیمدکونافکیچوٹی سےلےکردماغکیچوٹی تکپہنچاناہے)کرتاہونیہمشقکمازکمسومرتبہدہراتاہونپھر200مرتبہلاالٰہالااللہ کی تسبیحپڑھکردائینجانبسےبائینجانبتکدمکرتاہوں۔بعدمینپھرچھاتیکےدائینجانب’’ لاالٰہالااللہ‘‘کیمشقاسطرحکرتاہونکہاسماللہکیضربپھربائینجانببالکلدلکے اوپرجالگتیہے۔معلومہوناچاہیےکہسینہکےدائینطرفمحلروحہےاوربائینطرفقلب

کیجگہہے۔یہتکراربھیایکسومرتبہکرتاہوں۔اسیطرحذکراسماللہ''مابینالصدر''یعنی سینے کے درمیانکیجگہدراصلسری لطیفہکیہے۔ذکر''اللہہو''ایکسومرتبہدہرانے کے

بعد''محمدرسولاللہ ﷺ''کابھیایکسومرتبہتکرارکرتاہوں۔انذکراذکارکوزبانسے ادا کرتےوقتخیالاتکوقلبپرمتوجہکرناپڑتاہے۔اسوقتحضرتمرشدقبلہکا)نقش)

متصوربجانبراست،دائیںطرفسےبٹھاکراسیطرحبہاسم''اللہ'' ہوتاہونکہاسِم''اللہ ''منقشقلبہوجاتاہے۔یہسبکچھضروریہےتاکہدلودماغصرفذاتباریتعالیٰکی طرفمتوجہرہے۔

ایکسو مرتبہ سورۃ الفاتحہ)الحمد شریف(بمع تسمیہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کا ورد،

روزانہاوراسوردکےساتھ3مرتبہسورہالکافرون)بمعتسمیہ)علیحدہعلیحدہ''یا ُ. ُم'' کاورد

55مرتبہکرتاہونپھر211مرتبہ''سبحاناللہوبحمدہ''اوراسکےبعد11مرتبہاسم''یاکافی''پڑھ

کراسسےمتصلسورہالطلاقکیآیات: **(وَمَنْ هيَتقِ هاللَّ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ٥ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَ يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَ هكلْ عَلَى هاللَّ فَهُوَ حَسْبُهُ إ هن هاللَّ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ هاللَّ لِكُ ل شَيْءٍ قَدْرًا٥)**کاورد150مرتبہپڑھتاہوں۔آخرمیںایکسومرتبہتسبیحدرودشریفپڑھکر

مسجدسےباہرنکلتاہوں۔مسجدسےباہرنکلنےکےبعدسبسےپہلےخانگیوگھریلوضرورتونکی

معلوماتحاصلکرنےکےلیےسیدØگھرکیطرفجاتاہونجوکچھموجودہوتاہے،اللہتعالیٰکا

شکربجالاکرکھاپیکربعدمیںاوطاق)بیٹھک)میںآکربیٹھتاہوں،اگرکوئیشرعیمقدمہدرپیش

نہیںآتاتوتصنیفوتالیفکےکاممیںمشغولہوجاتاہوں۔یہکاموقتچاشتتکجاریرہتا

ہےپھرنفلونمازچاشتکیادائیگیکےبعددوپہرکاکھاناکھاکرقیلولہکرتاہوں۔بوقتنمازظہر

مسجدکیطرفباجماعتادائیگیکیخاطرجاتاہوں،بعدفراغتنمازظہرمسجدشریفکےاندرہی

ایکخلاصہءنفلبرائےحِلمشکلاتاداکرتاہوں،جسکیپہلیرکعتمیںسورہفاتحہکےبعد3 مرتبہلگاتارسورہ ' ◑**إِذَا زُلْزِلَتِ الْرْضُ زِلْزَالَهَا**☎پھردوسریرکعتمیںسورۃالفاتحہکے

بعدسورہوالعادیات ْض بحاً،وہبھیتینمرتبہمسلسلپڑھتاہوناورپھروہیندوسریرکعتمیں کھڑےہوکرتینبار'' یا ٗغ ْو ٗث ا ْل
م ْس ٗت ٖغ ْیث ْي ٗن ٗأ ٖغ ْثن ٗا''پڑھکررکوعمینجاکراورسجدونکے
بعدالتحیاتپڑھکرنفلمکملکرتاہوں۔اسکےبعدایکحزبالاعظمینسےاورپھرایک
مرتبہ حزب دلائل الخیراتمینسے پڑھتا ہوں،تبتکوقت نماز عصر بھی ہوجاتاہے با
جماعتنمازعصرکےبعدختمخواجگانحضراتنقشبندیہنکالتاہوں،اسکےبعداگرکہینکچھ
وقت بچ جاتا ہے تو قرآن و حدیث میں سے بطور نصیحت کرکے اس وقت کو کار آمد بناتا ہوں۔تب تک نماز
مغرب کا وقتہو جاتا ہے، نماز مغرب باجماعت پڑھتا ہوں پھر اپنے
بزرگوں،شہیدونبادشاہوناوردوسرےکاملینکیزیارتکیغرضسےانکیقبورپرجاتا
ہوں،بعدادائیگیفاتحہوقرآنخوانیخصوصاًیٰسینشریفاوردLماثورہپڑھپڑھکرکوئیخاص
مدLہو،وہپڑھکراستدLئیاLنتحاصلاتپیشخدمترکھکرواپسحویلیکیجانبلوٹجاتا ہوں۔اسطرحگھرپہنچکرتیننفلÃۃ
اوابین دامِنحویلیکےاندراداکرتاہوناورپہلی
نفلکیہررکعتمینسورۃفاتحہکےبعد3-3مرتبہسورہاخلاصقلہواللہاحداورپھردوسری
نفلکیہررکعتمینسورہفاتحہکےبعدسورہیٰسین)مکمل(اورتیسرینفلکےہررکعتمیں
الفاتحہکےبعدسورہالملکتبارکالذّیبیدہالملکپڑھتاہوں۔اسکےعلاوہدوخصوصینفل
علیحدہپڑھتاہوں،اسکیپہلیرکعتمینسورہالفاتحہکےبعدآیت: **لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ**)پوریآخر تک(اور سورہ
والضحیٰ دوسری رکعت میں پھر سورہ الفاتحہکےبعد سورۃ
اخلاصتینمرتبہپڑھکرنفلمکملکرتاہوناورہرنفلکاثوابطورتحفہجنابحضوررسالت
مآ ب ﷺکیبارگاہLلیہمینپیشکرتاہوں۔ پھردونفلجسمینپہلیرکعتمینسورہالفاتحہکےبعدسورہالمنشرح،دوسریرکعت
مینسورہاخلاصتینمرتبہپڑھکرحضرتغوثالثقلینمحیالدینمحبوبالٰہی،سیدناپیرانپیر
دستگیرشیخعبدالقادرجیلانؒیکیروحکوایصالثوابکرتاہوں۔اتنے میںطعامتناولکرتے کرتے

نماز عشاء کاوقت ہوجاتاہے۔نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف روانہ

ہوجاتاہونوہاںپہنچکرمصلےٰبچھاکرنفلاداکرتاہونجسکیہررکعتمیںسورہالفاتحہکےبعد

آیتالکرسی،دوسریرکعتمیںسورہالفاتحہکےبعدسورہاخلاص3دفعہپڑھکرنفلمکمل

کرکےاسکاثوابوالدینکیروحکوبخشتاہوں۔اسکےعلاوہاورنفلبرائےقضائےحاجات

دینیودنیویپڑھتاہوناسکیپہلیرکعتمیںسورہفاتحہکےبعد25مرتبہآیتکریمہ: َو َمنْ

يَ ُتَّقِ اَللَّ َ يَ َجْع َلْ لَ ُهُ َ مخْ َرجًا) الطلاق،2:65))اولوآخر)اوردوسریرکعتمیںسورہالفاتحہ

کےبعدپھروہیآیتاتنیہیمرتبہپڑھکراسآیتکےساتھایکسومرتبہپہدLبھیپڑھتا

ہوں''اَل لَ هَ مَ اَ ْكَ ڤَنٌدِىٌ بِہٖ َحَ َللِہٖ َكَ َعَ ْنَ َحَ َرامِہٖ َكَ َوَ أَ ْغنِنٌدِىٌ بِہٖ َفَ ْضلِہٖ َكَ َعَ مَ ْنَ ٖسَ َواَ َكَ''اسی

طرح یہ نفل مکمل کر کےدLائے خیر مانگ کر بسترپردراز ہوجاتا ہوں اور اکثر)بحرمت

خداوندی)جلدی ہی نیند کیآغوش میں چلاجاتا ہوں حتیٰ کہ دستور کے مطابق رات کے

تیسرےپہرگزرنےکےبعداٹھجاتاہوناورتازہوضوکرکےروزوشبکےحسبمعمولنماز

تہجدمیںمشغولہوجاتاہوں۔بعدمیںاسیدستورکےمطابقتماماوراد و وظائفمکملکرتا

ہوں۔ لبٰغم

چنانچہ یہ تھا والد ماجد ولی ا ی مخدوم العالم مخدوم محمد Lقل)رابع) کے روزانہ کے

معمولاتجسےآپنےخودصراحتسےبیانفرمایا۔

َر ابنٍ َا ا ْر زَ ْقنَ َا بہٖا ات َبا ٖ„ع)اےربکریمہمیںکماحقہاطاعتاورتابعداریکیتوفیقعطا

فرما!)شعروشاعریکےفنمیںآپحضوربڑےمشتاقتھے۔انشاءپردازیتوآپکاوصف خاصہواکرتیتھی۔آپرحمۃاللہ

علیہکیغزلیں،قصیدےاورتاریخکےقطعاتچھپےہوئے

ہیںجنسےدفترکےدفتربھرےہوئےہیں۔

مخدومعبدالخالق)سوم)رحمۃاللہ علیہ

مخدومعبدالخالق)سوم)عرفدینمحمدرحمۃاللہ علینے اپنے والدماجدحضرتمخدوم محمدLقل)رابع)عرفمخدوممیانپیر محمدرحمۃاللہ علیہکیوفاتحسرتآیاتکے بعددین کیدستارزیبسرکی۔آپزبدۃالعارفینقدوۃالسالکین،Lلمفاضلاورپاکیزہاطوارکے مالک تھے۔نہایتLبدوزاہد اوردیندارہواکرتےتھے۔آپتہجدکے نفلفرضعینسمجھکرپڑØ کرتےتھے۔انمینسفر،حضر،صحتیابیماریکیحالتمینکبھیناغہنہینکیا۔سورۂیٰسشریف ہردموردزبانہواکرتیتھیاورروزانہسو)100)مرتبہیہسورتپڑØکرتےتھے۔اسکے ساتھدلائلالخیرات،درودمستغاثاورحزبالاعظمبھیروزانہوظیفہمینشاملہواکرتے تھا۔ایسےمعمولاتمینکبھیناغہنہینکرتےتھے۔

سجادہنشینیسے دوسالبعد1295ھمینزیارتحرمینشریفینسعیدین)فریضہ ٔحج)سے بھیمستفیضہوئے اوراسدیارحبیبمینچھ)6)مہینے گزارنے کے بعداپنےوطنمینواپس تشریف لائے۔1297ھ کا واقعہ ہے کہ گوٹھ "بہارو دیرو")خیر پور ریاست سندھ میں) "سبھاگو"نامیایکہندونےکلمہطیبہمستیمذاقمینپڑھکرجیساکہدیناسلامکاایکطرحسے مذاق اڑایا اور پھر دین اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ حضرت قبلہمخدومصاحبکو جیسے ہی اس حقیقتسے آگاہکیاگیا،یہسنتےہیایکبڑیجماعتکوساتھلےکرحکماسلامیجاریکرنےکی غرضسےراتکیتاریکیمیناسگوٹھجاپہنچے اوراسہندوکوکھوڑاشہرلےآئےاوروہانلاکر اسے مسلمانکیااورسنتختنہبجالائے۔اسیزمانے مینسندھاورہندمیں)پورےہندوستان میں) ہرجگہ انگریز کاقانونجاریہوچکاتھا۔اور خود ریاست خیر پوربھیانسے اوجھلنہ تھی۔جوبظاہرمیرصاحبمیرعلیمرادخانٹالپورکیحکومتتھی۔مگرانکیحیثیتانگریزوں کےزیردستاورباجگزارحکمرانکیتھیاورقلمرومینبھیقانونانگریزسرکارکاہیچلرہا تھاجسکےمطابقکسیبھیشخصکومرضیکےخلافمذہبتبدیلکرنےپرمجبورنہینکیاجا

سکتاتھا۔ادھر حضر تمخدو مصاحبمعظمسے ایساہیواقعہرونماہو چکاتھا۔چنانچہریاستکے
والیاسحکمتعملیکے تحتکہپنملکمینکوئیفسادنہبرپاکرے اور انگریز سرکار کیحقیقی
ہندورLیاکہینمشترکہطورپرکوئیمحاذنہکھڑاکریناورپھرانگریزسرکارکےپاسفریادیینکر نہجائیں۔لہٰذا
میرعلیمرادخانٹالپوروالیریاستخیرپورنے،ہندوؤنمینخاموشیاورصبر لانےکےمقصدسےبالکل بظاہر حضرت
مخدومصاحبمکرمکوبمع جماعت احمد آباد)کوٹ
ڈیجی) کےقلعےمیننظربندکیا،حالانکہحضرتمخدوممعظمرحمۃاللہ علیہ سےقیدیونوالا
سلوکہرگزروانہینرکھاگیابلکہاسکےبرعکسآپکیپوریجماعتکےساتھبزرگانہعزت
واحتراموالاسلوکروارکھاگیا۔اورآپحضورکیخدمتگزاریمینذرابرابربھیکسیقسمکی
کوئیکمینہینہونےدیتھی۔عیشوآرامکاپوراپوراآپکاخیالرکھاگیاتھا،بالکلمہمانگرامی
والیروشاختیارکیگئیتھی،مگرحضرتمخدومصاحبمعظمکینازکطبیعتپراسقسمکی ظاہریمحبوسینہایتہیگرانگزری۔

آپ کی زبان مبارک سے ناراضگی کے کچھ ایسے جملے ادا ہوئے جو تیر بہدف ثابت
ہوئے۔قدرتاللہکیحضرتمخدوممعظمکیکرامتسےیہگفتگوسچثابتہوتیگئیاورآپ
کےارشاداتکےمطابقعملپیراہوتارہا۔عیناسیموقعپرشکارپرگئے،بڑےمیرصاحب)
میرعلیمرادخانتالپور)والیءریاستخیرپورکوجنگلمینچھپےہوئےانکےایکجانیدشمنکا پھینکاہواتیربرابر ان
کیچھاتیپرآلگا،جوزرہپہننےکےسببجانلیواثابتنہہوا،مگرحضرت
مخدوممعظمکیگفتگوصادرہوچکی۔کسیطرحمیرصاحبکیخاصچندریمیناچانکازغیب
آگلگ گئی۔ آگایسی بھڑک اٹھی کہ چندری مکمل طور پر جلکر راکھ ہو گئی ۔حکمران
حضراتاہلاللہدرویشکیبتائیہوئیکرامتونکےسببآپکیناراضگیسےڈرےاورفوراً
حضرتقبلہمخدومصاحبمکرمکوباجماعتبعدازاحتراماعزازکےساتھقیدسےآزادکرکے
وطنواپسبھیجدیااوربڑےمیرصاحبوالیٔخیرپوررئیسمیرعلیمرادخانتالپورکیطرفسے

شہزادہمیرفیضاحمدخانتالپورولیعہدریاستخیرپورمینجنابمیرخان محمدصاحبتالپور
حضرتمخدومقبلہصاحبکیخدمتاقدسمینحاضرہوئے اورLفیکے طلبگارہوئے
اورمعذرتپیشکیاورمیرصاحبوالیخیرپورکے اقدامکیحقیقیحکمتعملیسے آگاہکیا۔یہ
سنکرحضرتمخدوممکرمکادلصافہوگیا۔اورحاکموقتکیرLیتسے آپکے تواضعو
محبتکودیکھکرہرطرحکارنجوملالدورہوااورآپکودلیدLؤنسے نوازا۔اسطرحبڑے
دبدبے اورطمطراقسے دوبارہآکرمسندشرعیپررونقافروزہوئے۔اورپاکیزہزندگیریاضتو
مجاہدےمینمصروفہوگئے۔آپنے سندھی،فارسیزبانمینشعروشاعریکیہے جوکہاکثر مولودشریف
اورنعتونپرمشتملہے۔سندھیزبانمینکہے ہوئے مولودزبانزدخاصوLم
ہیں۔باقیفارسیغزلیاتفارسیادبمینموجودہیں۔آخر1326ھمینماہصفرالمظفرکی14تاریخ
کوداعیاجلکولبیککہتے ہوئے خالقحقیقیسے جاملے۔

قطعہءِتاریخوفات:

)مرتبہمخدومااللہبخشہاشمیرحمۃاللہعلیہ)

چوں عبدالخالق مخدوم آں مخدوم مبرور
روانہ شد سوئے جنت شاد و مسرور
پئی س‌ال وص‌الش ہ‌اتفم گفت
بگو ت‌اریخ او از لفظ مغفور 1vrIھ

حضرتمخدومعبدالخالق)ثالث)عرفمخدوممیاںدینمحمدرحمۃاللہ علیہکے انتقال
سے مخادیمکھوڑاکے اہلکمال،صاحبانقلموفضلوکرامتسجادہنشییانبزرگاندینحضراتؒ کاسنہریدورتھا۔
البتہاسخاندانمینعلموادبکے گوہرآبداریکے بعددیگرےضرورابھرکرسامنے
آئے۔ایکمحترمومکرمعلامہمخدومااللہبخشہاشمیومطلبیالمتخلصبالعاصیمرحومکے حالات

زندگیسہماہیمہرانکے سوانحشخصیاتنمبرمینموجودہیں۔اوردوسرےآپکے سگے بھتیجے
حضرتمولانامخدومامیراحمدہاشمیمطلبیمرحوم)سابقپرنسپلسندھاورینٹلڈگریکالجواقع
ہیر آباد حید ر آباد) تھے۔ آپ کا انتقال یکم محرم الحرام 1391ھ مطابق فروری 1971میں
ہوا۔آپکے کئیشاگردسندھبلکہ پاکستاناورہندوستانکے ساتھایشیا،یورپاورامریکہمیں
اپنے فرائضانجامدےرہےہیں۔آپعلمیوادبیدنیاکے گوہرآبدار اورفاضِلنامدارتھے،
جنکیچمکدمکسے وطنعزیزکاکونہکونہروشنہوگیاتھا۔آپکیعلمیشہرتعربوعجممیں پھیلی ہوئی تھی۔وہانکے بڑے
بڑے علمی اداروں اور مدرسوں، یونیورسٹیونکی مشہور و
معروفعلمونفاضلونکےناموںسے لکھیہوئیسندیںآجبھیاسدعویکابینثبوتہے
اورآپکیتصنیفاتعربی،فارسی،سندھیمیںآپکیعلمیلیاقتکااندازہلگانے کےلیےکافی
ثبوتفراہمکرتیہینجنسے سندھکے اہلعلمکے حلقے بخوبیواقفہینحوالسوانحنمبرمیں موجودہے

مخدوممحمدفقل)پنجم)عرفمخدومنیکمحمد)اول)ہاشمیؒ

حضرتمخدوممعظممیانعبدالخالق)ثالث)عرفمخدوممیاندینمحمدرحمۃاللہ علیہ
کےبعدآپکےفرزندارجمندمخدوممحمدفقل)پنجم)عرفمخدوممیاننیکمحمد)اول)مترجم
کیوالدہبیبیصاحبہکے سگے ماموننے مسندرشدوہدایتسنبھالی۔ لگبھگدسسالبعد
1336ھمیںانتقالفرماگئے۔آپبہتہیحسینوجمیلاورنورانیچہرہوالیشخصیتتھے۔آپ
نہایت ہی پاکیزہ ،متقی ، پرہیزگار، صوم و صلاۃ اور نماز تہجدکے پابند تھے۔آپ کی کرامات
معروفومشہورہیں۔آپکینعتیںشاعریآجبھینعتخوانحضراتمحافلمیںپڑھتےہیں۔
آپکے انتقالکےبعدآپکے فرزندمخدومعبدالخالق)چہارم)عرفمخدوممیانشفیعمحمد
صاحبسجادہنشینہوئے،اورانکاانتقال1393ھمطابق1973ءمینہوا۔انکیجگہمخدوم
محمدفقل)ششم)عرفمخدومنیکمحمد)دوم)گدینشینہوئے۔ انکاوصال1993ءمیں

ہوا۔انکے بعدانکے صاحبزادے Lلموفاضلعلامہمخدومندیماحمدہاشمیعرفمخدومضیاء الدینموجودہسجادہنشینہیں۔

مخدومالہبخش Lصیررحمۃاللہ علیہ

حضرتمخدومالہبخشقریشیہاشمیمطلبیالمتخلصبالعاصیحضرتمخدومالعالممخدوممحمد

Lقل)رابع)کےفرزندارجمنداورحضرتمخدومدینمحمدکےسوتیلےبھائیتھے البتہمترجمکے والدبزرگوارکےسگےماموںتھے۔)اورمرحومسجادہنشینمخدومنیکمحمددومکےسگےناناتھے) آپحضورLلمےفاضلاورباکمالادیبوشاعرگزرےہیں۔اپنےدورمینخیرپورریاستکے ادیبوشعراءحضراتاورصاحبانعلموفضلکےپیشواوررہبرتھے۔کوئیبھیدینیLملہآپ کیموجودگیکےبغیرحلنہینہوتاتھا۔آپنےتعلیماپنےوالدبزرگوار)حضرتمخدومالعالم مخدوممیانپیرمحمد)سےحاصلکی۔اورآپکےوالدبزرگوارکیوفاتکےبعدعلمکیتحصیلو تکمیلحضرتاستادکاملبزرگوارمیانغلاممحمد ھی سڑ) جو اسؒ وقتدرگاہشریفکےقدیم تاریخیمدرسہمیںاستادتھےسےکیجوخودحضرتمخدومالعالمحضرتپیرمحمدہاشمیکےشاگرد رشید تھے۔ مخدوم اللہ بخش ہاشمی المتخلص بہLصؔیبڑے پایہ کے Lلم فاضلادیبو شاعر گزرےہیں۔آپکیسوانحکےمتعلقتفصیلواحوالحضرتمولانامخدومامیرحمدہاشمینےسہ ماہی رسالJ مہران)سندھ) کی سوانح شخصیات نمبرمیں قلم بند فرمایا: مرحوم اللہ بخش Lصی ریاستخیرپورمینبڑےسرکاریعہدونپرفائزرہے۔آپحضوربڑےکمالکےLلمفاضل شاعر ادیبتھے۔اسکا اندازہآپکیتحریروناوراشعاراوررباعیات) مولود) وغیرہ سے بخوبیلگایاجاسکتاہے۔

الحاجمخدومعبدالخالقچہارمالمعروفمخدومشفیعؒ

الحاجمخدومعبدالخالقچہارمالمعروفمخدومشفیعؒبرصغیرکےمشہورومعروفعلمیوروحانی مرکزیدرگاہ المخادیم کھوڑاشریفکے 30ویں سجادہ نشینتھے۔انکی ولادتسندھ کے تاریخی شہرکھوڑاشریفمینسن 1892ءمیں ہوئی۔آپ اسممتازخاندانکےبزرگقبلہ
حضرت مخدوم نیک محمدعرف مخدوم محمدLقل سائیں کے بڑے فرزند تھے۔آپ معنوی
اورصوریحسنکیزندہتصویرتھےاوراپنےبزرگانمحتشمکییاددلانےوالیدلآویزشخصیتکے
مالکتھے۔قرآنپاککیتعلیماپنےہیخاندانیمدرسےسےحاصلکیاورفارسیوعربیکیاعلیٰ
تعلیموالدمحترمکےپاسشروعکیاورمکملبھیاپنیخاندانیدرسگاہمینکی۔آپتقسیمہندسے
پہلےاوربعدمینبھیدہلی،اجمیرشریفاورسرہندشریفکیطرفحاضریدینےہرسالجایا
کرتے تھے۔آپ نے تیرہ مرتبہ حج کی سعادت بھی حاصل کی اور وہاں قیام کے دوران
مشہورعلماءکراماورصاحباثرلوگونسےملاقاتریہی۔شاموعراقکیمشہورزیارتگاہوں
پربھیحاضریدیاکرتےتھے۔آپکےہمعصرونااوردوستونکاحلقہبہتوسیعتھا،جنمیں
صاحباقتدار،گدینشیہان،فقراء،علماء،سیاستدان،نواب،زمیندار،ہرطبقہکیشخصیاتشامل تھیں۔ برصغیر کی آزادی اور قیامِ
پاکستان کی تحریک میں آپ کا جذبہ اور ولولJ قابل قدر
تھا۔حرتحریککےمشہوربانیاوررروحروانصبغۃاللہشاہراشدیکےساتھبھیآپکاگہراتعلق
تھادرگاہ مخدوم نوح سرورؒ، درگاہ غوثیہ راپنر،درگاہ جیلانیہ گمبٹ ، سچل سرکار،درازائی کی درگاہ، درگاہ شاہ
عبداللطیف بھٹائی،درگاہحضرتلعل شہبازقلندر،درگاہبھرچونڈیشریف
اورباقیبھیروحانیمراکزوالیدرگاہونسےآپکاگہراتعلقتھا۔معروفدرگاہٹوسائینداد،
درگاہلوءصاحبانگھوٹکی،درگاہ،چشمہشریف،درگاہہمایونشریف،درگاہحضرتفقیراللہشاہ
علویشکارپور،درگاہکوٹڑیکبیر،بزرگعبدالمحامدبدایون،مولانامحمدقاسممشوری،مولانامخدوم
امیراحمد،عبدالغفورمدنیوغیرہسےبھیآپکادلیلگاؤتھاڈاکٹرمحمدعمرداودپوتا،سیدFمالدین

شاہر اشدی،پیر علیمحمدشاہ راشدی،قائداعظممحمدعلیجناحوزیر اعظملیاقتعلیخان،خان بہادر محمدایوبکھہ ,وڑو، خان بہادر، غلام رسول جتوئی، خان بہادر گل محمد خان کھیڑہ،نواب

عطامحمدجمالی،نوابغیبیخانچانڈیو، سردارپیربخشخانبھٹو،سردارواحدبخشبھٹو،سردارنبی

بخشبھٹو،میرجعفرخانجمالی،پیرالٰہیبخش،سرغلامحسینہدایتاللہ،فقیرمیاںاللہرکھیو،سید

صوفنشاہلکیاری،حاجیپیربخششیخوغیرہبھیآپکےخاصدوستونمینشاملتھےاوراس

درگاہکیزیارت کرتےتھے۔پیرپگاروکاخاندانسیدمحمدبقاشاہلکیاریؒاورحضرتروزےدھنی

سےلےکراسدرگاہاورسجادہنشینونکےادبواحترامکاخاصخیالرکھاکرتےتھے۔

آپسندھیاورفارسیزبانکےشاعربھیتھے۔آپکےمولودونکامجموعہبھیموجودہے،جو

انشاء اللہ جلدیشائعکروایاجائےگا۔آپکیدوتصانیفشائعہوچکی ہیں،ایک تاریخیکتاب

)تاریخوتذکرہبزرگان)اوردوسریکتاب)پرینپریالوءجو)مخدومعبدالرحمٰنٹرسٹنےدو

مرتبہشائعکرائیہے۔آپ4ربیعالاول1393ھمطابق18اپریل1973ءمینہمسبسے

بچھڑکرخالقحقیقیسےجاملے۔

مخدومالحاجنیکمحمدہاشمی

خیرپورریاستکےایکچھوٹےمگرقدیمیاورتاریخیشہر ,ڑاتحصیلگمبھ ٹمیںمخادیمب

کاخاندانآبادہے۔اسخاندانکینسبتحضورنبیاکرمﷺکےپیارےچچاابوالفضلسیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے ۔مخدوم عبدالرحمٰن ہاشمی شہیدکے خاندان کے ایک عظیم فرد، درگاہِ

Lلیہشہداءکرامکھہ ,ڑاشریف کے 31 وینسجادہنشینالحاج مخدوممحمدLقل)ششم)عرف

نیکمحمدہاشمیؒنےحضرتمخدومشفیعمحمدہاشمیکےگھر29جولائی1941کوجنملیا۔ابتدائیتعلیم

درگاہ شریف کی تاریخی قدیم درسگاہ میں حاصل کی اور مراد ہائی سکول گمبٹ سے میڑک کا امتحانپاسکیا۔

اپنے والدگرامی حضرتمخدومشفیعمحمدہاشمیؒکےوصالکےبعددرگاہ کیذمہداری آپکو تفویض ہوئی اورسجادہ نشین کے منصب پر فائز ہوئے .مخدوم نیک محمد ہاشمی ایک نفیس الطبع،مسکراتےچہرےوالے،ہرامیروغریبسے محبترکھنےوالے،چھوٹونپرپیاراورشفقت کرنےوالے، انگنتخوبیونکے مالکتھے۔آپ اپنے آباءواجدادکیطرح ہمیشہغریبوں ،مسکینوں،ضرورتمندوں اورمسافرونکیمددکیاکرتےتھے۔انکااپنےمریدیناورخادموں کےساتھمحبتبھرارویہہمیشہیادرکھاجائےگا.

مخدومنیکمحمدہاشمینےاپنیپوریزندگیعوامالناسکیخدمتمینوقفکردی۔غریبونکی مدد کرنے اورمشکل گھڑی میں ان کے کام آنے کو عبادت سمجھ کر کیا کرتے تھے۔کھوڑا شریف کے فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر شامل ہوتے اور ان کو پایا تکمیل تک پہنچاتے تھے۔اسشہرکوگیسمہیاکروانے،ٹیلیفونکیسہولتمہیاکروانے،بجلیکیسہولتدلوانےمیں آپنےاہمکردارادکیا۔آپنےکھوڑ اکوٹاؤنکادرجہدلوایااورٹاؤنکمیٹیبنوائیجسکاپہلا چیرمینمخدومتاجمحمدمنتخبکروایا۔اسکےعلاوہاسشہرکیصفائیستھرائیاورصحتکےمتعلق بھیبہتسارےکامکروائے۔اسکےساتھساتھآسپاسکےلوگونکابھیبہتخیالکیا کرتےتھےاوربےروزگارلوگونکوروزگاردلوانےکیکوششکیاکرتےتھےاوراسےاپنافرض سمجھتے تھے۔ اپنے خطے میں ہونے والے بہت سے خاندانی جھگڑےمثلاً کلیری اور ناریجا اور کلیریااوراجنقومکےقبائلیجھگڑونکوختمکروایااورانکیآپسمینصلحکروائی۔

انکےدوستوں کا دائرہ وسیعتھا۔جنمیں گدینشین، علماءحضرات، زمیندار،سردار،ہاری ناری،سیاستدان،سماجیلوگ ،تعلیمیفکرکےلوگ، وکلاء،صحافیغرض کہہرمکتبۂفکرکے لوگونکےساتھپیارمحبتاورقربتکاتعلقتھا۔انمینسےپیرصاحبپاگارو،شہیدذوالفقار علیبھٹو،پروفیسرڈاکٹرمحمدطاہرالقادری،مولاناشاہاحمدنورانی،حاجیحنیفطیب،مولاناعبدالستار خاننیازی،حاجیظفراللہجمالی،غلاممصطفیٰجتوئی،محمدخانجونیجو،ممتازعلیبھٹو،غلاممجتبیٰخان

جتوئی،مولاناکوثرنیازی،کب ھرصاحب،عبداللہبلوچ،الٰہیبخشسومرو،ایوبکھوڑو،جیایمسید،

سیدقائمعلیشاہ،سیدغوثعلیشاہ،سیدعلیاکبرشاہ،جمیلاحمدصدیقی،جنرلشاہداحمدشامی،پیر

عبدالمجید خضری پیرآف دیول شریف ، پیر عبدالقادر شاہ جیلانی رپور، پیرسیدگل شاہ جیلانی گمب .

ٹ،پیرسیدمحمدشاہجیلانی،نوابشفیعمحمدخانجمالی،سردارمنظورخانپیھور،سردارکوڑاخان بھیو،سردارغلام محمدمہر، پیرمیاں

عبدالخالق بھرچونڈی شریف، قاضی ظہور احمدنقشبندی،

سردارسلطاناحمدچانڈیو،محمدعمرچانڈیو،وڈیراشاملخانسہ بُو،علیگلونڈئیر،علینوازخانانڑ،

میررسولبخشخانتالپر،سیدظفرعلیشاہ،سیدمنظورشاہ،میانغوثمحمدگوہر،پیرسیدمیراں محی الدین شاہ جیلانی، ہادیبخش

لاڑک،لالاامان اللہ پٹھان، نسیم احمد کھرل ،آغاصدر الدین

درانی،پیرآفلنواریشریف،پیر محمدصادق، پیر سید مبارکشاہجیلانی،میانشفب ع،محمدبھیو،

تاجمحمدخانجمالی،سرداریارمحمدجمالی،جسٹسقادربخشعمرانی،زینالعابدینپیرزادہ،پروفیسر
عطامحمدحامی،پیرمیانعبدالمنان چونڈیشریف،مولاناشفیعاوکاڑوی،مولاناحاجیادریس
ٹبھر، ,

ڈاھری،مولانادوست محمد،پیر سید .جشیل شاہجیلانی، نوابزادہ نصر اللہ خان،میانعنایت اللہ م ,ہی سڑ،مولوی

صاحبمحمدقاسمگڑ ھییاسین،مخدومسجادحسینقریشی،خاناآفقلات،ہز

ہائنسمیرعلیمرادخانٹالپر،میرعطامحمدخانٹالپر،سرداراحدبخشخانسرکی،عبدالستارخان

نوناری،میانلعلپیرآفبھرچونڈیشریف،ڈاکٹرقاضیدرمحمد،رئیسغلامرسولخانانڑ، حاجیرحمت اللہ بھن،مخدومطالب

المولیٰ، اختر جیقاضی، سید ڈاڈا شاہ، جمیل احمدشیخ، قاضی

مشتاقاحمد،پیرسیدمیرانشاہجیلانی،محمداسلمپٹھان،غلامرسول و، محمداسلمسومرو،عطیگل

ونڈئیر،محمدیوسفمیمن، علیحیدرشاہبخار ی، ئیس
مُرحومغلامقادربھٹو،عبدالرحمٰنسیال،ر
وزیراحمداُنڈھر،ڈیآئیجیظفرفاروقی،سیدا خرشاہ،آئیجیبشیراحمدصدیقی،غلامرسول .ک،

کےبیرند،کےایماظہر،جہانگیرانصاری،سردارنورمحمدلنڈ،سیداربابعلیشاہ،شاہمحمدشاہ،سید فقیر علی شاہ، لکیاری، سیدامام

علی شاہ لکیاری، سید ثاقب علی شاہ لکیاری، سید سکندر علی شاہ

لکیاری، سید علی رضا شاہ ، امام بخش ن پلھ، مرحوم محمد عثمان ڈ پیئی، اور بہت سارے سندھ پنجاب،بلوچستان کے پیکے،کے مشہور سیاسی،مذہبی اور سماجی اشخاص سے روابط تھے۔

مخدوم منیر محمد ہاشمیؒ 1993ء 7 جمادی الثانی 1414ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہو کر خالق حقیقی سے جا ملے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مخدوم عبدالرحمٰن شہید کلچرل،ایجوکیشنل اینڈ ڈویلپمنٹ ٹرسٹ کھہ ڑا کی جانب سے ہر سال 7 جمادی الثانی کو مخدوم منیر محمد ہاشمیؒ کا عرس بڑے عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جس میں پورے ملک سے مشہور علماء کرام،نعت خوان،سگھڑ اور ادیب شرکت کر کے مخدوم صاحب کی یاد تازہ کرتے ہیں اور دل ئی ہ کلمات کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔اس موقع پر لنگر کا بھرپور انتظام کیا جاتا ہے۔

موجودہ سجادہ نشین مخدوم ضیاء الدین محمد ہاشمی المعروف ندیم احمد ہاشمی زید مجدہٗ کی زندگی پر ایک نظر

سندھ کا تاریخی،علمی و روحانی اور قدیمی شہر کھہ ڑا جو درگاہ مخدوم عبدالرحمٰن ہاشمی کے علمی،ادبی،روحانی اور تجدیدی و سماجی خدمات کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے،اس خانقاہِ عالیہ ، مخادیمِ شہداء کرام کھہ ڑا کے موجودہ (32 ویں) سجادہ نشین مخدوم ندیم احمد ہاشمی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے شہر کھہ ڑا اور گرد و نواح میں اپنی سماجی،دینی اور علمی و ادبی خدمات کی وجہ سے اپنی زندگی کو مثالی بنا دیا ہے۔

مخدوم عبد الرحمٰن ہاشمیؒ شہید کے خاندان سے نفیس طبیعت کے مالک ، ایک عظیم اور سادہ طبیعت مخدوم ضیاء الدین محمد ہاشمیؒ عرف مخدوم ندیم احمد ہاشمی جنہوں نے مخدوم محمد قل (ششم) عرف مخدوم منیر محمد ہاشمی کے گھر یکم اپریل 1973ء کو تاریخی شہر کھہ ڑا ضلع خیرپور میں جنم لیا۔ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قدیم تاریخی مدرسے سے حاصل کی اور گورنمنٹ

ہائی اسکول کھوڑا سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔اعلیٰ تعلیم ایم اے جنرل ہسٹری اسلامیات،

عربی اور سندھی میں مکمل کئے۔ دیمنہاج یونیورسٹی سے Lلموفاضل کا 7 سال کورس مکمل کر

کے درگاہ کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ مخدوم ندیم احمد ہاشمی نے سماجی کام و نکیشر و Lتا یک سماجی تنظیم مہرانسو شل ویلفیئر ایسوسی

ایشن کھوڑا کے پلیٹ فارم سے کی۔آپ ٹاؤن کمیٹی کھوڑا کے ناظم بھی رہے ہے۔آپ نے ہر دور

میں اپنی مسلسل محنت اور جدوجہد سے نایاب تحفے اپنے شہر اور گردو نواح کی عوام کے لئے

حاصل کیے۔ان نایاب تحائف میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

1 ۔ پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کھوڑا : اس میں الیکٹریکل انجینئرنگ ، سول انجینئرنگ، پٹرولیم انجینئرنگ،بائیو میڈیکل انجینئرنگ اور کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی جیسے ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں

اور ان شعبوں میں تعلیم دی جا رہی ہے۔

2۔مخدوم عبدالرحمن شہید گرلز ڈگری کالج کھوڑا:اس کالج میں مخدوم صاحب نے لڑکیوں

کے آنے جانے کے لئے بس بھی منظور کروائی ہے۔

3۔گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول کھوڑا کو اپگریڈ کروا کر ہائر سیکنڈری اسکول کا درجہ دلوایا گیا۔

4۔اسکول کے لئے الگ ٹرانسفارمر منظور کروایا۔

5- BHU کھوڑا کو 24 گھنٹے ہیلتھ سروس مہیا کروانا،ایمبولینس منظور کروانا،ایکسرے پلانٹ،

لیبارٹری،الٹراساؤنڈ مشین منظور کروائی اور بہت ساری سہولیات میسر کروائی۔

6۔مخدوم عبدالرحمٰن شہید پبلک لائبریری کا قیام جس میں دس ہزار سے زائد کتب مختلف

موضوعات پر موجود ہیں۔اس عظیم الشان لائبریری سے سینکڑوں طلبہ استفیض ہو رہے ہیں۔ 7۔مخدوم عبدالرحمٰن شہید میوزیم کھوڑا کا قیام۔اس میوزیم میں تاریخی قدیم نوادرات،

تبرکات مقدسہ،قلمی مخطوطات،فرامین اور ل زموجود ہیں۔ 8۔پولیس چوکی کھوڑا کو تھانہ کا درجہ دلوایا۔

9۔کھہ ,ڑ اسٹیسے بائیپاستکسڑکمنظورکرواناورNHAپرمسافرخانہمنظورکروانا۔
10۔ مخدوم عبدالرحمن شہید ٹرسٹ اورشاہ عبد اللطیف یونیورسٹی کے مابین ہونے والے
MOUکےمطابقدرجذیلمضامین(Subjects) مینالحاق(Affiliation) ہوگا۔
B.Ed، M.Ed، IT Department، Diploma Courses اور The
Minhaj University(MUL) سے صوفی ازم کی تعلیمات کو Lم
کرنےکےلئے Diploma Courses اورتربیتی کورسز وغیرہ، ریسرچ اسکالرز کے لئے
M.Phil اورPh.D کیکلاسزکااجراءکروانےکےلئےاپنیزمینوقفکرنا۔
11سندھ کےشمالی علاقوں کی درگاہوں اوراشخاص کےپاس موجودقلمی نسخونکو
محفوظ(Preserve)کرانےکےلئےدرگاہLلیہمخادیمشہداءکرامکھہ ,ڑ اپرآرکائیزلیبارٹری
(Archives Lab)منظورکروائیگئیہے۔
12۔ کھہ ,ڑ اشہراورگردونواحمینعیدگاہوناورقبرستانونکےلئےچاردیواریبنوادیگئیہے۔
13۔مذہبینفرتونکوختمکرنےکےلئےبھرپورکوشش کرنااوراتحادواتفاقاوربھائیچارہاور امنکیفضاقائمکروانا۔
14۔قبائلیجھگڑونکوختمکرواکرامنوبھائیچارہکیفضابحالکروانا۔
15۔شہرمینسےقبضہمافیااورسماجیظلموجبرکوختمکرنےکےلئےدلوجانسےمحنتکرنا۔
16۔کھہ ,ڑ اشہرکےلئےالگCity Feederو اپڈاسےمنظورکروانا۔
17۔کھہ ,ڑ اشہرمینکئیٹرانسفارمرلگوانا۔
18۔گوٹھلڑ ھیمحلہمرحومحاجیمحمدیوسفمینبجلیاورٹرانسفارمرلگوانا۔
19۔درگاہکیبہتسیقلمیکتابونکےترجمہکرواکرچھپوانا،جنمیندرگاہLلیہ حضرتمخدوم
عبدالرحمٰنشہیدؒ،حضرتمخدوممحمداسماعیلپریالوئی،حضرتمخدوماسداللہہاشمیؒ پ .نشریفکی
قلمیکتابشاملہے۔

20۔اپنے اکابرین کے عرس منانا، عید میلاد النبی ﷺ کا جشن منانا، خلفاء راشد ین کے دن منانا، امام حسین علیہ السلام،مقام شہداء کانفرنس حضرت مخدوم عبدالرحمان شہید و جمیع (222) شہداء سانحہ کھوڑا شریف)کربلا ثانی سندھ) ،سندھ کے بزرگان کے دن منانا،حضرت غوث اعظم بادشاہ دستگیر کی ہر ماہ گیار ھویں منانا،حضرت قلندر لعل شہباز ،حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی،سلطان الأولياء حضرت مخدوم احمدی خدائی،سلطان العارفین حضرت مخدوم محمدیؒ ،حضرت مخدوم محمد اسماعیلؒ پریالوئی شریف،حضرت مخدوم اسداللہ ہاشمیؒ،حضرت مخدوم جمال الدینؒ،حضرت مخدوم یحیٰؒ،حضرت مخدوم محمد رفیقؒ،حضرت مخدوم پیر محمدؒ، حضرت مخدوم دین محمدؒ، حضرت مخدوم اللہ بخش علیہ السلام،حضرت سچل سرمست ،حضرت روضی دھنی، مخدوم شفیع محمد ہاشمی، مخدوم امیر احمد ہاشمی،پیر مخدوم نیک محمد ہاشمی اور بہت ساری علمی،ادبی اور روحانی شخصیات کے یادگار کے دن منانا،جشن آزادی،بچوں کا عالمی دن منانا،ثقافت کا دن،مزدوروں کا عالمی دن، لائبریریز کا دن،مختلف موضوعات پر سیمینار کروانا،تعلقہ گمبٹ کے سرکاری اور غیر سرکاری اسکولز کے شاگردوں کے درمیان مقابلہ کروانا،پاکستان کے گدی نشینوں کا اتحاد قائم کروانا ان کی علمی ادبی،ثقافتی و سماجی اور روحانی و تربیتی خدمات بے مثال ہیں۔

شیخ الإسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی اور تحریک منہاج القرآن کے آفاقی پیغام امن اور پیار و محبت کو پورے سندھ میں روشناس کرانے میں آپ کی قربانیوں کو بھلایا نہیں جا سکتا۔خانقاہی نظام کو اجاگر کرنے کے لئے بہت ساری درگاہوں کے سجادہ نشین حضرات آپ کے مشوروں اور رہنمائی سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔آپ سندھ کے قدیم تاریخی،علمی،ادبی اور روحانی خانقاہ عالیہ کھوڑا شریف کے فیض کو پوری دنیا میں متعارف کروانے کے لئے مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سماجی،دینی اور علمی و ادبی سرپرست کو لمبی عمر،کامل صحت اور سلامتی عطا فرمائے اور ان کی محنت کو اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں اور حضور نبی اکرم ﷺ کے دربار اقدس میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کو کامیابی و

کامرانی اور غیبی مدد و نصرت عطا فرمائے ۔ اللہتعالیٰانکوعمرخضری سےنوازےاورسلف
صالحینکےنقشقدمپراستقامتکےساتھچلنےکیتوفیقعطافرمائے۔ اللہ تعالی ان کاحامی وناصرہوآمین!بجاہسیدالمرسلین

ﷺ

خطوط تحریرات

مخادیم کھوڑا سے متعلقہ خطوط تحریرات مع ترجمہ درج ذیل ہیں۔

مرثیہ:

(1)

این چہ سودا در دماغِ دہر پا انداختہ
واین چہ شور و شر بگردون در صدا انداختہ

ترجمہ: یہ کیسا سوداء ہے؟ جس نے زمانے کے دماغ میں پاؤں رکھ دیا ہے۔ اور یہ کیسا شور و غوغا ہے جس کی صدا آسمان تک پہنچ رہی ہے۔

(2)

نے بیک شہر است آہ، ونے بیک کوچہ است وائے
خشتِ ماتم ہر تنِ، در ہر سراء انداختہ

ترجمہ: کوئی ایسا شہر نہیں ہے نہ ہی کوئی گلی کوچہ بچا ہے جس میں "آہ" نہ ہو، ہر تن نے ماتم کی اینٹ بچھادی ہے، اور ہر سرائے میں (غم) پڑا ہے۔

(3)

ہر زمان در فکر می بینم بہ ہر جا، فوج فوج،
ہر کسی با ہر کسی، "لاؤ" "بلای" انداختہ

ترجمہ: ہر دور کو میں فکر میں دیکھتا ہوں، اور ہر جا لوگ فوج در فوج غمگین کھڑے ہیں

ہر ایک کو ہر ایک سے مصیبت زدہ کثرت سے دیکھتا ہوں۔

(4)

ی اقی امت گشت قائم، ی ا ہبتر قِیدِ آ سماں،
ہائی ہوئے درجہاں چون کربلا اندا ختہ

ترجمہ: یا تو قیامت برپا ہوگئی ہے، یا آسماں پھٹ گیا ہے پورے جہاں میں
صرفہائے ہوئے کربلاکیطرحہوگئیہے۔

(5(

ی ا ہ لا ک و گشت ظاہر ی ا مگر ح ج اج زیست
کز سعیدِ نجم جان از تن ج دا انداختہ

ترجمہ:یاتوظالمہلاکوخانظاہرہو ُچکہے،یاپھرحجاجبنیوسفدوبارہزندہہوگیا
ہے۔کہسِعیدجانشخصیتکاسرتنسےجدُاکردیاگیاہے۔

(6(

ی ا مقتلِ عبدرحماں، رحمتِ رح من علیہ
درجہاں ت پ لرزہ و رنج و بلا انداختہ

ترجمہ: اے شہادت گاہِ عبدالرحمٰن ! ان پر اللہ رحمٰن کی رحمتیں نازل
ہوں،اسواقعہنےسارےجہانکولرزیدہبخُاراورکربلاجیسادُکھدیاہے۔

(7(

ہر کجا آن شاہبازِ دین و دولت می روید
ہر عذابِ کفر و بدعت ”قاؤقاء" انداختہ

ترجمہ:وہشہبازِدینوملتہرجگہپرگیا،اورکفُر وبدعتکےہرعذاب کوپارہ پارہکردیا۔

(8(

کز بتابش و ہج ل ہو ہ آن شمع کہ بینم بعد ازو
ک eو بہر مسلم بہر کافر lsá اند اختہ

ترجمہ:اُنکیشمعو جلو ہکیتا بسے بعدانکے دیکھاگیاتھا،چاہے وہمسلمانہو
یاکافرہرایکنے ضیاء)روشنی)پائیتھی۔

(9(

J
سٔ نٔ د کِ مارا تقاáئے ظہیر المل ت اسٔت در ظہور
ازمن خِ لافِ مقتضائے انداختہ

ترجمہ:تمہاریہکوششہمارےلئے ملتکے اظہار کا تقاضا ہے،لیکن اس
ظہورکوزمانہنے اسکے خلافسمجھا۔

(10(

س الپنجم،عشرپنجم،وپنجمین ہصدبعدشش،۱۱۴۵ھ در
شمار قضیہءِ قاásی، قضا انداختہ

ترجمہ:پانچوینسالکےپانچوینعشراورپانچوینصدکےبعدچھ،اسیگنتیمیں اُسقاضیکیقضاکاواقعہپیشآیا۔

چندقطعہءہائے تاریخ

ھئیھئي eستونِسندافتاد

ہائے ہائے اُنکیرحلتہوئی۔

۴۵________________________ ۱۱ھ

آیہءِکریمہسے:قولتعالیٰعزوجل

بلأحياءعِندربِ مّيُزقونفرِحِي

۴۵__________________________۱۱ھ

درمسجدقتل شد

"مسجدمینقتلہوئے"

45__________________________۱۱ھ

کا نوا غا زي ن:-وُہغازیونمیںسےتھے

45__________________________۱۱ھ

تاریخشہادتازقلممولویسالارصاحب

تاریخشہادتحضراتمخدومصاحبان کہرحمۃاللہعلیہممولویسالارصاحبکےفرمودات سےاسطرحبیانہوئیہے۔

1. در یغاز بیداد چرخِ کبود — 2. کہ دلہائے اھلِ دِلان خستہ شد زمینو
دریغا ازین واقعہ جان کش — زمان تیرہ سرگشتہشد
3. مگر بستہ درہائے انصاف و داد — 4. کہ قوم چنین بے گنہ کشتہ شد
زِپندارِ ازجھل سرخی شفق — برا طرافِ افلاک پیو ستہ شد
5. بل ازخون قتیلانِ جورو ستم — سپہرِ برین دامن آغشتہ شد
6. ولی زان بہ ما مور آمد قتال — درِ خیر از آسمان بستہ شد
7. ہمان حامیءِ دین و ملت متین — بعزمجِن انزینجہان رستہشد
8. زب ہرِ مقامش بدرالقرار — بشرفِشہادتمکان جستہشد

9- پئے خویش واصحابوی اراں او | بہ خلد برین جائگہ رفتہ شد

10- پئے خویش واصحابوی اراں او | بزیر گِل آلودہ خون خفتہ شد

11- زہر شور و غوغا و وایلِ خلق | بہ شد بر ہوا عرش پیوستہ شد

12- بہ ملکِ ملک؛ عالم جِن و اِنس | در ارض و سما این نِدا گفتہ شد

13- کہ ہاتِ آن شمعِ جمعِ ہدی | بباد فنا کشتہ شد، کشتہ شد

14- جہاں ماند تاریک بے نور رو | کہ خورشید در ... ؟

15- چو تاریخ آں سالار جست | خرد گفت شمعِ ہدی کشتہ شد

۴۵ ... 11ھ

1۔ترجمہ:افسوس!کہ آسمان کا انصاف کہاں گیا؟، کہاہل دل کے دل بھی اس واقعہ سے دہل گئے۔

2۔افسوس کہ اس جان لینے والے واقعہ سے،زمین اور زمانہ اندھیرے میں آگئے

3۔مگر انصاف کے دروازے بند ہو گئے،جو قوما سطرح بے گناہ قتل ہو گئی تھی

4۔بے انصافی اور جہالت کی وجہ سے شفق جیسی سرُخی چھا گئی اور وہ آسمان کی سمتوں میں پھیل گئی۔

5۔بلکہ اسجور وستم کی خونریزی کے سبب آسمان نے بھی دامن ڈھانپ دیا تھا۔

6۔پر اسی کی وجہ سے یہ قتل و غارت آئی جو آسمان کی طرف سے خیر کا دروازہ بند ہو گیا (یعنی) ان ظالموں کی ظلم کی وجہ سے آسمان نے اپنا منہ موڑ لیا تھا)

7۔وہی دین و ملتکے مضبوط ترین انسان جنتوں کے عزم کے ساتھ اس جہانسے چلے گئے

8۔دار القرار میں اپنے مقام کیجستجوکی خاطر ،انہوننے ،شرفِشہادتکا مکانڈھونڈا۔

9۔وہاپنے لئے اور اپنے دوستو احبابکیلئے ۡ خبرینوالیجگہپانے کیلئے گئے

تھے۔

10۔وہنازکبدناور آفتابکیطرحمنور ،خونمینلتپتمٹیکے نیچے

سورہاہے۔

11۔خلقکے شوروغلکیوجہسے وہہوامینعرشسے پیوستہوگیاتھا۔ 12۔ملائککے ملکمیں اور

جنوانسانکے جہان میں، زمینوآسمانکے

اندریہآواز گونجنے لگیتھی۔

13۔کہافسوسصدافسوسوہہدایتدینے والیشمعفناکیہواسے قتلہوگئی، قتلہوگئی)بجھگئی)

14۔پوراجہاناسحادثہکیوجہسے اندھیرے مینہوگیا۔اوربے

نورہوگیاکیونکہوہخورشیدجہان۔۔۔؟ 15۔جیسے اسچاکوچوبند سپہسالار کیشہادت

کیتاریختلاشکیتو عقل

نے کہا:''ہدایتکیشمعگلہوگئی۔''

ایضاً:1145ھ

1-	چونقáیازدرِقáeیالحاجات	شہادت eجستازپئےشررِدرجات
2-	روانتیروفاشِاز eشستھ لہ ناگہ	رسیدہ برسر آماجِ اجا بات
3-	eبر دہ اُش قصابِ تقدیر	بہقوسشکشتہشد ٔھیہات ٔھیہات
4-	بتاریخِ قتال آن قوم ہاشم	نِدا آمد " eیدْ خِ eل eھمْ ٔب ٔج ٔن اٰن"

ترجمہ :

1.جبقاضیحاجاتکے درسے،شہادتڈھونڈیشرعیدرجاتکیلئے

2.تیرچلنےکیوجہسےشروعہواحملہ،اورسرپرنشانہہوا،

3.اُنکواچانکقصابتقدیرنےلےلیا،اُنکےقتلہونےسےہیہاتہیہات کاہرطرفغوغاہوا۔

4.اُسہاشمیقومکےقتل)شہید)ہونےکیتاریخنکالیتو ٖتاغیبسےآئیکہ: ان کوجنتمینداخلکردیاگیا.یعنی:1145ھ

اَیضاً:1145ھ

(1(

قضیہءِ جان کا ہ زِین آفاق بے ادراک eش د
کٗ ز تحیeJ ر دل بحسرت درکہ ہر ٔد Jراک eش د

(2(

قاáیءِ ملت متین و حامیءِ حق بے کساں
برشریعت شد فدا و از ہر 1لٗم بے باک شد

)3(

گنجِ عِلم و شرر و دین، چون گنجِ زرین e شد بخاک

عالمِ اسلام را زان غم؛ جگر جان چاک شد

)4(

سالِ تاریخِ شہادتِ او e چو جستم:عقل گفت

حاکمِ اسلامِ دین اکبر؛ شہید و پاک شد

<u>ایکسندھیتحریرکااردوترجمہ</u>

انہوں نے یہ ذمہ داری اُٹھائی تھی اس لئے کہ: جو حضور پرُ نور علیہ افضل الصلواتواکملالتسلیماتکابھییہیدستور فیضرسانیکاتھاکیونکہحضور ﷺ اپنی زبانی گوہر افشانی سے کہ ہرسائل کا دامن خزینہء علمی اور گنجینہٴِ فیض سے ہمیشہ پرُکرتےرہتےتھے۔اہلعلم،اہلدلاور اہلعبرتاسحقیقتسےخوبواقف ہیں کہ حضور آقائے نامدار علیہ افضل الصلوٰات والتحیات کا سینہٴِاطہر خزائن علمیاورگنجہائےفیوضلمیزلسےگویاکہکسیختمنےہونےوالیکان کیطرحگوہر نایابسےپرُہے۔سووہانسےہرضرورتہرضرورتمند اپنے اپنےظرفکے مطابقحاصلکرتارہتاہے۔چنانچہاسبزرگوارمیانمحمدبینعبدالّرحمانشہیدفی سبیلاللہرحمہاللہتعالیٰکیتعریفوتوصیفسےمتعلقبھیکسیعلمیعندلیبنے کیسااچھاگیتگایاہے؟!

رباعی: ستارہ بدرخشید

ستارہ بدر خشید؛ ماہ مجلس شد
دل رمیدۂ ما را انیس و مونس شد

نگار من کہ بمکتب نہ رفت، خط نہ نوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

اردو ترجمہ:

ستارہ چمکا، وہ مجلس کا چاند ہوا۔ میرا دل انہوں نے اپنی طرف موڑ لیا اور وہ میرا مونس جانہ ہو گیا۔

میرا محبوب جو کہ مدرسہ بھی نہ گیا اور خط بھی نہ لکھا ایک اشارہ ابرو سے یوں سکھایا کہ سینکڑوں مدرس ہو گئے۔

عربی خطبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ ... تعالیٰ ولہ حامدًا ومصلیا علی رسولہ المصطفیٰ قائلاً

وقاعدا۔ اما بعد: فتحفۃ التسلیم والتحیۃ المنبعثۃ من خلوص الطویۃ۔ اتقہ الی

اسوۃ اہل الحق والیقین سلالۃ احفاد سید المرسلینﷺ۔ ایدہ اللہ تعالی بحسن

تأییداتہ و اشرف تسیید اتہ یشیخ الحقیق!!! و سندی وسیدی بالتحقیق!!!

والتمِسأنِمند احتجبتبلِجْ ِابمِذِالِكالنْابِووصِفتبلِبعدِبعدالِاقتاَباِذا
اَنَفَ ِ ْ ِ يَدِالْ َانَمَ ِ كلَ ْ مَقْب روضِوَمِ َ ِالْ َاسْقَامِكلَ َ ْ مَنْ رقوْضِقَدْ ركنْ
رتمَعَهَابِلِ ْقَفَصِالْمَعْ رهوْدَةِ وَالْ قَ صَصِ رم تَ حَ ِ ىَ ِاّ بَ ْ يَ مَ وَا جَهِ هَا وَ عَ وَا قِ بَ ِاِ
وَالْ مَبادِ ىْ رم تَ َ ضِ ِ عًا ِا يل مَالِكِ ا لْ فَ ضْلِ وَا لْا

یدَ یالان تآتتَاخبارالاخیارمت لکالدیرَ واضائتبیالاخبارو أثرَ الاسارِ

ووصل الکِتاب اللٰ الملتوِی م المکنَ العلِ بصدق حصولِ المطالِب و الامالِ

فکأننانستم جانبالطورِ نرا ف اللیل البیم نهارا فمَ دت اللّٰهِ تعالٰ علَ انعامِه

کثیاً. انه کنَ علَ ذالک قدیاً والعسْ بتیسیهٍ یصِیّ یسِیاً۔ وهو نصِینٌ نصِیاً۔

میتدا و مصیاً والمرجولمن جاء الیکم بلِطاعةِ المزجاہِ معرضا عابهِ الأجاتِ ان

تکوناً وسیله له اِل الفوزِ والنجاۃِ وقاعِدا ال ارفع الدرجاتِ واللّٰه ولِ التوفیقِ وهو

نِعم المول ونِعم الرفیقِ والسلام علیکم ورحمۃ اِللّٰہ وبکَته وعلَ السیدِ وسندِ

وَعصْمۃ الدِیْ وَغنیْمۃِ الْ رمتَدَی نِیْ سَیِدیْ رمُ ذ صَالِ وَ بَقِیْ مْ مِ

السِ ادَاتِ الْکِرَامِ

وعلماءِ الاسلامِ ومنمْ المخادیِم عبد اِللّٰه و م عِند هم م المشتغِلِی خصوصا۔

ر (وطالِبِمالداعِ)واخِیهِووالسّلامعلیکمْ!

(و در زبنِ فارسی)اشتیاق اساس طالِبَ الاقتباسؔ ملا اِلٰیاس ابنؔ مرحوم

حاجی یح یی شھید بَ دیِ سدید۔ تسلیمات ے پاینَ عرض داشته التماسِ دعواتِ صالاُت می نماید فقط۔

خطبہ کا اردو ترجمہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ پروردگار کے نام سے اور اسی کے لئے حمد و ثنا ہے، Ãة حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کھڑے ہو کر اور بیٹھے بیٹھے۔

اسکے بعد:پھر تسلیماتو تکریماتکاتحفہ،خلوصِدلاورپاکیزگیسے ،میںتحفہ
بھیجتاہوناہلِحقکاطریقہاختیارکرنےوالونپرجواہلِحقویقینہیں۔انکے سلسلہ
کیاولاد)پنجتنپاک(سیدالمرسلینﷺ پر ،اللہتبارکوتعالیٰ ان کیبہترینتائید
فرمائےاورانکواعلیترینشرفوالیسرداریسےنوازے۔اےمیرےحقیقیشیخ! اورمیری ؑ
سَاورمیرےتحقیق والے)سید (سردار(!میں التماسکرتاہوں)کہ(
مینشروLتمینپردہکےپیچھے احتجاجکرتارہااسیجنابکیلئے۔مینقریبہونے
کےبعدبھیدوریکےوصف سے متصفتھاکہاُسوقتمینلوگونکےگھیرے
میں،انکےقبضہمینپھنساہواتھااورمیری حالتاسوقت ایکپیاسے اورٹوٹے
ہوئےشخصکیسیتھی۔مینانکےساتھپنجرہمیں بند تھا۔اور(اسحادثہ کے)
بہتسے قصےّ حیرانکرنےوالےہیں،اسکےآگے اورعواقبکےدرمیانمیں۔
اللہربُّالعزتّکیخدمتمیںLجزیوانکساریکرنےلگا،وہمالکالملکفضلوکرم
کا مالک ہے ،میری مدد ضرور کرے گا۔ مجھے ایسی متواتر خبریں ملکی حالات کی مّلتی
رہیں۔میناُنخبروناوررازونکےآثارپرروشنیڈالسکتاہوں،اورمجھےایکجَ خط ملااوپرسے ، ۔
مطالب اورامیدونکوحاصلکرنےکےلئے۔پھرمیریحالتیہ ہوئیکہمیننےگویاکہ
میننے)غیبیطورپر(جبلطورکیطرفسےراتکوایک
آگدیکھیاوردنمینلرزادینےوالیآوازسنیتھی۔پھرمیننےاللہتبارکوتعالیٰ کیحمدو ثناکی،
اسکےلاتعدادانعاماتپر۔بیشکوہاسپر قادرہے۔وُہ اللہ تعالیٰ
دکھونکوسکُھمینتبدیلکرنےوالاہے۔وہیمددگارہے،اُسیکیطرفلوٹناہے۔جو
تمہاریطرفاطاعتسےلوٹے،یہعرضکرتےہوئےجوتمایکوسیلہکےساتھ
جاؤتمہاریفتحہوگیاورتمہیننجاتملےگیاوراعلیٰدرجاتپرفائزہونگے۔

وہیاللہتعالیٰ!توفِیقدائمیکاوارثہے،وہیاچھامولیٰ،وہیبہترینرفیقہے،

السّلمعلیکم)آپپراللہکیسلامتیہو)ورحمۃاللہوبرکاتہ)اوررحمتوبرکتہو!)اور

میرےسیدّ)سردار)اورمیریسَؔپراوردینکیعزتپراوردیندارونپر۔میرے سیدّ محمد صالح اور

باقی لوگوں پر جو کہ وہ حضرات سادات مینسےہیں اورانکے

مخدوموں پر، عبداللہ اورجوانکے پاس مشغول ہیں، خصوصاً)اورطلبکرنے والونمی

نسےجوداعیہیں)۔اورانکےبھائی۔والسّلمعلیکم)

)اورفارسیزبانمیں)بڑےشوقکیبنیاد،اقتباسطلبوالےملّاالیاسابن

مرحومحاجیٰیحیشہیددینپرمضبوطتسلیماتبےپایانعرضرکھنےوالا۔اوراپنی نیکدLؤنمینیادکرنےوالا۔فقط۔

قصیدہ (فارسی)

قصیدہ در مدح حضرت مخدوم عالمِ برگزیدہ سرمدی مخدوم میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ واحوالِ شہادت مخدوم زمان جنت مکانی حضرت مخدوم المخادیم میاں عبدالرحمٰن شہید فی سبیل اللہ وسرفرازیٔ نخلِ دینِ متین و دولتِ ابدی حضرت مخدوم میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ

.1	زبوست انِ شریعت نسیمِ صبح پگاہ		خبر رساند کہ نخلِ بلندِ متینِ الٰہ
.2	زباغبانیٔ صنع خدا بسر آمد		کہ کامیاب شد از وجہان چہش ابچہواہ[8]
.3	دِلم گفت کہ آن نخلِ دین کدام کج است		کہ ہر کس از ثمر شکامی افتگہ بیگاہ
.4	بگفتم کہ بود قامتی چو نخلِ بلند؟		کلاہِ او چو رطب؛ روئے او چو چہاردہ(۱۴) ماہ
.۵	نسبِ قومِ نبیدارد، از بنیع باسؓ		حسب حمزہؓ ع مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ
.۶	محمد یاست کہ منسوب با محمدؐ شد		بہ روئی وبخوئی، وبشررِ وبدینِ وبرسمِ وبراہِ
.۷	محمد یاست کہ شکلِ محمد دارد		خلقِ خدا راست، نامِ او، رو نگاہ
.۸	محمد یاست کہ نورِ محمدی برخشی		چو برقِ لامع، رخشاں چو مہ برابوانِ ماہ
.۹	نامِ او پاک و خوش شکرین و شیرین است		کہ نیست نام چون امشد گر خدا گواہ
.۱۰	رساند بر فلکِ سا دہر ایتع باسؓ		نمود بروشن ترازِ مابن امعبد اللہ رضی اللہ عنہ فلا

---

[8] غلام (

۱۱.	دران شاہِ شہیدان؛ عبدالرحمن نیز،		ازینخلفشدنشادیفزائیاندوہگاہ
12.	کہشمعِدینبرافروختدرشبستانش		ازانفروغرسیدہاست؛ازسمک[9] تاماہ
13.	روایتاستکہآنافتخارِآلِعلیباسؓ		علیہرحمتورۂوانوجنتاش مثواہ
14.	بکربلائیشہادتچودرنہادقدم		شدبہچشمجہان،روزہمچولیل،سیاہ
15.	بمثلواقعہٴکربلائےحسینابنعلیؓ		فضائیمعرکہگشتہ؛فضائیمحشرگاہ
۱۶.	بہخنجرِستمازتنسرشحسینمثال		جدا نمود جدا ماندگانِ دینِ الٰہ
۱۷.	سری،کہازتناوموئیکماگرمیشد		دل جہان زِغمش سوخت بآتشِ آہ
۱۸.	سریکہسایہگرفتیاگرزتابشِخویش		ملولگشتیازانخاطرشچونون[10] بیما
۱۹.	سریکہ سبزمنظربود سروتندینبود		جدا نمود گروہ، ظلوم گم کردہ راہ
20.	چرانہخشکشدآندستِکہبریدسرش		چرا نہ شلشد بازوئی اوزبادِ سیاہ
21.	حدیث و حالت وکیفیتِ شہادتِ او		بعینہ شدہ چون کربلائی واویلاہ
22.	مگر ہلالِ محرم زِچرخ ہویدا شد		زمانِ بتعزیت آمد بنوحہ نالہٴ وآہ
23.	زدفترِ الموغم نوشتہ گشتہوراست		بہرگروہنصیبپاسترینغمِجانکاہ

(9)سمک=مچھلی

(10)نون=مچھلی

.24	اگرچہ کشتیءِ عالم شکست در دریا		شکست کشتیء عباسیان بعین ,,,,
.25	رسید اشک بجائی زگریہء احباب		کہ چون حباب دردِ می نود خرگہ ما
.26	نہازستاربفروزندباستِچرخ و ھم		نہ سرخ گشت شفق ازفروغ,,,,,
.27	شگوفہکردزگردوننہالِمحنتوغم		شفقزخونشہیدانشدہاست سرخوسیاہ
.28	چودل بسوخت، بیادِ شہید راہِ خدا		چہ جان برآمد، ازہجرانِ حبیب اللہ
.29	خوش اسعادتآندیدہ،کہگریاناست		کہ آبروئی زِایمان برد بمحشر گاہ
.30	روانہ گشت بجنت امامِ دینِ رسول		بہشتیانشدہاز مقدمشکشادہجباہ
.31	روایت است کہ مخدوم زادہ فرخ نام		محمدیکہمحمدوراستپشت پناہ
.32	درانزمانکہ بسنِہفتِسالہرسید		بہہفتچرخشدہذِکرِخیرشازافواہ ,
.33	گلِ زِ گلبنِ اقبال نو دمیدہ کہ صبح		بہرونما یش؛خورشیددادوقتپگاہ ,
.34	زمانہ،دیدہءِ امیدخویشروشنکرد،		روئیاوکہمنوراستوچہاردہ(۱۴)ماہ ,
.35	کمندِ امر بمعروف ونہی از منکر		چنان براندکہ مانند دیگران در راہ
.36	خداشدادبہرکارنصرت یاوری،		نہعمروداد ونہزید،نہمالدادونہجاہ ,
37	سخن زمعدلت ایوانِ او اگر گویم		اگر بقافیہ کیوان کنم معاذ اللہ
.38	شدابررحمتبرفرق ملکسایہفگن		غبارِ مرکبِ آن شاہِ شرر دین الٰہ

.39	داشتسجدہءِ e شکرازجبینشودفرسا		زِنعمتی کہ بود از زبان شکر نہ آہ
.40	ش ومچون گرد ب e دنْبال توسنش e افتم		دگرچہنفعدہدخاکسارئءِاینراہ
.41	گرازسخاوتِحاتممثیلبدھرنہماند		کہن‌ان بگ e ر سنگ‌اندادیازعشاء و پگاہ
.42	e کجا بہ همتِ آن بسرورِ کر م سنْ جمْ		کہہرکرم ب ربآردبزار,,,,,,,,,,,,,,؟
.43	بہازمدینشِکندبصفولےبہبزمِعطا،		یک دلے شکست آن شہِ از دہ,,,,؟
.44	چن‌انرواجازوی‌افتدبِنِحقکم برسیدہ		بہ ہندوان، بہ ہندوستان ن ہ ماند,,,,؟
.45	برائےمدکوست‌ایشچوفکردرربہ‌ماند		چونقشِپا، بد e وجاکردمنزلاندر,,,,؟
.46	زبان e بریدبچوسوفار باد ہر کہ زبان		نہ ازبرائی ثنائے تو دارد اندر فاہ
4V	درشزش‌ابوگدابیچگہکہداریعار،		کہپیشِ کنجرچہ خسْچہنہنگوچہتمساہ؟
.48	دہند حمایتش ازنائبات چرخِ امان		بود عِن‌ا یتشْ ازحادثاتِ دہر پناہ
.49	چونموربرکہن بستہکمربطاعتاو		قضاکند زِتنش پوست همچو ماہ
.50	زِعالم ملکوتی است کشف اسرارش		تجابلاستکہہرکسنہکردکشفنگاہ
.51	جدائے گانہ زِبہرِ خدا e جرم مگیر,,!		کہماندبام منْمہجور ودورازیندرگاہ
.52	زِفرقتِ تو دلم بود باهزاراں درد		زِغیبتِ تو، د مم بود باهزاران آہ
.53	سپاس حمد و ثنائے خدابمیں گویم		کہ دل بی‌ادِ تو دارم زہے عطا e ء اللہ

.54	بخواب ،وو ،ھمبخیال،وبہوشوےبوشیِ		،مرا خیالِ eرخت در دل است فدا ، ، ؟
.55	زروشنائی چشم کہ طلعت تونہ دید		زنور ، بہرہ ندارد چو تیرہ شب ، ، ، ؟
.56	رفیعجاہ،کو eسرمۂچشمِخویشنہساخت		غبارِ راہِ ترا جائے او شد پاچاہ
.57	چوگشت کوکب بختِ بلندِ ا eو طالع		سپندچشمبداشد ،پ ،رنبہچینگاہ
.58	زِ eتستیِن eصرتدین، ،وزخداسْتنصرتت eو		بہ سعی ازتو و اتمامِ آن زِ فضلِ ا ٰلہ
.59	زبانِ خامۂ من تابنام تو گردید		ہمیں پروز نگینم بر اوجِ ایوان ماہ
.60	چوقطعامکہزحالشخبرگفت eمحیط		eحباب،شاں،زِخوشیبرہوافگندکلاہ ،
.61	چوںنامہہمبخودازننگاین eسخنپیچیدہ		کِ ،یم کہ نامہ نوشتی بنام این در افواہ
.62	زفخر سر بفلک eبردہ ا،م کہ خاریدہ		فلک،زِناخنمسحتوکہبوددیدہبراہ
.63	چوآفتابِعطایتبتافتبر ،سرمن		کہ سایہ ا،م بہ زمین عار دارد واکراہ
.64	کشادہجبیبہِخلق؛چوصبح پدید		بعرصہتنگجہانخندہزد،چومہربہماہ ،
.65	سوادِ خطِ تو تا جانمود در ، ، ، ،		چوخطِباطلمردمشدہ بدیدہسیاہ
.66	زیرلاشہچونوشیروانیکوئیکردہ		بہِ eشد؛ ن، eشد ثنایش زبانِ ماکو تاہ
.67	بمادکچوندِرمپچندداد ،م ،عنزِلطف		بروقترفتنکوناماوبجائیمہروماہ
.68	توئیکہگرفگنیسایہبرسحابازفیض		بصلبابرشودقطربہمچو eد لِ eکلاہ

٦٩.	نہ گفت "لا" بزبانِ مبارکش ہرگز،		بغیر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
٧٠.	گر نبود شہادت بیود لطف وکرم		بہ ہر زمان و مکان قول و فعل گاہ
٧١.	بپائے بوس توآیم؛ ازانکہ نامہ شد		چوپائی خامہءِ اوبوسیدہ یافت عزت ؟
٧2.	زدم بدامنِ فیض میمن ترا ندست		کہ دامنتو بگیرم بروزِ محشر گاہ
٧3.	خواہم از تو، بخواہ از خدا، کہ ایمانم		کند چو فضل، چو ج انگیر دمب منہمراہ
٧4.	نہ بادس اقیاندرجہانکسپکہبق ائی		نہ خواہد ازدلوج انصبحوش امس الوماہ
٧٥.	گرچہ مرثیہ و مدک نارواست بہم		ولی براہ فرزدق روم کہ نیست گناہ
٧٦.	زمدکومرثیہزینالعباد والحسین علیہم السلام		بیکقصیدہ نوشتہ کہب ادطالب مژاہ
٧٧.	ذکرچونامکریمآنشہیدپاکگرفت		زبانِ من، دلِ منجوش زد، خدا گواہ
٧٨.	لافمیز نمایافتخار آلعباس		کزمناوچ اقبلندمبدانکہ ہستمغلاموہ
٧٩.	زلطفِ گر نظر پبر دلم کنید لمنمحبوب		دِ لمزنورشودچونلائی یدکلیم اللہ

تاریخوفاتحضرتمخدوممحمدی، ابنمخدومعبدالرحمنشہیدفیسبیلاللہ

درس الیکہزارویکصدوہفتادویکبوقورآمد (1171ھ) ازالفاظ: کان

رحامیً الل شریعۃ بدرمیآید 1171ھ

اردو ترجمہ قصیدہ

یہ قصیدہ حضرت L لمبر گزیدہ سر مدی مخدوم میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مدح ہے، اور شہادت مخدوم زمان؛ جنت مکانی حضرت مخدوم المخادیم میاں عبدالرحمٰن شہید فی سبیل اللہ اور دین کے درخت پر سرفراز ہونے والی عظیم المرتبہ شخصیت کے احوال میں اور دولت اَبدی حاصل کرنے والے حضرت مخدوم میاں محمد علیہ الرحمہ کی مدح میں۔

1) بوستانِ شریعت سے اور صبح کی ہوا کا تحفہ، انہوں نے خبر دی کہ دینِ الٰہی کے مضبوط درخت۔

2) خدا کی تیار کردہ باغبانی سے باہر آئے، جو وہ کامیاب ہو گئے چاہے بادشاہ چاہے غلام ہو۔

3) میرے دل نے کہا کہ، وہ دین کا نخل کہاں؟ اور کیا ہے؟ جو کہ ہر ایک ان کے پھل)ثمر(سے وقت بے وقت فائدہ اٹھاتا ہے۔

4) میں نے ان کو یہ کہا کہ وہ بلند قامت درخت کی طرح ہوگا، ان کا کلام)گفتگو(نرم، اور ان کا چہرہ)مبارک(چودھویں کا چاند۔

5) ان کا نسب نبی علیہ السلام سے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتا ہے، اور ان کا حسب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں۔

6) وہ محمد ہیں کہ محمد ﷺ سے منسوب ہے۔ منہ سے اور L دت سے اور دین متین کی شرع شریف سے اور رسوم راہ کے اعتبار سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔

7) وہ محمد اس لئے ہے کہ، وہ شِکل محمدی رکھتا ہے، خِلق خدا کے لئے وہ سید Ø، نام ہے اور اپنے چہرہ کی نگاہ سے۔

8) وہ محمد اس لئے بھی ہیں کہ محمدی نور ان کے چہرہ سے جھلکتا ہے، جیسے کڑکتی بجلی۔ اور ان کے رخسار ایسے ایوانمیں چمکتا چاند۔

9) ان کا نام پاک ہے جیسے شکر میٹھی ہے۔ جو ایسا نام کسی کا نہیں ہے۔ اسلئے وہ اللہ کو اہے۔

10) 1سنے فلک)آسماں)پر پرچم عباسؓ پہنچایا تھا۔اُسی سے چاند سے بھیز یادہ روشنی پھیلائی عبداللہ نے بیابانوں میں۔

11) اُنمیں سے عبدالرحمٰنؓ شہید بھی تھا جو شاہ شہیدان ہے۔اسکے بعد یہ خوشی غم ناک میں تبدیل ہو گئی۔

12) جوانہوں نے رات کے اندھیروں میں شمع جلائی تھی،اُسی سے فروغ پایا زمین نے آسمانوں تک۔

13) روایت ہے کہ،اُسی فخر آل عباسؓ نے،اُس پر اللہ رب العزت کی رحمت اور رضامندی،

اور جنت انکی ابدی جگہ ہو۔

14) کربلا میں شہادت کی طرح اس میں قدم رکھا،اس واقعہ سے پورا جہان کالی رات کی طرح ہو گیا یعنی پوری دنیا میں اندھیرا چھا گیا تھا۔

15) یہ شہادت کا حادثہ بھی حضرت حسین ابن علی)رضی اللہ عنہما)والے واقعہ کربلا کی طرح

تھا،جنگ کے میدان کی فضا گویا کہ محشر گاہ کی کیفیت تھی۔

16) اپنے جسم پر حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرح خنجر کا ستم سہا تھا،جدا ہو گیا)اُن سر مبارک)پچھلے مسلمانوں کیلئے۔

17) انکا سرَ کہ جس سے اگر ایک بال بھی)کھینچ کر)کم کیا جاتا تو جہان کا دل انکے غم میں آتِش آ ہس سے ٓ جگیا ہو تا۔

18) انکا سر جو کہ سایہ لیتا تو اگر اپنی پیتا بش سے،ایسا ملولہ ہوتا۔جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی رہتی ہے۔

19) اُنکے سر کا یہ کمال تھا کہ،ایک سبز منظر دیکھنے میں آیا،اور سرو تن دینہ ہو گیا،اُنگمکردہ

راہ والے ظالموں نے اُس مبارک سر کو تن سے جدُا کر دیا۔

20) جسنے انکاسر کاٹااُسکے ہاتھکیوننہخشکہوئے؟اورکالیگھٹاسے اُنظالمونکے بازوکیوننہشلہوئے...؟

21) انکیشہادتکیبات،کیفیت،حالت،یعنیکربلاکےواقعہکیطرحکےہیں۔ 22)

محرمالحرامکاچاندجیسے آسمانپرظاہرہوا۔توزمانے کےلوگنوحہگرتے اورآہوزادی

کرتےہوئےآئے۔ 23) اسواقعہغموالمکیداستانلکھیگئیہے،اورہرایککےحصہمینیہجانلینےوالاحادثہء غمآیا۔

24)اگرچہاسجہانکیکشتیٹوٹگئی،دریاکےاندراُسیطرحعباسیونکیکشتیٹوٹچکیتھی۔ 25)

احباباورخویشونکوگریہزاریکے اشکونکےبجائےاشکونکے ابرَبرسپڑےتھے،

بادلونکےہی جُھیدبرسرہےتھے.

26) اسغمواندوہکیوجہسے آسمانمینکوئیستارہبھینہچمکسکا،اُسدنآسمانکیشفقبھی سرُخنہہوسکیتھی۔

27)عجیبباتہوئیکہ،جسنے خوشی بھلادیتھی،محنتوغمپر،)وہ یہتھاکہ)شفقبھی

شہیدونکےخونسے سرُختھی۔ 28)کیسے نہمیرادلاُنشہیدونکییادمینجلگیاتھا؟کسطرحمینجانبہلبہوگیا اللہ تعالیٰکےاُندوستونکیجدائیمیں۔

29) کیسی اچھی سعادتتھی؟ جس کے لئے یہ گریہ زاری جاری ہوگئی ہے؟ کہ انہوننے

عزتوشہرتپائیہے،ایمانکےساتھمحشرگاہمیں۔

30)وہامامِدینِرسول ﷺ جنتکیطرفچلےگئے،اوراہلجنت،اورحُوروننے اپنیمقدس جبینکھولدی۔

31) یہروایتہےکہ،مبارکناموالےمخدومزادہمحمدی کہاچھےہینمحمد انکےپشت پناﷺ

32)اُسدورمینبسوہصرفساتبرسکےتھے۔توساتونچرخانکےذکِرخیرمینتھے۔

33)وُہاُسگلکیپنکھڑیتھےجوایکنئیصبحکیطرحتھی،تواُنکوسورجنےصبحکاتحفہپیش
کیا۔ 34)زمانےنےدیکھاکہانکےدیکھنےسےاُمیدکیایکنئیکِرنروشنہوگئی،انکاچہرہایساتھا،
جیسےچودھوینکاچاندروشنہوتاہے۔

35)اُنکیسیڑھیامربالمعروفاورنہیعنالمنکرتھی،اُسپیروہچلتےرہےاوردوسرونکوبھی
اسپرچلنےکیتاکیدکرتےرہے۔

36)اللہتعالیٰنےہرکاممینانکیمددونُتفرمائی،یہعطانہکسیعمروکودیاورنہیزیدکو، مالدیااورنہعزتدی۔

37) اُنکیبرابریاورعدلکیاتکروں،یاتھوڑاٹکڑابیانکروں؟Lذاللہ!یہادبکے خلافہےجوقافیہمِؤں۔!!

38)اللہتعالیٰکاابِررحمتانکےاوپربرسااورملائکہانپراپنیپلکونسےسایہفگنتھے،اللہ
تعالیٰکیشریعتدینکےبادشاہکےمرَکبکاغباراچھاہے۔

39) انہوننےاپناسرَسجد ٔہشکرمینرکھا،اوراپنیجبینرکھتےہوئےگئے،یہتونعمہےاور سوائےشکرکےآبھینہبھری۔

40)مینانکےپیچھےاُنکیدھولکیطرحتھا۔توگرپڑا۔۔۔اسکےبعددوسریکونسیخاکمجھے
نفعدےگی۔۔۔؟

41) اگرحاتمکیسخاوتزمانہمینایکمثالکیطرحنہرہتی،توتُہیبھوکھونکوصبحوشامکھانا دیتا۔

42)اسسر اپاہمتوسخاکے سرور کیکیسیمدحکرونکہجوہروقتہزاروں کرماور اFن کُرتے رہے۔

43)تُنے تودینکے ازمسے صفونکوچیرااور عطاکییز مسجالی،ایکلشکرکوشکستدیاُس شیرنے۔

44)اسیطرحیہرو اجپڑگیاجودیِنحقیہنچا،جوکوئیبھیہندو،ہندوستانمیننہر ہا۔

45)انکیستایشومدحکیفکرنے مجھے پریشانکردیاہے،اسطرحفکرمندہونجسطرحاُن
کے نقشپانے میرےاندرجگہبنالیہے۔

46)تیرکاآخریوارجبکہزبانکٹیہوئیہے،ہرزبانپرنہینبلکہاُنکے لئے تمہاریثناہےہر ُ ٌ مکُے اندرہے۔

47) انکےدرسے چاہے بادشاہہوچاہے گداہرکوئی:چاہے انکے سامنے۔۔۔اسقسمکی
چیزینہوں۔ 48))مذکوربہ بالاسبچیزوں)کیانکوحمایتحاصلتھی،وہایسے تھے وہامانتدارنائبہوں۔
انکیعطاءدہرمینحادثاتکیپناہتھی۔

49) چیونٹیکیطرحہرایکنے کمرتوباندھیتھی۔بسقضاءالٰہینے یہکامکیاجوانکاتنکھال چاندکیطرحتھا

50)Lلمملکوتیسے اُنکے اسرارکھلتے ہیں،یہتوجہالتہے کہ،کسینے بھیاسپرکشفکینگاہ نہکی۔

51) جداہیسہی،خداکے واسطے جرمتھامگر،میندرماندہہوں،اورمہجورہوناسدرگاہکیلئے۔

52)فرقتکے سببتمہارےلئے دلمینہزاربادردہیں،اورتمہارےگمہونے کیوجہسے ہزارہاآہیننکلتیہیں۔

53)اُسخدائے عزوجلکیلئے حمدوثناہے ،مینکہتاہونکہا ے دلآؤ مینتمسے دلرکھتا
ہونیہیتو اللہربالعزتکیطرفسے عطاہے۔

54)نیندمینچاہے خیالمیناور ہوشسے:خاصتمہارے ہیرُ خکادلمینخیالہوتاہے، خداگواہہے۔

55)آنکھونکیروشنائیسے تمہارادیدار نہکیا۔اور نور سے اندØکیا دیکھے گا راتکی تیر گی
میں۔

56) وہرفیعجاہ کہانچلاگیا؟جسمجھے اپنیآنکھونکاسرُمہنہبنایا۔انکیراہکا ٗ .غرتمہارے لئے کپڑا ٗ.بوالیکھڈبنجائے۔

57) جبچنُاہوا ستارہگردشکرتاہے تو انکا طالعبھیبلندہوجاتاہے:لیکنبیچبدنظرکے حوالےہوگیا۔تو پرنو پروین) ستاروں
کا .جُھید -جسکو کھتیاں کہتے ہیں۔) کیسے چینو
اُرامسے رہے گا۔

58)تُسے ہیدینکینصرتہے اور خداکیتُنتمہارے ساتھہے ،تمہاریتوکوششہے اور اللہربالعزتکافضلہے۔

59) میرے قلمکیزبانتمہاراہیناملیتیہے ،اسیطرحچاندکے ایوانونتکپہنچاتاہوں۔ 60)
مینایکچھوٹے سے ٹکڑہکیطرحہوں۔مگرانکے حالکیخبرپربہتبڑیگرفترکھتا
ہوں،مینایکدانہہوں۔خوشیسے ہواکوتاجپہناتاہوں۔

61) ایک خطکیطرح؛بھیاسپیچیدہسخنکونہپاسکا،کیسے نامکھوگے ،جوانکا نامتوہرایک
کےٗ مُمُینہہے۔

62) مینفخرسے اپناسرَفلککیطرفلے کرگیاہونکہ کُھح .لجائے،اورفلکاپنے ناخنسے
گرمسکیا۔تواُپنیراہدیکھلے گا۔

63) تمہاریعطاءمیرےسرَپرآفتابکیطرحچمکیتھی،کہ؛میراسایہزمینسےLروعناداور نفرترکھتاہے۔

64) تماپنیپیشانیخلقکےسامنےکھول،صبحکیطرحظاہرہو!تنگمیدانسےجہانوالے ہنسد ی،چاندوسوُرجکیطرح۔

65)تمہارےخطکیسیاہیجباُسنےجگہلےلی،ایکباطلخطکیمثلسبلوگوننےوہ سیاہیدیکھلی۔

66) اُنکےلاشہکےنیچےاگرLدلنوشیروانبھیاچھائیکیعدالتکرے؛)تووہ)ہونہہوانکی زباناُنکیستائشمینکوتاہجائے۔

67)مدحسرائیکرنےوالےسےجبچنددرہمد یجائینتووہکھڑےہوکرلطفسے،اُسی

وُقتجاکےاچھانامانکاچاندسورجکیجائےپردے۔

68)یُہیاگراپنےفیضکاسایہسیماب)پارہ)پرکرے،توبادلکیپشتسےقطرہموتیکااُسکی ٹوپیپرلگے۔

69) کبھیبھیانکیزبانمبارکپر)سیرتطیبہکیروشنیمیں)''لا''نہآئی،بغیر'' اشْ ھدُ انْل

اِلٰ ہا ِ''اللہ''کے

70)اگرانشہادتنہہوئیہوتیتو)اللہتعالیٰکا)مزیدلطفوکرمہواہوتا،ہرمکانوزماناور

قولوفعلسے؛)اسوقت)

71) تمہاریقدمبوسیکےلئےآیاہونکہاس کیبرکتسےمیرانامسربلندہو،جسنےاُن

کےقدمچومےاسنےعزتومرتبہپایا۔

72)میں نے اپنا ہاتھ اُنکے پرُ فیض دامن میں ڈالاہے:کہآپ کا دامنقیامتکےدِن پکڑوں۔

73) مینتجھسے مانگتاہوں،اور خداسے اپناایمانمانگتاہوں.یہاسطر حفضلکر ےجس

طر حجانبھیاپنے ساتھلےلی.

74) نہساقیرہےگاجہانکے اندر کسیکوکوئیبقانہیں،اور نہہییہچاہتاہے دلوجانسے صبحو شاماور ماہوسالتک.

75) اگرچہمدحومرثیہگوئیکرناناروا ہے ،لیکن ''فرزدق'')[11]کیر اہہر چلتےہوئے یہکوئیگناہ نہینکیاہے.

76)امامزینالعابدینؓاور امامحسینعلیہالسلامکیلئے مراثیلکھےتھے ،میننے توبسایکقصیدہ

ہیلکھاہے.

77) جباُسکریمشہیدکاذکرہو ،تومیریزبانمیر ادلاور جانجوشکھاتے ہینخداگواہ ہے.

78) اےآلِعباسکاافتخار مینتوزباندر ازیکرر ہاہوں؛اگرمجھسے کچھزیادہبلندباتہوئی ہوتومجھے طالبوغلامسمجھنا.

79) اگراپنے لطفسے مجھپر ایکنظر فرمائیں:میر ادلبھیپِدکلیمی)یدبیضا)کیطر حروشن

ہوجائے. 80)تاریخوفات:حضرتمخدوممحمدیابنِحضرتمخدومعبدالّرحمٰنشہیدفیسبیلاللہ.کی

تارِیخوفات:سنہ:ایکہزارایکسواکہتروقوعپذیرہوئی.)1171ھ)

ازالفاظ: ُکا ُن ُحامِ ُیاِلِ ُشرِیْ ُعۃِ

1171مطابق:15ستمبر1757عیسوی

فارسینظم

)11) ''فرزدق'' عربیشاعرتھاجنہوںنے حضرتامامحسینعلیہالسلامکی لئے مرثیہگوئیکیتھی.

1- حمد است ذاتِ پاک را، آن صانع افلاکِ را، نئی درکنْہ او ادراک را، فہم باشد نی خبر

2- از حمد او ہر نعتمی، در ہر امور برکتی، از شکر او ہر لسذتیِ، افزون شود دلی درصدر

3- طور است سنیہءِ عاشقان، نور است قلبِ سالکان، سیر است صدرِ عارفان، از پرتوِ آن مقتدر

4- نعمتِ نبی آخر زمان، باشد ترا امن و امان، از بہرِ خود؛ دان حرزِ جان، از بیمِ تن روزِ حشر

5- آن احمدِ خیر الوری، سردارِ عالم ماوری، آن سرورِ ہر دوسرا، نورالہدی خیر البشر

6- معراج سوئی آسمان، بر بستر آمد آن زمان، سیرش بسوئی لامکان، این یک عجائب رانِگر

7- درشب اشارت کرد چون، اعزازِ دین گشستہ فزون، جان عدو راگشت خون، انگشت را سوئی قمر

ترجمہ:

1- خاص حمد اُس ذاتِ پاک کیلئے ہے، جسنے افلاککو بنایا، اسحقیقت کسے انکاادراکجانکے، کاکسیکو نہفہمہے اور نہخبر،

-2	اس ذات خدا کی ہر نعم کی حمد و تعریفکیجائے،ہرکامیناسکی برکاتہیں،	اور ہر لذت پر اس کا شکر ادا کرنا ہے،وُہدلمیناورزیادہہوتیہے۔
-3	جبل طُر Lشقوں کا سینہ ہے،سالکونکےقلبکانورہے،	Lرفوں کے دل کا سیر ہے،صرف پرتوِمقتدرہے۔
-4	آخرزمانکےنُبیکینعمتیں،تجھےاسی مینامنوامانملےگا،	اورخونکیلئےحرزِجانہے،روزمحشر بدنکےڈرسے۔
-5	وُہاحِمدخیرالورٰیہے،وُہLلمماورٰیکا سردارہے،	وہیدونونجہانونکاسردارہے،وہی نورالھُدٰیاوروہیخیرالبشرہے۔
-6	ان کا سفر معراج آسمان کی طرف تھا،اُسیوقتوہبستربرآگئےتھے،	ان کی سیر لامکان کی طرف تھی، ایکعجیباتکوبھیدیکھا!
-7	جب رات میں اِشارہ فرمایا،دین کا اعزازدوبالاہوگیا،	انکےدشمنکیجانسےخونبہنے لگا،جب اُنگلی کا اِشارہچاندکیطرف کیاتھا۔

مخدوم محمد اسماعیل پریالوئیؒ کی تاریخ وفات کا قطعہِ تاریخ۔

(1)

چوون زلوی وخوا رخوت بسوورت آن بوازِ جوبوروت(۱۲)

تہی کرد آشووی انہء قید ناسووت (13)

ترجمہ: زلیخا کی طرح تمہارا رُخ مبارک ایسا ہے جیسے لمجبروت کا کوئی پرندہ ہو، انہوں نے آشیانہ ناسوت کو خالی کر دیا۔

(2)

چون رفت آن رہ نما، فریاد بر خواسووت زِ

ذرات جووہووان از مرواہ تواحو e و وت (14)

ترجمہ: جب وہ رہنما چلے گئے فریاد اُٹھ گئی، جہان کے ذرات و چاند سے آسمان ہے، مچھلی کے پیٹ میں نیچے چلے گئے۔

(3)

کوو داموِی بوواز اسووومووا عوویوول مووخوودومؒ

کہ میلش بود e کِل ی سووو ئی اہ ہ e وت (15)

ترجمہ: کہاں لے لاؤگے مخدوم اسمٰعیلؒ، کہ ان کا میل ملاپ ہی کُلّی طور پہ ہاہوت کی طرف ہے۔

---

(12) ناسوت = لمناسوت: یہ لماجسام کہ دنیا و جہان ہو۔ کبھی یہ بمعنی شریعت و عبادت ظاہری یعنی فانی دنیا کا لم۔ (13) جبروت = لمجبروت: قدرت، طاقت، عظمت اور خدا تعالیٰ کی صفات کا مرتبہ

(14) اسکی معنی ہے مچھلی مجازاً۔ مطلب یہ ہے کہ آسمان سے زمین تک۔

(15) ہا ہُت = لمہاہوت: ایک تصوف میں مرتبہ ہو مقام

(4(

وقوو ووڕ رِ حوولوو وتِ آن قووطوو و ب عوو والوو وم،
گوورافووگوونوود درسوو eوو کووان موو، لوو کوو وتe ر)16(

ترجمہ:اُسقِطبLلمَکیرحلتہے، ملکوت)Lلمملکوت)کےباشندےبھی پریشانہوگئے۔

(5(

بہ ھشم از ربیع الاول اوe رفت،
دوشنبہ چون کہ باز آمد ز حان eوت ر (17)

ترجمہ:آٹھ)8)ربیعالاولکووہگئے،سوموارکووہپھرلوٹے،روزمرہکیاشیاء کیطرح۔

(6(

زِتواریوخوش بوہون ھواتوف چونویوں گوفوت،
"ہوقوامِ eروک پواکوش جوائوے لاھووت"(۱۸)

ترجمہ: اُنکیتاریخوفاتکیبابتہاتفنے کہاکہ: انکے روحکا مقاملاہوتجگہ ہے۔

ھ11----------------------------------74

16( )ملکوت=Lلممِلت:اسمائےالٰہیکامرتبہومقام

)17)حانوت:اسکیمعنٰیہےوہریزکیدوکانسےجسسےروزمرہکیاشیاءملسکینیہاشارہہے،حضرتمیکائیل علیہالسلامکیطرف۔

)18) لاھوت=علاملاھوت-یعنیخداکیذاتکاLلم

60-------------------------------17ھ

<u>ایک سندھی تحریر کا اردو ترجمہ</u>

اور آپ مقاماتِ جلیلہ کے صاحب تھے، وہ مرشدِ کامل تھے۔ آپ کو آج بھی سندھ کے بڑے، بڑے اولیاءَ اللہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ جن کا فیض آج بھی جاری و ساری ہے۔ آپ سلسلۂ نقشبندیہ کے ولی اللہ تھے۔ اور آپ کا رشد و ہدایت کا سلسلہ چار واسطوں سے، حضرت امام ربانی احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے، جیسا کا کہا سفارسی بیت سے عیاں ہے:

ازمجدد الف ثانی فیضِ عالمگیر شد	وز جنابِ ش انجہان رابرکت ٫٫٫٫؟
شیخ آدم گشت از فیض مجددکامیاب	شیخ سعداللہ ازو گشتہ ٫٫٫٫٫؟
زوست ایوبِ ولیٔ وہم جمال اللہ شاہ	زوست مخدوم پری الوئیر ابعا
زو شدہ راشد خلیفہ (۱۹) از فیوضٔ شب بہر ہمند	در طریقہ عالیہ حضرت جناب

ترجمہ: حضرت مجدد الف ثانیؒ سے ان کا فیض عالمگیر یشہرت حاصل کر گیا تھا۔ اُن سے شیخ آدمؒ نے فیض حاصل کیا اور کامیاب ہوئے۔ اُن سے پھر شیخ سعداللہ نے اس سلسلہ کو لیا۔ اور اُن سے ایوبِ ولی نے اور جمال اللہ شاہؒ نے، اور ان سے

---

(19) حضرت پیر روشن ضمیر محمد راشد لکعب وی المعروف بہ ''روزے دھنی بادشاہ'' مورثِ اعلیٰ بزرگانِ راشدیہ پیرانِ پاگارہ۔

حضرت مخدوم محمد اسماعیل پریالوئیؒ نے اور انسے حضرت پیر محمد راشد المعروف بہ
روضہ دھنی بادشاہؒ نے فیض پایا تھا۔

وضاحت: جیساکہ مذکور بالا فارسی بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ: علوم ظاہری میں آپکو کامل دسترس تھی اور یہ
ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد آپ نے (حضرت محمد اسماعیل پریالوئی علیہ الرحمۃ) علومِ
باطنی کی طرف مائل ہوئے اور متوجہ ہوئے اور پریالوء میں رہنے و
الے بزرگ کامل حضرت سید حاجی جمال اللہ شاہ) جنکا مقبرہ شریف پریالوء کے دیہات میں
ہے) سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت فرمائی اور خرقۂ خلافت حاصل کیا آپکی کرامات بے شمار ہیں۔

رقم اول؛ شاہی حکمنامہ: (فارسی)

آنغازی این صرتنش ان، و ملازمانِ مخلص انبشفقتِ شاہانہ سرفراز
گشتہ بدانند کہ! چون واردِ کھرہ شوندی از محل مذکور عبور نماینداں می
باید (بخلافِ حقو حساب) معترض و مزاحم احوال فضائلو کمالات
پناہ بود؛ مخدوم میاں محمدی مخدوم میاں احمدی و میاں عبداللہ و
کسانِ متعلق ان ایشان نہ گردیدہ کہ م شارا لیہم از اھلِ دعا ء اند، علمائے
دینِ متین و درویش انس الکمس الکویقینو ایق انمیب اشند، و درین باب قدغن لازم
دانستہ، در عہدہ شناسند، تاریخ r1 ماہ محرم الحرام 11I7ھ در مہر بادشاہ
گیتی پناہ این الفاظ مندرج بودند، "ھ و الفتا ک د ر د ران (اول رقم شاہی این بود)

خط نمبر 1) اردو ترجمہ) فتحو ٹ کے نشانوالے

غازیاور ہمارے ملازمین اور سچے اور مخلص کارندے
جنکو شاہانہ شفقت سے نواز اور سرفراز سے بھی نواز اگیا ہے۔ انکو جاننا چاہئے!

کہو ہجب بھیشہر کھڑ امینو ار دہوں۔) یعنیاندر داخلہوں) یااسکے باہر سے
بھیانکاگذر ہو تو خلافِ حق F بکے انبز ر گو نمینسے: ہر ایککو ہر طر حکے
شاہی حقوق، لشکری اخراجات، F بو کتاب اور دیگر شاہی لوازماتسے در گذر
کرینـ! انصاحبکمالبزرگوں؛ حضرتمیانمخدوممحمدیاور مخدوممیاں احمدی
ومیانعبداللہکو کسیبھیچیز کیتکلیفنہدیں۔انسے اور انکے واسطہدار ونسے
کسیبھیقسمکیباز پر سنہکیجائے۔کیونکہیہصاحِباحتراماشخاصجنکے متعلق
ہمنے واضحاشارہکیاہے، یہبزرگریدہبزرگہمارے لئے لائقِ L ءہینیہمبارک
شخصیتیں؛ دینِمتینکے L لموفاضل، مِسلکرشدوہدایتکے سالک، L رفِکامل،
صاحبانِایمانوایقانہیناور L لمباعملہیں۔اسیبابمینپوریخبرداریکیجائے
کوئیبھیروکٹوککاپورا پورالحاظرکھاجائے۔جسطرفسے یہقدغنلگائیجائے
انکاپورا عزواکرامکیاجائے: یعنیشاہیاحکامِکیپوریطرحبجاآوریکیجائے۔

اسخطپرشاہیمہُر لگیہوئیہے۔جسکے الفاظہینیہہیں:

21ماہ محرم الحرام 1167ھ ''هُوَ الْفَيَّاحُ احمد شاہ دُرّدَرّان'' سبسے پہلا خط
شاہیفرمانکیصورتمینیہتھا۔

بادشاہاحمدشاہدرّانیکیطرفسے دوسرا خط

فارسی: ،و ،ھ مرقمدیگردراعطائے جاگیراتمرزانپورومتعلقہآندرلع
شکارپور برائے صرف مصارف لنگرِ درویشان نوشتہ بود
ند ِ11I7ھ 175r ء

اردو ترجمہ: اور اُسیوقتایکدوسراخطضلعشکارپور) سندھ) کیدیہہمرزانپور اور ان
سے متعلقہدیہونپر مشتملزمینبطورجاگیرکے درویشانہلنگرخانقاہکیلئے اور دیگر مصارفکیلئے

عطاۓ و بخشش کے سلسلہ میں لکھا گیا۔ سال 1167ھ ۔) بمطابق 1752ء) مذکورہ بالا پہلا حکمنامہ بھی اسکا ایک حصہ ہے۔

فارسی خط: باز در عہدِ مسنّد نشینی حضرت مخدوم میاں احمدی خدائی، باز نوشتہ فرستاد، در ۱۱۷۶ھ رقم بخط طغرٰی بدستور سابق۔

اردو ترجمہ: پھر ایک نیا خط 1176ھ) 1758ء) حضرت مخدوم میاں احمدی خدائی کی مسند نشینی کے ایک سال بعد بھیجا گیا۔ بادشاہ احمد شاہ دُرانی کی طرف سے پہر قم بھی خط طغرٰی میں تھا۔

رقم دوم: شاہی حکمنامہ (فارسی)

اعوذ باللہ تعالیٰ یفرمان ہمایون بادشاہ آنکہ عالم انحال واستقبال وحکام مشاجرین و مباشرین ان الکائے شکارپور بالطائفہ خداوندانہ سرفراز گشتہ بدانند! کہ چوں موضع مرزاپور متعلقہ شرافت پناہ و افاضات دستگاہ الشیخ و مخدوم میاں احمدیز ادتوفیق اتہ می باشند بمہاوقات بندگان ادرا دربانِ اقدس ﷺ پاس خاطر این طائفہ منظور است، لہاذا امر مقرر فرمودہ ایم کہ موضع مذکور مطابق معمول بحال دانستہ بدہ انند و ہمبخاد مانِ جناب مولوی مخدوم مشارالیہ و سکنائے آں دیہات کہ قدیمی ملک ایشاں می باشند دراں جہت معمول بغیر حساب مزاحمت نرسانند کہ ہمہ اولادِ ایشاں می باشند درعہد امن و امان بدعائے داوم دولتِ ابد مدت قرین روزافزون اقدس استقبال دانستہ فارغ البال و خاطر جمع باشند در عہدہ شناسند تحریر 1 صفر المظفر 117۲ھ

خطنمبر2)اردو ترجمہ)

اعوذباللہتعالیٰبادشاہظلاللہمہربانکیطرفسے فرمانجاریکیا جاتاہے

کہ:جوبھیاسوقتیاآنےوالےوقتمینہماریسرکارLلیکے عملدار اور حکومت کے کاربردار تنخواہ دار

ملازمین جو شکارپور کے علائقہمینموجودہیں.جنکو شاہی انعام و اکرام سے عزت بخشی گئی ہے اور

نوازا گیا ہے۔ وہ جان جائیں! کہ موضع

مرزانپور اور معززومکرمفضیلتمآبحضرتجنابمخدومالشیخمیاںاحمدی،اللہ

انکیتوفیقزیادہفرمائے!سےوابستہاورمتعلقہہینوہانکوبخششکیہوئیجاگیرہے.

ہمبندگانِدربارالٰہیاوردربارِدرگاہرسالتپناہﷺ کوہمیشہہمیشہایسیدرویشانہ

بزرگونکی خوشنودیو خوشی)دلجمعی)منظورہے.اِسی لئے باربار احکام جاریکر

رہےہیں.کہہمیشہدستورکےمطابقاورمعمولِموجبیہعلائقہجسکایہاںذکر

کیاگیاہے اسکوبحالجانکراُنکےحوالےکیاجائے.اور اسمولاناومولویمخدوم

صاحبکےخادموں)جنکےلئےیہاںاشارہکیاگیاہے)یہانکیقدیمیملکیتہے. شاہیFب و کتاب کے بارے

میں میں ان کو کوئی روک ٹوک یا باز پرس نہ کی

جائے.جیسے انکیآلو اولادہمیشہامنوامانواطمینانوقرارسےرہے.)انکی

دLؤنسے)ہماریحکومتہمیشہقائمودائمہے.اوردLکرتےرہینتاکہہمارااقبال

بلندہوتارہے.)تحریر:16صفرالمظفر1172ھ-1758ء)

رقمسوم؛شاہیحکمنامہ)فارسی)

در 1175ھ صادر فرمودہ, موصول ساختہ: آن حکام و eع ,Jمال حال و

استقبال مستاجرین ومتباشرین الکائی شکارپور بالطاف شاہانہ بدانند!

دراینوقتفضائلپناہ,کمالاتدستگاہحقائقومعارفآگاہمخدوممیاں احمدی زید توفیقہ

بعرض اشرف رسانید کہ, مرزانپور وجر میجہ

درالکائیشکارپورموافقشرکمعمول، eحکامآنجابدستدارند چنانچہ ازáبطی یکر روپیہ واز بہاؤلی وھم حصہ بھمہ جھت مالِ دیوانی و باقی
درتصرفآنہانعملاوردہوبعضی eحکامدرانمداخلتبیجامینمایند ۔
ازانجاکہھمہاوقات،بندگانِخداوندیاقیندسراازطائفہابلاللہاسمتدادِ دعائے استل
rھذاامرومقررفرمودہایموخلافِمعمولمجالِمتعلقہآنہاں
معرض نہ شوند و زیادہ طلب ۔ی نہ نمایند وِالا ازوے باز خواست خو اہم
فرمودکہعبرتِدیگرانگردد ۔ قدغندانستہدرعھدشناسند ۔فی (تاریخ ۔
1rماہربیعالثانی۱175ء)

خطنمبر 3)اردوترجمہ)

)سال1175ھ-1761ء)مینحکمصادرہوااورموصولبھیہوا۔شاہیحّکم

اور عمال موجودہ اور آنےو الے وقت میں خرید و فروخت کرنے والے جو بھی
ہمارےملازمہیناورشاہیخزانہسے ماہانہ تنخواہ لیتے ہیں اور علائقہ شکارپورکےجو شاہیلطف
وکرمکےسزا وار ہیں اورسرفرازہیں۔وہسبجانلینکہاسیوقت
فضیلتمآبصاحبکِمالاتوکرامات،حقائقشناساورمعرفتآگاہحضرتمیاں
مخدوم احمدی زید توفیقہ کے ہاں سے ایک درخواست موصول ہوئی ہے کہ دیہہ
مرزانپوراورجرم ہج ۔ہجوشکارپورکےعلائقہمینواقعہینانکیاجبستگیLممعمول کےمطابق کی گئی ہے۔
حالانکہ یہ وصولیاں انکو ہی ملنی چائیے تھیں)یعنی مخدوم
صاحبانکو)فیروپیہشرحوالیضب ۔طگیاوربھاؤلیکیوصولیبھیاوردیوانیوالیوصولی
بھیجومقررہکردہحصہہرطرفسےاورباقیدوسرابھیانکاحقبنتاہے)محصولات
سے)انکایہحقانکودِلایاجائے۔

جس کارندہ)سرکاریعملدار)نےس بارہ میں جو بیجا)غلط قسم کی) مداخلت یادسست اندازی کی
ہے یا جو کوئی ایسی حرکت کرے، یا کررہے ہیں۔ہم جیسے کئی

بندگانِخداتعالیٰ)اوردربانوغلامروضہءِاطہرﷺ) جوہروقت)ہمیشہ)انہیاہل اللہ گروہ سے دLکے
طلبگار رہتے ہیں، لہٰذا)اس لئے آپ کو بار بار چتاؤنی دیتے
ہوئے۔یہامرLمخودچلکر انکے برخلافقدم اُٹھایا گیا ہے: انکی زمینیں ،ان
کےبحالشدہعلاقہجاتانسے نہچھینے جائیں۔اور انسے کسیبھیقسمکیزیادہ
طلبینہکیجائے۔اور ایسیحرکتسے باز آجائینورنہانکو)عملدارونکو)دوبارہ
بلاجائیگااورہمچاہتے ہیندوسرےبھیاسسے عبرتپائیں۔

فیتاریخ:12ماہربیعالثانی1175ھبمطابق1761ء)

رقِمشاہ ٍیبنامحّکموعُّلُ

JeJe

ایضا: رقم بادشاہ احمد شان درِ دران ِ درباب، احکام (فارسی) جاری نمودن ِ حکمِاسلامدرجواباستدعائےمخدومصاحبمیاناحمدیبلفِ J
رقمعلیحدہ: بنامحضرِتمخدومعالیجنابوعالیمقام ِ

اردوترجمہ:یہبھیبادشاہظلاللہLلیجاہاحمدشاہدُرّانیکیطرفسے احکامکےبابمیں۔
اسلامیاحکامکےبارہمیں)اسلامیاحکامیادکرنےکیلئے)مخدومصاحبمیاناحمدیکیعرض
داشتکےجوابمینعملدارونکےعلاوہانکوذاتیطورپرلکھاگیا۔یہتحریرحکامکےنامپر
بدستورخططغرٰیپہلےکیطرحتحریرکیاگیا۔

رقمچہارم)فارسی)

اعوذباللہتعال sr ی ِفرمانہمایونشاہ ِآنکہح Jکامو e ع Jمرالحالواستقبال
الکائی شکارپور بعنایت مامورِ شاہانہ سرفراز گشتہ ِ بدانند! کہ درین وقت بعرض
اشرف برسید کہ قبل ازین جماعت ہنود سکنہ شکارپور
رقممبارکحاصلنمودہاندھرگاہکلمہطیبہبموجبطریقہءِاسلاماز
شخصذمیصادرگردد ِ احدیازعلماءِدرآنجاکوتاہنمایدومعترض

نہگرددبلکہہرمقدمہکہازینمقولہاتفاقافتدازانوغیرہچگونگیآنرا بعرض اشرف
رسانند, باین سبب ازان وقت تاحال چندین مقدما ت
شرعیہاسلامیہمعطلماندہاستوتعطلِاموراتِمذہوربا عثِسستیو
ضعفدینِمحمدیﷺوموجبدلاوریءِکفاراست, بنابرآنامروز
مقرره فرموده ایم کہ ایشان متوجہ بود, ہرگاه حکم بموجب طریقہ
اسلامیہازطائفہہنودمطیعالاسلامصادرشدہباشد, علمائے ثق ہآن ولایت و نواحی و
قریب و جوار کہ صلحا ء و م ت د ین و بی غر ض بوده
باشند, ہمراجمعکرده بہ تحقیقی مسئلہوحق یقتآنرا ازازکتب متد
اولہ و استدلال خود, ہر گاه موافق حکمِ کتاب الہی و طریقہءِ شریعت حضرت
رسالت پناہیﷺ و روایات صحیحہ معتبره اسلامآن ذ می ثابت شود, حکم
اسلام بر آں جاری نمایند کہ ہیچ مقدمہءِ از مق دمات
شرعیہموقوفنماندکہموجباجرائےاحکامِشریعت غ را و نی ابتدینِ
متینبودہباشدبایدکہبخوبیہمتحقیقاینمراتبنمایندکہجبردرباره ا
حدیواقعنہگرددبخلافحکمِشرر بہ منہشود, قدغنلازمدانستہ
درعہده, شناسند, فیتاریخہفتم(7)ماہربیعالا ول1178ھ, پس در ہر
امورِ شریعت پیشوائے ہر علما ئے می بود ندو مرجع علمائے و فضلائے نزد مخدوم
صاحب معظم و مکرم می بودند انفعال مقدماتِ
شرع یہوتجدیدِدینمتینمطابق روایاتکریمہومتداولاتمیفرمودند,
ہرانامعلاموحکاماعلاموفقہائےکراموعلمائےعظامدرخدمتمخدوم
صاحب عالی مقام بمتابعت عام بوده امانتِ اسلام موج ب سنتِرسید
الانامعلیہافضلالصلوةوالسلامواندِفاغبدِعاتِظلاموکفارنافرجام
بغایت ذوالعزو الاکرام میفرمودند, کہ عہدِ زمان حضرت خلد آشیان سلطانِ
دوران بادشاه احمد شاه د ر د ران بانتہائے رسید, در سال
یکہزارو یکصد وہشتاد وچہار (۱۱۸۴ھ) کوسِ ترحیل ازین جہان
کوفتہرختِمنزلبدارالبقاانداخت,,,

بعد ہ شاہ تیمور شاہ پسر کلا نوے تخت نشین بادشاہ یک املگر دید ہمہ
ملک بانتظام وانصرام منظام خود آورد،
و نواب غلام الصدیق خان حاکمِ سرکارِ تیموریہ گردیدہ، کہ یک نفر ضعیفہ مسکینہ
کافرہ کلمۂ طیبہ مبارک بزبان خواندہ مسلمہ گشتہ، مگر حاکمِ شکارپور نواب
صدیق خان وغیرہ عمالِ مستاجرین مالیاتِ
سرکاریہ مباشرین امر گشتہ بدفع الوقت پاس خاطر کفار فجار نمودہ،
بازوئے مسلمہ رابدار الشریعۃ علمائے و قبلہ مخدوم صاحب نہ
فرستادند، پس حضرت مخدوم صاحب مکرم و معظم باستدعائے طلب آن
بازوئے مسلمہ و حقیقت احوالش عرض فیض معرض حضرت آشیانِ اقدس
مکانِ شاہِ زمان بادشاہ تیمور شاہ عرضداشت کردہ
فرستادند، بادشاہ عالیجاہ بمجرد رسیدن این تعلیقجہ رقم مبارک
عظامنوشتہ فرستادند،

خط نمبر 4) اردو ترجمہ)

اعوذ باللہ تعالیٰ. شاہزمان سلطانِ دوران کی طرف سے یہ حکم جاری کیا جاتا ہے

کہ: سرکاری کارندے اور عملدار شکارپور۔ اُنکو سمجھایا جاتا ہے کہ حال یا آئندہ

آنے والے عمال جن پر شاہی نوازشات کی جا چکی ہیں۔۔!تازہ ایک عرضداشت

بھیجی گئی ہے ؛کہ اس سے قبل شکارپور کی جماعت کی طرف سے آئی ہے کسی طرح

ہماری طرف سے حکمنامہ جاری کرانے میں کامیابی حاصل کرلی کہ جب بھی کوئی کافر

ذمّی شخص اپنی زبان سے اسلامی کلمۂ طیّبا اسلامی طریقہ موجب ہ کافر جان کر کہ

کوئی بھی مدینہ بھی اس ملہ میں کسی بھی قسم کا اعتراض کرے یادست اندازی نہ کرے بلکہ ایسا ہر ملہ جو ایسے کسی

بھی قول و فعل کی ادائیگی کا سبب اتفاقاً ظاہر

ہوجائے۔پھربھلے چاہے کسیبھینوعبّدُّکاہو!انکویہحکمنامہگوشگذارکرناپڑے گا۔

ہماریطرفسے صادرشدہاسپہلےوالے حکمانہکے سبب۔اُسوقتسے لیکراسوقتتککتنےہیاسلامیوشرعیمقدمّاتوَدینیLملاتمُّعُط)غیرفیصل شدہ)رہگئےہیں۔اورِاندینیامورمینسسُتیکیوجہسے اورکارِدینمینسسُتیاور کاہلیکیبناپردینِمحمدیﷺ ضعُفمینپڑگیاہے۔)یعنیکمزورہوگیاہے۔)اوراس کمزوریکےسببنافرمانکفاّردلیرہوچکےہیں۔اسیبناپرہمآجیہامرمقررفرمارہے ہیں کہ: یہ لوگ متوجہ رہیں کہ! جس وقت)ہمارا) حکم بموجب طریقہءِ اسلامیہّ ہندؤنکیجماعتسے اسلامکیتابعداریصادرنہہواورانلوگونکےقولیوفعلیہر طرحسےداخلہونےکاثبوتنہملےتوثقہعلماءاورحکومتکے قربوجوارکے صُلحاءو دیندارلوگونکوایکجگہجمع کرکے)انکوایکساتھبٹھاکرانسےکِتب متداولاوردلیلونوالیکتبسے مسئلہکیتحقیقکرائیجائے۔اورہرطرحقرآن مجید)کتاباِلٰہی)اورطریقہءشریعتحضرترسالتپناہﷺ اورصحیحرویاتاور اسلام کےمعتبره اقوال موافق حکم موجب اُس ذمیّ پر ثابت ہوں۔ تحقیق کرده اسلامیاحکامجاریکئےجائیں۔کوبھیمقدمہشرعیمقدماتسے موقوفنہہوں۔ کیونکہ:یہبیاتشرعیاحکامکے اجراءَ اور دینی نمائندگی کا سببہونےپر انکو بھی لازمیطورپرجانناچاہیئےکہانباتونکیپوریتحقیقکےبعدہیکوئیقدماٹھاناچاہیئے۔

اسسلسلہمینکسیبھیشخصپرکوئیبھیجوروجبرنہکیاجائے۔ایکطرفیہ بھیلازمجانکرانکیکماحقہقدرکیجائے۔

تاریخ:-7ساتماہربیعالاول1178ھ-1794ء

اسکےبعدتمامشرعیامورمیںپیشواءعلمائےدینہیں۔اُنسے رہنمائیلی جائے،اورفضلائےکرامحضرتمخدومصاحبمعظمومکرمؒ)انسبعلماءَکواِن سےرجوعکیاجائے)وہخودشرعیمقدماتکےفیصلےاورتجدیددینمتینمطابقاور روایاتِکریمہاورمتداولاحکاماتپرہیفیصلےکرتےرہتےتھے۔عواموخواصجن میںLلموفاضلفقیہچاہےحکومتکےکارندےاورعملدارسبکےسبحضرت مخدوممعظمLلیمقامکیاتباعاوراطاعتمینرہینگے۔آپحضرتاسلامیامانت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلامﷺ کی سُنّتؐ مبارکہمطابقاداکرتےرہتےتھے۔ اور بدامنی اور کفر کے اندھیرے کو بڑی عزواکرام سے دور کرنےکی بھرپور کوشش کرتےرہتےتھے۔یہسلسلہاُسوقتسےمنوعنًآتارہتاہے۔اُسوقتسےاِس وقتیعنیجنتمکانیسلطانِ دورانبادشاہ احمد شاہ دُرانیتکانتہاکوپہنچاہے۔سال 1184ھ میں۔)بمطابق 1770ء) اس برس بادشاہ ظل اللہ نے اس دارِ فانی سے رحلتفرمائیاوردارالبقامینداخلہوگئے۔)اناللہواِناالیہراجعون)

اسکےبعدانکافرزند)بڑافرزندارجمند)شاہتیمورتختنشینہوااورپورے کے پورے شاہی انتظامات اپنے قبضہ میں کرلئے اور تیموری سرکار کی طرف سے شکارپورکےعلائقہپراپنانمائندہنوابغلامالصدیقخانکوعلائقہکاحاکممقررفرمایا۔

اُس زمانہ میں ایک بوڑھی ضعیف عورت)کافرہ) رہتی تھی،وہ کلمہءِ ؐؐ ۔طَی مبارکاپنیزبانسےپڑھکرمسلمانہوئیتھی۔مگرشکارپورکےحاکمنوابصدیق خاناورانکےدیگرسرکاریعملدارجوسرکاریخزانہکےتنخواہدارتھے۔انہوننے غالباً نوابکی سہ,ہ پرَکفاّرکیپاسخاطریکرتےہوئے۔اُسعورتکو دار الشرع)دارالشریعہ)میںپیشکرکےعلماءَوقبلہمخدوممعظمّکیطرفرجوعنہینکیا۔پھر

حضرت مخدوم معظم نے اس واقعہ کی پوری روئیداد حضرت آشیانِ اقدس کمانشاہ
زمان بادشاہ تیمور شاہ کو لکھی اُس کے جواب میں بادشاہ نے لکھ کر بھیجا تھا۔

رقم پنجم (فارسی)

عالیجاہ رفیع جائیگاہ اخلاص و عقیدت دستگاہ عہدہ ءِ خوانین اعظام غلام صدیق خان غلامِ سرکارِ خاصہ شریفہ و حاکم و مستاجر مالیات الکائی شکارپور بالطافِ روز افزونِ شاہانہ سرفراز گشتہ بدانند! کہ درین وقت بعرضِ اشرف رسید کہ یک نفر ضعیفہ کافرہ درشکارپور کلمہءِ طیبہءِ اسلام برزبان راندہ و علمائے وسادات کرامدر آنجا او را بدار الشرر طلب فرمودہ اند کہ ارشاد بآئینِ مسلمانی نمایند آن عالیجاہ (از حکام) بدفع الوقت گذرانیدہ او را بدرالشرر نہ فرستادہ اند جہت چیست؟!! کہ آں عالیجاہ در امورات اسلامکہ اعظم مہمات است کوتاہی می نمایند بایدکہ بہ و رود این رقم مبارک ہمان ضعیفہ مذکورہ را بہ حضور اہالی شرر انور رجوع نمایند وہر چہ مطابق و موافق حکم شریعت غراء باشد بہ ہم انقرار بعمل آورد وہیچ رورکائی وچشم پوشی و اغماض نہ نمایند قدغن لازم دانستہ در عہدہ شناسند (فی تاریخ: ۹ ربیع الثانی ۱۱۹۲ھ بمطابق ۱۷۷۸ء)

خط نمبر 5 (اردو ترجمہ)

عالیجاہ بلند درجات، اخلاص و عقیدت کے عہدہ پر فائز غلام صدیق خان غلام سرکارِ خاصہ شریفہ اور حاکم و خادم اور ملازمت مینداخل علائقہ شکارپور کے والی اور شاہانہ الطاف سے سرفراز۔ (آپ کو) جاننا چاہیے! کہ فی الوقت ہمارے گوش گذار کیا گیا ہے کہ ایک بوڑھی کافر عورت جس نے شکارپور کے اندر کلمہءِ طیبہءِ اسلام اپنی زبان سے پڑھ کر مؤمنہ مسلمان ہو چکی ہے۔ جس کو علماءَ اور فُضلاءَ اور شرعی

سربراہ ہونے نے دار الشرع کی طرف طلب کیا تاکہ اسکو اسلامی آئینو مسلمانی کے
ارشادات سنائے جائیں، حکام نے اسکو دار الشرع نہ بھیجا۔ اسکا سبب کیا ہے؟!!

لیجاہ نوابی بہادر نے اسلامی امور مینکوتاہی کیوں دکھائی؟ اس مرقوم حکم نامہ پہنچنے
پر اُس ضعیفہ کو شرعِ انور کی طرف رجوع کیا جائے اور جو کچھ شریعت کے
مطابق ہو وہ عمل میں لایا جائے۔ اسمین کسی بھی قسم کا زور یا چشم پوشی نہ کی جائے۔
)مؤرّخہ: 9 ربیع الثانی 1192ھ بمطابق 1778ء)[20]

رقم ششم)فارسی)

درباب الی ءِ دعوی اتِ متف ر قہ (درس ال 1194ھ)

بِخطِ طغریٰ

آنکہ ح کام و ع مال الواستقبال، مستا جرینو مباشرین الک ائیشکارپور
بالطافِ شاہانہ سرفرازگشتہ بدانند! کہ درین وقت فضائل و کمالات پناہ
افادت وافاداً تدستگاہ وحق ائقومعارفآگاہ عمدۃ الفضلاء و زبدۃ العلماء
میاں احمدیخدائیبعرضاشرفرسانیدہ کہ موءً ع مرزانپوروراوتی و جرمیجہ و موس
ی پور واقع محال شکارپور متعلق و بت ص رف اوست کہ

)[20])بادشاہ افغانستانو خراسانشاہ تیمورشاہولد احمدشاہ دُرانی، ابدالی کے دور سلطنت مین سندھ کے اندر 1192ھ
مین کلہوڑونکا اختتام ہوا۔ اور بلوچ فتح علیخان تالپور نے سندھ کو دو حصونمین تقسیم کیا۔ تالپور دور حکومت کی
شروعات کی اور شہیدونکی اولاد کو اپنی آنکھونسے دیکھا سندھ کی سرداری تو بیشک تالپورونکی تھی؛ لیکن پھر
بھی وہ افغان حکمرانونکے باجگذار تھے۔ اور آدھی سندھ خاص کر شکارپور اور پرو الاعلائقہ خصوصی طور خراسانی
حکمرانونکی زیر نگین تھا۔)مصنف صاحب کا نوٹ)

سابقبرینازقرارقریہجاتقدیمودرعہدملکمہرخاقان eخلدآشیانانار   اللہ مرقدہ
محصول آنہا معمول بود کہ تاحال دادہ و میدہند و عمال و eمباشرین زیادہ
طلبی می نمایند ویک قطعہ باغیچہ ہم دران جا بتصرف
دارندکہ معاف بودہ و تاحال چیزے ازان بابت ازو نگرفتہ اند و از خدمتِ اشرف
استدعائے صدور رقم مبارک نمودہ بنا برآن مقرر فرمودہ ایم کہ
چون حقائق آگاہ مذبور از زمرہ علمائے واہلِ دعاء است ہرگاہ املاکِ
مواۃáعمرزانپور ،وباغیچہمعروۃáبازقدیمال rیالحالازخودایشاناست
وبتصرفآنہابودوحالہمہستومالیاِتاملاکمرزانپوروغیرہمذبو eرہ راہم ازسابق
تاحال نحویک عرض کردہ است ازو نہ گرفتہ و باغیچہءِ او
معاف بودہ تاحال چیزے ازمالیات وغیرہ بابت باغیچہ ازو نہ گرفتہ اند ,
بایدکہحال"ومِنْ ،بعد"ھماملاکمذبوربتصرفآنہان eبودہ ,مالیہدیوانی آنرا بنحویکہ تا
معمول قبل گرفتہ اند، بگیرند؛ و زیادہ طلبی نہ نمایند
وباغیچہءِ eاوراہم ،بہماندستورقبلہرگاہمعافبودبوجہاتمعافداشتہ
مزاحمنہشدندونالہمِلکیدرۃáلعمبارکپوواردکہعرضکردہکہخرابہ   است و میخواہد
ہر کہ آباد نماید ہرگاہ نالہ مذ eبور ہم واقعی از قدیم ملکی
eاوستودیگرنےرادخلنیستوخرابہہست , ہرچہاراۃáیملک eاوست
ودیگرے راد خل نیست وخرابہ ہست , ہرچہ اراáی آنراہم کہ آباد نماید ازقرار
دستور و معمول اِملاک نوآباد آنجا مالیہ آن ہم باز یافت , ،و زیادہ طلبینہنمایندکہ
،مرفہالحالبآبائےآنہاندعا ،ءگوئےمدامدولتروزافزون قیامنماید , قد
،غندانستہدرعہدہشناسند ,
فیتاریخ۱۸شہرمحرمالحّرام۱۱۹۴ھ ,
بادشاہانِ اہل اسلام بارادتمندی خدمات ہرگونہ میفرمودند، ا، Jمابعضے
ابولہب،وقتشدہدراہِاخلاص ,خارہائےنفاقمیافگندندونفرتوفتور   درحال دعاگویان
می افتاد چنانچہ محمد خان و اشرف خان افغانان در
1197ھدیہاتجاگیراتبحیلہاجاربگرفتہمالیاتآنہانخبطوۃáبطنمود

باخراج اتلنگر فقرائے نقص انو قصورو رزیدند پس عرضداشت حقیقتِ
آنبدربار حضرتِ خاقانِ سلاطین بادشاہ تیمور شاہ رسانیدند ۔ بار زرقم شعار
مطاع نزولگرفتدر 1198ھ رقم مصدوری افت ۔

خطنمبر 6) اردو ترجمہ)

حالو استقبالجمعحّکمو عمالمالیاتکے خریدو فروختو الے شکار پور علاقہ

کے عملدار جوشاہانہالطافسے نو ازے گئے ہیں۔ وہجانلیں! کہاسوقتصاحب

فضائلو کمالاتپانیکیطرحفیوضاتپہنچانے والے حضراتجوحقائقو Lرفسے

آگاہ عمدۃ الفضلاءَ و زبدۃ العلماءَ میاں احمدی خدائیؒ نے ایک عریضہ)درخواست)

بھیجیہے ،کہموضعمرزانپور، راوتیو جرم بج ۔ باور موسیٰپور و اقعمحالشکار پور) والی

اراضی) انکیاپنیہے اور انکے تصرفمینہے جو کہپہلے کیطرحاسیاقرار پر

مختلفدیہات و قدیمقریہجاتفلکمہر خاقانکے عہدِحکومتمیں)اللہ انکی

قبر دو شنفرمائے) جو معمولکے مطابقجو بھیمحصولتھاوہہمابتکدیتے آرہے

ہیں۔لیکنآجکلجو غُلّاور خریدو خروختکرنے والا محکمہہے وہہمسے زیادہ طُلب کر رہے ہیں۔

اور اِن مذکورہ دیہات کے اندر ایک باغ ہے وہ بھی ہمارے

تّفمینہے۔ وہابتکباجسے مستثنیٰقرار دیاگیاہے اور Lفکیاگیاہے۔ اُن

کیباجنہینوصولکیہے۔

اور آپ کی خدمت اشرف میں استدLءَ ہے اور عرض ی ارسالِ خدمتکی

ہے۔اِسیبناپر آپکوحقائقکیآگاہیدیہے۔ہمعلماءَ اور اہلِدLءَکے زمرہآتے

ہینہرو قتمذکورہاملاکموضعمرزانپورو عرضکردہباغیچہقدیموقتسے لیکر اب

تکانہیکیملکیتہے۔ اُنسے نہچھینیجائے۔ کیونکہو ہاُنکے ہیتّصرفمینہے۔ اور ابیھیہے۔

مالیاتِاملاکمرزانپورو غیرہوالیراضیکیلئے جو جبریوصولیہوئی

ہے۔انکے لئے بھیعرضکرتے ہینکہانُسے اور اُسباغیچہکے لئے بھیوہLف کرد
یجائیں۔تاکہاسوقتکوئیچیز محکمہمالیاتو غیرہاُنسے نہلیں۔بہتر یہہے
کہ)یہ ہونا چاہیئے) حال اور اس کے بعد بھی جبر کردہ املاک اُن کے تّف میں
رہیں۔مالیہودیوانیمحکمہاسیطرحمعمولکیطرحجولیتے تھے لیتےرہیں۔اورزیادہنہ
کریں۔اورجوباغہےوہبھیاُسیطرحدستورکےمطابقیعنیپہلےکیطرحLفکر دیاجائے۔

اورمذکوردیہاتLفرکھےجائیں۔اسLملہمینکوئی بھیمزاحمتنہ کرے۔ اور ایک ملکی
نہر جو ضلع مبارکپور میں وارد ہے۔ اس کے لئے بھی عرض
کرتے ہینکہ وہنہر)نالJ)خرابہوچکاہے۔ہمچاہتے ہیناسکوآبادکریں۔اس وقتوہنالJواقعیہمارا
قدیماورملکیہے۔دوسرونکواسمینکوئیدخلنہینہے۔
اوریہخرابہے جبکہکچھاراضیآبادکرناچاہتےہیں۔اوردستورومعمولکےمطابق
وہیننوآباداملاککامالیہپہلےبحالکیاجائے،لیکنزیادہطلبینہکیجائےہمآپکے
اورآباءکےدLگورہینگے۔آپ کیحکومتہمیشہقائمرہے! فیتاریخ18محرم
الحرام1194ھ)1780ء)

بادشاہانِاسلامکسیعذرکےبہانےکبھیبھیکسیسے خدماتنہیںلیتے تھے۔
لیکنبعضےابولہبوقتاًنکےخادمونکیراہمیننفاقڈالتےرہتےتھے۔اورنفرت وفتورپیداکرتےہیں۔آپکےدL
گولوگونکےپیچھےپڑےرہتے ہینجیساکہمحمد
خاناوراشرفخان افغان 1197ھمیندیہاتو جاگیراتجو فقراءَکے لنگر کیلئے
تھے اُسکاانہوںنے نقصانکیاہے۔انکیمالیاتضبطوخردبردکردیہے۔جولنگر خانہکےاخراجاتکیلئے تھی۔

ہم نے ایسی عرضداشت حضرتِ خاقان کی دربار میں پہنچائی ہے، حضرت
خاقانسلطانبادشاہتیمورشاہنے اسکے جوابمینحکمبھیفرمایاتھا

1198ء–1780ء

نقلمبارکرقمہفتم)فارسی)

آنکہ فضیلت و کمالات پناہِ حقائق و معارف آگاہ؛ مخدوم میان احمدی
باالطافِشاہانہسرفرازگشتہبدانندکہعریضہکہدرینوقتدرخصوص
اِشتغالداشتنبدعائےدوامدولتِخدادادواینکہحسبالارقامقضانظام
خاقانخلدآشیانونواب ہمایونچندموضعازشکارپوردروجہمعاشِاو
مقرر است ، محمد خان و اشرف خان ازو باجارہ گرفتہ و حال بنا برحیلہ گری
گذاشتہ با حکام ساختہ در محصول آن خلل اندا ختہ اند و باعثِ پریشانی
حالیءِ اوشدہ است، و مواد دیگر انفاذِ حضور انور نمودہ بود
رسید ، مضامین آن حال برائے جہان آرائی شد ، درین وقت رقم مبارک
بحاکمشکارپورکہدیہاتحسبالارقاممطاعہدروجہاومقرراست ،
برگاہمحمدخانواشرفخان ، برآمندیآنفضیلتپناہ ، اجارہداری آنہان میکنند
خوب ، و چنانچہ برآمندی او ، اجارہ داری نمایند ، قدغن نمایند کہ از قرار ارقام
مطاعہ ابداست ، واردِ عمل نمایند ، آنہان بموجب فرمودہ خواهند نمود ، بخاطر
جمع مشغول دعاء گوئی باشند ، تحریر
تبارکہفدہم(17) ، ماہربیعالثانی۱۱۹۸ھونقلرقمکہبحاکمِشکارپور
دراینبابصادرشدہبود ،

خطنمبر7)اردوترجمہ)

وُہجنابِفضیلتوکمالاتکےصاحبحقائقومعارفسے آگاہمخدومیاں
احمدیشاہانہلطفوکرمسے سرفرازایکعریضہاسوقتخصوصیطوردولتِخدا

داد میں دLؤں کے ساتھ عرض رکھتا ہے۔ وہ عریضہ یہ ہے کہ ان کے لکھنے کے بموجبنظامِخاقانیخِلدآشیانیونواب ُہیونکیخدمتمیں؛

کہچندموضِعشکارپورکےجوہمارےذریعہLشکےوہمقررہیں۔دواشخاص نامی:محمدخان واشرفخان ہمسےوہ مقامات انہوںنے مقاطعپرلیےتھے۔ان لوگوننےحیلہگریسےحکامسےملکرہتھیالیےہیناورمُحصلمینخللڈالرہے ہیں۔اسکےباعثہمپریشانہیں۔اوردیگرموادبھیانکےخلافآپکیحضور پیشکررہےہیں۔آپکوپہنچا ہوگا۔وہمضامینحالکےلیےجہانآرائیہوا۔اس وقتآپکاخطمبارکجوشکارپورکےحاکمکےنامکہلکھیہوئیدیہاتواجباتسے زائدلینےکےلئےمقررہیں۔

جبکہ؛محمدخانواشرفخان؛انفضیلتمآبکیرضامندیسےملکرخوب اجارہ داری کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اجارہ داری رضامندی کے ساتھ کر کے ہمارےلئےرکاوٹینکھڑیکررہےہیں۔جبکہفیصلہجوذریعہLشکیلئےپہلےسےلکھا گیا ہے اُس پر عمل کرایا جائے۔ وہ فرمان کے مطابق عمل میں لانا چاہیئے ہم جمع خاطریسےآپکےلئےدLگوہیں۔

تحریر:مؤرخہسترہ)17(ماہربیعالثانی1198ھبمطابق1783)[21](

)21(افغانستانکےبادشاہاحمدشاہدُرانیکاانتقال1184ھمیںہوااوراسیسالانکےولیءعہدشہزادہتیمورشاہشاہی سختپرجلوہافروزہوئےاور1207ھمیںوفاتپائی۔تیمورشاہکیوفاتکےبعدحکومتپتختپرانکابیٹاشاہزمان بیٹھالیکن3برسبعداُنکےعلاتیبھائیشاہمحمودنےانکو نابینابنادیااورخوددتختنشینہوا۔جسکیحکومت نو)9(سالرہی۔اسگےبعدشاہشجاعالملکتیمورشاہکاپوتاتختپربیٹھاجوایکزبردستحکمرانثابتہوا۔آپ

نقل رقم ہشتم (فارسی)

(مضمون آن استخط طغرائی)

آنکہ حاکموع مال الکائیشکارپور بالطافشاہانہ سرفراز گشتہ بدانند

کہ درین وقت فضیلت و کمالات پناہ حقائق و معارف آگاہ مخدوم میان احمدی

بعرض اقدس و اشرف رسانیدہ کہ چند موضع شکارپور حسب

الارقام خاقانخلد آشیان و نواب ہمایون ما درو جہ معاش مقرر است و محمد

خان و اشرف خان ازو بطریق اجارہ گرفتہ اند و حال آنہا بہ ناسازگاری

گذاشتہ حق او نمیدہند و با حکام و عمال سازش کردہ در

محصول املاک او خلل کردہ باندو باعث پریشانحالی او ستبنا بر آن مقرر فرمودہ ایم و باید کہ

متوجہ شدہ موافق حقکہ حسب الارقام مطاعہ وز

وجہ او شروط مقرر راستہ رگاہ محمد خان و اشرف خان برائے عارض

اجار بداریمیکنند و اصلا لا جار با و را امید ہند خوب، و الا بشر و کار قام

مطاعہ (مقاطعہ) کہ عارض بدست دارد عمل نمایند کہ خلاف حق و حساب

نشود تاریخ پانزدہم (۱۵) شہر جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ

خط نمبر 8؛ خط طغرا۔ (اردو ترجمہ)

وہ سب بھی عمال اور حکم جو شکارپور سے تعلق رکھتے ہیں وہ جان جائیں کہ حضرت

فضیلت مآب و صاحب کمالات پناہ حقائق و معارف آگاہ مخدوم میاں احمد کی طرف

کا دور حکومت 1219ھ سے لے کر 1237ھ تک رہا۔ اسکے بعد انقلاب افغانستان رونما ہوا۔ اور ایک امیر دوست

محمد کی حکومت شروع ہوئی۔ جسنے انگریزوں کے ساتھ پینگ لیا۔ اسکے بعد امیر امان اللہ خان حکمران بنا۔ اور

ترکی کے حکمران مصطفیٰ اتاترک کی طرح افغانستان کو بھی انگلستان بنا دیا اور افغان عورتیں پردہ ہونے لگی۔) یہ

حاشیہ تذکرہ مخادیم کھڑہ سندھی کے صفحات: 254-255-256 اور 257 سے لیا گیا ہے۔) مترجم)

سے عرض صن یا ئیہے کہموضعشکارپور کے چند جگہو نجو کہہماریحسبتحریر L ش
کیو جہمینمقررّ ہینو ہز میناتو ار اضیمحمدخانو اشرفنے اُنسے مقاطعکے طور
پر لیتھیناو ر اسوقتناسار گاریکے سبباُنکاحقاُنہیننہیندے رہے ہیناور
و ہحّکمو عمالکے ساتھسازشکر کے انکے محصولدینے میں رکاوٹڈالرہے
ہیں۔اسیناپر و ہپریشانحالہیں۔جو چیز ہماری)حکومتکی(طرفسے مقررّ ہے۔
اُسکے مو افقانکاحقانہیندلایاجائے ہر حالمینمحمدخانو اشرفخانعرض صی
دینے والے کو رضامندبنائیناور اصلاجارہ)و اجبات(انکو دلایاجائے وگر نہتولکھی
ہوئیشر حکے مطابقمقاطععرضدار کے ہاتھمیندیاجائے۔اسپر عملکر ایاجائے جو انکے حقکیخلافنہہو۔

اس آٹھویں خط کے ساتھ ملحقہ سندھی ترجمہ کا اردو ترجمہ دے رہے ہیں
ملاحظہفرمائیں!)مترجم(

الغرضکہ: پھر جلدہیمحمدخاناور اشرفخانسے حاکماعلٰیشکارپور کے حکم کے تحت)جیسا کہ
حضور بادشاہسلامتکا فرمان تھا۔(زمینونکی اجارہ داریبھی چھینلیگئی۔اور انکیطرفجو بقایاجاتتھے
وہپوراکاپوراحق F ببھیحاصل
کر ایاگیا۔اور پھر حضر تمخدو ممعظمّو مّکمکی دلآزاریکیپاداشمینیہدو نوں
مذکورہءبالاافرادایکدوسرے کے پیچھے موذیمرضکاشکار ہوئے اور جلدہیفوت ہوگئے تھے۔

بغایتایزدیتعالٰیور فاقتحضر تِرسالتپناہﷺ وہلوگجور اہِحقمیں
کوششکر نے والونکے L ملاتمینپھر وہ L ملاتدینیہونیادُنیوی)جیسے فقراء
وسالکینکی L شوغیرہ(اِسیطریقہسے یا تو باطنی طور پر خللڈالنے کیکوشش

کرینتووہضرورخواروخراہبوکرمرتےجیسےمحمدخاناشرفخانپٹھانونکیحالت
والاواقعہرونماہواوہایڑیاںرگڑرگڑکرمرگئے۔

مقبرہشریفکیتعمیر

مقبرہشُریفکیتعمیرکیلئےاستادکاریگرونکیایکجماعتملتانشریفسےمنگوائیگئی۔

قطعہتاریخ ُ قّٰءِشریف

e ɹ
کوہ چویسووت قوبوہ دانوی ؟! ”چوون مشووعول فوروزان“
نورِخدامج ٰسم ٗبرتربتِ شہیدان(رحمھماللہتعال rیاجمعین)
تومّ ٗجسوو eوش دوویوب از غوعوموویوور توعوریووخ سوالِ
”عورشِ خودا ہووی‌ودا“ بواتوف بوگوفوت ایشووان٫ 1r01ھ

أیضووًا

وائے ازفوت مرشدِ کامل، منبع الجودِ ہم ٗعدن البرکات
خادم الشر ٗر، حامی الاسلام، نیک ذوی الکرامات مجمع الح ٗسن ٗات بشرِی
خلق و بخ eلق ہم نیکو، اعنی آن گل صورت و فرشتہ صفات خلق را بود
زِباغ ع ʝباسی، درھمہٴ اوقات
نام پاکش احمدی موصوف، ہم eمسم rی بہ عالِ eʝی الدرجات
روز و شب درسِ او علوم غریب وردِ قرآن، وظیفہٴِ صلوات
جانب بہشت زین مقامِ بے eبنیاد ساِل eشد خرامان بجانب روάات
تاریخ وے خِرد گفتا، احمدی را شد مقام جنات
باد اولادِ امجدش بہ امان، از جمیع eمکرe ۨ و آفات
ٗبر رہِ دینِ احمدی شان را، ی ا ٗسمِیْع ال ʝدعاءِ بخش ثبات

اردوترجمہ

ہائے افسوس کہ ہمارا مرشد کامل فوت ہوگیا، جوسخاکاسرچشمہاوربرکاتکیکانتھا۔

وہشرعکاخادمتھااوراسلامکاحامی، وہ صاحب کرامات اور اچھائیوں کا مجمو عہتھا۔

وہخلقمیںاپنے تھا، قکےساتھنیکوکار وہ بڑی صُورت میں ایک فرشتہ صفتتھا۔

میری مراد! وہ عباسی باغیچہ کا ایک گل تھا، وہخلقمیںہروقتموجودرہاکرتاتھا۔

انکانامپاکاحمدیموصوفہے، وہاسممُشمٰیLلیدرجاتکاحاملتھا۔

دن رات غریبوں کو علمی درس میں مشغولرہتے، اُنکاوردووظیفہقرآنوصلواتتھا۔ ’’

وہبہشتکیطرف ایک بے بنیادجگہ سےگئے، ’’شخراماں‘‘جنتونکےباغاتگئے۔

اُن کی تاریخ وصال کی جستجو کی تو خردنے، احمدی را مقامِ جنات نکلی)1230ھ(۔

ان کی اولاد و امجاد ہمیشہ امان میں رہیں، وہ جملہ آفات و **بلیات** سے محفوظ رہیں۔

وہ ہمیشہحضرت مخدوماحمدیؒکے راستےپررہیں، اے Lد سُ والے اور بخشنے والےربکر یم۔

نوٹ:اسشعرمیںدومصرعمیںتاریخوفاتکےاعدادنکلبےہیں:

1۔ شدخراماں بجانبروضات........(1230ھ)

r ,"احمدیرشدمقامِجن‌ات"........(ھ1r0v)

ایضاً:-

ٗکا ٗن ٗول، یا ٗمل ٗج ٗأ الضّٗ ٗع ٗفاء.......(۱۲۰۳ھ)

ترجمہ:وُہضعیفونکیپناہگاہتھے۔

ایکسندھیتحریرکااردوترجمہ

)کسیکوانکاحقدینےمیں)کوئیذرّہبرابرکمینہکیجائے!خبردار!اگرتونےایکتِجتنی

بھی خیانتکیتو،تمکیاتمہاریاولادبھیمفلسوکنگالاورمحتاجبنجائینگے۔آپکییہدیکھی

اورسُکُرامتہرLموخاصمینمشہورہے۔

پھرمجبوراًحضرتمخدومالمعظمومکرمنے بحضوربادشاہسلامتشہنشاہتیمورشاہدُرّانی، شاہِافغانستانوخراسانکوایکرقعہلکھکرارسالکردیا۔اُسمینانہوننےاہالیانِ''سندھ''کی تکالیفاورپریشانیونکاحالبیانفرمایااورپریشانیونسےآگاہکیا،جولوگسلطانیلشکرکیتاخت وتاراجسےڈرکرحضرتمخدومLلیمقامکےاردگردجمعہوئےتھے۔

اُنکےخطکےجوابمینمخدوممعظمکورقمبِخططغراء حضوربادشاہسلامتتیمورشاہ دُرّانیکی طرفسےشاہیخطمبارکموصول ہُا۔جسمینکچُھاسطرح تھا؛یہخطمبارک 1203ھمینحضرتمخدومِمعظمکوموصولہوااوروہیسالانکیرحلتکاسالبھیہے۔

نقلرقمنہمبخططُغرائی)فارسی)

آنکہفضیلتوکمالاتپناہاف‌ادیتوافاátتدستگاہوازحق‌ائقومعارف
و معارف آگ‌اه ^e^ عمدة الفضلاء زبدة العلماء مخدوم می‌اں احمدی خدائی
بمن‌اقبِموفورہش‌اه‌انہسرفرازگشتہ , بدانند , عریضہکہدربِ‌اِحوال
خودومشغولبودنغرباؤومس‌اکینوفقرائےاہلاللہبدع‌ائےدوامِدولتِ
روز افزون (رسیدہاست)واینکہازآوازہعبورمرورِسپ‌اہنصرتپن‌اه آشفتہء و
پریش‌ان می ب‌اشند او رہمہء ع‌ام از تک‌الیف و ر سوم‌اتوآداب

وغیرہ حوائجات دارند استدعائی معافی آنہان وغیرہ ٘م ٗواد کہ انفاذِ حضور
رافع النeJ ورِ نمودہ بودر سید, مضامین آں حالِ برائے جہاں
آراشد, آنفضیلتپناہوتماماہلاللہوغربا ٗءومساکینبخاطرجمعتمام
کمالوبدعائے دوام دولتروز افزون قیام, مذکورہ تکالیفو رسومات
وغیرہعوارہáاِتایشانرامعافی فرمودہایمکہمزاحمایشاننخواہند, شاہی سرداران
و سرکرد گاںِ و سپاہنصرت پناہ کہ واردِ سندھ شدند
درباب اخراجات وغیرہ تکالیف متعرض, فضیلت پناا ٘ہ مذبور و فقراءِ
واہل اللہ کہ در ٗجوار اوباشند و آنہاں را معاف دانند کہ ٘م ٗرا فی الحال
بدعائے گوئیقیا ٗمنمایند, تحریر۲۸شہرجمادیالا Jول1r0vھ

خطنمبر9)اردوترجمہ)

حقیقت احوال یہ ہے کہ وہ فضل و کمال کے صاحب اور فیوض و فوائد کے

صاحب،حقیقتومعرفتوLرفآگاہاورفاضلونکاسنگار،اورزینتمخدوممیاں احمدیخدائیلائِقشرفشان۔

جانلیاجائےکہانہوننےایکعرضٰ ںیارسالکیہےلکھاہےکہ:وہاپنے

غرباؤومساکینوفقرائےاہلاللہکےساتھحکومتکیلئےدLءگوہیں۔اِندLؤنکے

ساتھ انکیعرضٰی ہمارےپاسپہنچی ہے۔اسعرضٰیمیں یہ اظہار کیا گیاہے کہ

سرکاریسپاہکےآنے،جانےاورگذرتےہوئے اپنیرسوماتکرتےہینجسسے

ہماریعوامپریشانہوجاتیہےاورلِشکراسلامیکیضروریاتکیفراہمیکیذمہداری بھی شہریونپر ڈالی

گئیہے۔اوربچارےفقراءَ وغرباءَ اوراہل اللہلوگبذاتخود

حضور میں عرض گذار ہیں ہم اور ہماری قرب وجوار کے لوگوں کی جمع خاطر

کرنےکیلئےبالکلاطمینانوقراروسکونکےساتھہماریاِنتکالیفکامداواکیاجائے،

اورانکییہآمدورفتورسومات Lفکیجائیں۔ہمآپکےد Lءگورہینگے۔

اسلئےبادشاہیحکمہےکہاِنفضیلتپناہصاحبِ، کمالاتو فقراء و مساکیناور

اہلاللہانسانونکوتکالیفنہدیجائیں!ہمیناپنید Lؤنمینیادرکھیئےگا۔

)تحریربتاریخ28ماہجمادیالاول1203ھ-بمطابق1788ء)

نوٹ:اِس سلطانی خط پہنچنے کےبعد حضرتمخدومِعظمکے لشکر سلطانیمینسے کوئی

شخصقرینہآیاجوکسیبھیآدمیسے کسیچیزکامطالبہکرے۔

قطعہتارِیخوفات)فارسینظم)

آہ از فوت مکمل مقتدا،	حامیءِ دین ٔرسول امجدی ٖ
آمِر eمعروف بودہ ٔخلق را،	آمِر نیکی و ن اہی از ٔبدِی ٖ
پیشاویکساں eبدے درامرشرر، آن	چہ پی‌ادہ چہ ُ اِمیر ہفصدی ٖ رفت
ولی چوں زین جہان بے بقا، سال	سوئے خلد دار سر ٔمدی ٖ گفت eبو
تاریخش بجستم از خرد،	ٔدہ "پیرقاšی احمدی" ٖ
	ھ1rv0

اردوترجمہ

آہ! ایک مقتدائے کامل کے فوت ہونے		سے،جورسولاکرمﷺ کےدینکا حامیتھا،
ُوہخلقکونیکیونکاامرکرنےوالاتھا،		وہنیکیکاحکمکرنےاوربرائیسےروکنے والاتھا۔
وہ ایک شریعت کا حکم کرنے والا یکتا انسان،		وہپیادہچاہےامیرونکوبھینصیحتکیا کرتاتھا۔

وُہ ولیء کامل اسے بقا دنیا ہے چلا گیا،		یہاں سے وہ خُبر بینبر ہمیشہ کیلئے چلا گیا۔
عقل سے میں نے ان کی وفات کی تاریخ ڈھونڈی،		تو ہاتف نے کہا: ''پیر قاضی احمدی'' نکلا۔ 1203ھ

<u>دسوین خط سے ایک سندھی تحریر کا ترجمہ</u>

یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے؛ جو اس خاندانِ معظّم و مّکرم کی طرف وقتاً بوقتاً خطوط روانہ کئے گئے اس میں بزرگ شخصیت کی ذاتِ خود بھی۔ اور سنہ: 1204ھ میں ایک اور شاہی تعزیت نامہ اُن کے والدِ گرامی ءِ قدر حضرت مخدوم المخادیم مخدوم میاں احمد یخدائیر حمۃ اللہ علیہ کے وصال پرُ ملال کے موقع پر روانہ کیا گیا بعینہا سطر رہے۔

نقل رقم دَہم) فارسی)

اعوذ باللہ تعالےٰ یفرمانہم ایونشہ تیمور شاہ بادشاہ، آنکہ حقائق و معارف آگاہ، فضیلت و کمالات پناہ زبدۃ العارفین مخدوم میاں محمد عاقل باطافِ موفورہ شاہانہ سرفراز گشتہ بدانند، عریضہ کہ درین وقت درخصوص حقائق احوالِ خود و مرقدم رات وفات مرحوم و مغفور مخدوم میاں احمدی والدِ آن حقائق آگاہ و معطل ماندن اِجرائے امورِ شرعیہ آنجا وغیرہ موادِ انفاذِ حضور ساطع النور نمود بود، رسید مضامینِ آن حالی برائے جہان آرا شد چونہیچ فرد از افرادِ انسان از وقوع این امر ناگزیر چارہ نیست، دران امر کہ برضائے خداوند جہان است راضی و شاکر و صابر بودہ باشند و در خصوص امور قضائے و اجرائے احکام شریعت نبوی علیہ الصلاۃ والتسلیم بدستور مرحوم مغفور (والدِگرامی ایشان) مت وجہ و مشغول شدہ جمعہ م ہم اتشر عیہ کہ فیما بین مردم آنجا

اتفاق افتد بر وفقِ شریعتِ غرا انفصال و حق بحقدار برسانند و حسن زہادتوتدبروذھانتوصلاحیتِخودظاہرسازند ۔
حکام و عمال و مباشرین مستاجرین و عموم رعایا و برایا و سکنہ و متوطنین صوبہ سندھ فضیلت پناہ و حقایق آگاہ زبدۃ السالکین مخدوم
میانمحمدعاقلراقاضیالاستقلالآنجاو اموراتِشرع یہخودرانزداو رجور کنندتاکہبموجبحکمِشرررانورانفصالنمایندو حرمتاِوراموافق مرتبہءِومنزلہءِ بجاآوردہازسخنوصلاحِسابیوش رعیاموربیرون نروندرینباب بنحومقرر
رہومعمولدارند ۔تحریر:تاریخ۲۲صفرالمظفر
۱۰۴ھ

خطنمبر10کا)اردوترجمہ)

اللہعزوجلکیپناہ!فرمانہمایونشاہتیمورشاہدُرّانیکیطرفسے،الغرضکہ

حقیقت و معرفت شناس فیض و فضیلت و کمالِ مآب. رفوں و کاملوں کا حسُن؛ حضرتمخدوم لیمقاممیانمجمدقل تمامکثیر شاہیعنایتونااور نوازشونسے

سرفراز عظیم الشان شخصیات کیلئے گرامیءِ قدر مرحوم مغفور مخدوم میاں احمدی

صاحبکیوفاتحسرتآیاتکیمعلوماتاور انکےساتھشرعیامورمینجلدی ہرطرحکے

اموراجرائےشرعیہتعطلکاشکارہوگئےہیں۔انکےبارےمینبیان

کردہمعروضاتکےبعدتیموربادشاہسلامتکوخوب واقفیت حاصلہوئی۔چونکہ

ہرشخص؛پھرچاہےوہکیسابھیاشرافوعزتّدارہو۔اوروہوضعدارکیوننہہو؟وہ

جوانہویاضعیفالعمربوڑھا)ہرایککو)موتجیساناگوارشربتپیناہیپڑےگا۔

ضرورانکواپناجامہءحیاتپھاڑناہیپڑےگا۔اوراپناسَرمٹیسےڈھانپناپڑےگا۔

اسکےسواکوئیچارہنہیں۔رضائےخداوندپیرراضیہیرہناپڑےگا۔اورصابروشاکر رہناپڑےگا۔

خصوصاً بامور شرعیہ جنکا اجراء واحکام شریعت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسّلام۔

بدستور مرحوم و مغفور (والد گرامی قدر) مشغول ہو۔ اور لوگوں کی شرعی ,متُجو

زیر التواء ہیں ان کے فیصلے کرنے میں مکمل طور پر انمیں مشغول رہو! اور ہمیشہ شرع

اشرف کی روشنی میں اسطرح کرتے رہو کہ حقداروں کو انکا حق پوری طرح مل

جائے۔ اس L ملہ میں آپ اپنے تدبر ذہانت و صلا حُکے ساتھ کریں۔ صوبہ سندھ کے حّکم و عمال و دیگر

افسر حضرات اور L م ر L یا فضیلت پناہ و حقائق آگاہ زبدۃ

الشّالکین، L لی مقام مخدوم L قلکو اسپر گنہ کا مستقل قاضی ہے) یعنی جج ہے) اپنے،

اپنے شرعی مسائل اُنکی طرف لے جائیں! تاکہ وہ بموجب حکم شرع شریف فیصلہ

کر سکیں۔ اور انفضیلت مآب شخصیت کا احترام اور انکی عزت مطابق خدمت

بجا لائی جائے۔ اور سبھی عمال و حّکم انکی کسی بات یا فیصلہ سے انحراف نہ کریں۔۔۔!!

) یعنی حکم عدولی نہ کریں)۔ اور اس سلسلہ میں اُنکی رہنمائی میں عمل کریں۔۔۔!!

جسکا حکم دیا گیا ہے۔) تحریر: تاریخ 22 صفر المظفر 1204ھ۔ بمطابق: 1777ء)

رقمیاز دھماز تیمور شاہ درّانی

آن رقم مبادشاہ تیمور شاہ درانی نور اللہ مرقدہ در بمینس ال ۱r0۴ ھ ماہ ربیع الا ول
درباب فہمایش ذوالفقار خان پٹھان (میشوانی) کہ از مخدوم
المکرم بطریق حیلہ گری باجارہ جاگیرات گرفتہ مزاحم ومتعرض گشتہ بود وعدم رسی
مبالغ بفقرائے نمود ہدرآن باب استدعائے مخدوم صاحب مک
رمبدربار ع الیسلطانتیمور شاہ رسید , متعاقبآن رقم دیگر رسیدہ
والارقامات شاہی بدیگران ب سؤالہائے بسی ار بہرارِ حیلہ می سر میگشت ,
نقل رقم آنکہ بدستور معہودہ بخطِ طغرائی وم زینبہ مہر شاہی حضور بادشاہ
ورود دیافت , (نقل)
(بخطِ طغرائی بدستورِ سابق، م زینبہ مہرِ شاہی بودستخط ز رین)

وضاحتی نوٹ بابت خط نمبر 11

وہ خط بھی بادشاہ تیمور شاہ دُرّانی یؒ ر اللہ مرقدہ نے اسی سال میں یعنی 1204ھ ماہ ربیع الاوّل کو ذولفقار پٹھان کی سرزنش کے بابمیں ارسال کیا۔حضرت مخدوم المکرم کی طرف سے ایک رُقعہ کہ مذکور پیٹھان نے حیلہ بہانہ سے جاگیر اتکا اجارہ دینے میں مزاحمت کی ہے اور وہ فقراء کو انکا مقاطعہ دینے کیلئے انکاری ہے۔اسسلسلہ میں حضرت مخدوم صاحب مّکرم نے ایک عرضی دربار عالی سلطان تیمور شاہ کو بھیجی تھی اُسکے پہنچنے کے بعد اُسکے پیچھے دوسرا خط بھی شاہی دربار سے آیا، اُسمیں بے شمار سوالات کیے گئے تھے۔

اُسخط کی نقل بھی بدستور مقرّرہ خط طغرائی سے مزین ؒ یا ور شاہی مہر بھی بادشاہ کی طرف سے لگی ہوئی تھی، بادشاہ سلامت کے دستخط بھی اُسمیں موجود تھے۔

نقل رقم یازدهم (11)

آنکه حکام عالی مقام والی‌الحال واستقبال الکائی شکارپور بالطاف موفور بشاهانه سرفراز گشته بدانند! فضیلت و کمالات پناه حقائق و معارف آگاه زبدة السالکین مخدوم میان محمد عاقل بعرض اشرف رسانید که چند مواضع از شکارپور حسب الارقام اخلاف اخلاد آشیانی نواب همایون مادر وجه مدد معاش مرحوم و مغفور میان مخدوم احمدی خدائی (والداو) مقرر بود و ذوالفقار خان پٹهان (میشوانی) شهوانی از ایشان بطریق اجاره گرفته بود و حال آنها را به ناسازی گذاشته حق اورا نمی دهد و با حکام سازش کرده محصولات را تلف مینماید و باعث پریشانحالی اوست بنابر آن مقرر فرمودیم که بایدایشان متوجه شده بهر گاه حقایق و معارف آگاه میان مخدوم محمد عاقل، مواضعات مدد معاش والد خود را برای مندی خود بذوالفقار خان مشیوانی (شهوانی) را باجاره بدهند از آنها اجاره گرفته وجه بدل اجاره اورا بدون عذر برسانند و چنانچه حقایق و معارف آگاه مذبور مواضعات مذبور برای خود بآنها باجاره نه دهند ذولفقار خان

میشوانی(شہوانی)رابمواضعاتِمذبوردخلورجورنہباشدکہہرکس را کہ خود او خواستہ باشد باجارہ بدہد ,, قدغن لازم دانستہ درعہدہ شناسند۔تاریخ:۴ربیعالاول۱۲۰۴ھ ,,

بعدبشہنشاہتیمورشاہوفاتیافتوبجائےوے،بادشاہشاہزمانبرمسندِ سلطنت متمکنگشتوذوالفقارخانپٹھانمیشوانی(شہوانی)بازبہمِلکِ جاگیراتِمخدومصاحبقبلہدخلاندازشدہبدادنِمالیاتاجارہکجپیچی نمود ,, لہٰذا استدعائے حضرت مخدوم صاحب عالی مقام (ممدوک) بحضوربادشاہاسلامتمعروضرفت ,, وازآنجاکہخاطرِ اقدسبادشاہِ شاہ زمان درپئے استرضائے ودلجوئیءِ فقراء بود ,, دو(۲) رقم (یکے بعد دیگرے) یکے بنامذوالفقارمیشوانی (شہوانی) پٹان (پٹھان)خود ,, ودیگر بنامحضورمخدومصاحبعالیقدردرباب‌حالیءِجاگیر ,, شرفنزولیافتندرقمبدستور بخطِطغرائی ,,

خطنمبر11)اردوترجمہ)

وُہسبھیحکاموعمالمتعلقہشکارپورجوشاہانہمہربانیونسےنوازےگئےہیںوہ

سبجانلیںکہ:فضیلتوکمالاتپناہحقائقوارفوالےحضرتزبدۃالسّالکین مخدوممیانمحمدقلکیطرفسے ایکعرض صیپہنچیہےکہچندموضعشکارپورجو ہمیںخاقانخلدآشیاننوابہمایونکیطرفسےمددِمعاشکیلئےدئیگئےتھے۔ جوانکےوالدمرحومومغفورمیانمخدوماحمدیخدائی)علیہالّرحمہ)کےنامقررّاور لکھیہوئیہےاورذوالفقارخانپٹھانمیشوانی)شہوانی)نامیآدمینےاُسےمقاطعپر لیاتھااوراسوقتحالاتکیناسازیکےسببوہاُنکاحقانکونہیندےرہاہے۔ اوروہمقامیحکامسےسازبارکرکےاُنکیحق تلفی کرنے پرَ تلُاہواہے۔جسکے باعثیہمخدومخاندانپریشانہورہاہے۔اسیبناپرہمنےیہمقررّکیاہےکہانکے ملاتپرخصوصیتوجہدیجائے۔اورحضرتمخدوممحمدقلصاحبکواُنکے

مقاماتجوانکےوالدصاحبکومددِLشکیلئےد ئیگئے،اُنکیرضاسےذوالفقار

خانپٹھانمیشوانی)شہوانی)سےانکاحِقمقاطعدِلایاجائے۔اسآدمیکاکوئیعذرنہ

سناجائےاورمخدومصاحبکواسسے اجارہ)مقاطع)کیرقمدِلائیجائے۔اسمیں کسی بھی قسم کی

رُکاوٹ نہ ڈالی جائے۔)تاریخ4 ربیع الاوّل 1204ھ- بمطابق

(1789ء)

اسمذکورہبالاخطکےبعدشہنشاہتیمورشاہوفاتپاگئےاورانکیجگہانکابیٹا بادشاہ شاہ زمان مسند

سلطنت پر براجمان ہوئے۔اور ذوالفقار خان پٹھان میشوانی)شہوانی) نےپھرسے

مخدومانکھوڑاشریفکی جاگیراتمیندخل اندازیکرنے

لگا۔اورلوازماتواجارہوغیرہدینےمینگوٹھناتھ کرنےلگاتھا۔لہٰذااسکواسکی

شکایتپرحضرتمخدومLلیمقام)ممدوح) نےبادشاہ سلامتکےحضورمینپھر

استدLکیتھی،اسکےبعددوخطوطیکےبعددیگرےذوالفقارپٹھانمیشوانی)شہوانی

)کواورایکخطبنامحضرتمخدومصاحبLلیالقدر کوجاگیرات کیبحالیکےلئے

بھیجا۔یہخطبھیدستورکےمطابقخططغرائیمینلکھاگیاتھا۔

نقلرقمدوازدھم)12)فارسی

اعوذباللہ تعال ی بسم اللہ خیرالاسماءِ،فرمانِہمایونشہہِ آنکہحکامو

عمال الکائی شکارپور بالطافِ موفورہ شاہانہ سرفراز گشتہ بدانند کہ درینوقتفضیلتو

کمالات پناہ حقائق و معارف دستگاہ زبدۃ ال سالکین

مخدوم میان محمد عاقل بعرض اشرف رسانیدند، چند مواضع

درشکارپور حسب ال رقم مبارک سلطان جنت مکان بصیغہءِ مدد معاش

بمہسالدروجہمخدوممیاناحمدیبنمخدوم عبدال رحمانشہیدوٗ والدِ بزرگوارِ

او مقرر بودہ و ذوالفقار خان میشوانی (شہوانی) نیز

مواضع مذبور را بطریق اجارہ گرفتہ بودہ ودران بدل الاجارہ اہتمالمی

کند و با حکام سازش نمودہ محصول مواضع مذبور تلف می نماید، در
خصوص حالی مدد معاش مذبور استدعائے امضائے رقم مبارکنمودہ،
لہذا امر می شودکہ بایدکہ ایشان مت وجہ شدہ بہ بیند کہ ہرگاہ مشارالیہ
براضائے و رغبت خود، ذوالفقار خان میشوانی (شہوانی) مذکور اجارہ جاگیراتِ
خود بدہند، او وجہ بدل الاجارہء بعارض بِ رسانده، و چنانچہ
مشارالیہ مواضعاتِ مذکور را بذوالفقار خان میشوانی (شہوانی) باجارہ
نہدہند، ذوالفقار خان مذکور بمواضعات مذبور غرضور جور نہداشتہ، دخل و ت
صرت نہ کند، درآن باب ازابتدائے ھاذا بستہ مبارکہ باز پرس،
حسب المقرر معمول دانستہ تخلف وانحراف نہورزاد قدغن لازم دانستہ
درعہد شناسند تحریر فی ماہ شوال مکرم ۱۲۰۸ھ و نقل دیگر رقم ھم
در ۱۲۰۸ھ بدستور سابق بخطِ طغرائی،

خط نمبر 12) اردو ترجمہ)

اللہ بالعزت کے پاک اور اللہ کے اچھے ناموں سے شروع۔

فرمان بادشاہ ہمایوں: جملہ حکام و عمال شکارپور جو شاہانہ نوازشات و مہربانیوں
سے نوازے گئے۔ جان جائیں! کہ حضرت زبدۃ السّالکین فضیلتوں کمالات و معارف وحقائق کے صاحب مخدوم
میاں محمد عاقل صاحب نے درخواست پہنچائی ہے کہ
شکارپور کے چند مواضعات کے لکھنے کے بموجب سلطان جنت مکان نے مدد معاش
کیلئے مخدوم میاں احمد دین مخدوم عبدالرحمٰن شہید علیہ الرحمۃ اور والد بزرگوار کو دی
گئی تھیں اور ذوالفقار خان میشوانی (شہوانی) نے مذکور ہ علائقے مقاطع کے طور پر لئے
تھے؛ لیکن مقاطع دینے کیلئے وہ انکاری ہے اور مقامی حکام کے ساتھ سازباز کرکے
محصول دینے سے کترا رہا ہے۔

اسلئے اِنجاگیر اتکیحالیکیلئے استدLکیہے لٰہذامقامیحکامکو چاہئے کہ
اسطر فمتو جہّہو نااور Lملہکو خو ددیکھیں۔مشار الیہاپنیر ضاسے ذوالفقار خان
میشوانی)شہوانی) سے مذکورہ جاگیرات کا مقاطع خود لے. اگر مشار الیہ مذکورہ کو
ذوالفقار خانمیشو انی)شہوانی) اجارہنہیںدیتا تو اسے مذکورہ جاگیر اتمیںدخلو
تّصر فکااختیار نہیں۔اِسبابمیںابتداءمیںاُسسے باز پرُ سکیجائے جو حسب
معمو لمقر رّ ہے۔و ہاسسے اعر اضو انحر افنہکر ے۔اگر ایساکر تاہے تو انکے
بیچر کاو ٹلاز میجانیجائے۔یہہدیدار سمجھجائیں!تحریر :مؤر خہماہشو االالمکرم 1208ھ-
بمطابق1793ء

دو سر ار قمبھیخططغر ائی1208ھمیںلکھاگیاتھا۔

ر قممبار کسیز دھم)13)فارسی

اعوذباللہتعال ٰیوبسماللہخیرالا ٰسماء
بسماللہال ؒرح ٰمنال ؒرحیم ,
فرمانہمایونشہہ(و ب eمہرمبارکوو ستخطز ؒرینم ؒزینشدہ) آنکہحکاموع
ؒمالالکائیشکارپوربالطافموفوربش اہانہسرفرازگشتہ
بدانند , کہ دراین وقت فضیلت و کمالات پناہ , افادت و افaاَت دستگاہ مخدوم میاں
محمد عاقل ولد مخدوم میاں احمدی خدائی بعرضِ اشرف
رسانیدہکہموaعمرزانپور،ورانوتیوجہمیجہوموس ٰیپورومبارک
پور واقعدرمحالالکائیشکارپورمتعلقب eاوبودہکہسابق براینان قرار
قریہجاتِقدیمہرسالمحصولآنرا,ح ؒکامو eع ؒمالآنجارامیرسانیدندو حال زیادہ طلبی
می eکنند و ہم ہوا ہر ٰی کہ قطعہ از باغ مذبور نہ گرفتہ شدہ, از روئے رقم مبارک حضور
سلطان جنؒت مکان اورا دادہ است , استدعائے اِمضائے رقم نمودہ,ل ٰہذا امرمی
شود کہ از ابتدائے واجرائے ٰہذاہ السن ہ

مبارکہ ہر گاہ املاک مذبورہ معاف بودہ و سابق براین چیزے از مالیات
وغیرہازونہگرفتہاند, بایدحالہم ِوِمنْ بعدچیزےازومطالبہنہکنند,

چںانچہسابقبرآنمالیہآنراباززیافتنمودہاند،موافقمعمولِسابقحال ھم
ازونہگیرند, وزیادہطلبینہ کنند ونیز باغ اورا ب eہمانہچِسابقمعافدانستہ مزاحم نہ
شوند" ونالہمِلکیدرموáعمبارکپوردارکہخرا ہ
است و میخوا ہد کہ آباد نماید, ھر گاہ واقعی از قدیم نالہ مذبورہ, ملک اوستو
خرا ہہستوآبادمیکند, ازقراردستورومعمولاِملاکوباغات
آنرانیزبازیافتنمودہ, زیادہطلبینہکنند, ومزاحمتنہرسانندکہمرافق الحال و فارغ
البال مشغول بدعاء گوئی ذاتِ اشرف باشد, قدغن لازم
دانستہدرعھدہشناسند,
تحریر:بتاریخ١٩شہرشوالالمکرم١٢٥٨ھ

خطنمبر13)اردوترجمہ)

اعوذباللہ تعالیٰ۔ اللہ ربالعزتکیپناہاور اللہعزوجلکےبھلےناموںسے شروعات!

بسماللہالرحمٰنالرحیم۔

فرمانہمایوں شہنشاہیہمایونیفرمان)یہخطبھیمہرمبارکودستخطاورزرّینو مزیّنتھا۔)

وہ سبھی عمال و حکام جو شہنشاہی مہربانیوں سے نوازے گئے۔ وہ سب جان

جائیں! جوشکارپورضلعسےتعلقرکھتےہیں۔کہہمارےدربارمیناسوقتفضیلتو
کمالات پناہ،صاحبفیضوبرکات حضرتمخدوممیاںمحمدعاقلولدمخدوممیاں
احمدیخدائی کیجانبسےایکعرضی پہنچیہے۔اُسمیںلکھاگیاہےاورحضرتِ
مخدومنےاپنامدعا بیانفرمایاہےکہ: موضعمرزانپور،رانوتی،جرم بجہ،موسیٰپوراور

مبارکپورجوشکارپورکیمحالمینواقعہیں۔پہلےکیطرحجملہقریہجاتقدیموقت
سےہرسالوہانسبھیجاگیراتکامحصولحؔکموعُؔلُِکومُعلّقہکوپہنچاتےرہتےہیں۔

انہوں نے اپنی درخواست میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ: موجودہ حؔکم و عملدار ان اس
وقتہمسےزیادہطلبیکررہےہیں۔اورباغکی خراج نہینوصول
کررہے۔حضورسلطانجنتؔمکانکیسندکےمطابقیہمواضعہمیند یگئےہیں۔
لہٰذااسدرخواستمیناستدLہےکہاُستحریرکیروشنیمینؤہ سَ)رقمشدہتحریر
کیرُوسے)تجدیدکیجائےاورحکمدیاجائے۔حالانکہوہاملاکLفشدہہیں۔او
رپہلےکیطرحکوئیبھیمالیاتاُنسےلیجائےاوریہسمجھجائینکہاسوقتاوربعد میں بھی انسے کوئی مطالبہ نہ کیا
جائے۔ چنُانچہ: سابقہ کی طرح انکو مالیہ پھرلوٹایا
جائے۔اورمعمولکےمطابقپہلےکیطرحاُسےنہلیاجائے۔اورزیادہطلبیبھینہکی
جائےاوریہبھیکہباغبھیانکو حِسبسابقLفکیاجاناچاہئے۔اسمینکوئی
بھیمزاحمتنہکیجائے۔

اور''نالJ'') َ ن)مِلکجومبارکپورموضعمینہےوُہخرابہے،یہلوگاُسے
آبادکرناچاہتےہیں۔یہنالJبھیقدیما ؔ یمسےانکیملکیتہے۔اگروُہاسکوآبادکرنا
چاہتےہینتوبھلےکریں،معمولکےدستورکےمطابقباغاتودیگراملاکانکولوٹائی
جائیں،زیادہمحصولکیطلبیبھینہکیجائے۔اورانکوکوئینقصاننہپہنچایاجائے۔
تاکہانکیذاتاشرفدLءگوئیمینمشغولرہے۔لازمجاناجائے۔

)تحریربتاریخ:19شوالالمکرم1208ھ۔بمطابق1793ء)

نوٹ:ایکسندھیتحریرکااردوترجمہ

انشاہیخطوطکیآمدکےبعدالبتہ ذوالفقارخانیَن وانی)شہوانی)ہرطرحکی

حیلہجوئی،دھوکہبازیودولاباورکجرویسےتوخیربالکلبازرہالیکنپریشانپھربھیکرتارہا۔

دوسریطرفحکومتوقتکےعملدارونےبھیمالیاتِشاہیکےسلسلہمینکسیبھیقسمکی طلباورمطالبہنہکیا۔

اورحضرتمخدومصاحبعلیہالرحمۃکیطرفسےشرعیامورکیبرپائیکےسلسلہمیں

ایکعلیحدہعرضداشتکےجوابمیں۔سیدّ ذوالفقارقلعدار نَ.کھر)سکھر)کو ایکعلیحدہشاہی حکمی ٰامہ
موصولہوا۔یہشاہیرقعہمبارک بھیخططغرائیاورجملہشاہیعلامتونکےساتھتھا

۔اسپرشاہیمہُرلگیہوئیتھی۔اسکینقلجوبذاتِخودحضرتمخدوممعظمکوبھیبھیجاگیا۔

اسکامتنکچھاسطرحتھاملاحظہفرمائیے!

نقلرقمچہاردھم)14)فارسی آنکہ سیادت پناہ س یدذوالفقار شاہ قلعدارِ بکھر باالطاف شاہانہ سرفراز گشتہ، بداند کہ

ھرگاہ درباب مالیات وغیرہ، بحقائق و معارفآگاہ ،تقو ی

وصلاح یتپناہ،مخدوممیانمحمدعاقل-دعو یوگفتگوئےداشتہباشد, وچیزے برذ مہ

اونہ ماند, ازقرارحکمِ شریعت غ را فصل بفصل, بازیافت

نمودہمر وتومدارتگیرد, وبخلافحکمِشررمزاحمومتعرضاحوالاو

نہ شود, قدغن بلیغ لازم دانستہ درعہدہ شناسند, تحریر فیشہررجب

المرجب1r09ھ,

خطنمبر14:قلعداربکھرکےنامشاہیحکمی ٰامہ

سیادتپناہسیدذوالفقارشاہقلعدارِبکھر۔شاہیالطافاتومہربانیونسےنوازے ہوئے:

جانجائیں!کہمالیاتکےبابمیںہمیں،حقائقآگاہوٗصاحب Lرفاور
تقوٰیوصلاحیتپناہ،مخدوممیانمحمد Lقلکیجانبسےایکدعوٰیاورگفتگوسامنے
رکھیگئیہے۔اورکوئیبھیچیزاُنکےذمّہنہیںرہتی۔اورحکمشرعیکیبھیچیزاُن
سےکبھیخطانہہوئی)ہمیشہ)انہوںنےمروّتوخاطرومداراتسےکاملیاہے۔اور
شرعیاحکامکیخلافورزیاُن سےنہہوئیہے۔اگرکوئیبڑیرکاوٹہوتو۔)یہ
تحریربتاریخ:ماہرجبالمرجب1209ھ1794ء)

وضاحتینوٹ:-

اسیشاہیخطکےساتھایکدوسراخطبھی''شاہیرقعہ''اِسیموقعہاوراِسیتاریخاوراسی
ماہاورسالمیں)یعنی1209ھ)کوعلیحدہانعملداروںکےپاسبھیجاگیاوہبطورتنبیہارسالکیا
گیاتھا۔جنافسروںنےذوالفقارخانپٹھانکےساتھسازبازکی)ملیبھگتکی)تھی۔اورسبھی
عملداراِنحکومتاسسازشمیںشریکتھے۔اورحضرتمخدومصاحبمعظمکوتنگکرنے
کیسازشکیتھی)یہخطبھیبّخططغرائیمزیّنبدستِخطزرّینومہربادشاہیتھا)اُسخطکینقل ذیلمیںدیجاتیہے:

نقلرقمپانزدھم)15)فارسی

آنکہ e ح Jکام و Jع Jمرال حال ۰و استقبال الکائی شکارپور بالطافِ روز افزون
شاہانہسرفرازگشتہبدانند!ازقرار رقمسلطان جن Jتمکانانارالله eبرہانہ
کہ حقائق و معارف آگاہ و صلاحیت و تقو rی انتباہ مخدوم محمد عاقل
بخصوص مالیہ زیردست دارد واز استقرار عمل نمودہ مالیات زمینہائے آنرا موافق
حق و حساب قانونِ حقان Jیت بازیافت نمودہ مزاحم و معترض احوال او نہ شدہ
دربا ۰ب یکہزار (1000) روپیہ سیوم خودنیز مطالبہ نہ نمودہ وعرض و رجور نہ
داشتہ باشند حسب المنظور و حسب المق Jرر

معمول دانست ٥٠ قدغن لازم دانستہ در عہدہ شناسند, تحریر شہر رجب المرجب1r0٩ھ,

خطنمبرپندرہ(15)کااردوترجمہ:

وہسبھیعملداروحکام ِ شرپورجوحکومتیمہربانیونسےنوازےگئےہیں۔وہجانلیں!

کہسلطانِجنت مکانی کےتحریرکردہخطکیرُوسے (اللہ تعالیٰ اُنکیدلیلکو روشن فرمائے)کہ حضرتحقائقوLرفآگاہ،صلاحُوتقوٰیکےصاحب،مخدوممحمدLقؒلخصوصیطورمالیہجو

انکےزیردستتھیناوروہاستقلالکےساتھعملمینلائیگئیں۔زمیناتکیمالیات(محصول

وغیرہ)انکےحقFبقانونکیحقانیتلوٹائیگئی۔وہبالکلمزاحمیامعترضنہہوئےاورایک

ہزار(1000)کیمَمینخودانہوننےکوئیمطالبہنہکیااوروا پسیکیغرضبھینہرکھی۔بہرحال حِسب منظور و حِسبمقررؔ کو

معمول جانا جائے۔ اور تمام عہدہ داران کا اس پر عمللازمہے۔

تحریر۔ماہرجبالمرجب1209ھبمطابق:1793ء

خطکےذیلمینمندرجضروریوضاحت مذکورہبالاخطکےنیچےدرجذیلوضاحتدیگئیہے:

اسقسمکیمعززانہکرمنوازیوناورجلدازجلداجابتوناوراجازتونسےاوردلنوازیوں

سےحکاموعمالؔکوکیگئینتنبیہاتومراLتشاہیکےاحکامصادرہونے کے بعد۔جبکہاِسی

پٹھان سردار ذوالفقار خان میشوانی (شہوانی) کی مالیاتی اجارہ داری یا اسم قسم کے دیگر ناجائز دعوونوغیرہسےہاتھواٹھالیا اورمزیدحرکاتسےبازرہا؛لیکندلمیں مکینہ طوبغضکازہررکھ

کرچپکےچپکےدشمنیکینیشزنیسےبازنہآیا۔اورحضرتمخدومصاحبقبلہ عُظّمومّکمکیجملہ

دینی چاہیے دنیوی Lملو نمینتنگ کرتا رہتا تھا۔ اور وہ اپنے طور پر رکاوٹیں اور رخنہ اندازی کرتا رہتا تھا۔

رقم شانزدہم (16) فارسی

(رقم شاہی برائے حل مسائل جاگیر مخدوم محمد Lقل)

آنکہ حکام وعمال حال واستقبال الکائی شکارپور بالطاف موفور بشاہانہ سرفراز گشتہ
بدانند! کہ چون دراین وقت حقایق و معارف آگاہ زبدۃ
السالکین مخدوم میاں محمد عاقل ب عرض اشرف اکفانشد بسینہ اعلیٰ
برسانند کہ قبل از یں حسب الارقام قضاء نظام خاقان خلد آشیان و حضرت
سلطان عل یین آستان أنار اللّٰہ مرقدہ وبرہانہ، و حسب الارقام
بندگانِ قضا توانان اشرف ہمایونِ اعلیٰ؛ قریہ جات مرزانپور، وراؤتی،
وجرمیجہوموس یپور ومحال المبارکپور در وجہ ایشان برائے مصارف
لنگر درویشان مق رر و مرحمت می باشد کہ مالیہ دیوانیہ اؤلیا آنرا بقرار دہ
کہ معمولا ستو طہسہ جریب یکروپیہ و جمیع جریب انہ بقرار جریب چہار آنہ سوائے خود
کاشت جاری ح کام و ع مال شکارپور می نماید وھم کولاب ماہی از قدیم الا
یام معاف و حال ح کامِ شکارپور مزاحم احوالِ اوش دہ ، دیہات مذکورہ
وکولاب ماہی را بطور افہ طلبی می نمایند و
دراین صورت پریشانیءِ احوال اوست ، استدعائے غورش نمود ، ل ہذا
امروز مقرر فرمودہ ایم کہ دیہات حقایق و معارف آگاہ مذبور را بتصرفا و بمعمول قدیم
واگذاشتہ و دیگر ہیچ کس دخلی و رجور نداشتہ باشد ، کہ مالیہ دیوانی و بہاؤلی را
ازان قرارده یک روپیہ بطی سہ (۷) جریب بر ہرسہ (۷) جریب یک روپیہ، و خرچ
جریب انہ سہ (۷) جریب چہارآنہ سوائے خود کاشت در سلسلہ کولاب
ماہی متعلقہ راؤتی ازقرار دہ یک آنہ
ایشان بازی افتنمایند ، ودیگر ہیچ وجہ منالوجوہ دخلی ورجوع نداشتہ افہ طلبی نہ
کنند ، و ہرگاہ چیزے از دیہاتِ مذکورہ برداشتہ باشند ،

بحقایق و معارف آگاہ, مالیانہ واپس بدہند کہ حق بحقدار برسد, و حد و حدود
جرمیجہ باہر گذاشتند زدریا, متعلقہ قریہ جات بہ مخدوم صاحب
مذکور معلوم را نمودار کردہ بدہند, کہاحدیدیگر e دخلینہ کند, ودرباب
وجہ طلب سیادت پناہ سید ذوالفقار شاہ قلعدار (بھکر) و مستحفظ قلعہ بھکر کہ از
دیہاتمذکورہ بہ e اورا ذمہ ءِایشاناست, چنانچہدرخصوص
طلبیسیادتپناہمذبورقبلازینرقمازرقومِشاہیبمطارحاصلنمودہ
کہ از قرار قسط بودہ پنج سال بدہند, سیادت پناہ مشارالیہ از قرار حکم
e ھمانرقممبارک مطاعہوجہ ط لبخودرا از قرار اقساطپنجسالہ موافق
حسابگرفتہزیادہمزاحمومتعرضنہشوند, درآنچہازدیہاتایشانرا متص
رفشدہباشد, واپسبدہند, ودیگرہوائیوفروعیراازقراردہیک
آنہ گرفتہ, زیادہ مزاحم و متعرض نہ شوند, کہ حقایق و معارف آگاہ مشارالیہ
موافق الحال و فارغ البال بدعائے گوئے دوام دولت روز افزون اشرف نمودہ باشند
دربارِ ھاذا! قدغن وتاکید عام لازم دانستہ تخلف و
تجاوزنہنمایندودرعہدہ شناسند,
تحریر:شہرشعبانالمعظم1r10ھ

سولھویں(16)خطکااردوترجمہ:

جملہحُکموعُملشکارپورجوشاہانہمہربانیونسےسرفرازکئےجاچکےہیںوہسب جان جائیں کہ؛ اس
وقت حقائق و Lرفِ آگاہ زبدۃ السالکین حضرت مخدوم محمد
Lقلکہجانبسےایکعرن صیموصولہوئیہے۔اسسےقبلبھیحضرتخاقان اعلیٰ جنت مکان کو بھی ایسی
ایک درخواست ارسال کی گئی تھی کہ: قریہ جات
مرزانپور،وراؤتی،جرم بج ,ہموسیٰپوراورمحالمبارکپوروالیجمیعزمینیںانکولنگرکے
مصرفمیںاستعمالکرنےکیلئےدیگئیتھیں۔اورحکومتاعلیٰنےاِندرویشونکیلئے مقرر و مرحمت فرمائی تھیں۔ ان کا
مالیہ خراج وغیرہ بھی معمول کے مطابق مقرر

تھے۔جو ضاAکے موجب تین جریب ایک روپیہ۔اور جمیع جریبوں پر چار آنہ مقرر
کیے گئے سوائے خود کاشتکاری کے جو شکار پور کے حکام و عمال کو جاری کیا گیا ہے اور اس
کے ساتھ مچھلی کے تالاب)فارم) جو کہ اُنہیں نقدیما ّ یمسے Lفہیں۔اَب حکام و
عمال اُس میں بھی مزاحمت کرنے لگے ہیں مذکورہ بالا دیہات اور تالابوں میں مزاحمت کی ہے
بلکہ وہ ہم سے ضبط کر لئے گئے ہیں۔اور اضافی طلبی کر کے ہمیں
پریشان کر رہے ہیں۔اسلئے ہمار یاستدLہے کہ ہماری درخواست پر غور و خوض فرمائیں۔

ان پر غور کرنے کے بعد آج سے ہم نے جو مقرر کیا ہے کہ دیہات حقائق و
Lر فآگاہ کو معمول کے مطابق تصرف کرنے دیا جائے پہلے کی طرح کوئی بھی اس
میں دخل انداز نہ کرے۔باقی مالیہ خراج اُن سے مقرر کردہ نرخ و نرخ ایک روپیہ
پھر تین)3) جریبوں نہ ضبط کریں)یعنی ہر تین)3) جریبوں پر سے ایک روپیہ) اور
خرچ جریب ہر سے منجملہ تین جریب چار آنہ سوائے خود کاشتکاری کے۔اور مچھلی کو
لابوں)تالابوں) کے سلسلہ میں متعلق ہر اؤتی کے ان سے ایک آنہ قرار پایا ہے۔وہ
دوبارہ ان کو لوٹا دیا جائے۔اور دیگر کسی بھی وجہ مداخلت نہ کی جائے۔اور اضافی طلبی
بھی نہ کی جائے۔اور ہر وقت ان دیہات پر سے چیزیں)جو رکھی گئی ہیں) وہ اٹھائی
جائیں اور حقائق و Lرف آگاہ)یعنی مخدوم صاحب کو) لی گئی زیادہ مالیات واپس
کر دی جائیں حقدار کو اپنا حق ملنا چاہئے۔اور دریا سے جرم ٹج .ہ کی زمین کی حدود و نشان نروار کر کے
دی جائیں وہ مخدوم صاحب کو دیں اور متعلقہ قریہ جات کے
Lملا تمیں دخل انداز نہ کریں۔۔!اور طلب کی مَیں طلب کے سلسلہ میں سید
ذوالفقار شاہ قلعدار بکھر اور قلعۂ بکھر کی حفاظت کرنے والے محافظ کو مذکورہ دیہات
کی ذمّہ داری بھی ان کو دی جاتی ہے۔اسی طرح خصوصی طور سیادت پناہ کی طلبی اشارہ

کردہ اس سے قبل شاہی رقوم مقاطع حاصل ہوئی ہیں۔ جو کہ مقرّر کردہ قسط پانچ سال
تھی ہو دیں۔ اور سیادت پناہ مشار الیہا اُنکے مقرر حکم کے مطابق رقم کردہ مقاطعہ
طلب کیو جہ سے اپنے آپکو مقرر ہا قساط پنج سالہ کے موافق لیکر تصرف میں
ہیں۔ انکو واپس دیجائیں۔ باقی دیگر لوازمات میں سے مقرر کردہ ایک آنہ لیا جائے۔
اِس سے زیادہ مزاحم و معترض نہ ہوں کہ حقائق و معارف آگاہ مشار الیہ محبت کے حال
میں رہنے والے اور فارغ البال اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھنے والے اس دربار کو۔
اس حکم عالی پر تاکید کے ساتھ عمل کیا جائے داستہ حکم گو کیا اور اختلاف اور تجاوز نہ
کیا جائے۔) تحریر: مؤرخہ ماہ شعبان المعظم 1210ھ - مطابق 1775ء)

نقل دیگر رقم بخط طغرائی و مہر مبارک و دستخط شاہی زرین

نقل رقم ,فدہم (17) فارسی

آنکہ عالی جاہ رفیع جائیگاہ نتیجۃ الخوانین رحمۃ اللہ خان درانی
الکوزئی نائب الحکومت الکائی شکارپور بالطاف شاہانہ سرفراز گشتہ
بدانند! کہ: درین وقت حقایق و معارف آگاہ مخدوم محمد عاقلؒ کہ بعرض
اشرف رسانید کہ حسب الارقام قضا نظام خاقان علیین آشیانو سلطان جنت مکان
و نور اللہ برہانہ و مرقدہ قریہ جات جرمیجہ وراؤتی و موس
پور و مرزا پور توابع الکائی شکارپور مقرر است کہ محصولات
صرف لنگر درویشانو مساکین میشد بو برسہ (۷) جریب یک روپیہ و
بہ اؤلیو ھم محصہ بحکام می دادہ اند آنعالیجاہ نیز حسب الدستور قدیم
معمول داشتہ اضافہ طلبی نمایند کہ مرافق الحال الوفا رغالب البدع اگوئے ذات اشرف قیام
نمایند حسب المقرر معمول داشتہ از فرمودہ تخلف نہ
ورزیدند درعہدہ شناسند
(محرراً فی شہر شعبان المعظم 1210ھ)

سترہویں (17) خط کا اردو ترجمہ

عالی جاہ جناب رحمت اللہ خان دُرّانی الکوزئی صاحب نائب حکومت شکار پور

جنکو شاہانہ مہربانیوں سے نوازا گیا ہے۔ وہ جان لیں کہ اس وقت حقائق و معارف

آگاہ حضرت مخدوم محمد طاہرؒ نے ایک عرضداشت ارسال فرمائی ہے؛ انکے لکھنے

کے مطابق کہ اس سے قبل نظام خاقان سلطان جنت مکان تیمور شاہ نور اللہ مرقدہ نے جرم بچ ہ اور راؤتی کے قریہ

جات اور موسیٰ پور اور مرزا نپور اور اسکے تابع دیگر مقامات شکار پور جو انکا

محصول درویشوں اور مساکین کے لنگر کیلئے ہے۔ اور انکا محصور 3

تین جریب ایک روپیہ ہے۔ جو لوگ حکومت کو دیتے ہیں۔ اس طرح لیجانے بھی قدیم

زمانہ سے تمام محصولات دستور و معمول کے مطابق ادا کیے ہیں۔ انسے زیادہ طلب نہ

لیجائے کیونکہ یہ طالب گو نہایت ہی شریف لوگ ہیں۔ جو دستور موجب محصول مقرر

ہے وہی انسے لیا جائے۔ اسحکم کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

(تحریر: شعبان المعظم 1210ھ۔ بمطابق 1795ء)

وضاحت تحریر:

کچھ برسوں کے بعد بادشاہ، شاہزمان شاہ اپنے سوتیلے بھائی محمود شاہ کے ہاتھوں نابینا ہو گیا

اور حکومت چلانے کے لائق نہ رہا۔ اسلئے اُنکی جگہ تخت شاہی پر انکا بھائی بادشاہ محمود جَلوہ فروز ہوئے۔

انکی بھی حضرت مخدوم معظم و محترم سے از حد عقیدت مندی وارادت تھی۔ کیونکہ ان

کو علم تھا کہ انکے آباؤ اجداد بھی اس خانوادہ عظمت سے بے انتہا عقیدت وارادت رکھتے تھے۔

اُنہوں نے بھی اپنے سے پہلے دُرّانی حکمرانوں کی طرح ایک شاہی خط (بخط طغرائی و دستخط شاہی زرّیں اور شاہی مہر شدہ)

حضرت مخدوم المکرم و اعظم کی طرف ارسال کیا۔ اس کی نقل مندرجہ ذیل ہے:

نقل رقم شاہیہ (18) از طرف بادشاہ محمود شاہ دُرّانی

آنکہ زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین، جامع الکمالات و الافادات و الافاضات
مخدوم محمد امین محمد عاقل بالطاف روز افزون شاہانہ سرفراز گشتہ: بدانند!
عریضہ کہ درین وقت بالخصوص دعا گوئی ذات اشرف و وجود مقدس
دائما لاوقات اشتغال دارد و از قدیم الایام اجرائے مقدمات اسلام محض اللہ
مطابق احکام قضا نظام کہ متعلق بآنحق ایقو معارف آگاہ دار دوار دالعمل بودند و بعضی
مقدمات کہ تعلق باسلام دارند و درالکائی شکارپور
بحمایت بعضی کسان بتعویق افتادہ اجرائے نمی شود و بوجہ مستمری
موافق و مطابق احکام ارقام مقرر دارد حکام آن جائے بدارو مدار می
گذرانند در خصوص اجرائے احکام اسلام و از روئے آن انفصال آن مقدمات مستمری
امر صادر گردد و بحضور لامع النور خاقانی عرضداشت نمودہ
بود بنظر اشرف گذشت و چون ہمیشہ خاطر نواب ہمایون ما را استدعائے
خاطر فقراء در ترویج و تصریح امورات شرعیہ اسلامیہ و سنت النبی ﷺ
منظورِ نظر اشرف است باید کہ آن فضیلت پناہ بدستور سابق موافق
اثبات حق و حکمت ابمستطاب الٰہی (قرآن مجید) و مطابق سنت و کتب فقہ
در اجرائے امورات اسلام کوشیدہ ہمہء اوقات در اجرائے مقدمات اسلام مشغول
و سرگرم بودہ ہمہ ساله مستمری خود را ہمہ سالہ از احکام و عمال
الکائی شکارپور مطابق معمول و احکام قضا نظام آنکہ در دست دارد متصرف
باشد حکام و عمال حال و استقبال و اہالی شرر انور و جمہور انام و شرفاء
اکابر وغیرہ اہلِ حل و عقد الکائی شکارپور حضرت مخدوم مشارالیہ را درمقدمات اسلامیہ موافق حق بودہ شد متعرض و مزاحم
نشوند کہ مقدمات اسلام را موافق انور شرر انور اجرائے نمایدو حکام و
عمال الکائی شکارپور بالخصوص مرزانپور مستمری مخدوم صاحب
مذبور را از قرار معمول ہمہ سالہ عذر نہ می دارند و بخرچ مصرف مجرا
دانند، در این باب حسب الارقام و المقرر معمول داشتہ در عہدہ شناسند

(تحریر فی شہر رمضان المبارک ۱۲۱۸ھ)

خط نمبر اٹھارہ (18) کا اردو ترجمہ (از طرف: بادشاہ محمود شاہ درانی)

عزتّ مآب زبدة السّالکین،قدُوۃ العارفین، جامع الکمالات والافادات والافاضات حضرت مخدوم میاں محمد عاقلؒ ، سرکار یو شاہی مہربانیوں سے سرفراز،
جانیئے !کہ اس وقت یہ عرض ہے خصوصی طور پر آپکی ذات اشرف اور مقدّس وجود
جو ہمیشہ دائما لاوقات اس عمل میں مشغولی تر کھتے ہیں۔اور قدیماً یم سے اسلامی
مقدمات کا اجراء محض الله کی رضا کے لئے اسلامی احکامِ قضا کے نظام کے تحت
سر انجام دیتے رہتے ہیں۔اُنکا تعلق حقائق و معارف سے رہتا ہے۔جو مسائل عمل کے
لائق ہوتے ہیں۔اور بعض مقدّمات جو اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔اور شکارپور
صوبہ میں بعض لوگ انکی حمایت سے باز رکھتے ہیں۔اور فتوی (فیصلہ) کا اجراء نہیں
کرتے۔اور اسکی وجہ سے اسکو مخفی رکھا جاتا ہے۔جو احکام کے مطابق و موافق تحریر
سے مطابقت رکھتے ہیں اور حکام اُسجگہ پر دار و مدار رکھتے ہیں۔

خصوصی طور اسلامی احکام کے اجراء میں فیصلوں کی رو سے وہ مخفی مقدمات کا امر
صادر کریں اور حضور خاقان کی خدمت میں عرض رکھیں، وہ فیصلے انکی نِظر اشرف سے گذریں اور ہمیشہ
جیسا کہ نوابِ ہمایوں کی دِلی رضا اور فقراء کی خاطر،
شرعی امور کی ترویج جو تصریح و سنّتِ نبویﷺ کو منظورِ نظر ہے۔

یہ بھی ہونا چاہیئے کہ! وُہ فضیلت پناہ پہلے کی طرح اِ ثبات حق کی غرض
سے کتاب و سنت اور کتب فقہ کے موافق اسلامی فیصلوں میں ہر وقت کوشاں رہیں
اور اسلامی مقدّمات کے اجراءَ میں مشغول و سرگرم رہیں۔

اپنے جملہ مخفی فیصلے پوراسال حکام و عمال شکارپور سے معمول کے مطابق قضا
کے احکام اور اسکا نظام جو انکے ہاتھ میں رہتا ہے وُہ بیتصرف میں لائیں۔ حکام و عمال
حال و استقبال اور اہالیشر عِانور اور جمہور عوام شرفاءَ و اکابرین سب یا اہلِحل و عقد
و غیرہ صوبہ شکارپور۔ حضرت مخدوم مشار الیہ کو اسلامی مقدمّات کی مطابق ہوتے
ہوں۔ اُن)فیصلوں) میں کوئی بھی مزاحمت یا کوئی اعتراض وغیرہ نہ کرے، جیسے
اسلامی مقدمّات کی شرعی قانون کے مطابق جاری کیا جاسکے۔ اور حکّم و عمال صوبہ
شکارپور بالخصوص مرزا نپور مخدوم صاحّب کو ہماری رَقم کردہ تحریر کے مطابق معمول
پوراسال)انکی خدمت میں رہیں) کوئی عذر و غیرہ نہ رکھیں۔ اور خرچ صرف سے
مبرا جانیں۔ اور اسیباب میں تحریر کے مطابق جو مقررّ معمول کیا گیا ہے وہ رکھا
جائے۔)تحریر: ماہ رمضان المبارک 1218ھ-بمطابق 1803ء)

نقل رقم نوزدھم)19))فارسی)

(از طرف شاہ شجار الملک ولد مرحوم شاہ تیمور شاہ ابن مرحوم و
مغفور احمد شاہ ابدالی درانی شاہ افغانستان)
آنکہ چون قبل از ین حسب الارْقام خاقانِ خلد آشیان علیین آستان
سلطان رضوان مکان نور اللہ مضجعہم و بندگانِ شاہِ زمان شاہ قریہ
جاتِ راؤتیو مرزانپور و جرمیجہو موسی پور مبارکپور توابع شکارپور جہتِ
مصرف لنگرِ درویش اندروجہ حق ایقوم عارفاگاہ، زبدۃ السالکین
مخدوم میان محمد عاقل مقرر و بتصرفِ آنا و مفوض بود کہ بہرسالہ
حاصل و منافع آن را باز یافت و صرف لنگرِ فقرائے می نمود درینولاً درخدمت
اِشرف استدعائے امضائے رقم مبارک نمود لہذا بنا برین
تحصیل دعائے خیر جہۃ ذات ستودہ صفات اشرف اقرار مرقومہ را از ابتدائے ھذہ
السند مبارکہ استحقاق مستحقان قبل و بعد بدستور قبل و
شرکا رقامسلطانِ نمبرور دروجہ حق ایقوم عارفاگاہ مذکور مبلغ ج

توما ۓ ندروجہہ فضیلتمآبمولویمحمداکرمومب لغپنجتوماندروجہہ
فضیلتپناہمخدومگلمحمدجدیدودروجہمشارالیہم ۓ بصیغہءمواجب
ہمہ سالہ بابت مالیات الکائی شکارپور شفقت و عنایت فرمودہ ایم کہ ہر
سالہبازیافتوصرفمعیشتمایحتاجخودہانمودہبوظائفدعائےگوئے
ذاتاشرفمواظبتنمایند۔
حکامو ع مالحالواستقبالالکائیشکارپورمذبورحسبالمق ررازتاریخ
مذبورو ۓسن ۓواتبعدقرارمذکورراہدستورسابقدروجہحقایقومعارف
آگاہمشارالیہواگذاشتہمالیہدیوانیآنراازقراردہیکوآبطیازقرار7 جریب یک روپیہ و
خرچ جریبانہ ۓسری خبریبی چہارآنہ سوائے خود کاشتدر
ۓسرکوٹلاہماہیتوابعقیرہاقیازقراردہیکبازیافتنمویددر خصوص "جز ۓیۃ ال ہنوٗدِ" و
آاف سائر جزیات بدیہات مذبور دخل و
رجورنہنمایندوقبلازینمحالمبارکپورحسبالارقامشاہزمان،علاوہ
بر دیہات مذکور دروجہ مشارالیہ مرحمت شدہ بودو حکام سابقہ محال مذبوررا
بت ص رفاوندادہاند۔بایدایشانمحالمذبورازقریہشرکہمیں۔
رقممبارک ۓبصرفاوواگذارند۔ومبلغ50پنجاہتومانمواجبمشارالیہ
بادہ10تومانمواجبنامہبردگان(محمداکرموگلمحمد)مذکورواز بابت
مالیاتدیوانیالکائیشکارپورمذبورابوابجمعیخودہارسانیدہازقرار
قبضآنہاندرآمنموادرقممبارکبخرچخودمجریدانستہہرسالہ رقم م ۓج
رد مطالبہ نہ دارند و محال مبارکپور را زیادہ طلبی نہ نمایند مستفویانِ عظام صورتِ
رقم مبارک را در دفاتر ثبت نمایند۔ نقلِ رقمِ مرقومہبدستخطمبارکو ۓب
مہرکوچک۔بحکماللہ۔نزولفرمود۔

خطنمبر(19)کااردوترجمہ:

)ازطرفشاہشجاعالملکولدمرحومشاہتیمورشاہابنمرحومومغفوراحمدشاہ
ابدالیدُرّانیشاہافغانستان)

•

وُہجو قبلاز ینلکھنے کے مطابقجو حضرتِخاقانخلدآشیانسلطانیؒ رَ اللہ

مرقدہ)اللہانکیقبرکوروشنفرمائے)اورشاہزمانکے بندگانمختلفقریہجات؛

)راؤتی) مرزانپور، جرم بجؔ ہ، موسیٰ پور اور مبارکپور شکارپور کی ن پشگردائی جو درویشوں کے لنگر

کیلئے جوLرفاآگاہ زبدۃ السّالکین مخدومیاں محمد Lقّل)کیلئے)مقرر کی

تھیں۔اورانکے تّصرفمینہینوُہانکوتفویض)سرکاریطورپہدیگئیہیں)

کیگئیہیں۔وہہر سالاُنکے منافعسے لنگر چلاتے ہیں۔

اسیسلسلہمیں؛ہماریخدمتمینایکاستدLءانجاگیراتکوجاریکرنے

کیلئے لکھیگئیہے۔لہذااِسیبناپردLئے خیرحاصلکرنے کے لئے حضرتذاتوالا

صفاتکیجانبسے ایک اقرار نامہ لکھا گیا ہے اُسکی ابتداءسے یہ سمبارک

حقدارونکے حقکیلئے پہلے اوربعدمیں۔پہلے کیطرحسلطانکیلکھتکے موجب؛

حقائقوLرفاآگاہمذکورہکومبلغپانچتومان)اُسدورکے مطابقیہرقمدسہزار

بیس20روپے بنتیہے)حضرتفضیلتمآبکیخدمتوالاجنابمیں۔اورمولوی محمداکرمکوبھیپانچتومانمُی

لّعاورفضیلتپناہمخدومگلمحمدکیخدمتمینبھیاتنی ہیرقممُی

لّعشکارپوراوراسکے توابععلاً Åنکیسالانہمالیاتسے عنایتفرمادی

ہے۔اورہرسالیہلوٹائیجائیگیاِنوظائفکیصورتمینہمآپکیدLؤنکے محتاجہیناورپابندرہینگے۔

تمامحّکموعُلّحالاوراستقبالکے جوشکارپورکے نواحیوتوابعکے افسران

ہینوہِحسبمقررّنشانزدہتاریخاورسالونسے مذکورہاقرارکے بعدپہلے کیطرح

حضرتِحقائقوLرفاآگاہ مشارالیہکوLف کردیا گیا ہے۔ باقی مالیہ دیوانی)وہ عدالت جسمیں لین دین

کےLملا ت و مقدمات فیصل ہوتے ہوں یعنی ججی) وہ

مقررّ کردہ حصہّسے ایکدØئی۔ اورضَب .طگیسے مقررّکردہتینجریبسے ایک

روپیہاور سرداریاسپہسالاریجریبانہخرچ؛وہایکجریبسے چار آنہسوائے خود کاشتکاریکے.

مچھلیکےتالابوناوررراؤتیسےبھیایکدہائیقرارپھرپاناہے.خصوصاً ہد کے ج.یے اور اس

کے مختلف جمیع جزئی دیہات سے نشان کردہ میں کوئی بھی

مداخلتیاأنسےرجوعنہکیاجائے.اور اسسےپہلےمحالمبارکپور؛شاہزمانکے

لکھنے موجب اس کی علاوہ مذکورہ دیہات پر، مشار الیہ کی خدمتمینمرحمت کردہ

تھے.اورسابقہحکمکےتصرفمیننہینہ یگئے تھے.انکویہکرناچاہیئےکہ

نشانشدہمحالاتقریہجاتسےشرحوصولیمعاف کردینی چاہئے اور مبلغ 50

)پنجاہ)تومانیعنیآجکےپچاسہزارایکسؤروپیہبنتیہےوہاوراسکےساتھدس

10توماناوربھی)دسہزاربیسروپیہ)مشارالیہاعزازیہلینےوالونسے)محمداکرم

اورمخدومگلمحمد)مذکورہکومالیاتکےواجباتجودیوانیمقدمات)شکارپوروتوابع

سے)ملتےہیننشانشدہجمیعاپنےبابونمینوہخودپہنچائیں.تحریرکےمطابقأنکا

لیناموادکےضمن مینتحریرکردہخوداپنےہیخرچمینمجرائےجانینہرسالرقم

خالیمطالبہنہرکھیں.اورمحالمبارکپورسےزیادہطلبینہکریں)یہسب)وقتکے

مفتیانِ عِمکوتحریرکیصورتمینانکےدفاتر جگرگروائیں.

نقلمرقومبدستخطمبارکوبمہرکوچک)چھوٹیمہر)اللہکےحکمسےنزولفرمایا

نقلرقمبیستم)20)

معلوم الحکام و عمالِ حال و استقبال الکائی شکارپور بوده شد کہ آنچہ م واجبو جاگیراتکہ حسب الرقممبارکاز بابت الکائی مذبور در وجہہ حقایق و معارف آگاه زبدة السالکین مخدوم میان محمد عاقل مقرر و مرحمت است، لہذا باید کہ بہ نحو مقرر مواجب جاگیر اورا از قرارِ رقم

مبارکبدستورِسابقدروجہحق ایقنگاہمشارالیہمقرر روبرقراردانستہ جاگیر اورا بت
صرف اوب د بند کہ متص رف بودہ حاصل منافع صرف خود نماید و بجاگیر
حق ایقو معارفآگاہ مذبوراحدیرادخلو e رجور نہ دادہ
برگاہ عالیجاہ e معطر خان ونیز دیگر کس اگر مزاحم جاگیرِ اوشود اورانہ
گذارند و بت صرف مشارالیہ بدہند و م واجب اورا ہر سالہ دروجہ اوجاری نمودہ بخرچ
مالیات ابواب جمعی مجر ی و محسوب نمانید تحریر: فی
شہرذیالحجہ 1rr1ھ

خطنمبر 20 کااردوترجمہ

حالواستقبالکےجملہحکاموعُمّالکومعلومہوکہشکارپورکےتوابعملاقوں کے جملہ افسران
حضرات! وہجوجاگیراتکےواجبات جوکہشاہیخطمبارککے
مطابق.مالیاتمینسےجوشکارپورکےمختلفعلاقوںنمینسےموصولہوتیہینوہ نشان شدہ تحریری حِصّ
کے مطابق؛ حضرتحقائق وعارف آگاہ زبدۃ السالکین مخدوممیانمحمدعاقلکیلئےمقررّ
ومرحمتکردہہیں.شاہیحکمکےموجبپہلےکی طرح)جبسابق) مُشارالیہ)مخدومصاحب) کو ہی
مقررُ کردہ ہے. جانی جائیں!
جاگیربالکلاُنکےہینّفمیندیجائے.جوپہلےسےمّتفقتھے.باقیحاصل
منافع ان کو ہی دیا جائے. اور جاگیر حقائق و عارف آگاہ نشان زدہ کو صرف اور
صرفاُسذاتِواحدکیہے.اُسمینکوئیبھیدخلاندازینہکیجائے.ہروقت
عالیجاہمُعطرِخاناوردوسرےکسیبھیعملدارکومزاحمنہینہوناچاہیئے.اورنہہیکسی
کوجانےدیاجائے.اورمشارالیہ)مخدومصاحب)کوتصرفّدےدیاجائے.

اور واجبات کو ہر سال جو اُن کے لیے جاری کئے گئے ہیں۔ جملہ جمع و خرچ مالیات کے باب میں ہے وہ بر قرار رکھا جائے۔ (تحریر کردہ ماہ ذی الحج 1221ھ۔ بمطابق 1806ء)

نقل رقم • بُویک (21)

(قدیمی تحریر: 1222ھ، از بادشاہ شجاع الملک بخط طغرائی، بحروفِ معلوم مع اسبق مزین بدستخطِ زرینِ شاہی و مہر شاہی)

آنکہ حقایق و معارف آگاہ عمدۃ العارفین و قدوۃ الواصلین؛ شریعت پناہ و فضیلت دستگاہ مخدوم میان محمد عاقل بالطاف موفورہ شاہانہ سرفراز گشتہ، بدانند! عریضہ صداقت فریضہ کہ مشتمل بر چگونگی احوال و ارادتِ خود اشرف وغیرہ مدعیات کہ عرض انفاذِ حضور ساطع النور نمود بود رسید، مضامینِ آنحال برائے جہان آرا شد حسن دعا گوئے آن، حقایق و معارف آگاہ ظاہر است، درخصوص مواجب وغیرہ کہ عرض نمود بود رسید، بحکام موعود مرالالک ائیشک ارپور امر شد بکہ مواجب اورا بدہند درین باب مطمئن بودہ درطریق دعاء گوئے ارادت ثابت قدم بر وجہ دعا گوئے ذات اشرف مواظبت نمایند،

تحریر فی شہر ذی الحج 1222ھ

خط نمبر 21 (اردو ترجمہ)

(خط سے قبل والی تحریر:- 1222ھ میں بادشاہ شجاع الملک کی طرف سے بخط طغرائی معلوم حروف جو پہلے گذر چکا ہے۔ (یہ خط) مزین بادشاہ کے زرین دستخط سے ہے اور شاہی مہر لگی ہوئی ہے)۔

وہ (حضرت) حقائق و معارف آگاہ عمدۃ العارفین وقدوۃ الواصلین؛ (حضرت) شریعت پناہ و فضیلت دستگاہ مخدوم میاں محمد عاقل شاہانہ مہربانیوں سے

نوازے ہوئے۔ جانیں! کہ آپکی عرضی جو صداقت پر مشتمل ہے۔ احوالکی
نوعیتکو سمجھتے ہوئے۔ آپکیذاتاشرفسے دLءگوہوں۔ آپکی جانبسے
عریضہپہنچا۔ اسکے مضامینجہاںآراءہیں۔) بس) آپسے دLگوہیں۔ آپکے
حقائقوLرفظاہرہیں۔خصوصاً واجباتکے سلسلہمینعرضکیاگیاہے۔) اس
بابمیں) حکاموعمّالِشکارپورکوحکمدیاگیاہےکہجوواجباتہیںانکودیجائیں۔

) آپؒ) اس باب میں بالکل مطمئن رہیں۔ اس سلسلہ میں دLء فرمائیں کہ ارادت مندی پر ثابت رہوں۔ دLء میں پکی طرح یاد فرمائیں۔ تحریر: ماہ ذی الحج 1222ھ–بمطابق1802ء

قطعہءِتاریخ) اول)

بود چون عالی نسبِ زاد ب و ج د،		نامور ملک زِ لطفِ ص مد
افعت والدش کہ بااصل و فروغ،		آمد زامدادِ خدائے ا حد
پیش ع لو مرتبہءِ این خاندانِ،		خم شدہ چون نون سرْ و قد
لوائےبزرگ یشکہروشنچوخور،		پرتوِ او رفتہ بھر چار حد
درپئے اعزاز و شرف دینِ متین،		داشتہ دل م ن ا لْ م ھْدِ اِل ی ال ل حْد
اہلِ دیانت ہ م مفْ تخِرْ ب دو،		بلکہِ ازو پشتی نیک و بد

محمد عاقل عبد، مخدوم ملک،	نامش شیریں تر از شہد
گشت مفقود آن کانِ فیض،	درد فراوان بدل ہر احد
صبر گزیدہ ہمی: برخواست حق،	زانکہ نباشد کس دائم ابد
چون برہ خاتمۃ الخیر او،	دیدم سوئے عقل کہ چون می چمد
گفت فلانی!!! ۲۲ نہ شنیدي مگر،	یافت آیات بہشتي ابد

قطعہءِ تاریخ (دُوَم)

آن مکرم ترین زہے معقول،	کہ زِکرسی بکرسی آن مقبول،
آن رئیسِ گروہ اہلِ علوم،	اہلِ اسلام رائیش موصول
کار دین پروانش بود کہ داشت،	چشمِ دلِ خودزِ سرمہءِ مکحول
کامران صد شدہ مسلمان زو،	مرتد از دشت ہ م تش مقتول
مالوجانصرفکرددرربِدین،	در چنین حال کہ گشت ملول
سبقت از ہمسران بعِلْمِ ببرد،	ہم در آن محفلِ اهلِ عقول
نور عرفان کہ از اعطائے کریم،	ارثِ این خاندان بفرِ ر و اصول
عالم و عابد و ولی اللہ،	دائما بود با ذِکر مشغول

[22] اسمصر عہکے اعداد ''أَلَانُ ُشْمعُ''مُّ َبْ ''نہشنیدیِ''یعنی)600(رکھے جائیںتو سال1232ھبر آمدہوگا)از اصلمؤلفؒ)یہنوٹاصلکتابکے ص331پر اِسیطرحلکھاہوا ہے جو ہمنے نوٹکر دیاہے)مترجم).

از قرآن و صلواۃ وھم تسبیح،	روز و شب بد ل و زبان اومشغولا ؛
زنگ دل عالم ز یمن (۲۳) اوشان،	شدچونآئینہصافہممصقول ؛(۲۴)
نام مخدوم محمد عاقل او،	ھمچو حلقہ بگوش دھر دخول ؛
گشت فقد این چنین فیاض،	صد الم در دلِ جہان نزول ؛
چون خیر از صبر ورائے خدا،	نیست بہتر کہ آورند حلول ؛
جستم ز عقل سال خاتم او،	تاچہ عنوانشودجوابوصول ؛
پاسخم زود تر چنان گفت،	"نورِکاملبودہ بشرِرسول" ؛ (۲۵)

قطعہ تاریخ (سوم)

دریغا رونق دین متین بود،	مہ افلاک شر ع و ھم یقین بود ؛
عطابخش شریعت نجم ثاقب،	سراجِ دین و خورشید مبین بود ؛
بودہ مخدوم ملک دین اسلام،	عمیم الفیض وزین العابدین بود ؛
مسمی عبدالخالق بود مشہور،	چراغ بزم و شمع کاملین بود ؛

(23) یُمْن (برکت)یعنیدایانہاتھ۔
(24) مَصقُولِ صَیقل شدہ
(25) ''نورِکاملبوُدہبشرِرسول'' انکےاعداد1232ھنکلتےہیں۔

ستودہ گوہر دریائے افضال،		کل علم و عمل ف رخ جبین بود ،
رئیس جملہ علمائے محقق،		شعاعیش درہمہ روئے زمین بود ،
بدہ ہادم زبدعت حامیءِ شرر،		امام و مقتدائے مسلمین بود ،
برفتہ زین جہان از امرِ یزدان،		کہ او از علمِ حق د رثمین بود ،
خرامیدہءِ سوئے گلزار جنت،		کہاودرملکدلص احبنگینبود ، (17)
بروزِ شنبہ وقت ظہر ہمیں آہ،		ز رجبہژدم(18)یومِسِنینبود ،
بماتم جملگی احباب بر تخت،		جہان؛ از فرقتش اندوہ گین بود ،
ہ مہ برپا ء پیر و سر از ماتم او،		چونرعد؛نعرہزنب ادلحزینبود ،
زِ سر چادر فرو انداخت افلاک،		بہریک؛ ازغمشنوحي ہمیں بود ،
چراغ دین؛ آمد سال و صلش،		دگر تاریخ او واضح ازین بود ،
کہ جستہچونظامالدینزھاتف،		بگفتا خاتمِ علمائے دین بود ، (۲۶)

ترجمہقطعہتاریخ)اول(

(1) وُہ Lلینسبتھےاپنےباپاورداداکیطرح،پورےملکمینایکنامورشخصیت،
اللہبےپرواہصمدکےلُطفسے۔

(26) نوٹ:یہمذکورۂبالاقطعہتاریخپیرروشنضمیرحضرتنظامالّدینسرہندیشکارپوریؒنےلکھاتھا.حضرت پیرصاحبکامزارشکارپورشہرمیںلکھیدروازہپرموجودہے)اصلمصنفتذکرہمخادیمص402،ص403کھوڑا،)قلمی)مترجم. ایضاً=بُودہچراغِاولیاءَ=1268ھ

(2(انکے والدکیبلندی،اپنیاصلو فرعکے ساتھ،اللہاحد کیامدادسے آئے۔

(3(اُنکے خاندانLلیمرتبہکے سامنے ،وُہسروقدانسانخِمیُنکیطرحہوگئے۔

(4(اُنکیبزرگیکاپرچمآفتابکیطرحروشنہے،اُنکاپریَہرچارسوُتکپھیلاہوا ہے۔ دین کی عزت و

شرف کی لیے یہ بزرگ، جھولے سے لیکر لحد تک دین سے دل

(5(رکھتے۔ جوبھیاہِلدیانتتھے،وہسبانپرفخرکیاکرتےتھے بلکہانکیپشتکےنیکو

بدبھی۔

(6(’’محمدLقل‘‘پورےملُککے مخدومتھے،انکانامشہدسےشیرینترہے۔

اُنکے جانے سے کاِنفیض)فیضکیکان)بھیمفقود)گُم)ہوگئی،ہرایککے دل

(7(

(8(

میںبہتدردہے۔

(9(سبھینےاِساندوہناکسانحپرصبرہیکیا،کیونکہکوئیبھیہمیشہرہنےوالانہیں

ہے۔ خاتمہءخیرکیراہپرانکیطرح،میںنےعقلکیطرفدیکھاکہکیونخمیدہہے؟

(10(کہا’’فُں‘‘نہ’’شنیدی‘‘مگربہشتیآیاتونشانیانہمیشہکیلئے۔

(11(

ترجمہقطعہتاریخ)دوم)

وہ مکرم ترین اچھے نصیب والے،جو کہ کرسی بہ کرسی)نسل در نسل) وہ مقبول ہے۔

(1(وہیاہِلعلمکاسردارتھا،اُنکےپرچمتلےاہِلاسلامکواسلامموصولہوا۔

(2(

(3) وہدینکے کامونکاپروانہتھا،دلکیاآنکھخود انکے سرُمہسے سرُمہدار ہوئی ہے۔

اُسیسے صد ہا مسلمان کامرانہوئے، جو دینسے بر گشتہہوئے اُنکے باہمت

(4) ہاتھونمقتولہوئے۔ اپنامالاور اپنیجاندینکیر اہَمیندے دی،اسیحالمینوُہملولہوئے۔

اپنے دیگرہمسرونسے علمیںسبقتلے گئے،اور اہِلعقلکیمحفلونمیںبھی مقدمرہے۔

(5) اُنکواللہکیطرفسے نورِ عرفانحاصلہوا،وہاسکے خاندانکاخاندانیورثہ

(6) تھا۔

وہLلم،Lبداورولیااللہتھے،وہہمیشہاللہکے ذکر مینمشغولرہاکرتے تھے۔

(7) وہقرآنکیتلاوت،Ãۃاورتسبیحمیں،صبحوشاماپنیزبانسے مشغولرہاکرتے۔

دائینطرفسے Lلمکیدلکوزنگدینے والے)غمزدہکرنے والے)وُہتھے دل

(8) کے آئینہکوصافکرنے والے۔ انکانامخدوممحمدLقلؒتھا،وہکسیحلقہکیطرحہردلمینداخلتھے۔

(9) انکے گم ہونے سے ایکفیاض اسطرحگمہوگیا،اہلِجہانکے دلمینسوغم

(10) داخلہوگئے۔ بس!سوائے خیرصبرسے اللہکیرضاکیخاطر،اسسے بہتراورکوئیحلولبھینہیں

اُنکے خاتمہکے متعلقمیننے عقلسے پوچھا؛ کہ کیا عنوانہو۔تو جوابیہ موصولہوا۔

(11) انہوننے اپناپیرتیزیسے مارا’’وہنورکاملبودبشرعرسول‘‘1232ہ

(12)

(13)

(14)

(15)

ترجمہ قطعہ تاریخ (سوم)

(1) افسوس! (کہ وہ فوت ہو گئے) ،وُہ دین متین کی رونق تھے، وہ افلاک کا چاند، شریعت کا یقین تھے.

انہوں نے نجم ثاقب کی طرح شریعت کو ضیا بخشی، وہ سراجِ دین اور خورشید دین

(2) متین تھے. وہ مِلّک دین اسلام کے مخدوم تھے، وہ توفیض و فیوض کو عام کرنے والے اور

عبادت گزاروں کی زینت تھے. عبدالخالق نامی مشہور و معروف تھے، وہ کاملوں کی بزم کا چراغ اور

(3) شمع فروزاں

تھے.

(4) وہ فضیلت ؤں کے دریا کا گہر نایاب تھے، ہر علم و عمل کی روشن جبین تھے.

جملہ علمائے محققین کے رئیس (سردار) تھے، اُن کی شعائیں پوری روئے زمین پر

(5) پھیلی ہوئی ہیں. وہ ہر وقت بدعت کی بیخ کنی کرتے اور شریعت کے حامی تھے، وہ مسلمانوں کے

(6)

(7)

امام اور مقتدا تھے.

(8) وہ اس جہان فانی سے حکمیز دانسے چلے گئے کہ وُہ علم حکے قیمتی موتی تھے.

(9) وُہ ٹہلتے ہوئے جنت کے گلزار کی طرف گئے، کہ وہ دل کے مُلک کے صاحبِ نگین تھے.

سنیچر کے دن وقت ظہر اِسی آہ و فغاں سے، رجب المرجب کی اٹھارہ (18) تاریخ

(10) کو.

(11) اس تخت جہان پر سبھی احباب سراپا ماتم تھے، اُن کی جدائی سے اندوہ گین ہوگئے۔

ہرپیروسر اُنکےماتممینکھڑےتھے،اوررعد)بادلونکےملائک)کیطرح

(12) گرجرہےتھے)یعنیبڑیآوازسےرورہےتھے۔

انکیچادرسےافلاکروشنہوگئے،ہرایکنوحہکناںہورہاتھا۔

(13) ''چراغدین'')1268ھ)اُنکےوصلکاسالملا،دِگرتاریخانسےبھیواضح

(14) ہے۔

جبنظام الدین ہاتفسےتاریخ ڈھونڈی،انہوننے کہا ''خاتم علمائےدین بود'')1268ھ)

(15) -------------------------------

ایضاً:دوسری''تاریخ:''بُودہچراغِاولیاءسےنکلتیہے۔1268ھ

ایضاً:قطعۂتاریخمؤلّفہمحمدعلیفقیر

واہ چہ عبدخالق نام، بود کی ملْ بصارتِ دین را

رونقِ گلشن شریعت بود، بودصد بشارت دین را

می شد؛ از ہ م ت ش مقبول، ہر کہ، کردے حقارت دین را

از راہِ راست ہرکہ پر سیدے، او بکردے اشارت دین را

کرد رحلت ازین دیارِ فنا، خواند چون او عبارتِ دین را

سالِ ترحیلِ خِ رد گفتا، بود رکنے عمارت دین را

ھ1rI∧

ایضاً:قطعہ)اردوترجمہ)

(1(واہکیاعبدالخالقنام،وہدینکیمکملبصارترکھنےوالےتھے.

(2(وُہگلشنشریعتکیرونقتھے،وہتوسوبشارتدیتےتھے.

(3(اُنکیہمتبہتہیمقبولہوئی،ہراسشخصکےخلافجودینسےحقارترکھتا تھا.

(4(اُنکیراہِراستکےمتعلقہرکوئیپوچھتاہے،وہخالیاشارہدینکاکرتے.

(5(انہوننےاسدارِفانیسےرحلتفرمائی،جبوہدینکیعبارتپڑھتےتھے.

(6(انکیترحیلکاسالعقلنےکہا،وہرکنتھے،''عمارتِدینرا''. 1268ھ

نوٹ: حضرت مخدوم المخادیم مخدوم محمد Lقل)رابع) عرف مخدوم میاں پیر محمد ولد مخدومالمخادیممخدومعبدالخالقحضورپیادشاہرحمۃاللہعلیہنےاپنےوالِدمحترمومّکمحضرتِ حضورپیادشاہرحمۃاللہعلیہکےذکرخیرتکاحوالدیکھکر''تذکر ۂمخادیمکھوڑا''کوختمکیا.مگر خوداپنااحوالعلیحدہ طوبُرپہانمیںنشاملنہیںکیاوپپھرضمیمہکےطور اُنکےفرزندارجمند جنابمخدومالٰلہبخش مخلصنLصؔنےجمعکرکےتاریِخمرتبہمیںدرجکردیاتھا.

نوٹ: ''تاریخ جہانُ'' جو کہ)9) جلدوں پر مشتمل ہے اس کا مصنف ومرتب بھی مخدوم العالم مخدوم محمد Lقل)رابع) المعروف مخدوم پیر محمد ہے جو ''قلمی نسخہ مُ ِدُہ'' کی صورتمیںہےاورچھپنےکیمنتظرہے.

احمد پور کا سفر ایک تہنیتی شعر

ہم جیسے ہی قصر شاہی میں تشریف فرما ہوئے؛ اور فرو کش ہونے کے بعد مولوی صاحب

میاں قمر الدین بہاولپوری جو اس وقت علمائے واکابر فصحاء و فضلائے احمد پور میں سے تھے انہوں نے

ہمارے متعلق ایک ''تہنیتی'' قطعہ ہمارے سامنے پڑھا۔ وہ سرو قد کھڑے ہو کر ایسا پڑھا کہ

ہماری زبانوں سے دادِ تحسین و آفرین وصول کیے بغیر نہ رہ سکے۔ وہ قطعہ کچھ اس طرح ہے:

قطعہ فارسی

اے علومِ تو ملکِ مہتدی، خلق بہ علمِ توشد مقتدی

دلکش تو گشتہ دلِ عالمی، آمدنت شد سپر ہر غمی

چو تو نمودی سوئے ما دلکشی، آمدنت گشت محصل خوشی

منتظر عالم و ھم ملتجی، جئت الینا فنعم المجیئ

قطعہ کا اردو ترجمہ

1۔اے دینی علوم کے دھنی تو ملک کو ہدایت کرنے والا ہے۔ اسی لئے پوری خلق

تمہارے علم کی اقتدا کرتی ہے۔

2۔تو خود دلکش تو پورے عالم (جہان) کی دلکشی ہے، تمہارا آنا ہر غم کی ڈھال ہے۔

3۔تم نے جو ہماری طرف اپنی دلکشی دکھائی، تمہارے آنے سے خوشی حاصل ہو گئی ہے۔

4۔پورا جہان منتظر تھا اور ملتجی (التجا کرنے والا) ہے، ہماری طرف تم آئے تو یہ اچھا ہی آنا ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا تہنیتی قطعہ: حضرت مخدوم المخادیم جب احمد پور کے نواب صاحب بہادر حاجی فتح محمد خان والیءِ ریاست بہاولپور کی دعوت پر غالباً یہ واقعہ سنہ، 1264ھ کا ہے۔
مخدوم المخادیم مخدوم محمد قل (رابع) نواب صاحب کی دعوت پر گئے تھے) مترجم)

مولانا قمر الدین بہاولپوری مرحوم کا قصیدہ

نوٹ: یہ عقیدت و احترام کے ساتھ لکھا ہوا تعریفی قصیدہ گوئی۔ ٹوٹل اکتالیس 41 بندوں، اور بیاسی (82) مصرعوں پر مشتمل ہے، اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے: جو کہ حضرت مخدوم محمد قل علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا گیا تھا۔

1. بہ برجِ شریعت شمسِ عرفانِ — در درج طریقت شمعِ ایقان
2. محمد عاقِل اندر راہِ عقبیٰ — عمیم اللطفِ مخدوم معلیٰ
3. مبارک طلعت و میمون شمائل — ہمایوں سیرتِ و موزوں فضائل
4. بلاغت منزلت تحریر علماء — رفیع المرتبت مخدوم فضلاء
5. جمیل الخلق دریائے کمالت — شریف النسب ماحی ضلالت
6. رؤوف الطبع خوش اخلاق و خوش خو — یگانہ در معنیٰ ہر نکو؛ گو
7. مالکِ سیرت حسین طلعت ملِیْحی — شکر گفتار شیریں لب فصیحِی
8. سعیدِ دین بعید از کِین؛ نِکو فال — علیمِ علم صاحبِ حلم خوشحال

9. رحیمِ ناتوان؛ و معدلت ساز | فروغِ بزمِ دین؛ وواقفِ راز
10. امین دین سالارِ دو عالم | سخندان؛ فیض بخشِ آل آدمؑ
11. درخشان دلِ کامل بہ ادراک | من نور رخ،چوروشنشمسِافلاک
12. درونروشن،برونگلشن سخنور | روان انور چنان عنبر سراسر
13. جداازماسوائےشاغِلبہیکتائے | طریقششرر،توفیقشزمول ىر
14. تلطف گس تر امرا ء و فقراء | شعارافگنچوخور؛از برجتقو ىر
15. مہ دینِ محمدؐ، مِہر اج لی | قدم قائم بہ راہِ شررِ عل ىاء
16. رقم فرمائے تفسیر معانی | درخشِ میدان دینِ جاودانی
17. عیانبرھان؛بہعلمِفقہوتفسیر | احادیثِ نبیؐ را نیک تقریر
18. قریشي، ھاشمی، اولادِ ع باس | یقین رتبہ، ،،، پئے اناس
19. ادب آموز درشب و روز واعِظ | نکو افعال؛ صاحبِ حال لاحِظ
20. معظم جملۂ آباش، روشن | حمیدہ درسِ یر؛ ماہر بہ ہر فن
21. د ردریائے علم و حلم و آداب | مقالِ او حدیث آمد بہ ہر باب
22. عظیم الشان، علیاقبالواکمل | امر فرمائے بہ ہر ا مرا ء و افضل
23. قائم ال لیل و ماحيِ میلِ خاطر | لئی ق ال خلق؛ نعم ال خلق نا در
24. امینشرر،وبہتروعدیندار | نجیبالن سب،عالیحسببہکار

25. درشمأ ہمن؛دلشمخزنِ ہرفیض — دِلشروشن ہیدش ہم ہع ہدن؛زِہرفیض

26. روانباجان،پئےعرفان،وعارف — امینِ سِرِ یزدان، راز واقف،

27. ہدایت از ہدایت پیشہءِ اؤ — علاماتِ کرامت روشن ازو

28. قمرطلعت،نکوطینتنِکورائے — بہینصورتحسینسیرت،دلآراء

29. یقینشْ عِلْ مِ ارباب معانی — عمومش فیض اہلِ نکتہ دانی

30. مرادِ خاطرش فیضانِ عالم — یگانہءِ عالم از اولادِ آدمؑ

31. مدامشرازحقموأوکومکشوف — خدایش دادِ؛ ہوسْع اہمر معروف

32. محیطِ معرفت، علامۃ العلم — خدایِنبالیقین،أخامۃالعلم

33. لوائے عِلمِ دین بر دوش کردہ — لزومِ امر دین را ہسعی بودہ

34. طریقش رہبری، بہرِ خلائق — فراغِ خاطر از جملہ علائق

35. دوا ہمش دل ہبذِکر ذاتِ سبحان، — ولایت مرتبت؛ مقبولِ یزدان

36. محیطِ علمِ فیضانِ الٰہی — مہبرا دلِ ز امراضِ مناہی

37. عیانش راز پنہانی بہ ہردم — لزومش ذکر سبحانی بہ ہردم

38. یدش غالبِ برائے اہمر معروف — دلشباجملہاوصافاستموصوف

39. نمودم مثنویؒ در مدکِ مخدوم — حروفالشمسازہرمصرعہمفہوم

40. چویکیکصرفہرمصرعہءآن — جداسازیدوبیتاندرمیانشان

41. بودچونشمسروشندر زمانہ | قمر دائم بود با او یگانہ

قصیدہکا

1. اے شریعت مطہرہ کے برُج اور عرفانکےسوُرج | اوردرجطریقتکےموتی، ایقانکی شمع۔

2. وہ محمد ہی ہیں عقبیٰ کی راہ دکھانےوالے، | مہربانیاں کرنے والے اعلیٰ مخدوم۔

3. وہمبارکوطلعتاوربھلےاخلاقکے مالک، | مبارک سیرت واطوار کے صاحب اورروزندارفضائلوالے۔

4. اُن کی تحریر میں علماء کی سی بلاغت ہے، | اعلیٰمرتبےوالےاورسبمخدوموں مینفاضل۔

5. وہ ق کے جمع کرنے والے کمالات کےدریا، | وہ شریف النفس اور گمراہیوں کو مٹانےوالے۔

6. اپنی طبیعت میں مہربان خوش ق و خوشخوُانسان، | وہہرطرحسےایکیگانۂروزگاردُرِّ)موتی)ہے۔

7. وہ حسین سیرت کے مالک اور اسکی سرشتنمکینہے، | وہ شیریں گفتار شیریں لب اور فصیح ہے۔

8. وہ دین میں سعید اور کینہ سے پرے نیکخصال، | علمکاجاننےاورسمجھنےوالاصاحبحلم اورخوشحالہے۔

9.	کمزورونپررحمکرنےوالااورعدالت کرنےوالا،	دین کو فروغ دینے والا، اور اس کے رازسے واقف۔
10.	دین کا امین، دونوں جہانوں میں سالار،	اورسخندان،فیضبخشنےوالااولادِآدمؑ کو۔
11.	دلکوکھولنےوالا،کمالدرجہکاانسان، ادراکرکھنےوالا،	ایسامنورّجیسےسورجدنیاکوروشنرکھتا ہے۔
12.	اندر سے روشن باہر وروں کا گلشن،	انکافیضانِنورکاچشمہروان،عنبرکی طرحسراسرخوشبووالا۔
13.	دوسروں سے جدا اور اُس خدائے واحدسے مشغول،	انکاطریقہشریعتہے،انکیتوفیق منجانباللہہے۔
14.	انکالُطف) َ ؓم)غریبوناورامیروں سےیکسانہے،	وہ برُجِ تقوی سے لے کر شعاعیں بکھیرتاہے۔
15.	دینمُّ َحیﷺ کاچانداورسورجکی طرحتیزروشن،	شرعُلی اءَکیراہپرثابتقدمرہنےو الاشفیق۔
16.	انہوننےتفسیرLنیرقمفرمائی،	وہ دینِ جاوداں کے میدان میں گھوڑےکیمانندہیں۔
17.	وہ قرآن و تفسیر اور فقہ کا جاننے والا	اوراحادیثنبویہمینمہارترکھنے والا
18.	وہقریشی،ہاشمیحضرتِعباسؓکیاولاد،	یقینکاژتبہرکھنےوالالوگونمیں۔

19. وہ ادب سکھانے والا دن رات اپنے وعظمیں، بہترینافعالوالااورصاحبحال۔ تھا

20. اپنےجملہخاندانسےروشنتر، وہ ستائش والا اور ہر فن میں مہارت رکھنےوالا۔

21. دریائے علم و حلم اور ادب کے دُرّ نایاب، ان کے مقال کی بات ہر باب میں موجودہے۔

22. وہ ایک عظیم الشان اعلیٰ و کامل اقبال کےمالکتھے، وہہر امیر اور صاحبِفضیلتکو حکم دیتےہیں۔

23. وہراتونکوجاگنےوالااوردلونکامیل مٹانےوالا، وہخلَقمینایکلائقانساناور ق میننادرِروزگار۔

24. وہ شرع کے امین بہترین وضعدار انسانتھے۔ وہ نجیب النسب اور Lلی حَ اپنے کامسےتھے۔

25. ان کا دروازہ امن کاگہوارہ اور ان کا دلہرفیضکاخزانہ، انکا دلروشناورانکےہاتھکان کیطرحتھےہرفیضسے

26. وہجانودلسےعرفانحاصلکرنے لئےLرفونکیطرف، جاتے، وہ اللہ کے رازوں سے اچھی طرحواقفتھے۔

27. ابتداءسےہی رہنمائی کرنا انکی کام تھا، کرامات کی علامات اُن سے روشن تھیں۔

28. قمر کی طرح روشن اچھی طبیعت و Lدتاوراچھیرائےوالا، اپنی حسین صورت و سیرت سےدلونکوروشنکرنےوالا۔

29. وہعلموار بابِعلماور Lنیکاصاحب تھا، — انکا فیضہر Lموخاص،ہرنکتہدان کےلئےتھا۔

30. ان کے دل کی مراد پورے جہان کو فیضدیناتھا، — اولادِ آدمؑ میں وہ یگانہءِ روزگار فرد تھے۔

31. انکوہمیشہاللہربُّالعزتکیطرف سےکشفہوتاتھا، — اللہتعالیٰنےہیاسےاِمرمعروفکی وسعتعطافرمائی۔

32. وہمعرفتکاسمندرتھااورعلمکاعلامہ تھا، — وہخداکوجاننےوالاعلممینبہتضخیم تھا۔

33. انہوننے علمکاپرچم اپنے کاندھوں پررکھا، — علومدینکووسعتدینےکیلئےکوشاں تھا۔

34. انکاطریقہلوگونکےفائدےپہنچانے والاتھا، — اورجملہعلاÅنکیروشنیکیلئےتھا۔

35. انکا دلہمیشہ اللہ سُبحانہو تعالیٰکے ذکرمینہوتاتھا، — وہولایتکےمرتبہمیناللہکےہاں مقبولتھا۔

36. وہ فیضانِ الٰہی ہ کے علم کے بحرِ عظیم تھے، — ان کا دل ہی کے امراضسے ُ .ماءَ تھا۔

37. ان کے اوپر ہمیشہ راز عیاں ہوتے تھے، — ہردمؤہذکرِالٰہیکولازمرکھنےوالاتھا۔

38. اُن کا ہاتھ امر بالمعروف کے لئے غالبہوتاتھا، — ان کا دِل جملہ اوصافِ جمیلہ سے موصوفتھا۔

39. یہجو ''مثنوی''میننے حضرتِمخدوم کیمدحمینبنائیہے، اس کا مفہوم ''حرو ف[27] شمسی سے سمجھاجائے۔

40. جب ہر ایک مصرعہ سے ایک ایک حرف چُنگے، توانکے درمیانمینسے دوبیّتجدا کرلو!

41. یہ ''قمر'' ہمیشہ اُس یکتا شخصیت کے ساتھہے، جن کا چہرہ اشرف سورج کی طرح روشنتھا۔

قصیدہسے متعلقسندھیتحریرکااردوترجمہ

اسقصیدہشریفکے پیچھے ایکسندھیتحریر ہے جواُنسے منسلکہے۔اسکاترجمہ پیشکیاجاتاہے۔

''اُنکے بعد حِسباستدلاءٔ حضورخانصاحب بہادر کی دعوتِخاص کیلئے گئے۔اُنحضرتنے تیندن اور تین راتوںتک نہ چھوڑا اور مسلسل ڈیرہ نواب صاحبکے شاہیقلعہکے اندرشاہیمحلمینگذارے،اُسکے بعداُنسے ہمنے

---

27) حروفِ ظشمسیکیمتعلقماہریننے اپنیکتابونمینلکھاہے کہیہ: حروفچارقسمکےہیں؛ 1)حروف نورانی، 2)حروفِظلمانی، 3)حروفِصواماتور 4)حروفِناطق،وغیرہ۔یہحروفتھیدوقسمکیابجدسے نکالے جاتےہیں؛ ایکجومشہور ''اِبجدقمری''ہے جولامطرح،اہلحضراتاپنے استعمالمینلاتےہیں۔اوردوسرا ''اِبجدشمسی''ہے یہبہتکماستعمالمینلائے جاتےہیں۔اِندونونمشہورابجدونکے حروفونکے اعدادبھی مختلفہیں۔اسکے علاوہدنیامیناوربھیکئیابجدکیاقساموجودہیں۔دیکھیئے تفصیلکیلئے ؛کتابالملحصہّاول39 ازکاشالبرنی۔)مترجم) حضرتمخدومصاحبعلیہالرحمۃکیمدحسرائیمینمولاناقمرالدیؒننے یہانتہائینایابطریقہنکالاہے جسسے معلومہوتاہے کہیہصاحب''اِبجدشمسی''مینبڑیمہارترکھتاتھا۔)مترجمراقم)

رُخصت چاہی۔ اس سفر مو جِب ظفر سے بالکل خیر و خوبی سے لوٹ کر اپنے گاؤں آگئے۔ راستہ میں حضرت پیر مبارک شاہ صاحب؛ جو) اس سفر میں ہمارے ساتھ تھے) انکو اپنے گاؤں میں چھوڑ کر اپنے شہر پہنچے۔

غزل نمبر ا) فارسی)

زِ دیدہ[r] خاطر شد چشمم ھزارالحاک بہ
اشتیاق رخت ای نبیؐ!! مساءو ُص باک بی او
برفِ گن ازرخ نقاب و کن نظر یٖ کہ باہر
آمدی کرامِ دِلم ُخ زکوئےگشت فلاک
ببوئی صبحِ شمعِ دلِ بے نور
بیا کہ تا ش ُو داز نور حکمت چو ُص باک
بغیر دست ُر سیی ساقیءِ شہ مُ ردان
کسیْ نہ کرد در دل کشادہ با مِ فتاک دِ
لِ ُس ت فارِ غ ُ م ازکار؛ و محض بستہءِ ت سِتْ
رخ مِ نم ا کہ زجامِ تو نشرب الاق داک
سوادِ ک فر فرازگیرش د، مقابلِ دین
وجودِ دین بغربت رسید ، ُ رفت صلاک لب تِو
خ ضْ رِ حیا ت ُسْ ت،خیزِ شمعِ جہانِ
بکن منورِ دین را بہ شعلہءِ مِ صْ باک
مدام بادبہ عاقلِ ہوائے آلِ رس ولﷺ
ب ر و á ہ ا ش ب ر س ا ن م ت و خ ا ل ق ا لا ص ب ا ک

غزل نمبر ا) اردو ترجمہ)

1۔ انکی دید سے ہمیری آنکھوں نے ہزار ہا منتیں کیں
اے نبی اکرم ﷺ! آپکے اشتیاقِ رخ کے لیے صبح و شام
2۔ آئیے! اور اپنے چہرہ انور سے نقاب اٹھائیے

یہاسامرسےمیریدلیمرادتمہارےکوچہمینفلاحپائے

3۔آپکےرخمبارککیخوشبونےمیرےبےدلنورکیشمعکوروشنیبخشیہے۔

آئیے!تاکہآپکےنورحکمتسےصبحہوجائے

4۔سوائےساقیءکوثرشہمردان)1(کیدسترسیکے

کسینےبھیدلکےدروازہکوچابیسےکھولنےکیکوششنہکی

5۔میرادلکامسےفارغہےاورمحضآپسےہیبندØہواہے۔

مجھےاپناچہرہ ٔہمبارکدکھائیےتاکہآپکےجامسےہمپیالےبھربھرکے پ پ

6۔کفرکیکالیرنگتنےگھیرلیاہے،دینکےمقابلہمیں

دینکاوجودغربتکوپہنچگیاہےاوراپنیصلاحصلاحیتواصلاحکھوچکاہے۔

7۔آپکےہونٹمبارکحیاتبخشتےہیں:شمعجہاناٹھچکیہے

دینکومنورفرمائیے!اپنیروشنیوالےدیےسے 8۔ہمیشہشاملہو''Lقل''سےآلکیمحبتوانسیت

آپکےروضہ ٔاطہرپرپہنچوناےخالقالاصباح

)1(س ٔہ ہمردان،ساقی ٔکوثر،حضرتعلیالمرتضیٰکرماللہوجہہالشریفمرادہےجیسےشعرمیںہے

شاہمردانشیریزدانقوتپروردگار لافتیالّعلی،لاسیفالّذوالفقار اصلکتابکاحاشیہص443

غزلنمبر2)فارسی(

درجوابِمشہورغزلمرتبہ"صائبتبریزی"بردیفآہستہآہستہ

)1(بروں شد زخم دیریں شراب آہستہ آہستہ بر آموز از پسِکوہ آفتاب آہستہ آہستہ

)2(فریب روئی آتشناک او خوردم ، نہ دانستم کہ خواہد خورد خونم چوں کباب،آہستہ آہستہ

(3) بہ ایں خورسندم از نسیانِ روز افزوں پیریہا
کہ از دل می برد یاد شباب آہستہ آہستہ

(4) بیا بنوش ! توپندمن اگر ہستی تو "عاقل" دل کہ
طفلِ خوردمی خواندکتاب،آہستہ آہستہ

غزلنمبر2)اردوترجمہ)

)1)باہرہوگئیٹیڑ Øئیسےپرانیشراباآہستہآہستہ

اورباہرآگیاپہاڑونسےآفتاباآہستہآہستہ

)2)۔انکےآتشیمنہسےمیننےفریبکھالیااورمیننےجانابھینہیں

پھرایساہواکہاپنےہیخونسےمیننےاپناہیخونکبابکیطرحکھایاآہستہآہستہ

)3)۔میناپنیپیری)بوڑھےپنمیں)اسباتسےخوشہوںاورکلکوبھولگیا

کہدلسےشبابکییادجارہیہے آہستہآہستہ

)4)۔آؤاورمیرینصیحتسنواگرتمLقِلدلہوتو

کہچھوٹابچہ)طفلمکتب)بھیکتابپڑھتاہے،آہستہآہستہ یہغزلمخدوم محمدLقلرابؒع نےمشہورشاعر صائبتبریزی)[28])کےجوابمیں

کہیتھیجسکاردیفتھا،آہستہآہستہ

)28)صائبتبریزی:انکااصلنام مرزامحمدعلیتخلصصائبتبریزیتھا،اسکاجنم1592کوتبریزمیںہوا اور وفات1676ءکواصفہان میںہوئی۔انکیکتابدیوانصاحبمشہورہے یہصاحبشاہجہانیدورحکومتمیں ہندوستان،کابلاورکشمیرمیںایکافسرکیحیثیتسےرہا دیوانصائب میناسیردیفپرانکیتینغزلینہیں)مترجم)

غزل نمبر 3 (فارسی)

بجواب غزل مشہور: حافظ شیرازی

(1) زچشمِ بد، رخِ خوب ترا: خدا حافظ
کہ گشت روئےتو برہر ہوس خدا حافظ

(2) چہ حالتي بدلم، دست کنار داد وقتِ ودار
کہ در بگفتم ترا، خدا حافظ

(3) چو از کنار برفتی، دِلم کناره گرفت
بخواب و خوروسخن بگفتہ ام خدا حافظ

(4) عجب گرفت ازین در دِلم کہ زلفِ سیاه بجائی
مار، سرِ گنج از خدا حافظ

(5) نسیم باد رخِ آن کسي کہ بد بیند
ازوو از ہمہ اوار او خدا حافظ

(6) دِلم چو دید رخت کرد با مہش تشبیہ
رمیده خاطر گفت آن کجا، خدا حافظ

(7) لبِ تو شکر بخشید بادلِ "عاقل"
کہ شعرها یش خوش آمد بغمزه اش خدا حافظ

غزل نمبر 3 (اردو ترجمہ)

یہ مخدوم محمد ؒ نے حافظ شمس الدین شیرازی (29) کے جواب میں بردیف ''خداحافظ'' کے تتبع میں کہی تھی

(1) بے چارہ ہو مجبور کر دیا تیرے رخِ انور کی آن کھنے، خوب طرح مجھے خداحافظ کہا

کہ تمہارے چہرے سے ہر ہوس کو پھیر دیا، خداحافظ

2۔ میرے دل کی کیا حالت ہوئی ہے جو جدائی کے وقت ہاتھ ملانے پر

کہا لکل کنارے پر پہنچ کر تجھے خداحافظ کہا تھا۔ 3۔ جب تم کنارے سے چلدیئے تو میرے دل نے کنارا پکڑ لیا

خوابسے، کھانے پینے اور گفتگو سے میری یہ سب خداحافظ ہی ہے۔

4۔ اس سے ایک عجیب کیفیت ہوگئی، میرے دل کا درد تمہاری زلف سیاہ (کالے بال) ہی تھے۔

سانپ کی جگہ میرے سر کا گنجا پن ہی ہے، خداحافظ

5۔ تمہارے اس شربت یُرخ کو کسیرو سیاہ نے بیکار دیکھا تھا۔

انسے اور جملہ اوضاع (اعصاء) متاثر ہوئے، خداحافظ

6۔ جب میرے دل نے تمہارے چہرے کو دیکھا تو اسکو چاند سے تشبیہ دی

اسنے چلتے ہوئے مجھے کہا کہ اے شِزار! خداحافظ

---

(29) حاشیہ: حافظ شیرازیؒ: انکا پورا نام حافظ شمس الدین محمد شیرازی تھا۔ انہوں نے 726ھ کو جنم لیا اور 791ھ میں وفات پائی۔ ان کے کلام کو ''لسان الغیب'' بھی کہا جاتا ہے۔ اور فال نکالی جاتی ہے۔ رسالہ رفا لانوار میں لکھا ہے کہ پیر انکے سادات الجنوبی کے ساتھ سندھ آنا چاہتا تھا اور جب کابل کی سرحد پر پہنچے تو سید محمد شاہ الجوزی نے انکو واپس ایران بھیج دیا تھا۔ مذکورہ بالا غزل حافظ شیرازی کے دیوان دیوانِ حافظ کے ردیف ''ظ'' میں ص 267 اور 268 پر صرف ایک ہی غزل موجود ہے (مترجم)

7۔تمہارے لبوں نے تو دلسے Lقلکو شکر دے دیتھی
کہانکے شعر اچھے لگے ،انکیآنکھکے اشارے سے ،خدا حافظ

کلامنمبر)4(۔مادۂ تاریخ

در مواد) مادۂ تاریخوفات خالوہ میر فخر الدین علوی شکار پوریؒ در 1271ھ
)وفاتیافت)میفرمایند

زِ فوت ولیِ زمان فخرالدین شہہ کہ
روک روان را وقوفِ ی درآمد
جہان تیرہ و تاریک و بے نور گشتہ
کہ خورشیدِ دین را کسو فے درآمد
سنین حِیاتش عدد "ماہ" بودہ 1271ھ
بگفتم کہ مہ را خسوفے در آمد

اردوترجمہماد ۂتاریخ

ناب مخدومالمخادیم حضرتمخدومLقل علیہالرحمہ کے ماموںحضرت میر فخر الدین علویشکارپورینے1271ھ)بمطابق1854ء)کورحلتفرمائی۔انکاماد ۂتاریخآپنے اپنے شعر سے نکالاتھیوہمندرجہذیلپیشخدمتہے۔

ترجمہ:اسبادشاہاورولیزمانکیوفاتسے
کہاسروحروانکیاچانکرحلتسے خلاپیداہواہے
انکیوفاتسے جہانبےنوراورتاریکہوگیاتھا
)ایساہواکہ)سورجکوبھیگرہنسالگگیاہے
انکیوفاتحسرتآیاتکے متعلقمیننے مادہنکالاتو''ماہبودہ''آیا
پھرمیننے یہکہاکہچاندبیکوگرہنلگگیاہے۔)افسوس)1271ھ

غزل نمبر 5 (فارسی)

در جواب غزل میر محمد خان درانی المتخلص بہ امیر

(1) خوردہ ام از نا وکِ مژگانت فرخار خار
گشتہ ام مانندِ گلِ در کوچہء و بازارِ زار

(2) موجِ گردابِ غمت زیر و زبر از سحر شت
کرد گردم اگرِ دِ جان حلقہ چون پرکار کار

(3) عیب نے بد، گرزِ چشمم چشْمہ از قطراتِ غم
برچکید از برق و ابرو وا دیء وخون باربار

(4) دم زِ سِرِ ھو "انا الحق" گر چہ آن منصور زد
رمز را در یافت ، چون کرد از سر پندار، دار

(5) ساقیا! جامِ جم از مئے دِہ: کہ تابیخود شوم
ورنہ از زہدو ریا بس گشتہ دل، دستار تار

(6) لعل و دُرْ ہر گز بر نگِ سرْخ آ ب رو نہ شد
تانہ بارد ابر بر کان صدف خونْ بار بار

(7) گرد چون مضراب ؛ گفتہ آن اسیرِ دِل بساز
شد ہمہ رگہائے در طنبور جانم تار تار

(8) عاقل ! چوں ابر گر اشکے نہ ریزی بر رخت
کئے بر آید سبزہ بر صحن دِلت گلزار زار

غزل نمبر 5 (اردو ترجمہ)

یہ غزل میر محمد درانی جو میر تخلص کرتے تھے انکے جواب میں لکھی تھی۔ حضرت مخدوم

المخادیم مخدوم محمد قلندر قریشی ہاشمی علیہ الرحمہ نے لکھی تھی

1- بس!تمہاری پلکوں کی اس ایذا رسانی سے کانٹوں کی طرح ایک خوشخبری پائیہے۔
ہمتوگلکیطرحہرکوچہوبازارمینمشہورہوگئے۔
2-تیرےغمکیموجگردابکیوجہسےہمزیروزبرہوگئے،
ہمارےچارونطرفجانکاحلقہلگاہواہے،دائرہکیطرح
3-یہمیرےُلئےعیبنہیں،ہرگزنہیں؛کہمیریآنکھونسےغمکے قطراتنکلتےہیں
تمہارےابرؤنکیبجلیکیوادیخونبارسےباربارہمنےچکھاہے۔
4-بس''سِرھُ''کےغمسے''اَ یَالحق''گرچہمنصورنےیہنعرہلگایاتھا
انہوںنےاسرمزکوجانلیاتھاتبھیتوسِرَدَار انہوںنےیہکہا)یعنیاَنَا الحق)
5-اےساقیمجھےجامِجممینمئےدو،تاکہمینبیخودہوجاؤں،
ورنہزہدوریاسےبس!میرےدلکیدستارتارتارہوجائےگی۔
6-انکےچہرےکیمثللعلوگہرہرگزسرُخنہینہوتےہیں،
جبتکخونکیکانسےابرباربارنہبرسے
7-اس مِاب)ستاربجانےکاآJ)کیطرحانکےگردجواسنےساز میندلکواسیرکردیا،
پھرمیرےجسمکیسبرگونکوطنبورمیں:میریجانکوتارتارکردیا
8-اےLقّل!بادلکیطرحاگرآنسونہبہیں،تیرےچہرےپرنہپڑیں
)یعنیخاموشآنسو)توکیسےتیرےدلکےصحنمینگلزارکاسبزہاگےگا۔

انشاءپردازیءآنجناب

)1)یہایکخطآپنے اپنے کسیادیدوستکولکھاہے یہخطایساخطہے جسمیں مقصدومرادکے ساتھگلشن وگلزار)باغوباغات)اوربوستانکے ماحولاورباغوباغیچہسے وابستہاشیاءمیناکٹھاکرکے بیانفرمایاہے۔یہخطمحذوفالذالہے یعنیاسمینحروفتہجی مینصرف ''ذال'' نہینہوگا۔

مکتوبنمبر1)فارسیمتن)

پیوستہ گلستانِ محبت واخلاص، وچمنستانِ م و دت و اختصاص، آن باکورہ

فضائل ونوباد ہ کمائل ، نسرین شمائل و نسترنْ خصائل ,ا عنی

وجود گلابیآن مسعود المحبللہ، والمخلصفی اللہ میاں صاحب رحمۃ اللہتعال

یعلیہ،از سحابِ مک ر متیزدانی ورشحاتِشفقتِسبحانی ,ر یان

و فرحان باد ، سلامی کہ از(سین) آن سبزیء حدیقہء اہلِ اسلام و از لام(ل)

آنلوا قحِگلہائے اہلاکرام, وازمیم(م)آنماءمحبتکہحیاتِنباتِ

مح بانِعظاماست،پیشکشاوردہعندلیببہلب اسِقلم,بصفحہءِقرطاس

عنبرشمیم،مترنمساختہبہمطلبمیگِرآیدکہ:باغستانعافیتِاین سمْتِ

, از ہبوبِ نسیمِ ناعم،الطافِ رب العزت سر سبز و شگفتہ بحسنارت مرادپیوستہپ

یرایہ,

الحمد للہ علی کل حال،پوشیدہ وفرش بوقلمون بساطِ ارض حدیقہ

انبساطآن صواب از دایہ ابر بہاری افضالذوالجلال , ازنمناکی مالا مال

طلبیدہمیشود , المرامدر ہنگام یکہطائرِروحی برائے استخبارخیریت آثار در گلشنِ

شاہراہ از بلبل مشاق شیوہنعمہ ءِ اشتیاق می آموخت و

شگافپراءتِہجومغمومِفراقازپیکِ

صباہتسلیازمکتوبرسیمي دوخت درانحینشرفآگینپیکِشیرینمانندگلازغنچہء سرکشیدہ،

خاطرِمقبوۃہ؛مقصودراشگوفہگردانیدہ،نامہآوردکہمانندنافہءِختنی

مشام را معطر ساختہ ،سوادِ حروفش را بسنبل و سوسن رِیاحین،یابکا
کلِ پیچدار نگارین تشبیہ دِہم ،ر ،واست،بیاضِ سطورش را بہ سفیدی س
منون سرینی ابہ چہرہء حسین،سِیمین مشابِہن مرایم،سراستِ،حلاوتِ مضمونش بِ
سانِ فواکہِ گلستان ممثلی امانندنِکاتِ عبارات بلیغانِ مشکِل چونکہ مشتمل بر طلب فاک
ہتہِ فقراک عملی و علمی و اقعی بود ،لا ج ر م بصنعت اقسام گلشن مألوف،نامیِ
ساختہ شد ،خاطرم بمج رد دیدنش مس
رتگیرگردید زبانم حضیخواندنش تشکر پذیرشد
اے!وقتِ توخوش ,کہ وقتم اخوش کردی ,ت امہس ابقوحال مانندِ نسیم
صبا بر ریاض ایں طرف رسید ,انشاء اللہ تعال ی عنقریب د وم نقرک از
شجر ہملاقاتملحقبہ آندوستبلبلچمنکخواہد شد ,خاطرِ گلشنو
گلزارفرمایند ,زیادہ والسلام

مکتوبنمبر1)اردوترجمہ)

گلستانمحبتو اخلاصسے پیوستہاور پیار کے چمنسے مخصوص۔وہ)دوست)
سلاموبندگیکے فضائلوالے ،نئیہوا)تازہہوا)کوتکمیلبخشنے والے ،نیکوخوش
نصیبمحبللہ)خداکے لئے محبتکرنے والے)اورنسترن)گلکیقسم)جیسیLدات
رکھنے والے ،نیکوخوشنصیب،محبللہ)خداکے لئے محبتکرنے والے)اور اللہ
کے لئے اخلاصرکھنے والے ،مخلص)دوست)میانصاحبرحمہاللہکے کرموالے
یزدانییادلونسے اور شفقتسبحانیکے ٹپکنے والے!ہمیشہخوشبودارپودےریانناز بو کیطرحخوشہو !

سلامکے سین)س)سے اسباغیچہکیسبزی،اہِلاسلاماورلام)ل)سے)
مراد)وہہوائیں:جودرختونکوباردار اور بادلونکوپرآبکردیتیہیں،جسسے اہِل
اکرامکے گُجُھومتے ہیں۔اورمیم)م)سے مرادوہمحبتکاپانیجونباتاتکوحیات

بخشتا ہے۔ وہی تو محبانِ ظعم)عظیم محب) ہیں پیش لائےہوئے عندلیب
)بلبل) اپنے قلمکے لباسسے۔کاغذکے صفحاتسے عنبر جیسیخوشبو سے مترنم بنا
دیا ،مطلب سے یہ کہتا کہ : Lفیت)تندرستی)کے باعثیُاں)باغوں) سے یہ اس طرف صبح کی ہوا سو
رہی ہے۔اللہ رب العزت و تعالیٰ کے الطاف و عنایات سے سرسبز و شگفتہ)کھلنے والی) اپنی تمام
حسناکیون کے ساتھ اپنی،اپنی منزل مرادتک
پہنچی۔الحمدللہعلیکلحال)اللہتبارکوتعالیٰکیہرحالمیںتعریفوحمدوثناہے۔)
وہپوشیدہ)ڈھکیہوئی)زمینرنگبرنگےفرشسے)یعنیپوریزمینرنگینپھولوں
کیچادرسےڈھکیہوئیہے)۔زمینکےاسچھوٹےکےباغیچہپرخوشیپھیلانےوالی
سیدھےراستہسے بادلونکوجنمدلانےوالےابربہاراوراللہذوالجلالکافضلوکرم
بھیجنےوالی،انکیتمناکیوجہسےمالامالہے۔

حاصلالمرام)حاصلمقصد)کہاسوقتمینجبروحانیپرندےخیریتو
Lفیتکےآثارڈھونڈنےکےلئےشاہراہکےگلشنمیںاڑتےہیںاورمشاقبلبلکی آوازمیں
نغمہ ٔاشتیاقسیکھتےہیں:اورکشادگیءِراہکےدروازہ کُیںہایتےہیںجوممیں
سےغماورفراقکےقاصدجوصبحکیٹھنڈیہوا)نسیمسحر)جونشلّیکیراہسے)چلکر
)مکتوبپہنچاتیہے۔اسیبیچپہتربنشیشہکیطرحمیٹھےقاصدگلکیمانندجوایکباغیچہ
سےاپناسرباہرنکالکر)میرا)دلاپنےقبضہمیںلےکر)میریمنزلمقصود)کوایک کلیبنادیا۔

آپکاخطآیا)بسوہکیاتھا!!)وہتوایکمشککاپیڑہتھاجسکیخوشبونےمعطّر
کردیا۔حروفکیسیاہیکوسنبلوسوسناورنازبوکیخوشبوکیطرح تشبیہدونیاپھر محبوبکےپیچدارلمبے
بالونسے۔۔!مشابہتدونتواچھاہےاورٹھیکلگتاہےاور
انکیروشننظرکوگلسمنونسرینکیسفیدیسےمشابہکرونیامحبوب کےچہر ٔہ

حسیناور سیمین)چاندیکیطرح چمکتے ہوئے)سے مماثلت دونیا خیالکروں۔!
انکے مضمونکیشیرینیکوگلستانکے میوہجاتسے مثالدوں یاانکیتحریرکو
اور عبارتکوعقلمندیکے نکاتسے شکل دونکیونکہ)وہخط)میوہجاتکیطلب،
عملیو علمیفقرےواقعتھے۔واقعی)وہخط)گلونا ور گلشنکیاقسامکیصنعتمیں ایکدلپذیر تحریرتھی۔

میرادلاسکودیکھتے ہیخوشیومسرتسے جھوم اٹھاتھا۔میریزبانمحض
اسکوپڑھنے سے میٹھیہوگئی،)پھر میرے دلسے یہدعانکلیکہ:اےوقت!توہمیشہ
خوشرہو!جوتمنے ہمینخوشوخرمکردیاہے۔خطسابقہحالکیطرح،نسیمسحرکی
طرحباغسے اسطرفپہنچا،اِنشاءاللہتعالیٰعنقریب)دوسراخط)چاندیکیطرح
گلے مینجوگڑاچمکتاہےوہملاقاتکے درختسے ملحقہوگااور اسیدوستکا)وہخط
)چمنستانکے بلبلکے چمکنے کیطرحمحسوسہوا۔)اسطرحآپکاخط)میرےدل
کوگلشنوگلزارکردےگا۔زیادہوالسلام

مکتوبنمبر2)فارسیمتن)

یہایکدوسراخطجوآپنے یعنیمخدومالمخادیمحضرتمخدوممحمدقلعلیہالرحمہنے
اپنےکسیدوستکولکھاتھاجو''صنعتمحذوفالسین)س)ہے۔گویاکہاسخطکے اندرآپ''
س''کےحرفکواستعمالمیننہینلائے۔ملاحظہفرما ی!

یار وفادار ! دام جمالہ , ازawوابطِ شوق aمیری، چہ نگارم کہ ہر روز
افزون , و روابط ذوق معنوی چہ رقم نمایم کہ از شرکِ بیرون , طاقت از
نوشتنِ آندرطاق , لیاقتتقریرازبیانِآنشاق , صحبتیارانکہچوں
بہشتبود , بہشتِباده(بےکیفْ)بےک فتونقشی نشہٴنوشِیرا ازیادو , زھر
ہجرانبربادداده , مشکختنبےزلفعنبرِینتدربانزارِزارگشتہ , ازتصور

تاب ِچہر ہ ا ٔت تاب بجںان نہ مراندہ ٕص اف شربتِ انگوری ٕ بےش کرفروش لبہائےآننگ ِارہ دڑد مب دلشدہ ٕعین ٔدرٔدگشتہ ٕغنچہدِ ٔلم ٕغیرآنغنچہ، گلفام فم بۂ ب ہا ٔرین نگا ٔرین فم نہ ک شودہ ٕودر ص اف بلورین صفحۂِ خاط ٔرم ٔبرگہائے بیاض رنگین مضمون ٔرقم غیرآن گل اندام ٔدم در فرش ا ٔبیض ٕکاغذی دم شگفتگی گرفتہ ٕلا جرم ٔبلابل ٔمائرِ مضمونات بہ افصح لغا ت ٕ بہ ٔھ ٔلاھِل ھجوی‌ات مبتلا گشتہ در تأثردرآمدہ،عرض می
بی!!!اے گل کہ در گلشن ، نوائے مرغ زار افتاد ز ٔفغانِ د ل بل بل ٔصدا ٔدر ٔمرغزارافتاد ٕ چشم ہ دادشت آن دارد کہ چشم این چشمہ ھ لاھل مئے شرابلعللبِخویش سیراب چشم فرمودہ ھلاھلِ مئےغم خاطر انتظاٗر مآثرِرامندفعفرمایند ٕ
کتب تقصہشوقیوبِدمعیباکِي ٕبیا !!کہبےِ تو ٔبجاناآمدمزمشتاقی ،ای‌ام محبوبي مدام ٔبکامباد،والسلام

مکتوبنمبر2)اردوترجمہ)

اےیارِ وفادار !سداتیراحسنوجمالبرقراررہے۔شوقضمیری)ضمیرکے شوق)کے قوانین و ضوابط سے؛کیا لکھوں ؟کہ وہ ہر روز زیادہ ہو رہے ہیں۔! اور معنوی ذوق کےروابط کیسے، تحریر کروں۔؟! کہ وہ تشریح سے باہر ہیں، ان کے لکھنےکی طاقت)مجھ سے) اوپر ہے۔جوتقریر کی لیاقت ہےوہ بیان سے اوپر ہے۔ دوستونکیصحبتبہشتکیطرحہے،لیکنتیرےبغیردوستونکیبہشتکےجام بےکیفہیں۔اسنےنشۂِالفتکوزیادہاوررزہِرجدائیکوبربادکردیاہے۔

)اےیار!)تمہارایہخطایساہےجیسےمحبوبکےزلفِ ٔشکی۔ار عنبرینےبازار زارکردیاہے۔تمہارےچہرہکیتاب جنتونکیتابکیطرحنہیں۔)بلکہ)صاف

شربت انگورین ہےجو بنا شکر کے لبوں کو میٹھا کر تا ہے. اس محبوب کے لبوں کوتلچھٹکیطرحتبدیلکرنےوالاہے.پھرعیندردہوا.

میرےدلکاغنچہاسکےسوائےوہباغیچہءگلفامدونونبہارونسےمحبوبوں کے ُمکُونہینکھولااورصافوشفافبلورینمیرےدلکےصفحہپرسفیددرختوں کےپتونسےرنگین مضامینرقمکرد ی۔سوائےاسگلاندامنےاپنادم سفید کاغذیفرشمیں،شگفتگینےلےلیاہے۔ضروریہےضمیرونکیبلبلونکےمضامین اپنیفصیحزبانولغتسےاورقاتلمذاقمینمبتلاکردیا۔وہاثرمینآئیں اورانہوں نےعرضکیکہآؤ!اےگل!کہگلشنمیں:مرغنےآوازدی)صبحکےوقت)اور بلبلکیآہوفغاندلکیصدااسمرغزارمیں)پھولونکیجگہ۔یعنیباغ)پڑی۔اگر کوئی آنکھ رکھنے والا ہو تو دیکھے)کہ آنکھ مذاق کاچشمہ اور مئے شرابلعل)سرخ انگوری شراب)سے اپنے لبوں کو سیراب کریں۔مذاق مئے غم، خاطر) دل کے لئے)اپنےمآثرکوانتظارکودفعفرمائے.

میں نے اپنا یہ خط قصہء شوق سے لکھا،اپنےآنسوؤں سےلکھا۔آؤ ! کہ تمہارےسوائےمیریتوجاننکلرہیہے۔اپنےمشتاقسےخداکرےکہمحبوبیدن ہمیشہرہیں۔والسلام

مکتوبنمبر3)فارسیمتن)

یہخطمخدومالزمانمخدوممحمدLقلعلیہالرحمہنےاپنےایکدوستبنام:قاضیغلامُ محمد)جوآپکاگہرادوستتھا)کولکھاتھاجسکےہرفقرہسے’’غلاممحمد‘‘نامکےاعداد1163نکلیے ہیں۔یہخطکچھاسطرحلکھاہواہے:

1یااُللّٰہیاعزیُزیاقاضَیالحوائج) اعداد:1163) اےاللہ!اےغالب!اےحاجتینپوری کرنےوالے!	2۔ہنوار ٔہگلشنآمال)اعداد:1163) اےامیدوں،آرزوؤنکیخوشی کےگلشن!
3۔آنوالامقدار)اعداد:1163) وہبڑےہیقدروقیمتوالا!	4۔نسیمصبحِجلالتوکمال)اعداد:1163) صبحکیہواکےجلالوکمال!)والے)
5۔شگوفہٴسروِحدیقہٴمطلبوLنی)اعداد:1163) اےمطالبوLنیکےباغیچہکےشگوفہ	6۔سور ٔہمِصحفاعتبارِپرتو)اعداد:1163) اعتبارکےمصحفکیسورہکاپرتو)سایہ)
7۔ ِ.خی .ہِدِینملت۔)اعداد:1163) اےدینوملت)اسلام)کے ِ.خی .ہ	8۔رونقپرواز ِبزمِ معدلت)اعدادا:1163) اےبزممعدلت)انصافکرنےوالی عدالت)کیرونقپرواز
9۔جلو ٔہفرمائےحِسن خدادانی)اعداد:1163) خدادادحسنکےجلوہفرمانےوالے!	10۔نورِبہارِگلزارِ آفرینش)اعداد:1163) گلزارکیبہارلانےوالانور
11۔امامصاحبانکامِلخرد)اعداد:1163) امامصاحباں!کاملعقلوالے)دانا)	24۔غلاممحمد (اعداد:1163) غلاممحمد
13۔بہآبیاریابرِایزدی نوالJ)اعداد:1163)	14۔سرسبزوشادابباد)اعداد:1163) ہمیشہہمیشہسرسبزوشادابہو!

اللہ!باریتعالیکے ابرکرمسے آبیاری کرنےوالاایکنوا J)لقمہ)	
L-15لییمرادفطرتاً)اعداد:1163) اےاپنیمرادسے Lلیفطرت	16۔معنیٰشناستا)اعداد:1163) معنیٰشناس)انسان)
17۔بحریماہلجوہر)اعداد:1163) اہلجوہر)محنتیانسانوں)کیچارونطرف سےحفاظتکرنےوالا	18۔دَمازاستعدادزِدن)اعداد:1163) کمزورونکےساتھبھیدَممارنا)انکے ساتھمددکرنا)
19۔ ُ ,گبدریاآوردناست)اعداد:1163) دریاسےنایابگوہرلانےوالے	20۔سَروَرَنِگچمنبنِدمقصود میگردد)اعداد:1163) وہسروکےچمنکارنگکواپنےمقصدکابند دینےوالا
21۔کہہرفقرہہمعددِآننامَور)اعداد:1163) کہہرفقرہسےا سنامورکےاعدادن ٔکلبےُہیں مُبمک	22۔رقمنمودہقلمنگارِاینرقمبیان گردیدہ)اعداد:1163) مضموننویسنےاپنےقلمسےیہتحریر لکھیہے۔
23۔امیدکہیکبارقبول ن سازند)اعداد:1163) امیدہےکہایکبارضرورقبول فرمائینگے۔	

مکتوبنمبر4)فارسیمتن)

یہ خط کچھ اس طرح کا خطہے۔جس میں ''صنائع بدائع'' شعریہ کی کاریگریکو سمیٹا گیا ہے۔یہ خط آپ نے مرزا صاحب''محمد عطا'' شکار پوری؛دفتر دار کلیکٹر شکار پور) جو بذات خودبڑےماہر ادیبتھے)کولکھا۔

سرورقِصحیفۂ قابلیت ومنتخبجریدۂ فراست،شیرازہ بندِ مجموعۂ افرزانگیخت،ترصیع بندِقصیدۂ مودت، ترکیب بندِ قاعدۂ محبت، بیت الاتحاد،فردفیالوداد،قطعۂمنتظمدانش،رباعیٔداستانبین ش،غامض نکات عجیبہ غواص بحور کلمات غریبہ اعنی مشفقی ومکرمی مرزا صاحب، مرزا محمد عطاء عطاہ اللہ تعالیٰ العز والبقا،بعداز

ترشیحاستعاراتاس لمہوتوۂیحِکنایاتاْدعِ یہکہاوتادِرقعاتاتحاداست مشہودنِ عمِي روشنروئےمیگرداند
الحمد للہ والمنۃ کہ از یدِمنشیٔ تقدیر مثنویاتِ خیریتِ وجودِ فقرائے بحسنِ مطلع است ترقیمِقوافیات و ردیفاتِ حالاتِ خیریتْ سماعتِ ذات عطائے مدام از دبیرِنون والقلم کہ مأمور از حکمِ کن فیکون است

،برصحیفۂلوک محفوظ ،حسن طلب ازا بخاکہ توصیف اوصاف آن بر جستہ مصرعۂ کائنات کہ مانند مصرعۂ صائب بفکرِصائب کہ چوں مصرعۂبلندافتدبدایونمی زند،بدفاتر میانجامد برملک بیست انتراکیب

بلغاء، مقدو مالنہایہ، روئے می ن مرا ید، لا ج ر م ازین وادیٔ متعادی روئے گردانیدہ بہ مطلب می آمدیم الغرض نکو توئےتوشیخ جمن در عہدمعتمدیِ کار خدمت فقرائے چون ز مرا ئم شاذ بشعریہ نا مستحسن بہ نظر رسیدہ کہ اکثر از روئےبہ قافیہ موزون تجاوز گرفتہ روئے بہ تنقیص قطیعآوردہ لا ج ر مشیخپنجہکہ پنجزدحسنِمطلعاست وقافیہ سنج مقطع بتحویلنظاماموسرفرازکردہشد توقع کہہرچہازطبع زادخود درتراکیبِاشعارامورفقرائےکوششنماینداز تصحیحترجیع بکثرِفکراو

رام اننداش ابدرنگینمح لیومج لیتصحیحوترجیعفرمایندکہ منظورنظر
سندِاقبال گردد، زیادہ بخیرباشید

مکتوب نمبر4)اردوترجمہ)

دوستِ محترم! صحیفہءِقابلیت کے سرورق) پہلا صفحہ) اور جریدہ فہم و فراست کے چنے ہوئے)
یعنی منتخب کردہ) اور مجموعہءِ افرزانگب جٹکی شیرازہ بندی کرنے والے۔ اور پیار کے قصیدہ کے
بند کو مزید مرصعّ) درست) کرنے والے۔ اور ترکیب بند) وہ شاعر جو اپنے شعر کے چند بند بحر
موافق مختلف قافیوں سے تصنیف کرے)۔ اور صاحبِ قاعدہ محبت، جو بیّت اتحاد ہے۔ اور فرد)
ایک دو سطرے بیت کی طرح)محبت میں، اور ایک قطعہ)چار سطروں والا شعر)نظم کرنے
والا۔ رباعی) چار سطروں والا شعر) کے جاننے والا استاد اور عقلمندی کی داستانوں کو سمجھنے والا۔ جو
عجیب و غریب نکات ڈھونڈنے والا، اور غریب کلمات کے دریاؤں میں ڈبکی) غوطہ لگانے) والا
مشفق اعلیٰ مکرم مرزا صاحب، مرزا محمد عطا صاحب! اللہ ان کو عزت و بقاء بخشے۔ نیک استعارات
و خیالات آشکار کرنے کے بعد سلام!! اور کنایات کی توضیح پانے کے لئے۔ دل[ؤنکی میخیں
رُقعاتِ اتحاد کے لیے ضروری ہیں۔ وہ حاضر کردہ نعمتیں، روبہ روشن کرتی ہیں۔ الحمدللہ! والمیۃُ!
کہ منشیءِ تقدیر کے ہاتھ سے خیریت کی مثنویات) دو سطرو الا شعر) فقروں کے وجود کو اپنے
حسن مطلع) شعر کا پہلا بند) اور قافیوں کو دØریدار) پیچدار بنانا) اور ردیں) ردیف اور قافیہ
ہر شعر کا مقرر ہ لفظ ہوتا ہے) کے حالات خیریت۔ ان) ان کو) سننے والا ہمیں عطاء کی ذات میں
ہمیشہ ملے، دبیر) منشی و کاتب) نون والقلم سے، جو کہ مامور ہے، حِکمکنفی کو نسے۔کہ)وہ) لوحِ محفوظ کے ہر صحیفہ
کو حِسن طلب پر اسی جگہ جو کہ توصیف او صاف کے صاحب ہیں۔ وہ
بالکل برجستہ) دو ٹوک) مصرعہءِ کائنات کہ مصرعہءِ صاٗئب(3) کی طرح فکر صِائب کے ساتھ
مصرعہءِ بلند کی صورت میں تشکیل پائی اور دیوان کی شکل اختیار کر گئی۔

اور د داخلکر دی۔بستانکے ملکپر داناؤنکیتر کیبیں جو ''معدومالنھایہ'') آخر
پچھتر ونمیں
تک پہی اور گم تھیں) انہوننے منہ دکھایا۔ لاچار اسیوادیکیطرف لوٹنا پڑا اور مطلب

حاصلکرلیا۔

الغرض) غرضکہ!) تمہاریاچھیبووالا ج) کسیشخصکانام) جومعتمدکے عہدہمینفقراءکی

خدماتسرانجامدیتاہے۔جببرائیانکرنے سے بے آرامیاور بے سکونیہوتی،شعریترتیب

سے اور نظرسے اچھی نہیںلگتیں، اور اکثر از روئے موزونقِافیہ سے اور قافیہسے تجاوز کر جائے

توو ہبھیاز روئے تنقیص) گھٹانے) اور اسکیتقطیع) علمعروضمیناصطلاحہے یعنی

شعرکے اجزاءکے خاصوزنکے مطابقحصے کرنا) لانپپڑتیہے اور ناچار:شیخپنجہ'' کہوہاپنے

حسنمطلعسے پنجہمارتاہے اور قافیہسنج) قافیہبنانے والاماہرشاعر) جوشاعریکے نظاموقانون

اور اپنیکاریگریسے) شعرکے اس) مقطعکودرستکرتاہے۔جوبھیطبعزادہوتاہے وہاشعار

کیترکیبمیں) اسشعرکیتصحیحکرکے) لاتاہے۔اور اپنیتصحیحسے ''ترجیحبند'') اسکیاصطلاح

یہہے کہ:شاعر اپنے چندبندمواففقافیونمیںبناتاہے اسکے بعدایکشعرکومقررکرتاہے

کہوہوزنکے موافقہواور مختلفقوافیپربندہو۔وہبار بار کتبمیںلاتاہے۔اسکیایکشرط یہ بھیرکھیگئیہے

وہمکرربیّتمعمولوالے بیّتسے آخرہربندسے مربوطہو۔) اسطرح

ایکقابلشاعرکسیبھیشعرکورنگینبناتا،سنوارتاہے اور اسکوجلابخشتاہے تاکہوہقبولسند حاصلکرسکے۔زیادہخیر

حاشیہخطنمبر4 استعارات:جمعاستعارہکیہے جسکے معنیہیںکہشاعر اپنے شعرکیاصلاحمینکوئیاصطلاح

ادØرلے کرڈالے۔اسکومجازالیاجاتاہے اور شعریاصطلاحمیناسکو''اضافتمجازی'' و اضافتبالاستعارہکہتے ہیں

کنایا تجمع کنایہ کی ہے جسکا معنی یہ ہو گا کہ شعراء حضرات اپنا و ہ کلام جو پوشیدہ طرح اور اصطلاح سے یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری سے اپنے ذہن میں تشبیہ دینا اور اسم مشبہ کو مخفی رکھیں۔ صائب تبریزی ایران کا مشہور شاعر) مترجم)

مکتوب نمبر 5) فارسی متن)

یہ ایک ادیبانہ رنگ میں رنگے ہوئے خط کی نقل ہے جو حضرت قبلہ مخدوم صاحب

مکرم نے مرزا عطا محمد کے بھائی مرزا محمد رضا کو لکھا۔

مردمک دیدہ مردمیت و انسان عین انسانیت و قرۃ باصرہ اہل دانش و غرہ ناصیہ اہلِ بینش و سرو ہ پیرانہء مسندِ عظمت و مسند آرائے محفلِ عزت و والا ھِمم جمیل الشیم مرزا صاحب، والا مناقب مرزا محمد رضا و احسن اللہ حسن الرضا، پیوستہ از الطاف سرمدیکہ حسبِ نصْ قاطع و سوغ علیکم نعمۃ ظاہرہ و باطنہ الطاف ربی علی العموم است و وجودِ مسعود بانعام گونا گون محظوظ و از حوادثاتِ زمانہ بو قلمون محفوظ باد و بعد اہدائی ھدایائے تسنیم کہ اشتیاق آن از آیہ کریمہ "سلامٌ قولًا من رب رحیم "(سورہ یس) است و تحفہم حفلتو مشاکِل داشتہ و مشہود بضمیرِ منیر بیضاء نظیر می گرداند و مراد ازین حدود بفضلِ حضرتِ معبود و قرین حمد لامحدود است و مژدہ مومن دیصفا وقتی مزاج کثیر الابتہاج از درگاہ خالق الضوء والاب راج و مدعو و مسول الغرض، برضمیر اخلاص تخمیر روشن و ہویدا باد کہ مدارِ انسانیت بر عقل و عرفان است و کہ عقل خلعتاز آسمان فی ھدایہ: إنہ لذو علمٍ لما علمناہ" پوشیدہ ل ہذا تفضیل "وفضلنا علی کثیر من خلقنا تفضیلا" کافتہ و کسانے کہ ازین نعمت عظمیٰ محروم ماند از انسانیت معدوم اند و آدمیت نہ بنطق و نہ بریش و نہ بجان است" طوطی ان نطق، برانریشو خرانجان (داد ہاند) ودارند منشاء بحال است و لا جرم نتیجہء بہبودیء امورِ دینی و دنیوی موقوف

براناست , اگراندرنم ائدبہتنطیقوتنسیق ادائےنمودہمیشود , موافق
بیتِسعدیشیرازیگرآنجملہراسعدیانشاء e کن، دمگردفتردیگرامِلا e کن، دْ لاچار بمطلب می گِرا
،ید , ،مشیخِ ،ںیتْ پناہ شیخ قیمت کہ برائے تحویل ا مورِ خویش ،بقیمت متعینہ ماہانہ سرفراز
کردہ شد , از باعثِ قل تِ ہوش و ،پنبہ غفلتدرگوشخودرا ،بنفسہقیمتنتیجہٴِامورتص
ورپدیہتش ہیہوشی
مثل قیمت شدہ و نتائج و امور معطل و بے ثمرہ ماندہ , ہر چندکہ بتدارک
منوالیہ ،بسر ا ،نجامیٴِ قیمت ہائےامور در عمل آمد , متاثر بطبع e کن، د , آن نہ
شد , لا ،،،جرم بحسبِ س ستیٴِ طبیعت کہ پنجہ سعی او شکستہ
است , پنجہٴ اور از امورِ گستانیدہ , زیرِ پنجہ، "پنجہ نام" برادرش تحویل کردہ e شد ,
کہ ہم پنجہٴِ توفیق دارد , و بتوفیق پنجہٴِ خود بجمیع امور پنجہٴِ سعی
بلیغ آوردہ , شاہد مرادات بہ پنجہٴِ طاقت گرفتہ در پنجہٴِ حصول وصول ،ر
،سان،د , متوقع کہ عنانِ جمیع امور تحصیل مالیا تِ دیہاتِ
جاگیرات فقرائےبہ پنجہٴِ تفویض فرمایند وتحویلِ ،ممانِیع اقساط
محصولہ , غیر پنجہٴِ او بہ پنجہٴِدیگر نہ e سپا ،رند , زیادہ بجز
دستِبرداشت ُتمنا ودعائے جہت نرمی و انتہائے چہ برداشتہ شود , وال سلام ,

مکتوبنمبر5) اردوترجمہ)

انسانکودیکھاجسکیمردانگیٴِانسانکوعینانسانیتمیںپایا.وہآنکھونکی

ٹھنڈکاہلدانشکوپسندآئی.انکیپیشانیکیچمکاہلبینشکےلیےرہااور انکی سادہ لوحی عظمت کی مسند اور

ان کی مسند آرائی محفل کی عزت ہوتی ہے.اے!

صاحبجوانیبہترینLداتواطوارکےمالک!مرزاصاحب،مرزامحمدرضااحسناللہ

حسُنالرضا)اللہآپکوبھلیجزادےاپنیبھلیرضامندیسے)ہمیشگیکےالطافسے

پیوستہکہموجبقطعینصکےاورزیادہہوناًپکےاوپراللہتعالیٰکینعمتینظاہرہ و
باطنہاورالطافربیبھیLمہوں)آپکا) وجود مسعود انگوناگوننعمتونسے
محفوظ رہے ۔اور اللہ آپ کو زمانہ کے حوادث سے بھی وقت بوقت محفوظ رکھے۔)آمین)

بعددLوسلامکےاسکااشتقاقاسآیہءکریمہ'' سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ''
)سورۃ یٰس)ہے۔تمہاریمحفلکاتحفہ شکایتینرکھتیہیں۔وہ)محفلتو)اپنیدٰعوی
ثابتکیجگہہے۔جوکہایکروشنضمیرسےمنورہوتیہے۔اسکیمیں لہوتیہے۔
یہ حدود تو اس اللہ معبود کی حضور کے فضل میں ہوتی ہیں۔وہ تو بالکل ہی لا محدود
ہیں۔اور یہ) توصرف اللہتعالیٰ کی بارگاہایزدیکیخوشخبریسےصحبت رکھتی ہیں)کیونکہ وہ) خالق عقل
اور برجوں کا ہے۔اسی کی طرف ہم بلائے جائیں
گے۔اوروہیں پوچھ گچھ ہوگی۔الغرضکہ :آپ کےپرخلوص ضمیر اور چھُپے ہوئے ضمیرکو
انسانیتکُےمدارجوکہعقلوعرفانہے:عقلقرآنیآیہمبارکہٗ''إنّ هٰذو
علمعلمیاہ''کیجِلعٹسنےپوشیدہہےلہٰذا'' وفصلیا علی کثیرامنخلقت ۰ ت''کی فضیلتیافتہہے۔اوروجولوگ
اسنعمعظمیٰسےمحرومہیں۔وہانسانیتسےبھی معدوم)محروم)ہیں۔جیسےکہاگیاہےکہ؛

آدمیت نہ بنطق وِ نہ بہ ریش وہ نہ بجان است، طوطیان
نطق ،بزان ریش ، وخران جان(داده اند) دارند ِ

یعنی انسانیت نہ بولنے سے ہے اور نہ ہی ڈاڑھی سے اور نہ جان سے ہے۔ طوطے
)پرندے) بولتے ہیں۔ بکرےکے بھی ڈاڑھی کے بال ہوتے ہیں اور
گدھونمیںبھیجانہے۔)یاوہجانرکھتےہیں)۔ہماریمنشاءبھیاسیحالسےہے
)یعنیمرزاصاحبتمجیسونکیحالت)لازمًادینودنیویاموکیبہبودکےلئے۔اس

باتپر موقوفہے کہاگر نمائندہکے اندر بولنے سے)باتکرنے سے)اور اسکی

ترتیبدینے کیصلاحیتہوتوشیخسعدیؒکے اسبیتکیطرح:

گر آن جملہ راسعدیؒ انشاء کند مگر
دفتر دیگر املاء کند

ترجمہ:یعنی:اگر اسجملہکوسعدیؒلکھناشروعکرے۔تواسکےلیےتوپورا

دفترچاہیئےمجبوراًاپنامطلبگرداناتاہوں۔

م ؒش بج ٗب ٗپناہ)اعلیٰحضرتبادشاہ)کیطرفسےاپنے اموروکیتحویلکے

لیےجوقیمتماہانہمقررفرمائیہے۔)وہ)کچھہوشوحواسکیکمیکیوجہسےاوران

کےکانونمیںغفلتکےسبباپنےآپ ہیاسکییہقیمتنتیجۂِامورسامنےآئی ہے۔اورتصورکیگئیہے۔یہ

شبہبیہوشیکیمثلقیمت ہوئیہے۔اوراسکےنتیجہ

میںسبامورمعطلاوربےثمرہ)بیکار)ہوچکےہیں۔جبکہاپنےFIنسےتدارک

کرتےہوئے)ان)امورکیقیمتونکوسرانجامدیتےہوئےانپرعملکروایاجائےجو طبیعت کو متاثر

کرے۔)اگر) وہ نہ ہواتو لاچار)ہم)آپکی سستی والی Lدت کے

مطابقکہانکاپنجہٹوٹاہواہے۔توہماسکونیچےکرینگےپنجہکےنیچے)زیرپنجہ)،

پنجہنامکےبھائیکوتحویلمیںلیاگیا)کہ)ہمبھیپنجہکیتوفیقرکھتےہیں۔اوراسپنجہ کی توفیق سے خود جمیع امور سے ۔سعی

کاپنجہ اوپر کریں گے) پہنچائیں گے)۔اپنی

مراداتکامشاہدہاپنےپنجہءطاقتسےلینگے۔)جوبھی) وصول کےنتیجہمیںآیا وہپہنچائینگے۔

اور یہ بھی متوقع ہے کہ جمیع امور کی باگ)عنان) تِحصیل مالیات دیہات

جاگیراتفقرائےاپنےبیزورسےپنجہتفویضفرمائیں۔اورمنعکرہمحصولJکیاقساط

کی تحویل ،کسی اورپنجہ سے سونپی)سپرد) کی جائے.زیادہ سوائے برداشت
کے ہاتھ دل کیتمنا اور ترقیاور کیابرداشتکیاتنہا ہو؟ والسّلم

مکتوب نمبر 6 (فارسی)

نوٹ:.آپ کا یہ ایک ایسا خط ہے جس میں مضمون نویسی کی بندش آسمانی اور افلاکی
چیزوں، برجوں، ستاروں اور سیاروں کے نام سے کی گئی ہے۔ جو آپ کا کمال کا ادیبانہ ملکہ بیان کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

مِہرِ سپہر فضل و کمال ، بدر منیر صدرِ عزو اقبال! حضرت قبلہ ءِ دوجہان
مداللہ ظلہ ، کہ سایہ ءِ ات کمم باد از سرما ب سط ہ اللہ ظِل کم، ا بدا، کواکبِن یرہ
از مطلعِ ہدایت ، بابرکت طالع و سا طع باد ، بمصداق: گوی ائے عطارد منشی مولانا
صائب کہ ؛ گوئے از منشیء فلک بردہ ، اول بی انِ عشق فصیح ان ادا
کنند ، آرے ؛ طع ارمرا بنمکابتدائے کنند ، زیرِ گنبد ایننیلگون زرنگار ، و ل ق د
ز ین ال س ما ء الدُّ ن یا ب م صابی ح و ج علن ا ھا ر جو ما ل ل ش یاطی ن (القرآن) زینتِ

ارضِی از بکواکبِ مضامین شوق واشتی اق داد ہمی آید کہ صفحہ ءِ سیم ائے س ماء خاط
رم از جوش اشتی اق در خروش و وجود صبح آمود از تراکمِ
والليل إذا سج ی ، ظلمت افتراق بکواکب متفرقہ تفرقہ در آغوشِ ماہتاب روشندِ لي
از ہجوم تراکم جدائی بہ سی اہی داغدار گشتہ قلم منشیء فلک
عطارد رقم مح رِراز تحریر نامہا شتی اق شبشگ افشدہ ، زھر ہن از کطبع از فرط بے
دلی پژمردہ گشتہ روئے در نقاب کشید ہآفتاب حوصلہ از انبوہ
س حاب سیلِ اشک چشمان در حِجاب رسیدہ م ریخ طلورِ جدائی
روشنیءِ نہار خوشی وصال را بشبِ یلدا ، مبدِل گردیدہ ، مشتری ءِ
سعادتقدم بوسی و فیض ابیء فرحتآثار از افاد ہ و استفادہ درتعویق آمدہ ، ایزدْ
منانْ بفضلو احْسان پائے زحل بے محل را در و صل غرق کند

آفتابہدایتوکرامت ۔بِاستمدادِ س ۔ہیْلِاینچرمہر ۔جرمراچونبلغاءصاف و من ور
از اقتباس انوارِ سعادت آثارآن والیءِ ولایت وکرامت فرماید ,بخاکپائے
شما؛چہر ہ نمائے ہوس ترا ست جز آن مراد نہ دارم
,بخاکپائے شما چہ موجب است کہ این بندہ را توجہاتِ انوار و شعار
بخشیءِآفتابِہدایت خوش بہ دو (r)حروف ی اد گیری منور نہ فرمودہ
اند ,اگرچہ ناالائقَ ,لائقِ تحریر فیض بخشی نیست،تاہم نورِ آتشآفتابِ
سعادتاِکتس ابکہبنوربخشیش اہو گدا یکس اناست ,چہ ۔ع ۔جبی رود"
ش اہ انچہعجبگر بنوازند گدا را ,"
چشمداشتکہازموفورِکرموکم التر حمخاک تراکموجود ,مراازشعارِ
انوارِفیضآثِارآفتابوجودمسعودلعلِبدخشانفرمایند ,درچشمنیک بین ن۔ب ۔ودرسمِ
امتیَاز ,درآفتابس ایہش اہوگدایکےاست ,فرطاشتیاقنہ
گذاشتکہبہدیگراحوالالاحائلملتفتگردد ,باقیعندالتلاقی زیادہحدااِ۔ ۔دبْ

مکتوبنمبر6)اردوترجمہ)

)اے)سورججیسافضلوکمالرکھنےوالے !بدرمنیرکیطرحعزتواقبال

والے !حضرتقبلہءدوجہانمداُللہظلّہ)اللہانپراپناسایہءِرحمتبلندفرمائے)تمہارا

سایہخداکرےہمارےسرونپرکمنہہو۔آپکاسایہہمارےاوپراللہتعالیٰاوروسیع

فرمائےہمیشہکےلئے۔روشنستارےطلوعہوتےہیں۔روشنستارےہدایتسے

طلوعہوتےہی۔بابرکتطالعہمارےاوپرروشنرہے۔

بمصداقعطارد)1)منشیمولاناصائب:

کہ گوئی از منشیءِ فلک ب رد
اول بیان عِشق فصیحان ادا کند

ترجمہ:جو کہتاہے کہعطاردجوفلککامنشیہے وہسبسے پہلے داناؤنکے عشقکابیانکرتاہے۔

حاشیہ)1):عطاردوسرے آسمانپرچمکنے والاایکستارہہے اسکودبیرفلکبھیکہتے ہیں۔

اوریہبھیایککہاوتہے کہ:طعامکیابتداءنمکسے ہوتیہے۔اسیلگوں آسمانِزرنگارکے نیچے:

وَ لَ قَ دْ زَ ينَاال س َمَا ءَ الدُّ نْ يَا بِ مَ صَابِ يْ حَ وَ جَ عَلنٰاَ هَا رَ جو ”مًا ل لْ ش يَاطِ يْ ن(سورۃ الملک)

ترجمہ:بیشکہمنے آسماندنیاکوستارونکے دیئوں سے سجایاہے۔اورانکو

شیاطینبھگانے کے لئے مقررفرمایاہے۔

اسزمینکیزینتانستارونکیہی نیازسے ہے۔جبھیتوانمضامینلکھنے کا

شوق اور اشتیاق بڑھتاہے۔کہ میرےدل کے سیمابی آسمان کے صفحہ پر جوشِ اشتیاق، غُل اور

وجودِ صبح نے مہیا کر دیا۔آپ کے رات کے وقت والے ہمنشین جنہوں نے رات کو روشنی سے

سجایا) آسمان دنیا کے ستارے مراد ہیں) جدائی کی

ظلمتستارونسے متفرقہہوکرتفرقہکیاغوشمینماہتابکیروشندلیءہجومسے

)اپنے)ہمنشینونکیجدائیسیاپیکے ساتھداغدارکرتیہے۔قلممنشیءفلکعطاردرقممحررہو

کرتحریرنامہءاشتیاقسے شہواشگافسے۔زہرہ ٔنازکطبع)زہرہ

ایکستارہکانامہے)کوتاپیوتقصیرکے سببغمناکیاوربے رونقیہوئی۔انہوننے

اپنامنہنقابسے نکالا)چاندطلوعہوا)آفتابیڑے ہیحوصلہسے بادلونکے انبوہ

سے۔ظاہرہواتواشک)آنسو)حجابکوبھیآلودہکردیا۔

مریخکوجدائیکاطلوعکہتے ہینجوروشنیچھینجاتاہے۔دنجووصالکیخوشی ہوتا ہے۔جو وصال کو

رات سے اندھیرا کرتا ہے۔)1) اس کو تبدیل کرکے ’’

ُ ُمی‘‘کردیتاہے۔)2))اساندھیرےکوسعدستارہمشتریسعدبنادیتاہے۔)اور
اسمشتریکیآکرقدمبوسیکرتاہے۔اوردیدارسےفیضیابہوتاہے۔)انکے) افادہواستفادہسےبازرکھا۔

ایزدیءِ تعالیٰ منان کے فضلوا Fن سے '' زحل ''ستارہ) یہ ستارہ ساتویں آسمان
پرہوتاہے۔اسکونحس اکبرکہاجاتاہے،)کےپیچھےایکلاوےمینجاکے
غرقکرتاہے۔ ہدایتوکرامتکےچاند)آفتاب)''سُہیل'')ایکمعروفستارہکانام)کی
مددسےاسچمڑہکوہرجرمسےبلغاء)داناؤں)کیطرحصافاورمنورکرتاہے۔ان
کے نورانی علم سے اقتباس لیتا ہے۔اس والیءِولایت و کرامت کی خدمت میں یہ
فرمائینکہ:آپکےپاؤنکیدھول)خاک)آپکاچہرہدیکھنےکی ہوسرکھتیہے۔
اورکوئیمراد ' 'نرکھتی۔آپکےپاؤنکیخاککےمطابقکیاہے۔؟اس بندہپر
اپنیتوجہاتِانواراورآفتابکیطرح ُشعاعکرنےوالیہدایتسےخوشی)صرف)دو
حروفییادگیریسےبھیمنورنہیںفرمایا۔اگرچہ)یہ)نالائق۔لائقتحریرفیضبخشی نہینہے۔تاہم
اسنےبھینورآتِشآفتابسے)علمیفائدہ اٹھانے)کیسعادت
سےاکتساب)کسب)کیاکہوہایسانورہےجوشاہوگداکویکساراوریکسانمنورکرتاہے۔

یہکیسیعجیبباتہےاورکیساعجبہے۔کہبادشاہونکیدھولبھیگداؤں کو نواز دے۔آنکھینرکھو! کہ جلد
از جلد اپنے کرم کا کمال فرماؤ اورتمہارےہم
مجلسوں کی خاک کا رحم میرے وجود کے لئے شعاع اِنوارِ فیض آثار آفتابِ وجود مسعودلعلبدخشاں
فرمائیں)جبتک)نیکیوالیآنکھدیکھنےکےلئےنہہوگی۔)تو)

شاہوگداپرآفتابکےسایہکیرسامتیازبھینہہوگی۔اوراشتیاقکاجذبہنہہوگاکہ

دوسرونسےاحوال:لمبائی)طوالت)کیطرفنہینمڑینگے۔

باقیعندالباقیزیادحدادب

حاشیہ

اصلسورہمینلفظ''یلدا'' استعمالکیاگیاہے۔جسکیوضاحتلغتنویسوننےیہلکھی

ہےکہتاریکودرازشبیہقوسیستارہکےآخریندرجہ:''واقعش ُو''یعنیانتہائےماہوتیہے۔ا س کوہندیمیں''ہوس''

کہتےہیناوریہسالکیدرازترین راتہوتیہے۔اسکونحسکہاگیا

ہے۔اورصاحبکشفنےنقلکیاہےکہگیارہوینشبجوآفتابجدیمینہوتاہے۔اسکو

پھرہندیمینماہکہتےہیں۔ ''مشتری'' یہستارہ چھٹےآسمانپرہوتاہے۔اسکواہلتنجیم)ماہرینفلکیات)سعداکبر

کہتےہیں۔اوراسکوقاضیءفلکبھیکہتےہیں۔فارسیمیناسکوبرجیساورہندیمینبر ِ سُ

کہتےہیں۔اسکاخانہ''قوس''و''حوت''ہوتاہے۔اورشرفاسکاسرطانمینہوتاہے۔کیمیا

گرونکیاصطلاحمیناسکوارزیزکےمعنیمینلیتےہیں۔اورہندیمیناسکو''رانگ''کہاجاتا ہے۔)مترجم)

عطارد دوسرے آسمان پر چمکنے والا ایک ستارہ ہے۔اس کو دبیر فلک بھی کہتے ہیں۔)مترجم)

مکتوبنمبر7)فارسیمتن)

یہخطبھیآپنے اپنے کسیایسےباذوقLلموادیبکیطرففلکھاہے،جسمیں''علم

تصر ی ف)علمالصر ف)''کےابوا ب تحریر مینلائے ہیں:خطکافارسیمتند رجذیلہے:

تا ٰامضائے قصائےجہان مقید بہ ازمنات ثلثہ و تکوین عالم منحصر بہ

گذشتنوآمدنامکنہاراستہاستپیوستہسرگذشتجریاناوaارمزاج

کثیر الانس اجازجر کو قد کمع را وآمدنیح الات ب استقب الِ الفرحتا شتم ال بنظرِ حقتع ال سر ی
بادسرا سیمگیءِ ح الات از تشویشِ خر بخی الات ارب

فاسد از تختہءِ بادِ لِشم اِدو (ر) منزل دور فرمای اد، وچہر بار غوانیم رغوب
از مضروبیءِ گردشِ زمان ماموند اشتہ پیشِتمن ائے راغبم جبور و منظور دارد ولِ
وائے آبدار مقصود از جورِ جاحداتِ آفات مع را بوده پر آب زینت بگوش پر ہوش
شاہانہ مز ین و مجلی بادِ شیریں لبانِ عِشوه گر از اعتراات رق باءنفی
مطلع و مِ ر کزوار استہ ہمدوش و ہم آغوش منتظرانِدِ
یدار کن اہے و از تعاملِ خفائفِ روزگار ناہموار محفوظ بوده بہ امرِ وصال
باکم المتفکرِ انِجم الگردان اد ہر چند کہ نہ ہین اہی متصِل امر بہ سرشتہ قدیم رسیده
اما چونظر فِخ اطر از شربتِ اشتی اقلبریز است لاجرمِ آ
لہءِ تحریر و تقریر مہی اس اختہ جامشوق بر ذوق رامی پیم اید بتو قع ہذا کہ ب شرفِ فہم می
آید بہ سندِ آن اسم تفضیل در آید و مشتاق را م ف ضل بہ تفضیل وِصال اسم تفْضیل نماید
الہی دوستی مذید مجاز را بہ م ج رد حقیقت برسان و ملِحق برکات رباعی
و خم اسیگردان (آمینثم آمین) والسلام

مکتوب نمبر 7 (اردو ترجمہ)

یہ خط حضرت علامۃ الدہّر مخدوم محمد Lقلر حمۃ اللہ علیہ نے ''صرف'' کے ابواب
پر مشتمل لکھا ہے۔ ہم قارئین کر امپر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ''اسم ظرف''
جو کہ ''علم تصریف'' کی دو شاخوں میں آتا ہے۔ الف: ''علم نحو'' کے F بسے
اس کی دو اقسام ہیں ظرف زماں، اور ''ظرف مکاں'' حرف کے۔ ''ب'' صرف
کے لحاظ سے اسا سِ ظرف کا مطلب ہے ''جگہ'' جو اسم مشتق ہے۔ اِسم زمانیا مکان
پر دلالت کرے۔ جس میں کام واقع ہو۔ اس میں اِسم مادہ کے پہلے کلمہ کو مفتوح (زبر
والا) پڑ Ø جائے گا۔ اس فقو جبنّے سے جیسے: مثال کے طور پر: '' مُ ''وہ جگہ یا وقت

جسمینسجدہکیاجائے۔اسکے دووزنہیںایکمَفْعَلٌ اور دوسرامَفْعِلٌ۔زبراور
زیرسے۔اورصرفمیناسکیتیناقسامہیں؛ماضی،حالاورمستقبل۔)مترجم)

تاکہجہانکے قصےّ جوگذرگئے وہتینز مانوںسے مقیدہیں۔)ماضی،حال،واستقبال)اور
اسLلمدنیاکیتکوین)موجودگیوخداتعالیٰکیپیداکردہ)خلقکے آنے اورجانے پرمنحصرہے
اوراِسیسے مکانیںآراستہکیگئیںہیں۔اورایکدوسرے سے پیوستہہیں۔)یعنیجڑےہوئے
ہیں)اپنے مزاجکیخوشبوپھیلاتےہیں۔وہتمامجہانونکا ُبوالا)پیداکرنےوالا) اورآراستہ
کرنےوالاہے۔اورکسیبھی''قدحوجرح'')یعنیطعنہزنیاورعیبلگانےیامرتبہگھٹانے سے
)مّعرٰی)پاک)ہے۔اورحالاتکے آنے سے۔جلدہیحقتعالیٰکینظرکرمہوجائے۔
حالاتکیپریشانیوخرابیٴِخیالاتایکفاسدضربلگاتےہیں۔آپکے تختہٴِدلسے دو منزل دور کیا اور)آپ کا)
ارغوانی چہرہ جو گردشِزمانہ کی ضرب لگنے سے م ُمون)امن
والاہے)۔)آپکے)سامنے اپنیتمنانے)آپکیطرف)راغبومجبوراورمنظوررکھتےاور آپ کے آب دار پرچمِ
مقصود)کی وجہ سے) خشک سالی کے ظلم اور آفات سے پاک
ہوں۔آب سے پرُ کانوں کی زینت مدہوش کرنے والی)چشموں سے پانی بہنے پر جو قدرتی آوازیںنکلتیہیں) وہ
باشاہیکیطرحمز ّ ُیومنورکرتیہیں۔اورمیٹھیہوا محبوبکے لبونکی
طرحشیریں،رقیبونکے اعتراضاتکیمطلقنفیکرتیہیں اور رہنے کیجگہآراستہ)اپنے) ہوش
وہمآغوشکے منتظرانہدیداراورروزگارکےپستہونےاورناہموارہونے سے محفوظ
ہوئے۔امرکےوصالسے۔متفکرانِجمالِباکمالسے گردانا۔ہرچندکہنہیکرنےوالے کی
نہیںبھیامرسے متصلایکقدیمسرِشتہسے پہنچی۔پراسیامرکیخاطراشتیاقکے شربتسے
لبریزہے۔ لازمیطورپرتحریروتقریرکاآلہمہیاکرکے جامِشوقکوذوقسے بھرتےہیں۔اسیتوقع
سے کہ، وہ شرف سے آئے۔اُسی مسند سے اُس اسِم تفضیل میں آئے۔اور)ایک) مشتاق

)اشتیاقرکھنےوالے)کومُف ؓ صال ؒ .ئاسِمِتفضیلوصالاسمتفضیلدکھائے)ظاہرکرے).یعنی فضیلتوالےنامسے.

الٰہی!)اےاللہ!))ہماری)دوستیمزید)کیطرح)مجازکومجردحقیقتسےپہنچا!اور)اس کے)ملحقبرکات.رباعیوخماسیفرما!آمینثمآمین!.)والسّلم.))[30]

---

[30] نوٹ:اسخطمینحضرتمخدومصاحؒبنےجوتحریررقمفرمائیہےوہ''اِسمِظرف'' کےنحویقاعدہ میں لکھی گئی ہے.خط مینآئےہوئے الفاظ نحوی گرامر میں کیا ہیں؛ اورظرف ''کی کیا تعریفہے؟اس کا مختصراًذکروضاحتکےطورپرکرینگے.

1۔فعل سےجواسماءمشتقہوتےہینوہکل دسہیں.)1)مصدر)2)اسممره)3) اسمنوع)4)اسم ظرفمکان،اسمظرفزمان)5)اسمآل)6)اسمفاعل)7)اسممفعول)8)صفتمشبہ)9)اسمتفضیل)10) اسممبالغہ

کچھضروریاسمونکیوضاحتدرجذیلہے:

2۔مصدر:ثلاثیمجردکےمصادرقیاسینہیںاُنکےچنداوزانہیں:جنکیشناختکامدارسماعپرہے.

3۔اسممّرَہ:.وہمصدرہےجوفعلکےصرفایکدفعہہونےکوظاہرکرے.

4۔اسمنوع:.وہمصدرجوفعلکیہیئتوقوعبتائے.

5۔اسمآل:.اسکےآلیااسکیآوازکوبتاتاہےجسسےکامکوکیاجائےیہصرفثلاثیمجردمتعدی سےبنتاہے.

6۔اسمفاعل:.اسمذاتکوبتاتاہےجسسےفعلکاورودہواہویہثلاثیمجردسےفاعلکےوزنپرآتا ہے.

7۔اسممفعول:.اسذاتکوبتاتاہےجسپرفعلواقعہواہو.

خطنمبر 8)فارسیمتن)

نوٹ:.یہخط: سیدسچلشاہ نامیشخصکو لکھا گیاہے۔اس خطمیںبھیگلشن وگلزار کی

عجیبچیزونکونہایتہیاچھے انداز میںلکھاگیاہے۔خط کافارسیمتنددرجذ یلہے:

یارجانی ، دوستِ دوجہانی، دراین ہنگامہ فرک نشانہ کہ گلِ رعنا در

تفنج ,بلبلگوی ادرتفرج ,ہوائےنسیمدرورزیدنگلہائےرنگیندرخندیدن

است , ہوا خواہ بہ مجموعہ باران غمگسار پیمانۂ عیش و عشرت

پیمان ,ساقیاتِجواریاتچونحورٌمقصورات درتقسیمِ گلو ملپویان , نغماتچونخنجرِدا

ودیسرایان , ہمہ رویان؛ماہپیکراز ہر طرفنگران

موجودانگشتِحسرترقیب اندرسود ,

ا مرا غیرآں تفریح بخش حِانروۂ جنت نشان چوں خزان می نماید، سنبل

وجودحیران سوئےزلفپیچانچونسنبلپریشانروئےبہخجلت

آورد،چمنانجمنغبرآنگلگلشنروئے بہ ہم حنگ اہمختصکرد , لالہرخ

چون لالہ داغدار بداغ حسرت نداساخت شگوفہ وجود از نابود ہوائے

8۔صفتمُشبّہ:۔اسذاتکوبتاتاہےجسمیںمعنیمصدر یبطور ثبوتیعنیپائیداریکےپائےجاتےہوں

-

9۔اسمتفضیل:۔اسذاتکوبتاتاہےجسمیںاورونکینسبت مصدر یمعنیکیزیادتیپائیجائے۔اسکو

افضلالتفضیلکہتےہیں۔اسمیںمذکر کےلئےافعلکاوزنمقررہےاورموٴنثکےلئے''فعلی''کا اوریہصرف

ثلاثیمجردکےابوابسےبنتاہے۔ربےوہمادےجورنگعیب،حلیہپردلالتکرتےہیں،ان سے اسمتفضیلکا صیغہنہیںآتابلکہاسیوزنپرصفتکاصیغہآتاہے۔

مذکورہبالاقواعدکوذہنمیںرکھتےہوئے قاریکوآپکایہخطپڑھناچاہیے۔ہمنےممکنہجگہونپرنشان ڈالد

ئیہیں۔انسےاستفادہکرسکتےہیں۔

(راقمالحروف مترجم)

تفریحخودشگوفہائےبےآبکاربہپژمژدگیانداخت, چرا e چنیننہباشدکہ بلبلِ شیرازباغو
e بستان رازباغماضترنمسازگشتہ, باد r ہو مطربوگل
جملہمہیااست, ولےعیشبےیارمیسرنہشود, یارکجااست؟چاروناچار
بہسوئےآنہوائےنسیمصبوحیبمح J ولہترقیمخوشرقیم, نِدامِیدِھمکہ درحین e صبوحی ص
e بوک وار رسیدہ, نشہءِ غم و اندوہ لالہ وا رہانید و
نصرتِ وافرہ و مسرتِمتکاثرہ از تلاقیءِ فرمایند, دیدار فرحت آثار محصل
زیادہوالسلام

مکتوبنمبر 8)اردوترجمہ)

)اے) یار جانی در جہانی دوست! اس خوش وفرحتنشانکےوقتجب؛
رنگینگلاپنی خوشبو بکھیرنے میںلگےہوتےہیں.اور بلبلصبحدَم کیہوامینگاتی ہے.اور باغیچوں میں اپنے
سرُونکی کیمشق کرتی ہے.گویا کہ وہ رنگینگلوں کی ہنساتی ہے.ہوا اپنےجملہ بارانی
کےسامانونکےغمگساروں کےلئے گویاکہعیشو
عشرت مہیا کرتی ہے. اور پیمانِ)شربت و فرحت) جوان ساقی لڑکیاں جنت کی
حورونکیطرح گلپاشیکرتےہوئے انگوری شرابمہیا کرتی ہیں.انکے نغمات
خبجِ.رداودیکیطرحکانونمینرسگھولتےہیں.وہمہرویان)پنکھڑیاں)اورماہپیکر
ہرطرفسےنگرانموجودہیناوررقیبونکیحسرتکیانگلیسوگمینہے.

لیکنانکےسوائےوہتفریحجوفرحتبخشباغونجیسیہےجیسےجنتکے باغات
بھیویراناورخزانرسیدہلگتےہیں.سنبل)گل)بھیاپنےوجودمینحیران
ہے)واضحرہےکہسنبلکےپتےاورانکےگلبھیخزانکیوجہسےجھڑجاتے
ہینوہبالکلحیرانلگنےلگتاہے.)وہاسطرحلگتاہےجیسےمحبوبکےپیچازِلف
جوسنبلکیطرحپریشانہوتےہوئےشرمندگیسے اپنامنہبناتاہے.اورچمنکی

انجمنبھیگردآلودہوجاتیہے۔گلشنکےگلمرجھائے جاتےہیناوراپنیجگہپکڑکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔اور لالہ
رخ لالہ کی طرح داغدار بن کر داغِ حسرت کی ندا
بناتے ہیں۔شگوفہکاوجودنابودیمینچلاتاہے۔وہتر شہواخودفگن)گلوں)کوبے
آبکردیتیہے۔وہبیچارےشرمندگیاورمایوسیمینپڑجاتےہیں۔)یہسب کچھ)
کسلئےہے؟اورکیسے؟ہواکہ۔۔۔کہ،شیرازیبلبلباغوبستانکارازہے۔اپنے
اشاروناورگانےکےاندازسےایساترنمسازسماباندھاکہپیہسمجھنے میناآیاکہشراب، طربوگلجملہمہیاہوگئے
یعنیشرابکانشہ،راگاورگلکیخوشبوسبایکجگہ
اکٹھےہوگئے۔لیکنیہعیشبغیریارکےمیسرنہہوسکا،وہیارکہانہے۔)پھر)مجبورہو
کرچاروناچاراستازہہوانسیمصبحکیطرفمنہپھیرا،پھراچھیتحریررقمکرسکاہوں۔
انحالاتکومدنظررکھتے ہوئے مینیہندا)آواز)دیتاہونکہ)اےیار!اسوقت
صبحہیصبحپہنچ،اورمجھےاسغموانددوہکےنشہسےنجاتدلائیے،اورمجھےمزیدمددو
نصرتاورخوشیءمُتثر)یعنیزیادہخوشی)اسدوستکےدیدارفرحتآثارکرائیں

والسلام

مکتوبنمبر9)فارسیمتن)

یہایکتعزیتنامہہے جوآپنے ؒ چچیکےباشندےنوابمیرامامبخشخانتالپورکی
طرفسرکارمیرصاحبمیرنصیرخانصاحببہادرتالپوراورمیرعباسعلیخانصاحببہادر
تالپورحیدرآبادریکیوفاتحسرتآیاتکےموقعپرلکھکربھیجاتھا۔

قطعہ:۔

فریادِ دِلا کہ شہسواران رفتند
سیمیں بدنان گل عذران رفتند چوں
بوئے گل آمدند بر بادِ سوار

در خاک چوں قطرہ ہائے باران رفتند

ازتحریراینواقعہجانسوز ,آتشدرنیستانقلم ,درگیردوازتسطیران
سانحہءہوشربااشعلہدرجانِاتوانقرطاسالشہابمیپذیرد ,افسوس ودریغازشعبد
[۲]ہفلککجمدارکہازترجمہاخبارانگریزیومطالعہسلطان الاخبار و گلشن نو بہار بجائے
گل رعنا، خاررعنادرچمنشگفت و نامراد
تأسف و حسرت بجان خیر خواہان در گرفت, واá ح گش ت کہ
گلعذارِسروری و سرداری بباغِ جہان سست بِینانِ بسُموم اجل از گلبنِ حیات
بِریخت و گوھر آبدار, درج اُبہتِ نامداری را رشتہءِ زندگی از ھم
بگسیخت,آسمانازینماتم در خت سیاہ(لباس)پوشید,شفقازینغرق
بخونالمگردید,

ایےدریغاکہچہکردیستمایجادِ فلک, آہ زبیدادِ فلک,
کشورِ سندھ, شد از جورِ تو برباد فلک,آہ زبیدادفلک,

آنجاکہواáعِ حقیقی وáع زمانہرا, باینطورفرمودکہدرپسِہرسحر شاہی و
پیراموں ہر دانہ دامی, نوشِ فلک آلودہ صد نِیش شہدِ روزگار
آمیختہ,ھلاھلِعیشصافاین خممینآگونسرا سر در د,دوائےاینادوار
بوقلمون سر ب سرْ درْ د,لا ج ر م جرعہ نوشان پیمانہ áرورًا باید کہ مشغوف
پیمانہ این پیمان گ سل نہ باشند, در چمن آرایان جنات دانشِ
محظوطِرنگوبوئےاینروáہمنتقلنہگردند,کہگفتہاند:

دوران فلک کہ بے مدار است زد,گاہ خزان و گہ بہار است گہ مہرہ
دہد بدست گہ درگہِ شیشہ تہی کند, گہ پر سیلابِ غم است

در سروش: طوفان بلند است در تنوش, بلے فلک دیرینہ سال را درخمِ
ابروئے ھلاھل اشارے است کہ این تنگ فضائے جائے خمیدن است نہ چمیدن,
ودویدن اشک است,لالہ مہر بر صفحہ ءِ رخسار سِپ,ھْر مبنی

استکہاینمق امِ ماتمسراجائےگریستناستنہ خندیدن مجe ملشآنکہ کمانِ فلک
سرکش روزگار گردن eکشی را تیرِحوادث در ترکش است سِ اکن انِآمراجگا
ہِخ اکراخوشنشستنوازآسیبآن ا مرانe جستن ا مرے است محال لا ج ر م
بڑائے حْقراáیبودہ بہصبر و تسلیم گذار ند و زمزمہ " اِنَاللہ وانِا اِلیہِ راجِ عوْنeًْ '
سرانید ہر آنکہ زاد ناچار بادہ ءاش نوشید وزجامدھرمئے"کلّ منعلی
ھاف ان" بایدشچشید .... وتوفیقِا
لہیرفیقباد..........................

مکتوبنمبر 9)اردوترجمہ(

قطعہکاترجمہ:-

دلکیفریادہےکہوہشہسوار چلےگئے

چاندیکابدنرکھنےوالےگُلع ذار چلےگئے

وہہواپرسوارہوکرگلکیخوشبوکیطرحآئےتھے

وہخاکمیںبارشکےقطرہکیطرحچلےگئے

اسجانسوزواقعہکیتحریرسےقلمکےنشانہمیںایکآگتھیجسکیلپیٹ

میںآگئے۔اوراسلکھےہوئےہوشاڑانےوالےسانحہکےشعلہنےتوتنبدنمیں

آگہیلگادیتھی۔وہایککمزورکاغذکیسےاسکیتابلاسکتاہے؟افسوس۔!اس

آسمانی شعبدہ کا افسوس ! فلک کیکجروی ایک انگریزی اخبار کے ترجمہ اور سلطان الاخبار کے مطالعہسے

اورگلشن نو بہار نے بجائےگُلرعنا دینے کےرعناکےخار)کانٹے (دیے او ر دل کے چمن میں

پھوٹے۔اور نامراد تأسف)افسوس(اور حسرتِجان)یہ خبر بن گئی(۔خیر خواہی میں لے لیا۔)یہ(بات

واضح ہوئی کہ وہ

سروریاورسرداریکےگلعذار)معشوقانسان) جوجہانکےباغسےسستدیکھنے
اورسمجھنےوالےاجلکےزہرسےحیاتکےدرختسےڈالا۔اوراسآبدارگوہرکی
عظمتکولپیٹا۔اورشفقاسیسانحہکےسبب)غموالمکےسبب)خونآلودہوگیا۔

قطعہکاترجمہ: اےافسوسکہ:اےآسمانتونےیہکیاستمکردیا۔آہ!ہےاسبےدادفلکسے

سندھملکتیرےظلمسےبربادہوگیا۔اےفلک!آہہےاسبےدادفلکسے

یہاںایک بات واضِعحقیقینےوضِع زمانہکواسطرحفرمادیہےکہ،''در
پسہرسَجرشامے،وپیرامُنہردانہدامے''یعنیہرسحر)جادو)کیشامہوتیہے اور
چارونطرفہردانہکیقیمتہوتیہے۔

نوشِفلکصدنیشآلودہشِہدروزگارملاتاہے۔زہرقاتلکیزندگیصافاس طرحہےکہ

این خم مینا گون سراسر درد، دوائے این ادوار بے قلمون سر بسر درْد

یعنیاسمیناکیشرابسراسرشرابکااندھیراہے۔اسکیدوااسرنگیندنیا مینسربسرتکلیفدہعملہے۔

یہ لازمی امر ہے کہ اس پیمانہ سے ضرور گھونٹ بھرنا ہوتا ہے پھر یہ ہونا چاہیے کہ
دوستیءدلکوجلانےکےلئےناپتولکرناچاہئےاوریہکہوعدہوفائیبھی
جانجلانےوالینہہو۔باغاتکیآرائشکرنےوالےعقلمنداسرنگوبوسےمحظوظ
ہوتےہوئےروضہ)باغ)مینمنتقلنہینہوتے۔جیساکہکہاگیاہے:۔

دوران فلک کہ بے مدار است
زد گاہ خزان و گہ بہار است
گاہ مہرہ دہد بدست گہ در گہ
شیشہ تہی کند گہ پر سیلاب غم است

یہ فلک کا دورہ بے بھروسہ ہے جو ہم پر پڑا۔کبھی خزاں اور کبھی بہار دیتا ہے۔اور کبھی گونگا سنگھ (پتھر) ہاتھ میں دیتا ہے اور کبھی ہیرے موتی اور کبھی شیشے کو خالی کر دیتا ہے۔اور سیلاب سے پر نم (آنسو) دیتا ہے۔فرشی گیکی حالت میں بھی ؛بہر حال طوفان بلند ہے (جس سے) وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔

ہا نیہ پر انا فلک (آسمان) ابرو ؤں کی ٹیڑھا پیز ہر یلا اشارہ کرتا ہے۔انکے یہ اشارے ہی ہیں۔یہ فضا والی جگہ تنگ اور سرنگوں ہے۔نہ کہ ناز ور اور لچکدار ہے اور نہ ہی دوڑنے والے (بہنے اور ٹپکنے والے) آنسو لالہ کی طرح سرخ رُخساروں پر سورج کی تپش پر مبنی ہے کہ یہ مقامِ ماتم ہے۔اور سراپا رونے کی جگہ نہ کہ ہنسنے کی جگہ۔۔اسکا جملہ حوالہ بنتا ہے کہ فلک کی سرکشکمان روزگار (زمانہ) کی گردن مارنے کے لیے حوادث کی تر کش میں ہے۔

زمین کے ساکنوں کی خاک یا آماجگاہ ہونکو خوشبو اٹھانے اور اُس آسیب سے اُن کے لئے نجات ڈھونڈنے کا کام ہے۔لیکن افسوس! کہ یہ بالکل ہی محال ہے۔پھر ضروری اور مجبوراً رضائے الٰہی (جو ہو چکی) اس پر راضی رہنا اور انکو تسلیم کرنا اور اس پر صبر کرنا پڑتا ہے۔اور بس پھر ''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.''کو ہر ایک جو یہاں پیدا ہوا ہے انکو الاپنا ہی پڑے گا۔اور مجبور ہو کر اس شراب کا گھونٹ اور دھر کے جام مئے سے پینا ہی پڑتا ہے اور ''کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ'' چاہے تو چکھ لے اور توفیق الٰہی ہمیشہ رفیق ہو۔

مکتوب نمبر 10 (فارسی متن)

یہ ایک تعزیت نامہ ہے جو آپنے اپنے سگے چچازاد بھائی حضرت مخدوم میاں عبداللہ مرحوم و مغفور کی وفات پر انکے چھوٹے بھائی مخدوم میاں عبدالرسول کو خط لکھا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید انتقال کے موقع پر خود مابدولت اپنے گاؤں سے کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ جہاں سے آپنے فی الحال یہ خط لکھ کر بھیجا تھا۔ خط کا فارسی متن درج ذیل ہے۔

برادر عزیز القدر از جان خوشتر گرامیء قدر نور الابصار، راحت روحی، خندہ کبدی، قطعہ جسمی، فضیلت و فضل احتشاع ار برخورداری، بدرگاہ حق مقبول اخوی میاں عبدالرسول سلمہ اللہ فی الحال والمآل والمنال، از خبر حادثہ منظر قضیہ نامرضیہ کہ از ھر موئے آہ و سوز بر آمدہ و ہر وقت نالہ وفغان شیوہ شدہ دیدہ مانند سحاب باران باریدن گرفت خاطر مثال سیماب طپیدن فریاد کرد، ھیھات! ھیھات!! زفراق ابدیا عنی مرد مکدیدہ علمیت معی اراز تقوی و فضیلت اخویا عنی مرحوم و مغفور میاں عبداللہ کہ رختاق امت از ینجہ انفانی بر بستہ بہ محفل بقائے اخروی انداخت غم و الم و سوگواریء و بیقراری بر پس ماندگان بر افگندہ گذشت آہ و افسوس کہ دنیا را متار قلیلا گذاشتہ گاہے حظ لذت دنیوی بیکام فرونہ بردہ مانند اولیاء و صلحاء در سبکروحی شغل الٰہی و طاعت ربانی و درس قرآنی بسر بردہ "إنا لله و إنا إليه راجعون!" آرے چوں ہر غنچہ فرویات جہاں را پردہ اوراق پاریدہ می خواہد و ہر صبح ایام لباس ظلام تاریکیء شب پوشیدن ہر بہار صرصر خزان میچشد پیر و جوان میرود وزیر و شاہ و فقیر از دست ساقیء اجل شربت "کل نفس ذائقة الموت" می نوشد پس لا جرم ازین راہ ناگزیر گریز نیست و بجز صبر و تسلیم دوائے این مرض درونی نیست لاچار این صدمہء قضائے تن برضائے دادہ صبر باید خورد و دلبر

تسلیم امر ربانی باید سپرد کہ ای زد تعال ی بمقتضائے " ال صبرُ مِفْتاحُ الْفرْحِ"

بمصداقرائے صا ئبحضرتصائب ؛

ـہ اینقر کبہ بفر کمبد خواہد فرمود"

ب ہ تلخی صبر کن تا معدن گوہر توانی شد کہ آبِبحر چون شیرین ش ود

گوہرنمیدارد (اینآفتوفاتحسرتآیاتحضرتمولانامخدوممیانعبداللہرحمۃاللہ علیہدرسن ۱۲۸۸ھنازلوواقعشدہاست

خطنمبر 10)اردو ترجمہ)

اے برادر عزیز! عزیز القدر جان سے بھی عزیز خوش رہو! گرامیءِ قدر! میرے روحکیراحت،میرے جسمکیہنسی...!میرے جسمکاٹکڑا!!فضیلتمآب اور فصاحتشعار!میرے برخوردار اللہرب العزتکی بارگاہمیں مقبول :میرے بھائی !میانعبدالرسول ! سلمہ اللہتعالیٰ فی الحالو المآل والمنال)اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے اپنے حالمیں اور مال کے ساتھ اور اپنیملکیتکے ساتھ) حادثہءِ قضیہءِ)ناپسندیدہسے)میرے بدنکا)ہربالسوزوگدازمینہے اور ہروقتمیرے اندر سے آہو فغاننکلتیہے اور آنکھونسے ایک ِIبارانجاریہے۔ایساسمجھو! کہ:میریآنکھونسے سیمابپارہنکلرہاہے بس!ھب ھات!ھب ھات!!

فراقِابدی)ہمیشہوالے فراقاورجدائی)یعنیوہآدمیدیکھاگیاکہعلمی اور علمیت والے معیار رکھنے والے تقوٰی والے اور فضیلت والے میرے بھائی! یعنی مرحوموموغفور میانعبداللہجواسجہانفانیسے اپنارختسفرباندھچکاہے۔بقائے اخرویکی محفلمیں پڑاہے۔اور)انکی) اس جدائی نے پسماندگان کو غم و الم، سوگوار و بیقراری مینڈال دیا ہے۔بس ...آہ و افسوس ...کہ دنیا کا یہ متاع

بالکلقلیلمعلومہوتاہے۔)دنیامیں)کبھیدنیویلذتسےمنزلمقصودتککوئی نہپہنچااورنہہیدنیاسےکوئیلےکرگیا۔جیساکہاولیاءاللہاورPءنےاپنیلطافتو ظرافت اوربےتکلفوبے کبر و عناد ہو کرشغل الٰہی میں مشغول وطاعت ربانی ودرسقرآنیمیناپنیزندگیگزاردی۔إناللہوإناإلیہراجعون!''جیسےکہاگیاہےکہ'' ہرباغیچہکاغنچہدنیاکیبےباقیاپنےسرپرپتےجھاڑدیتیہےاورہرصبحا ؐ یمکوراتکے اندھیرےکالباسپہنادیتیہے۔ہربہار تندہواکاجھونکاسہتیہے۔ہرپیروجوانچلا جاتا ہے۔اور وزیر، شاہ و فقیر ساتھیءاجلکے ہاتھ سےشربِت ''کلنفس ذائقۃ الموت''ضرورپیتاہے۔پھرلازمہےکہاسیراپناگزیرسےگریزکرنابہتمشکلہے۔ اورسوائےصبروتسلیمکےاسدردکیدوانہیںہے۔

ناچاراسقضائےالٰہیکے!اسصدمہکواپنے تنپر صبر کیچادراوڑھنی پڑتی ہے۔اوردلتِسلیمپرامرربانیکوسپردکرناپڑتاہے۔اللہربالعزتکیقضاسے'' الصبرمفتاح الفرح''یعنی) صبرخوشیکیچابیہے۔)اور صائبرائےکےبمصداق؛ حضرتصائب)یعنی۔ایرانیشاعرصائبتبریزی)کےکہ:اینقُرُحُبہفُرَحُمبدل خواہدفرمود۔'')یعنی:یہزخمخوشیسےتبدیلکردیا۔''

اوربہتلخیصبرکنتامعدنگوہرتوانی شد

کہآببحرچونشیرین ُش ۔وڈ گوہر نمیدارد

تلخیپرصبرکرتاکہمعدنِگوہربنسکے)کیونکہ)سمندرکاپانیاگرمیٹھاہوگیاتو وہگوہرپیدانہیںکرسکتا۔

یہآفِتوفاتحسرتآیاتحضرتمولانامخدوممیانعبداللہرحمۃاللہعلیہ ہے:1288ھ)بمطابق:1871ء)

نوٹ: ایسیانگنتاور لاتعدادتحریریں:حضرتجنتمکان خلدآشیان مخدوم زمان مخدوممیانمجمدLقل)رابع))عرفمخدوم پیرمحمد) رحمۃاللہعلیہنے لوحقرطاسپرنقش فرمائیہیں۔)فارسیزبانمیں)اپنے پیچھے چھوڑیہیں۔جوادبیشہپارونکیصورتمینمختلف ادبیذخائرکیزینتہیں۔

بس!اکسیعربیشاعرکیزبانیکہ

ي ل و ح ا ل خطٌ فی ا ل ىق ر طا ىس ذه را و كات ب ها رم ي م فی الت را ب

یعنی:جوزمانہکےکاغذپرلکھاگیا اسکاکاتبمٹیمینچلاگیا۔

2۔بیت:

جایون پیرین eمون، سایون مٹی سجٹین
دک لثبا دورم اپی دنا eسوں

یعنی:جوزمینمیرےپیرونکے نیچے ہے وہیزمینمیرےمحبوبونکے اوپر ہے)یعنیوہاسمینمدفونہیں۔)انکے اعصائے جسمانی دھولمیندفنہوئے کھڑےہوکردیکھےہیں۔

آخرمیناٌپحضرتنے قضائے الٰہیسے اسدارفانیسے نقلمکانیکرکےہمیشہہمیشہ کےلیے جاکر دار البقاء بسایا۔ سانحہء غمگین بتاریخ 6 ماہ شعبان المعظم 1293ھ) بمطابق : 1876ء) وقوع پذٰیر ہوا۔آپکا انتقال پر ملال تو شکار پور میں ہواجہانسے آپکے جسد مبارک کواپنے آبائیمقبرہ)کھوڑاشریف) آپکے بڑونکےپہلوئےرحمتمینمدفونکیا گیا۔إناللہوإناإلیہراجعون۔‘‘
آپکیوفاتحسرتآیاتپرمختلفبزرگاندینکیطرف سے قطعہہائے تاریخنکالیگئیتھینوہذیلمینپیشکیجاتیہیں۔

قطعہ ہائے تاریخ وفات

1۔از پیر صاحب میاں محمد اشرف نقشبندیؒ

آہ از فوت حضرتِ مخدوم، از جہانِ رسم جود و حِلم برفت

سالِ وصلش چون از خِرد جستم گفت ہے ہے شعارِ علم برف

1297ھ

2)۔از مولوی میاں عبدالنبی مرحوم ساکن ڈیرہ غازی خان

حضرت مخدومِ ما روشن ضمیر سوئے عقبیٰ گشت چون رحلت پذیر

از وفاتِ او جہان شد غمین خاک بر سر کرد ہر برنا و شیر

وائے ویلا گشت پنہان زیرِ خاک علم را آن آفتابِ مستنیر

وائے ویلا گشت پنہان زیرِ خاک بے عدیل و بے مثال و بے نظیر

سال وتاریخ وصلش ز غیبِ ہاتفم گفتا ششم شعبان گیر

1293ھ

3۔مخدوم عبدالخالقؒ کی تاریخ وفات از مرتب مخدوم اللہ بخش ہاشمیؒ

چوں عبدالخالق آن مخدوم و مبرور رواں

شد سوئے جنت شادو مسرور

پئے سال وصالش ہاتفم گفت

بگو تاریخ او از لفظ" مغفور"

1336ھ

یہ مذکورہ بالا تاریخ: تذکرہ مخادیم کھوڑا کے مرتب حضرت اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے تھیں) مترجم)

تہنیتی قصیدہ (فارسی) از مخدوم اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: یہ قصیدہ نہر ''میرواہ'' جدید تیار ہونے اور اس کے اوپر پل بننے کے موقع پر یہ قصیدہ پڑھا گیا تھا۔

-1	ہزار حمد بدرگاہ پاک یزدان است	زمین بحکم مشق ائم، فلک بجولان است
-2	زبہر فیض خلائق من اہلا بصفا	زقدرتش بہ جہان بینہ ہمیشہ جریان است
-3	برائے زندگیء خلق در وجود زمین	مثال آب چون خوند رمی انشیریان است
-4	بحکم ن صمن الماء کل شیء حی	بگو تو آب کہ ما یہء حیات حیوان است
-5	لطافت گلان ع ا محضر تا باست	عطائے او بچمن سبز بدرخشان است
-6	زفیض او ست کہ جلوہ ماست قامت سرو	زوجود اوکہ لب غنچہ نیم خندان است
-7	از ین نتیجہء آب است جلوہ خوبان	ہمیں بود کہ بفروزندہ در ع ماناست
-8	بہائے یک جرع آب سلطنت دنیا است	چنانچہ قصہء مشہور شاہ شیروان است
-9	غرض ہمیں است کہ این آب نعمت یاست عظیم	شمار جملہ خصائص زحد امکان است
-10	زدل درود ف رستیم بہر مبارکو مساء	ب بارگاہ شہ دینکہ شاہان است
-11	بہ برجع عظمت خورشید عالم افروز است	ب آسمان بوتمہ درخشان است
-12	فراز مسند ارشاد دستگیر گدا است	بہ تخت گاہ رسالت شہ جہان است
-13	سکندری بہ گوشتر سید شوکت او	بہ بارگاہ بلندش کمین دربان است
-14	ہمین پرید سلیم انگشت او بہ ہوا	بحضرتش بہ بینکمتر از گدای است
-15	جن ابروکالامین گ و مربعیس ایأست	بہ چاکر یشکمر بستہ، مہد جنبان است

-16	بہ آنجم الکہ یوسف بہ مصرش ابیکرد	برآست اندر شدر صفِ غلام اناست
-17	بہ خلیلطاً لبدیدار اواستدر رہِش ام	کلیمِئر سرِطورشسراغ جوی اناست
-18	وجودپاک گرامی است باعثایجاد	طفیلاوستنعیمجہانکہارزاناست
-19	بخوان یغمائے نعمائے اوکس ونا کس	بہقدرقسمتذ لہرباازینخواناناست
-20	زہےکریمکہخودبیچالتفاتنہکرد	بہاینلذائذدنی اکہخوانالواناست
-21	زِ مارساددمادمبسے درودوسلام	بہبارگاہِجنابشکہعرشایواناست
-22	کن ونکہجوشِطربن ودمید درعالم	خلائقاست:کہب شاشوخوبشاداناست
-23	ہرکجا کہ ہمیبنگرمیکےباغاست	برطرفکہنظرمیکن م گلستاناست
-24	بہبزمشاہِگلاستعندلیبمدحتخوان	بہشاخِ سر ومگرقمریخوشالحاناست
-25	زمینبصورتِگلزاررشکبخشِچمن	جہانبہ خضْ رت:غیرترۂواناست
-26	ہوااستہمچونسیمبہشتروکافزا	فضاچونگیسوئےمعشوقِ عنبرنشاناست
-27	خوشیزیادہزمعمولدرجہانپیدااست	سمندر ناز بہ میدان کام پوی ان است
-28	بہہرکسیکہملاقیشدمبہمپدیدم	بہزیرلعللبِخودبہزورِخنداناست
-29	بہدلرسیدکہآیاچہحالتاستعجب	وجودخلقرابالیدگیدوچنداناست
-30	سحابِ فیض مگر زآسمان بِباریدہ	درخزانہ کشادہ ز جودسلطان است
-31	کہناگہانزِ سروشم نویدِغیبرسید	سبب میرسکہدریائےخیرجوشاناست
-32	بہعہدمملکتِحضرتِ امیرِزمان	کہ برسریرِریاستمیرماِبتاباناست
-33	"امام بخش"بہولےکردمنصبِشاہی	سرشچولائقتاجوکلاہِشاہاناست
-34	بحکم اوست مسخر زماہ تا ماہی	سماکتابہسمکدرنگینِفرماناست

-35 رفیق سلطنت ہند عالی درجات — خطاب اورزِشہنشاہِ انگلستاناست

-36 بہ حسن مشورت سرورِ مسلماناں — وزیر اعظم سردار ارفع الشان است

-37 زہے مبارک قدمش کہ باغ اغشدہ است — قدمبگو: کہ مخضر دربی اب اناست

-38 بہ طلعتاست چو خندانگلو بہ قامتِ سرو — جبینچوماہو رخشمہ درافروزاناست

-39 بہ خلق ہمچو محمد ﷺ بجو ہمچو ابراہیمؑ — مبارکاستکہ جامعصفاتذیشاناست

-40 بہ انجمن چودرآید وبہ صدر بنشیند — چونیراستکہ ہر نجمنورافشاناست

-41 ہوائے دولتِ اسلام و خیرخواہیءِ دین — بہ طینتاستمحمد کہ ہامِلانساناست

-42 ہمیشہ ہمت اوصرف در رفاہِ عام — مدامفکرجلیلش درینبجولاناست

-43 ہزار فیضازینخانہ دانبہ ملکرسید — رِقابعام ممنون بارِاحسان است

-44 کجااستآندلریشیکہ مرہمشنہناد — کسےنہماند: کہ ازجورچرخنالاناست

-45 زطاقتِ کہ خدا یشبہ مغزو الاداد — دماغاینست؛ کہ ینبورعقلوعرفاناست

-46 بہ حیرتمکہ دراینمغزچیستحکمتنفذ — کہ ازلطافتِ آنفیلسوف حیراناست

-47 ک شدٔغ لہءِ نو؛ نام "مِیرواہِ جدید — بہ حکمتیکہ مغ وِقزعقلانساناست

-48 بہ وقتِ قلتآباست غیرتِ قلزم — بہ حینِ آبِ کلانچوعینحیواناست

-49 بجائے ریگِروان آبشار پیدا کرد — سدابہارتوبہ بینیکہ خوشخی ابناست

-50 مقام بومکہ ویرانہ راجہ انمیبود — ہی ابینکہ کنونجائے عندلیباناست

-51 شہب ازجورِخزانبود، نالہہائےمیکرد — بزورِ نالہءِنو بین !خِزان گریزان است

-52 بہ عالم استطراوت ازین جدیدنہال — کہ فرشزخرفمنقریزثمرہ آناست

-53	پلی جدید براینروئےنوبناءفرمود	کہ درحقیقت مفتاکِ بابِفیضان است
-54	فلکنمااستپلیِ؛یابخلدِقصربلال	کہمجوارِبہجن اِتذاتا فناناست
-55	زِدیدنش کہ مضامین تحتہا الأنہار	عیانشدہاستتوگوئیکہشرکقِرآناست
-56	منارہ ہائے بلندش بگوشِ چرخ برین	بہ عرضِ حال رفاہِ عامِ گویان است
-57	زِافتتاک دردے این پل از عنایت حق	درزِدولتِ پایندہخودکشایاناست
-58	طویلگشت سخن،ختمبردعایشکن	دعائےتوزِتنایشگزید ہجاناست
-59	سرت بتاج وزارت سدا مت وج باد	مدام تا بفلک چترِ ماہ تابان است
-60	ہمیشہبادروانحکمتوچوآبروان	ہمیکہ مہربہگردسپہرگرداناست
-61	توبابفضلکشادیبہروئے(برائے)خلقخدا	خدائےخلقبہتوفاتحداراحساناست
-62	دعائےعمرِدرازتوظیفہء"عاصی" است	ہمینسوالبہدرگاہِپاکسبحاناست

(1)۔شاہ شیروان : ایرانکا شہنشاہ نوشیروان 2۔دل جہانبان: جہانگیر ، 3۔مہدخن: جھولا جھلانےوالا 4۔خضرت:سبزہزار،شادابی 5۔ جمّر:خمیرملاہوا 6۔حِکمتن:نفاذوالیسمجھ و 7۔عینحیوانیعنیزندگیدینےوالاچشمہ،آبحیات 8۔مقامبوم:اُلوکاآستانہ

نوٹ:ازمنزل ,بیگورجہتعلقہگمب ہ ثبتاریخ9جونَ1915بمطابق1336ھاوریہیسال جناب صّیمرحومکےوصالکاہے۔

اردوترجمہقصیدہ تہنیت

1۔ہزارحمداسپاکپروردگارکےلئےہے۔اسکےحکمسےزمینقائمہےاورآسمانجولانمیں ہے۔

2۔اورہرفیضسےخلائقکوفرشتونجیساصافپانیعطاکرتاہے۔انہیکیقدرتسےجہاندیکھ ہمیشہجاریہے۔

3۔مخلوقکیزندگیکےلئےزندگیکاوجودہے۔انکیمثال جیسے انسانکیرگونمیندوڑنےوالا خونکیطرحہے۔

4۔قرآنکریمکینّصکہ ’’پانیسےہرچیززندہہے‘‘۔توکہہدےکہپانیسرمایۂحیاتزندگیکے لئےہے۔

5۔گلکیلطافتبھیپانیکینعمسےہیہے۔انکیعطاسے چمنبھیسبزہزارلگتاہے۔

6۔انکے فیضسےہیسرَوکاچمنجلوہنماہے۔انکیسخاسےہیغنچہکھلاٹھتاہے۔

7۔یہپیانیمحبوبونکے حسنکانتیجہہے۔انہیسےہیکمرتبہوالابھیعمانکاموتیہے 8۔پانیکے ایکگھونٹکی ۰ً

,بپوریدنیاہے۔جیساکہنوشیروانکاقصہمشہورہے۔

9۔غرض کہیہی ہےپانی یہ ایک عظیمنعم ہے۔انکے جملہ خصائصکاشمار حدِّکمالتک پہنچتا ہے۔

10۔ہمتودلسے صبحوشامدرودبھیجتےہیں۔اسشہنشاہونکے شہنشاہکے دربارمیں۔

11۔یہدنیاکیعظمتکے برججہانکاخورشیدروشنہے۔آسمانِنبوتپروہچاندمنوررہتاہے۔ 12۔وہدانا مسندارشاد

پرگداؤنکیدستگیریکرنےوالاہے۔وہرسالتکیتختگاہسے جہانکی نگہبانیکرنےوالاہے۔

13۔دنیاکے سکندربھیانکے دمسے شوکتکوپہنچے۔وہبھیانکیبلندبارگاہکے دربانہیں۔ 14۔اسطرححضر تسلیمانؑ

کاتختہوامیناڑا۔انکے حضور مینیہکمتر دیکھ!انکے گدابھی

یہ)یہکام)کرسکتےہیں۔

15۔کہانہینجنابروحالامُینجوعیسیٰؑکوپالنےوالےتھے۔وہانکیچاکریکے لئے کمربستہجھولا جھلانےوالےتھے۔

16۔اسجمالکے ساتھجویوسُف مصرکے بادشاہکوعطاہوا۔انکے آستانےپر غلامونکیصفیں

کھڑیہواکرتھیں۔

17۔جنابخلیل جوشہید ہوکیطرف اللہجلجلالJکے دیدارکے لئے گئے اورطورسیناجبلکے
اورانکادیدارڈھونڈنے والاتھا
18۔وہیوجودپاکگرامیقدرہیہے ہروجودکاباعثہے۔انکے ہیطفیلجہانکینعمتینجاری ہیں۔
19۔انکینعمتونکے قصیدےہرکسوناکسگاتاہے۔ہرایکاپنیاپنیقسمتکے مطابقحصہلیتا
ہے۔
20۔اسکریمکیمہربانیکیہمنے خودکبھیاورطرفالتفاتنہکیا۔اسیلئے دنیاکیلذتینمختلف
رنگونکیہیں۔
21۔میریطرفپہنچاؤ!دمادمدرودوسلامانپر۔انکیبارگاہِجناب مینعرشِ میں معلّییکے ایوانوں
22۔ابگانےکے جوشمینامید نوجہانمیں۔پوریمخلوق بالکلہشاشبشاشاورخوبخوش
ہے۔ 23۔ہرطرفجودیکھتاہوں کہایکباغہے۔ہرطرفنظرکرتاہونکہگلستانہیگلستاندیکھتا
ہوں۔
24۔گلکیبزمیںبلبلگاتینظرآتیہے۔اورسرَودرختکیہرشاخپرقمریانگارہیہیں
25۔زمینگلزارکیطرحبالکلمیٹھیمیٹھیہے۔اورجہانایکسبززارہکیطرحباغونکاایکباغ
ہے
26۔ہوابھیایکروحافزابہشتکیہوامحسوسہورہیہے۔اورفضاءمعشوقکے بکھرےہوئے بالونکیطرحعنبرینہورہیہے
27۔اسجہانمینمعمولسے زیادہخوشیہے۔)اسیسبب)میدانمینگھوڑےبڑےہینازسے
دوڑتےہیں

28۔جو کوئی مجھے ملا! انہوں نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ؟ وہ ایک تو زیر لب اور دوسرے آواز سے ہنس رہے تھے۔

29۔میرے دل پر یہ کیفیت پہنچی کہ: کیا عجیب حالت ہے؟۔ اور خلق کے وجود کو اور توانائی ملگئی ہے۔

30۔فیض کا ایک بادل سا آسمان سے برسا ہے۔ خزانہ کا منہ کھلا ہے یہ سلطان کی عطا ہے

31۔اچانک میرے اوپر غیب سے ایک ندا آئی۔ اسکا سبب مت پوچھو! کیونکہ خیر کا دریا جوش میں ہے۔

32۔اس زمانہ کی مملکت کے امیر زمانہ ہیں۔ جو کہ حکومت کے تخت پر ہر مہر چاند کی طرح تاباں ہے۔ 33۔''اے امام بخش'' کتنا اچھا شاہی منصب انہوں نے پایا۔ انکے سر پر انکے اعزاز کے مطابق شاہی تاج اور ٹوپی ہے

34۔ ان کے حکم سے چاند سے لے کر سمندر کی تہہ تک سب مسخر ہیں۔ مچھلیوں سے لے کر مچھلیاں بیچنے والے سب انکے زیر نگیں ہیں۔ 35۔انکی رفاقت میں سلطنت ہند Lلیڈر جاتے ہیں۔ انکا خطاب شہنشاہ انگلستان کا ہے

36۔مسلمانوں کے سرداروں سے مشوروں سے۔ انکا وزیر اعظم سردار رفیع الشان ہے

37۔اچھی بار کہے کہ انکے قدموں میں بلبلانے والا بھی باغ ہو گیا۔ انکے قدم نے بیابان کو سرسبز کر دیا۔

38۔ انکا دیدار بے سرو قامت گلو نکو ہنسی دیتا ہے۔ انکی پیشانی چاند کی مثل ہے اور انکا چہرہ سورج کی طرح روشن ہے۔

39۔انکا خُلق حضرت محمد ﷺ کے خلق کے تابع اور انکی صفات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفات کے تابع تھیں۔ انکی ہمہ جامع صفات بڑے ہی شان والی ہیں۔

40۔جبوہکسیانجمنمیںآئےتواسکاصدرنشینہوگئے۔اسطرحکہروشنہیںستارےنور دینےوالے۔

41۔اسلام کی دولت)مملکت) کا حرص: اوردین کی خیر خواہی ہے۔کیونکہ ان کی Lدت میں انسانیتکاخمیرملاہواہے۔ 42۔انکیہمتہمیشہرفاہِLمہکیخدماتمیںنصرفرہتیہے۔انکامونمیںانکافکرہمیشہ جولانمیںرہتاہے۔ 43۔ہزارہافیضاسخاندان سےاسملککوپہنچے۔انکینگہبانیسےپوراجہانبارFIنمیںدبا ہواہے۔

44۔کہانہیںنوبدلدینےوالے؟مرہمہیںہرکھا،کوئیبھیںہرہاکہانکےظلمسےآسمانبھی نالانہے۔

45۔وہاپنیطاقتسےبھرپورتھااوراللہنےعقلمندبنایاتھا۔انکادماغایساتھاکہعقلکےچشمےاور عرفانکےچشمےتھے۔ 46۔میںاسحیرتمیںہونکہاسکےدماغمیںنکیاہےنفاذوالیسمجھ۔انکیاسلطافتسےتو فلسفیبھیحیرانہیں۔

47۔انہوننےایک نیا گلوJ ،میرواہجدید‘‘کیصورتمیں نکالا۔انکیحکمتسےانسانیعقل بھیLجزہوجاتیہے۔

48۔پانیکیقلتکےوقتیہایکسمندرکیطرحہے۔یہاسوقتپانیزندگیدینےوالاچشمہ ہے۔ 49۔ریگکیجگہایکآبشاربہتانظرآتاہے۔تواسسدابہارکودیکھکرخوشہوتاہے۔

50۔وہمقامجہاںانالوؤنکاآستانہتھا۔آؤ!اوردیکھویہانبلبلیںچہچہاتیہیں۔

51۔خزانکہشہبازونکاظلمواستبدادہواکرتاتھا۔اسنہرکےزورسےخزانبھاگتینظرآتیہے۔

52۔سارا جہاں اس جدید نہر کی وجہ سے خوش ہے ۔کہاں کافر شمب فریس نہر یا اپنے ثمرات سے ہے ۔

53۔اس نئی پل جو نئے سرے سے بنائی گئی ہے ۔جو در حقیقت فیضان کیا یک چابی ہے

54۔یہ فلک نما پل ہے یا جنت میں حضرت بلالؓ کے محلات ۔وہ جنت کے باغوں کی طرح بلند ترین

ہے ۔

55۔انکے دیکھنے سے جنت کے مِن تحتِہا الانہار یاد آتے ہیں ۔گویا کہ قرآنی شرح عیاں ہو گئی ہے

56۔انکے بلند منارے آسمانی برجوں تک پہنچتے ہیں ۔عوام کی رفاہ حال کی خاطر ہی ہے

57۔ اس پل کا افتتاح بھی حق تعالیٰ کی ایک عنایت ہے ۔انکے دروازے اپنی ہی دولت سے کھولے گئے ہیں ۔

58۔بات بہت طویل ہو گئی ہے بس دعا پر ختم کر دے ۔تمہاری دعا ہی انکی ستائش ہو گئی

59۔تمہارے سر پر ہمیشہ ہو ز ار تکا تاج رہے ۔ہمیشہ تمہارے اور آفتاب کی روشنی سلامت رہے ۔

60۔آپکا حکم اسرو انپانی کی طرح ہمیشہ جاری و ساری رہے ۔اس طرح جس طرح سورج اپنے گردش میں رہتا ہے ۔

61۔تونے فضل و کرم کا ایک در خلق پر کھولدیا ۔خدا کی خلقت مجیسے فاتح کیا Fنمند ہے

62۔آپکی درازیءِ عمر کے لئے ’’دعا‘‘ کید دعا ایک وظیفہ بنچکی ہے ۔یہی سوال اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں ہے ۔

فتویٰ تحریر کردہ حضرت مخدوم اللہ بخش صدیقی ہاشمی

الاستفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سبحانک لا علم لنا إلا ما علمتنا إنک أنت العلیم الحکیم

چہ می فرمایند علمائے کرام و اسلام ابقاهم اللہ إلی یوم القیامۃ در صورتیکہ در حدود دِری است اسلامیہ شخصی از قومِ ہنود مسجد کہنہ قدیم معمر کہ در جوارِ اوش انبود منہدم ساختہ بنی ان آنرا ویران نمود در حال کہ مسلمانان بر این امر مطلع شدند، و اورا گرفتار ساختند سزائے اینچنین بدکار و بدکردار در شرر انور رسول مختار، چیست؟

بینوا بالبرہان أجر کم الرحمان

الجواب بعون اللہ الملک الوہاب

اول باید دانست کہ موجب بقوان ین شرع ہم ذہ باس لاموقوا عدم تبہملت حضرت سید الانام علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام زمین و عمارتِ مسجد شریف کہ از ملک بانیء اول واقف خارج شد بحکمِ مسجد یت پیدا کردت اقی اما لقی امبرین حکم استحکام وارد پس اگرچہ از تداول ایام و تمادی شہور و اعوام در می آن انحطاط و انہدار راہ یافت تا ہم در احکام عزتو تکریمو تحریم ہمہ شعائر مساجد کرام است و ہیچ گونہ

درمی ان ایش انفرقینیستکما ص ر کبیہ ع ل ما ءالإس لام الاعْ لا مفی ال د ر الْ مخ
تار و لو خ ر ب ما حو ل با وْخ ر بین فسیہ طحطاوی) یب قی مسْجِدًاعِنْد الْ إ
مامِ ال ثانِی ا بدًا إ لی ق یامِ ال سا عتِ و بِہِ یف تی حاوی القدسی وأیضًا

علامہ ءزمانمفتی ءدورانمولاناابو الحسنات محمدعبدالحئلکھنوی رحمہاللہال قو
یدرمجموعہفتاویجلدسومبعنوان" ھ وال م ص و ب" می
فرمایند"مسجدکے جمیعاجزاءدائماًمسجدکے حکممینہیں.کسیجزءکواسکےمسجدسےخارج
کرنادرستنہینہےاوراحکاممسجدہمیشہاسمیں نافذہونگے."البحرالرائقمینہے

"وقال ابویوسف هومسْجِدابدا إلیقیامالساعة لایعودمیراثاولای جوز
نقلہولانقلمالہ إلیمسْجِدآخرسواءکانیسجدونویصلونفیہ اولا
وعلیہالفتوی کذافیالحاویالقدسی ہرگاہاینامربہتشییدمزید

تمہیدی افتاکنونبگوشہوشبایدشنیدکہ
حق حمید درکلام مجید در بارہ سزائے این کس ناسزائے فیصلہ عجیبہ
فرمودہاست کہحاجتتتبعکتبغریبایننیست قولہتعالی:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي
خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

[البقرة : 114]

ترجمہ: کیستظالموستمگارترازانکسکہبازداشتمسجدھائےخدا را از انکہ یاد کرد
ہ شود درآنجا نامِ خدائےتعالی یعنینہ گذاشتکہ در مساجدِ خدائے تعالی را یاد
کنند و پرستش نمایند و کوشش نمود در
ویرانےآنمساجدآنگروہدر منعذکروخرابیءمسجدکوشیدندنیست
مرایشان را ونہسزدآنکہ دایند دران مسجدہائےمگرترسکاران یعنی

در حقیقت حق آنست کہ این مانعین کہ اخبث الظاہر و ارجس الباطن

اند، از خوف اہل حق کہ بہ طہارت کاملہٴ ایمان از ارجاس کفر وطغیان پاک و

صاف شدہ مستحق دخول مساجد و سزاوار حضور معابد

اند، در چنین اماکن مطہرہ داخل نہ شوند، مگر در حالیکہ خائف و

ہراسان باشند کہ آنکہ باوجود چنین حالت نابکار ازروئے جراءت

بیشمار مستحق انرا منع نمایند و خود مالک این مکان مقدس گردند، پس مرایشان

را در مقابلہ این جسارت عظیم و جرات فخیم سزائے باید، بس بزرگو پاداش میس

تزکو آنانیا ستکہ؛ فیالدنیا خزی یعنی در دنیا

ق ید سخت و قت لود را خر تن ا ر دوزخ، قال البیضاوی فی تفسیر الآیۃ و

سعی فی خرابھا بالھدم او التعطیل و فی الکشاف وسعی فی خرابھا

بانقطاع الذکر او بتخریب البنیان، یعنی ویران کردن م ساجد د ر و

صورت واقع میشود و یکے آنکہ بنائے آنرا شکستہ کنند، کما فیما نحن فیہ د

و مآنکہ مسلمانانرا از دخول و عبادت درانمنع نمایند وایضا فی البیضاوی فی

تفسیر خزی ای قتل و سبی و ذلۃ بضرب الجزیۃ و فی تفسیر الخازن

لھم فی الدنیا خزی یعنی الصغار والقتل والسبی و الذلۃ و

فی الدنیا خزی فی تفسیر الخازن ... ضرب الجزیۃ، پس از

غب آرا تمنقوتہ تفاسیر صاف واضح پذیر است کہ سزائے مرتکبان این

فعل شنیعہ مینقتلو قید وجیعاست

اگر گویند کہ از روایات شان نزول آیہ شریفہ ہمین قدر معلوم و مداول است کہ این

تہدید شدید و غلیظ و عید خاص بحق طیطوس رومی است کہ بیت المقدس را خراب

کردہ بودند، بس اثر ... فی تفسیر الخازن تحت تفسیر الآیۃ قولہ عز

وجل و من اظلم ممن منع مساجد اللہ الی آخر الآیۃ نزلت فی خراب

بیت المقدس و ذلک انطوس الرومی غزا بنی اسرائیل فقتل مقاتلتہم

وس ابزواریہم وح رقال تورا ۔توخ ربیتالمقدسفلمیزلخراباحتی
۔بن۔ابالمسلم ۔ونفیزمنِعمربنالخطاب فأنزلاللہالآیة:"ومنأظلم
أبومناکفروأبغیممنمنع مساجداللہیعنیبیتالمقدس ومحاریبہاأن یذك ۔رفیہااسمہأي
یعبدو یص لنفیہاوقیل أنبخت نصرالمجوسیکان
من أهل بابل ,هو الذي غزبني اسرائيل وخرببيت المقدس وأعانه
على ذالك النصارى من أجل أن اليهود قتلوا يحي بن زكريا عليهما
السلامانتهى
گویماآیتمنصوصہفرق انا گرچہدرحالاتمخصوصہآنزمانشرفِ نزولدری افتہاستفا
مرا درشریعت غرائےمحمدیہعلیصاحبہاالصلاة والتحیة ب مقتضائے قاعدہ شرع
یہ"العبرة لِعمومِ اللفظِ لا لِ خصوصِ السببِ" اعتبارِحرفِ عموم مطلب را
ست ،نہ بخصوص سبب را ,وقد
صرک بهذا المشاہیر من أرباب التفاسير ,قال القاضی البيضاوي في
تفسیرہذیلالآیة الشریفة ,ومنأظلمممنمنعمساجداللہ ,عامٌلکلمن خرب مسجدا أو
س ۔عی فی تعطیل مکان مرشح للصلاة ,وإن نزل في الروملماغزوابیتالمقدسوخ
ربوہوقتلواأهلہ ,وفي ۔مدارکالتنزیلفي تفسیرالآیةوهوحکمعاملجنسمساجداللہوأ
نمان ۔عہامنذکراللہمفرط في الظلم والسبب فیہ طرک النصاری فدبیت المقدس
ا۔لا ذی و منعہم الناسأن یذکروا اللہ ویصلوا فیہ أو من عالمشرکینرسو ۔لاللہﷺأن
یدخلالمسجدالحرامعامالحدیبیةوأنماقیلمساجد ۔داللہوإنکانالمنع
على مسجد واحد وهو بيت المقدس او المسجد الحرام لأن الحكم ورد
عاماوإنکانالسببخاصالقولہتعالی:ویلٌلک لهمزةال لمزہوالمنزول
فیہ الأخنس بن شریق ،انتہی وفي الکشاف ینبغي أن یرا ۔د بمن من ۔ع ,العموم کما أرید
بمساج ۔د اللہ ولا یراد الذین منعوا باعیانہم من أولئک
النصاریوالمشرکینانتہی

واگر گویند کہ این جزائے قتل و سبی خاص برائے أهل حرب است و برائے ذمی صرف جزیہ باشد، کما فی المفصل في المدارك حيث قال لهم في الدنيا خزي أي قتل و سبي للحربي وذلة بضرب الجزية للذمي انتهى ولا شك
إن كفار هذه الديار كلهم ذمية، فلا يكون القتل والسبي عليهم بل أنما عليهم الجزية، پس دراین صورت حکم قتل و سبی برآن جائز نخواہد بود، گوییم:
این تفصیل متعلق بآن وقت است چہ در آن زمان کہ ہنگام نزول قرآن بود، تمامیءِ کفار دیار عرب وشام حربی بودند؟ پس اگر ازان جملہ کفار کہ
کلہم اہل حرب اند، بعضی از آنہا عقد ذمہ قبول کردند از آنجا کہ عقد ذمہ در رفع عقوبات دنیویہ ہمرنگ اسلام است، چنانکہ اسلام بہ فحوائے الاسلام یہدم ما قبلہ جملہ جسارات گذشتہ را معاف می فرماید کذلک عقد ذمیہ (ذمہ) نیز جنایات ماضیہ را محو می نماید، لہذا خاص
دراین صورت محض برآنہا حکم جزیہ است کہ حربی بودہ، بعد ارتکاب چنین اعمال ناصواب بہ عقد ذمہ درآمدند، اما این دیار کہ دار الاسلام است و جمیع
ہندوان بہ استیمان (امان) از مسلمانان در آن نشستہ اند، پس باوجود ذمی بودن اگر در این دیار این چنیں فعل نابکار بعمل آوردند، لاریب مانند حربی انسزا و قتل و سبی خواہند بود،
اما بوجہ آنکہ ہر فعلی کہ مسلمان را از ایمان خارج می کند، ذمی را از عہد امان می برآرد، کما ہو مذہب الأئمة الثلاثة و اختاره القاضي بدر الدين العيني من اجلة محققي الأحناف حيث قال في شرح الكنز في بحث "نقض الامان"
وقال الشافعي: ينتقض به لأنه ينقض الإيمان فالامان أولى وأختار في هذا لأن المسلم إذا سب النبي ﷺ (معاذ الله) يكفر و يقتل و لا يحكم بإسلامه حتى يقتل، فكيف لو صدر هذا من مجرم عدو الدين؟ والجامع في ذلك هو المسجد (أعاذنا الله سبحانه عن المسلمين منه) فعل يكفر المسلم به مرتكب هذا الفعل بالكفر اي بهمولانا عبد الحي اللكهنوي في مجموعہ جلد

(ثالث) منفت اواہ را مراثانی! بدلیل آنکہ اینا استعلاء استبر مسلمانانو تم رد است بر ایشان و اِھانتِ دین متین و طعن در شرر مبین است ، زیرانکہ مسجد شریف از اعظم شعائر اسلام است وواجب التعظیم

والاحتراماستوشکنیستکہھدمآنباعثاھانتاِسلام وموجبِ

طعندردینِسیدالانامﷺخواہدبودوباینچنینامورنقضعہدْمی

شودوذمیبہارتکاباآنحربیمیگردد ، فیتمہیدأبیالشکورالسلمِ ي

الذمي إِذا ظہر منہ طعن الإسلام خرج من الذمۃ یجب قتلہ ، وفي تحفۃ الفقہاء: إذا شتم أکبر المسلمین أو أھانہ او حقرہ او طعن في الدین فقد نقض عہدہ ، وفي

تفسیرہ المدارک التنزیل تحت قولہ تعالی عز وجل "

وإننکثوا ایمانھممنبعدعہدھم"قالواإذاطعن الذمي فيالدینا یدین

الإسلامطعنًاظاھرًاجازقتلہ لأنالعھد مفقودٌعلیہعلیأنلایطعن فإذا فقدنکثعھد

وخرجمنالذمۃانتھی

وعارف ربانی حضرت مخدوم العالم مخدوم محمد عارف سیوستانی قدسس سرہالعزیز ، درینصوصتحریرفرمودہاستکہاعادہ نقلوآن

درینجاخالیازافادہنیست!

سوال: اگرذِ میگوید: اگرسکھاینملکگرفت ، مساجدرامعدومخواھم

ساختوبہعلماءوقضاۃاینطوریعنیجفاہائےخواہمرسانیداینرا"

مستعلیگفتہآیدنانہ؟!!! وقتلوی اسلامجبْرًا بروے صْحیحی انہ؟!!!

جواب باصواب: الظاہر أن التفوّہ بہدم مساجد المسلمین التی ھي أسس الدین واستہانۃ علماء الشریعۃ وقضاۃ المسلمین وإن کان علی وجہ التعلیق طعن ظاھرا فی الاسلام إذا الطعن في شعائر الدین ومشاعرہ بینہ استیصالہ راجع الی الدین کما لا یخفی ، فانتقضْ عھدہ

ذلک الذمي فصار حربي فیجري علیہ أحکام الحرب من القتل والجبر علی الإسلام ، کما في المدارک وأخذ علیھم في عھدھم توقیر المسلمین

فعلی یهذا إذا استهانوهم فقدانتقض عهدهم لترکهم ما هو مشروط في ذمتهم انتهی (بدایع الصنائع، جلد اول، ص:۳۵۳)

وأن من خیبر بأن ه لما نقض عهد الذمی بمجرد إرادتهم (قولهم) بهدم المساجد یکون ضعیفاً لهدم اول یکم الایخف یعلی أرباب الفقه

ظهرمنهذاالتحقیقأن ذلکال ذمی لماصدرمنههذاالفعل الشنیع فقد انتقض عهده وخرجمنالأمان ودخل في حکمِ الحرب إنما هو القتل

لو الحسب یکماعرفت پسحاصل مراموملخصکلامدراینمقاماًناست

کہ اولا ذمی مذکور را دعوت اسلام کرده خواهد کرد شد اگر اسلام آورد موجب فحوائے اسلام هدم ما قبل بِهِم نال جنا

بتها اوراقلمعفوتوان کشید واگر انکار کرد پس لا کلام سزائے قتل بصمصام ی ا

حبس دوام خواهندرسید و ذا هو شرفي الله أعلم

بال ص وابی وإلی ال مرجع وال ما عاصیکم رال م عاصي م

ار دوترجمہفتاوی شریف عطاء دومالله مخ بخش هاشمیالکه روی عفی عنه

استفتاء

{سبحانك لا علم لنا إلا ما علمتنا إنك أنت العليم الحكيم}

[البقرة : 32]

ترجمہ: پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں، مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے، تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

کیافرماتےہیں:علمائےکراموااسلام)اللہانکوقیامتتکسلامتوباقیرکھے)

مسئلہ کیا صورت میں کہ: اسلامی ریاست کی حدود میں ہندو قوم کے ایک شخص نے
قدیم زمانہ کی ایک مسجد شریف جو اس کے پڑوس میں تھی اسکو منہدم کر دیا اور اسکی بنیاد ہی
اکھیڑ دی۔ اسکو بالکل ہی ویران کر دیا۔ اب کہ جب مسلمان اس واقعہ سے مطلع ہوئے تو اسکو
گرفتار کروادیا اور اسبد کار کیا اسلامو شریعتمطہرہ میں کیا سزا ہوگی؟

بینوا و توجروا!

ا ُلْ ٗ ٗوا ب با ٗعوْان اللّٰ الْ ٗملاکا الْ ٗو ھا اب

جواب از طرف حضرت مخدوم اللہ بخش ہاشمی صاحب

اوّلاً یہ جاننا چاہیے کہ شرعی قوانین کے بموجب اور مذہب اسلام کے قواعد و ضوابط کے
مطابق جو مرتب کیے گئے ہیں شریعت محمدی ( ) اسمیں ہے ﷺ) زمین اور مسجد کی عمارت جو
کہ پہلے بانی کی ملکیت تھی) وہ) وقف کرنے والے کی ملکیت سے) مسجد تیار ہونے اور اسمیں
نماز پڑھنے کے بعد) خارج ہو گئی اور وہ مسجد کے حکم میں آگئی اور وہ قیامت تک اسحکم پر مستحکم
رہے گی۔ پھر اگرچہ دنوں کے پھرنے) تبدیل ہونے) یا ماہ و سال گذرنے سے وہ منہدم ہونے کے قریب
ہوئی یا خود ہی منہدم ہو کر گر گئی۔ پھر بھی عزت و تکریم و تحریم کے احکام میں جمیع
مساجد شریفہ اور اسکے درمیان کوئی فرق نہیں۔ جسطرح علمائے اسلام نے صراحت فرمائی
ہے در المختار میں ہے کہ ''ولو خرب ماحول'') حتی کہ وہ اپنے ماحول) چار طرف) خراب ہو گئی) او
خرب بنفسہ) طحطاوی شریف) یا وہ خود بخود خراب ہو گئی۔ یبقی مسجدا عند الإمام الثانی ابدا إلی قیام الساعۃ و بہ
فُتی) حاوی القدسی) وہ گری ہوئی مسجد و الی عمارت مسجد ہی کے نام سے باقی رہے گی
قیامت تک۔ اسکو طحطاوی نے بیان کیا ہے اور یہ امام ثانی کے ہاں ہے اور اسپر دیگر اماموں
کا فتویٰ یہی ہے۔ بحوالہ کتاب الحاوی القدسی

اور اسکو علامہ عزمانمفتیءدور انمولانا ابو الجشی ٰاتمحمد عبدالحیءلکھنوینے اپنیکتاب فتاوٰی عبدالحیء مجموعہء فتاوٰی جلدسوم)3) میں بعنوان '' ھو المصُوِّب کے تحت لکھا ہے ؛ وہ

فرماتےہیں'' مسجدکےجمیعاجزاءدائما)ہمیشہ) مسجدکےحکممینہیں.کسیجزءکواسکے مسجد کےحکمسےخارجکرنادرستنہینہے.اوراحکاممسجدہمیشہاسپرنافذہونگے.البحرالرائق)کتاب)مینہے:''ولوقالابویوسفھومسجد ابداإلی قیامالساعۃ.لیعودمیراثاول یجوزنقلہ ولنقل مالہإلیمسجدآخرسواء کانوایسجدونویصلونفیہ اولو علیہ الفتوٰی.کذافیالحاویالقدسی''

ترجمہجبکہامامابویوسؓفنے فرمایاکہ:یہہمیشہمسجدرہےگیقیامتتک.اسکومیراث کےطورپرلوٹایا بھینہیں جاسکتااوراسکا نقلکرنابھیجائز نہیں.اور اسکامالکسیدوسری مسجدکودینابھیدرستنہیں.چاہے اسجگہلوگسجدہکریناورنماز اداکرینیانہکرینبرابر ہے.اوراسپرہیفتوٰیہے.جیساکہالحاویالقدسیمینہے.

جبیہامربلندکیاجائےیااسپرتمہیدباندھیجائے.تواسوقتاپنےہوشوحواس کےساتھسنوکہ اللہباریتعالٰینے اپنےقرآنمجیدوفرقانحمیدمیناسنالائقوناہنجارشخص کیسزاکافیصلہبھیعجیبفرمایاہے.

وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ أَن يُذۡكَرَ فِيهَا ٱسۡمُهُۥ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَآۚ أُوْلَٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمۡ أَن يَدۡخُلُوهَآ إِلَّا خَآئِفِينَۚ لَهُمۡ فِي ٱلدُّنۡيَا خِزۡيٞ وَلَهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٞ

]البقرة 114:2[

ترجمہ:اورکونانسےمزیدظالمہے؟جسنےاللہکیمساجدکواسکےنامکا ذکرکرنےسے)اسکویادکرنےسے)روکااوران)مساجدکو)منہدماورمٹانےکی

کوششکی۔ایسے لوگونکو ان)مساجد) مینڈرا ہوا ہوکر داخلہونے کے سوا چارہ

نہیں۔انکے لئے دنیامینخواریہے اور اُنکے لئے آخرتمینبھیخواریو الابڑا عذابہے۔''

یعنی:درحقیقتحقیہہے کہ:منعکرنے والے:أخبثالظاہروأرجسالباطن''ظاہر

مینگندے اورباطنمینپلیدہیں''اوراسکے مقابلہمیناہلحقخوفِخدارکھنے والے،ایمان

کیطہارتکاملہرکھنے والے،وہرجسوکفر اورطغیانسے بھیپاکوصاف،وہمسجدمینبھی

داخلہونے کے مستحقاورلائقاورعبادتکے لئے حاضرہوسکتےہیں۔اوروہاسطرحممکنہ طور پاکشدہہوکر بھیخوف

کیحالتمینداخلہوں۔اسی مذکورہمسلمانونکیحالتکے

باوجودبھیوہنابکار ﴿رمسلمانونکیبےشمارجراءتاورانکے مستحقہونے کے باوجودانکو

مسجدمینجانے سے روکتےہینجو خوداسمقدسمکانکے مالکہیں۔پھر ایسے لوگونکو اس

عظیمجراءتاوربڑیجسا رتکے مقابلہمینسزاملنیچاہئے۔پس!انکیاسناپاکحرکتکی پاداشمینسزایہہے کہ:ف

الدنیاخزي،یعنیدنیاکے اندرخواری،قیدسختاورقتلاورآخرت

مینجہنمکیآگ:قالالبیضاویفیتفسیرالآیة:وسعیفیخرابھابالھدموالتعطیلوفي

الکشافوسعیفیخرابھابانقطاعالذکرأوبتخریبالبنیان۔اور علامہبیضاوینے اپنی

تفسیرمیناسآیہکریمہکیبابتکہاہے کہ:مسجدکومنہدمکرنااوراسکومعطلکردینا۔اورتفسیر

کشافمیناسکے معنیاسطرحہینکہخداکے ذکرسے منقطعکرادینایامسجدشریفکیبنیاد

ہیاکھیڑدینا''یعنیاسکوبالکلہیویرانکردینا۔اسآیتکے معنیکیدوصورتیننتیہیں پہلا ﴿معنی

یہہے کہ:انکیبنیاداوربناءکوتوڑدینا،اوردوسرامعنییہہے کہ مسلمانونکوانکے اندر

داخلہونے منعکرنایاعبادتسے روکناوغیرہ

اورپھراسیطرح امام بیضاویؒ نے ''خزی'' کےتحت تفسیر لکھی کہ: ایقتل و . سأو

ذلۃبضربالجزیہ''ترجمہ:یاتو)اسکو)قتلکیاجائےیاقیدیاور غلامبناکرر کھاجائےیاتواسکو

سزاکےطورپرسرLمخوارکیاجائے.یاانسےجزیہلیاجائےوغیرہ.

''وفیتفسیرالخازن'' همف الدنیاخزي''یعنیالصغاروالذلوالقتلوالش .ب یاوذلۃ.''اور

تفسیرخازنمیںہےکہانکےلیےدنیامینخواری:اسطرحکہ:اسلزمکامنہزرد)یاکالا)کیا

جائے یاسرLمخوارکیاجائے یاتو اسکو قتل کیاجائےیا اسکوقیدیبناکر)یاغلامبناکر رکھا

جائےوغیرہاورتفسیرکشافمینلکھاہےکہ:''خزی''کےمعنیہینک'',فهوقتلوسبیاوذلۃ

بضربالجزیۃ''یعنیہقتلہےیاقیدمینرکھنایاخوارکرناسرLمیااسپرجزیہرکھنا.''

پھرانمنقولJعباراتسےسےصافوضاحتملتیہےکہاسفعلقبیحکےمرتکبکی سزاقتلاورقیدہیہے

اگرکہاجائےکہمذکورہروایاتکےشاننزولکےاعتبارسےاسقدرمعلومہوتاہےکہ

یہشدیدتہدیدہےاورغلیظوعید،خاصطورپرططوسرومی''یابختنصرمجوسیکےحقمینوارد ہوئیتھینکہمسجد

بیتالمقدسکوانہوںنےخرابکیاتھااوردیگر سبھیمساجداسسےتعلق نہینرکھتیں...ان کےمتعلق حضرت امامِمُحیالدین

جقُالسنہ علاؤالدینعلیبغدادیؒنے

اپنیتفسیرخازنمیںاسآیہکریمہکےتحتتفسیرالآیہقولJعزوجل:

ومن أظلم ممن منع مساجد الله إلى آخر الآية: نزلت فى خراب بيت

المقدس وذلك أن ططوس الرومي غزا بني اسرائيل .فقتل مقاتلتهم وسبى زواريهم و

حرق التورات و خرب بيت المقدس فلم يزل خرابا" حتى أبناء المسلمينفيزمن

عمربنالخطابفأنزلاللهالآية:ومن,أظلم أى ومن أكفر وأبغىممنمنع مساجد

يعنيبيتالمقدس و محاريبه أن يذكر فيهااسمهاأيبعبدويصلىفيهاوقيلأنبختنصرالمجوسيكان

من أهل بابل هو الذي غزى بنى اسرائيل وخرببيتالمقدس وأعانه على ذالك النصارى منأجل أن اليهود قتلوا يحي بن زكريا عليهما السلامنتهى

مذکورہ بالا آیہ کریمہ بیت المقدس شریف کو نقصان پہنچانے اور یہ) کہ)ططوس الرومیکےبنیاسرائیلقومکےساتھجنگ کرنےکےسببنازلہوئی

.پھرانہوںنےلوگونکوقتلکیا۔انکےزواروں)زیاتپرآئےہوئےمردوزن

کوقیدیبنایا۔توراتشریفکوجلادیا۔بیتالمقدسکوخرابکردیا۔پھرانیہودکایہ

سلسلہ یہانتکنہرکابلکہ حضرتعمربنخطاب کےزمانےمینمسلمانونتک

جاریرہا۔اللہتعالٰینےمذکوربالاآیہکریمہنازلفرمائی۔الآیہ: ﴿وَ مَنْ أَظْلَمُ﴾ ایعنی ہروہ

جسنےبہتزیادہکفرکیااوردینسےبغاوتکردی۔﴿مِمَّنْ مَنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ﴾

یعنیبیتالمقدسمینجانےسےمنعکیااورانسےجنگکرنےوالے ''أَنْ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ'' تاکہوہاسمینعبادتکریناورنمازپڑھینوغیرہاورکہتےہینکہ:بخت

نصر مجوسی بابل والوں میں سے تھا۔اس نے بنی اسرائیل والوں سے جنگ و جدل

کیا۔اوربیتالمقدسکوخرابکیاتھا۔اسباتپرنصارینےانکیمددکیتھی۔اس

لئےکہانہوںنےحضرتیحیبنزکریاعلیہماال ّسلامکوشہیدکیاتھا۔انتھی

مینکہتاہونکہفرقانحمیدکیجوآیاتمنصوصہ)میں)اگرچہمخصوصحالاتاسزمانہ

مینواقعہوتےتھے۔اِنآیاتکانزولہواتھا۔لیکنشریعتمحمدیمینشرعیقواعدکیروسے ''

عبرة'' Lملفظکےلئےہےنہخصوصسببکےلئےہے۔)اورپھر) ''اعتبار'' حرفبھیعمومِ

مطلبکےلئےہےنہ)وہ)خصوصسببکےلئےہے۔

اور اسیطرحاسباتکیصراحتاربابِتفسیرنےبھیکیہے۔قاضیبیضاوینےاپنی

تفسیرمیناسآیہءِکریمہکےذیلمینلکھاہےکہ: "و منْ أظْ لمُ" والیآیتیہLمہےپھراس

شخصکےلئےجسنےمساجدکوخرابکیایااسکوخرابکرنےکیکوششکی۔مکانونکوگرایا

۔نماز کےلئےروکاجانااور)یہآیتکریمہ) رومیوننےجب بیتالمقدسمینجنگکیتھی

اوراسےخرابکیااورانکےاہلکوقتلکیاتھا)تبنازلہوئیتھی)اورتفسیرمدارکالیل

میناسآیتکریمہکیتفسیرکرتےہوئےلکھاہےکہ:یہحکمLمتھاصرفاورصرفمسجدوں

کیجنسکےلئےاوریہبےشکاللہربالعزتکےذکرکےلئےمانعتھا۔اوریہانکاظلمحد

سےتجاوزکرچکاتھا۔اوراسمینسبب نصارٰیکابداخلاقہوناتھا بیتالمقدس)کےLملہ)

میں۔لوگونکوایذاءرسانیکرنااورانکالوگونکواللہکےذکرسےمنعکرناجیسےوہاسمیننماز

ادانہکرسکیں۔اور انکوقیدیبنانا یاانکوخوار وخرابکرنا۔یامشرکوں کارسولاللہ ﷺ کو

حدیبیہکےدنونمینمسجدحرامکےطوافسےروکنا۔اور یقیناً یہکہاگیاہےکہاللہکیمساجد

ہیں۔اورظالمونکیطرفسےجنمساجدسےمنعکیاگیاتھاتووہبیتالمقدسہےیامسجدحرام

ہے۔کیونکہحکمجووارد ہواتھاوہLمتھا۔اگرکوئیسببتھاتووہخاصاللہربالعزتکےاس

فرمانLلیشان:"ویللکلھمزۃلمزۃ" یعنیخرابیاسکےلئےجولوگونکےمنہپرعیبکرے

پیٹھپیچھےبرائیکرے)اوریہنازلشدہآیاتاَخنسبنشریق)وامیہبنخلفاورولیدبنمغیرہ وغیرھمکےلئےنازلہوئیتھیں۔اِنتھی

تفسیرکشافمینہےکہاگریہسمجھاجائےجواسسےمرادلیجائےانلوگونسےجس منع Lم

ہو۔جسطرحمینمرادلیتاہوں صرفاللہکیمساجد اورانلوگونسےنہینجومنع

کرتےاپنےخواصاوردارالأمراءکےرکنسے۔وہیتو"نصارٰی"اورمشرکینہیں۔اِنتھی

اوراگریہکہاجائے توکہ:یہسزااورقیدوغیرہخاصاہلحربکےلئےہےاورذمیکے

لئےصرف"جزیہ"ہےجسطرحتفسیرمدارکمینتفصیلدیگئیہے۔)صاحبتفسیر نے

فرمایا:)انکے لئے دنیامینخواریہے۔ہروہقتلاوراورقیدحربیکے لیے،اورذلالتانپر
جزیہسے ذمیکے لئے۔اُنتھیاوراسمینکوئی شکنہینکہ اسلککے سارے کفارذمی
ہیں۔پھراُنپرقتلواجبنہینہوتااورانکوقیدکرناہوتاہے۔بلکہانپرتوجزیہہے۔پھر
اسصورتمینانپرقیدہونےیاقتلہونےکاحکمجائزنہینہے۔

میں کہتا ہونکہ : یہ متعلقہ تفصیل اس وقتکیہے جسزمانہمینجبقرآنکریمکا
نزولہواتھا۔)اسوقت)تمام کفارعربوشامکے''حربی''تھے۔پھراگراُنجملہ رکہسبھی اہلحرب کفا
ہیں۔انمینسے بعضنے ''عقدذمہ'')عہدوپیمانکیذمہداری)۔قبول کیاتھا۔اسی
جگہ عقد ذمہ کی حیثیت دنیاوی کام سر انجام دینے کےلئے اسلام کے ہمرنگ ہوا کرتے
تھے۔چنانچہخالصتاًاسلامکےلئے۔توڑپھوڑپہلےوالیجملہجسارتِگذشتہLفکیگئینتھیں۔

اسی طرح ''عِقد ذمہ'')ذمّی) کےباعث بھی ماضی کی سیاہ کاریاں اور جنایات مٹِ
گئیں۔لہٰذااسصورتمینانپرمحضجزیہکاحکمہے۔کہوہحربیہیں۔اسیطرحکےمرتکب
ہونےاورگنہگاریوالےاعمالانپرعقدذمّسےآتےہیں۔لیکنہمارےاسلکمینجوکہ
دارالاسلامہےاور)اسمیں)جملہہندوامانوسلامتیسےرہتےہیناوروہمسلمانونمینبیٹھتے
ہیں۔پھرباوجودانکےذمیہونےکے۔اگراسلکمیناسطرحکاناپسندیدہعملکرتےہیں تو وہ بلا شبہ حربیوں کی طرح
سزا کے لائق ہوتے ہیں، چاہے ان کو قتل کیا جائے یا قید کیا
جائےلیکنسبسےاول اسجہتسےہروہفعلجوکہ مسلمکواسارتکابسےایمانسے
خارجکردیتاہے،ذمیکوتواپنےامانکےوعدہسےبھینکالدیتاہے۔جسطرحیہمذہبتین اماموں)ائمہثلاثہ)
کاہے۔اوراسکوقاضیبدرالدینالعینینےاختیارکیاہےجوایکجلیل القدراحناف)حنفی)محققینمینسےتھے۔

جسطرحانہوننے کنز الدقائقکیشرحمینلکھاہے۔وہ ''نقضبالامان''کیبحثمیں لکھتے ہینکہ
:امامشافعینے فرمایاکہ:انحرکاتسے وہعہدٹوٹجاتاہے۔کیونکہ ایمانان
حرکاتسے ٹوٹجاتاہے)یعنیامانکاعہدٹوٹاتوایمانکابھیعہدٹوٹجاتاہے۔)انمینسے ''
اَمان''اولی)بہتر)ہے اوراختیاریبھی۔اوریہاسلئے کہ:کیونکہجبایکمسلمنے آقامصطفیٰ
ﷺ کیشانااقدس میں گستاخی کرتے ہوئے ناگفتہ بہ الفاظ کہے)Lذاللہ) تو وہ کفر کرتا
ہے۔اگرحاکماسکے لئے قتلکاحکمجاریکرتاہے تواسے قتلکردیاجائے۔توپھرایککافر کیسے بچ سکتاہے
جوکہایکباقاعدہمجرمہے اوراسلام کادشمن اورانسبکوجمعکرنےوالا جنہوننے مسجدکومنہدم
کیا۔)اللہہمیناورجملہمسلمانونکو اپنیپناہمینرکھے) ایکمسلم
سے یہفعلقبیح سرزدہوجائے جیساکہ اسپرمولاناعبدالحیءلکھنوئینے اپنیکتاب فتاویجلد سوممینتحریرفرمایاہے۔
نیزدوسریدلیلیہہے کہ:یہمسلمانونپرغلبہہے اورانپرسرکشیہے۔اوردینمتین
کیاہانتاورشرعمبینپرطعنہے۔کیونکہ مسجدشریفدینکے عظیمشعائرمینسے ہے اور یہ واجب التعظیم و تکریم
ہے۔اورشک یہ ہے کہ: اس کا ہدم کرنا)گرانا) وہ باعِث اہانت
ہے۔اورموجبطعندینسیدالانَامﷺ مینسے ہے۔سمجھناچاہئے کہایسے امور ''نقض
عہد'' میں شمار ہوتے ہیں اور ذمی اس فعلکے مرتکب ہونے سے حربیبنجاتے ہیں۔اس
طرحابیشکورکیکتاب''تمہید''مینہے کہ
)ایک)مسلمان ذمی سے اسلام کا طعن ظاہر ہوا تو وہ ذمہ سے خارج ہو گیا۔ان کا قتل
واجبہے اورکتابتحفۃالفقہاءمینہے کہمسلمانونکے کسیبڑےکوگالیدییااسکیاہانت
کُیاسکوحقیرسمجھایاطعنلگایایادینکے اندرپھراسکاوعدہ)عہد)ٹوٹگیا۔اورتفسیرمدارک الیل میں اللہ تعالیٰ کے اس
قول ؑعظیم؛ اور انہوں نے اپنے وعدے توڑے عہد کے بعد ''کے تحتلکھاہے:انہوننے
کہاکہجبذمینے دینمینطعنزنیکی۔یعنیدینالاسلامپر

ظاہر اُطعنہمار اتو قتلجائز ہے.کیونکہانکاعہدمفقود)گم)ہو گیا.انپر مگر اسکاطعنظاہر ہو
گیاتو انکاعہدبھیٹوٹگیااور وہذمہسے خار جہو گیا.اُنتہ

اور Lرفربانیحضر تمخدو مالعالممخدو ممحمد Lرفسیو ستانیقدساللہسر ہالعزیز نے
اسبار ہمینخصو صیطو ر پر تحریر فر مایاہے کہانکو دوبار ہڈُر جانافائدہسے خالینہیں

سو ال:اگر ذمیگو یدکہ:یعنیاگر ذمییہکہے کہاگر سکھیہملکلے لینو ہمساجدکوگم
کر دُیناور)انکے اسعملسے)فقہاءو قضاۃحضر اتکو اسطر یقہسے جفاپہنچائینتو اسنکو
مشیعلیکہناچاہئے کہنہیں.؟!!اور انکو قتلکر ناچاہئے یاانپر جبری اسلامپیشکر ناصحیحہے
کہنہیں؟!! جو ابباصو اب.ظاہر ہے کہبے شکعلماءنے مسلمانو نکیمسجدو نکو گمکر نے پر فتوٰی
دیاہے کہیہمساجددین کیاساسہیناور شر یعتکے علماءاور مسلمانو نکے قضاۃحضر اتکی
اہانتاور بے عز تییہایکتعلقکی وجہسے ظاہرًا طعنہیں.اسلاممینجبطعنشعائرِ دین
اور انکے طو رطریقو نپر یاانکے بیانپر طعن ز نیکر نا.انکااستیصال و اسلامکے ساتھ
متصلچیز ینجو دینو اسلامکیطر فر جو عکر تیہیں.جسطر حٰمعنینہینہے.پھر یہیعہد ذمینے توڑدیا توپھر وہحر بیبن
گیا.پھر اسپر حر ب)جنگ)کے احکامہو سکتے ہیں.و ہاحکام
قتل اور جبر علی الاسلام ہو سکتے ہیں.جس طرح تفسیر مدارک نے انہیں ان کے عہد میں
مسلمانو نکیتو قیر لکھیپھر اساصو لپر یہجبانکیانہو ننے اہانتکیتو بے شکانکاعہد
ٹو ٹگیا)اسعہدکو)چھوڑنے پر جو انپر مشر و طکیاگیاتھاانکے ذمہمینتھا.انتہ

دیکھئے:بیاضمعدنالمسائلج1ص:354 اور تم اس باتسے باخبر ہو کہبے شک اس نے جبذمینے عہد
توڑا ،خالیانکے
ار ادے پر)انکے قو لپر)مساجدکو منہدمکر نے سے تو وہانکانقض)توڑنا) مساجدکو ہدم
کر نے کے فعلسے ہو ایہاو لیٰہے جسطر حمخفینہینہے.منعکر نے و الے اربابعلمکی

تحقیقا یسیتحقیقسے یہ ثابتہوگیاکہبیشکوہ ذمیہے .جبیہامر صادر ہوگیا، اسسے یہ فعل

قبیحو شنیع .پھر بے شکانکاعہدبھیٹوٹگیااور وہامنسے بھیخارجہو چکااور حربی

کے حکممیںداخلہوگیا.بے شکوہقتلاور قیدکیاجاسکتاہے ،جسطر حتونے سمجھااور جانا. پھر حاصلمقصداور

اسکاخلاصہیہہے اس مقاممیںو ہباتہے کہ: مذکورہ ذمی کو

دعوتاسلامدیجائے .اگر اسنے اسلامقبولکیاتو اسلامکے دستور کے موجبجوپہلے اس

نے اپنیکفر یہحالتمیںیہانہداممساجدوالے کامکئے تو اسکے لیے Lفیکاقلمچلایاجائے .

اگروہاسلاملانے سے انکار کرے توبلاکلامکئے اسکااسکاسر قلمکر دیاجائے یاتو اسکوہمیشہ کے لئے قیدییناکرر کھاجائے.

اوریہیہیشرعیحکمہے اسبابمیں

للها ع لمبال ص واب إل يهال مرجع وال مآب ح ر رهال عاصي كثيرال م عاصي

مخدومعطامحمدالمدعوبہمخدوما للہبخشہاشمیالکھرویؒ

مشرحکم: بروز جمعہ ۳۱ جولائی ۲۰۲۰ ءبمطابق ۹ ذیالحج ۱۴۴۱ ھ

ترجمہمکملہوا .بتاریخیکم، ماہربیعالاول) ربیعالنور مبارک) بروز اتوار 1442 ھبمطابق 17 اکتوبر 2020ء

مآخذومراجع

1. القرآنالکریم،منزلمناللہ 2. طبرانی،المعجمالکبیر
3. بیہقی،السننالکبرٰی
4. حاکم،المستدرکعلیالصحیحین
5. شیخجلالالدینمحلی،تفسیرجلالین
6. الایجی،جامعالبیانفیتفسیرالقرآن 7. علامہبیضاوی،تفسیرالبیضاوی
8. امامعلاؤالدین،تفسیرخازن
9. علامہمحمودالؒنسفی،تفسیرمدارکالیل
10. ابننجیم،البحرالرائقشرحکنزالدقائق
11. مولاناعبدالحیٔلکھنوی،فتاوٰیعبدا ٔلحی

درگاہLلیہکھوڑاشریفپرموجودتبرکاتمقدسہکیتصاویر